خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور والپیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

6 - كِتَابُ الْمَوَاقِيتِ

(نمازوں کے) اوقات کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب "(نمازوں کے) اوقات کے بارے میں روایات" میں 55 تراجم ابواب اور 131 روایات نقل کی ہیں، جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 101 ہوگی۔

لفظ مواقیت لفظ میقات کی جمع ہے۔ اور لفظ میقات لفظ وقت سے ماخوذ ہے جس کا مطلب زمانے کا کوئی مخصوص حصہ ہے۔ جب آپ کسی چیز کے لیے کوئی وقت مقرر کرتے ہیں تو اسے موقت کہا جاتا ہے۔

لفظ میقات کا مطلب یہ ہے: کسی فعل کی انجام دہی کے لیے کوئی وقت یا جگہ مقرر کر دیے جائیں، جیسے احرام باندھنے کے لیے جو جگہ مقرر کی گئی ہے اسے میقات کہا جاتا ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے لیے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنا فرض قرار دیا ہے اور ان تمام نمازوں کے لیے متعین وقت مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا (النساء:۱۰۳)

"بے شک نماز اہلِ ایمان پر متعین اوقات میں لازم کی گئی ہے"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں نماز کے اوقات کے بارے میں حد بندی کی گئی ہے جو نماز کے ابتدائی اور آخری وقت کے بارے میں ہے۔ لیکن بعض نمازوں کے ابتدائی اور آخری اوقات کے بارے میں منقول روایات میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے، اس لئے نمازوں کے ابتدائی اور آخری اوقات میں فقہاء کے نزدیک کچھ فروعی اختلافات ہیں۔

1 - باب

(بلا عنوان)

493 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ عُمَرُ

[1] (ملخص لسان العرب از ابن منظور افریقی 107/3، مطبوعہ دار صادر بیروت)

اعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ . فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَمَّنِي فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ." يَحْسُبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ .

☆☆ ابن شہاب بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عصر کی نماز میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ نے ان سے کہا: حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی' تو عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بولے: اے عروہ! آپ جانتے ہیں' کہ آپ کیا' کہہ رہے ہیں؟ تو عروہ نے بتایا: میں نے بشیر بن ابو مسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں' کہ میں نے حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے (حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جبریل نازل ہوئے' انہوں نے مجھے نماز پڑھائی میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی' پھر میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی' پھر میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی' پھر میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی' پھر میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی''

تو انہوں نے اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کا حساب کر کے (یہ بات بیان کی)

شرح

نمازوں کے اوقات کا بیان اور ان سے متعلق احکام

نمازوں کے اوقات

فجر کی نماز کا وقت

مسئلہ: فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے' اس سے مراد وہ سفیدی ہے جو چوڑائی کی سمت میں اُفق میں پھیلتی ہے اور یہ وقت سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے' اس میں صبح کاذب یعنی لمبائی کی سمت میں پھیلنے والی سفیدی کا اعتبار نہیں ہوگا' جس کے بعد دوبارہ تاریکی آ جاتی ہے' صبح کاذب کے ذریعے نماز کا وقت شروع نہیں ہوگا اور اس وقت میں روزہ رکھنے والے پر سحری کھانا حرام نہیں ہوگا۔ (کافی)

مسئلہ: مشائخ کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ صبح صادق کے محض طلوع ہونے کا اعتبار کیا جائے گا یا اس کے پھیلنے کا بھی اعتبار کیا جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: تاہم دوسری صورت میں زیادہ گنجائش پائی جاتی ہے' اس لیے اکثر علماء اسی کی طرف مائل ہیں۔ (مختار الفتاویٰ)

493-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب مواقيت الصلاة و فضلها (الحديث 521) بنحوه مطولاً . و في بدء الخلق، باب ذكر الملائكة (الحديث 3221) ، و في المغازي، باب : 12 . (الحديث 4007) مختصراً . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس (الحديث 166 و 167) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما جاء في المواقيت (الحديث 394) مطولاً . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، ابواب مواقيت الصلاة (الحديث 668). تحفة الاشراف (9977) .

مسئلہ: روزہ رکھنے اور عشاء کی نماز پڑھنے میں پہلی صورت کا اعتبار کرنا زیادہ محتاط ہے اور فجر کی نماز پڑھنے میں دوسری صورت کا اعتبار کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (شرح نقایہ از شیخ ابوالمکارم)

ظہر کی نماز کا وقت

مسئلہ: ظہر کا وقت زوال سے لے کر اس وقت تک رہتا ہے' جب تک کسی چیز کے اصل سائے کے علاوہ اس کا سایہ دو مثل نہیں ہو جاتا۔ (کافی) صحیح قول یہی ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: زوال سے مراد ہر شخص کا سایہ مشرق کی طرف' زیادہ ہونا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: زوال کے وقت سائے اور اصلی سائے کو پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سیدھی لکڑی کو سیدھی زمین میں گاڑ دیں' جب تک سایہ کم ہوتا رہے گا' اس وقت تک سورج بلند ہوتا رہے گا اور جب سایہ بڑھنا شروع ہو جائے گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب سورج ڈھلنے لگ گیا ہے' اس وقت سائے کے کنارے پر ایک نشانی بنا دی جائے' اس نشانی سے لکڑی تک جتنا بھی سایہ ہے اصلی سایہ شمار ہوگا' جب وہ سایہ بڑھنا شروع ہو' تو لکڑی کے اس اصل سائے کے علاوہ اس لکڑی کے برابر دوگنا سایہ ہو جائے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ظہر کا وقت باقی نہیں رہے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: فقہاء نے یہ بات تحریر کی ہے کہ احتیاط اس میں ہے کہ ظہر کی نماز ایک مثل ہونے سے پہلے ادا کر لی جائے اور عصر کی نماز دو مثل ہونے کے بعد ادا کی جائے' تاکہ دونوں نمازیں یقینی اعتبار سے اپنے وقت میں ادا ہوں۔

عصر و مغرب کی نماز کا وقت

مسئلہ: عصر کا وقت اصلی سایہ کے علاوہ چیز کے سائے کے دو مثل ہو جانے کے بعد شروع ہو کر' سورج غروب ہونے تک باقی رہتا ہے۔ (شرح مجمع)

مسئلہ: مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر شفق غروب ہونے تک رہتا ہے۔

مسئلہ: امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (شرح الوقایہ)

مسئلہ: جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے۔ (قدوری)

مسئلہ: صاحبین کا جو قول ہے اس میں لوگوں کے لیے زیادہ آسانی پائی جاتی ہے جبکہ امام صاحب کے قول میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے کیونکہ نماز کے حوالے سے بنیادی اصول یہ ہے کہ اس کا ہر رکن اور ہر شرط اسی چیز سے ثابت ہوتے ہیں' جو یقینی ہوتی ہے۔ (نہایہ)

عشاء و وتر کی نماز کا وقت

مسئلہ: عشاء اور وتر کا وقت شفق غروب ہونے سے لے کر صبح کاذب تک باقی رہتا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: وتر کی نماز کو عشاء سے پہلے ادا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان دونوں کے درمیان ترتیب واجب ہے' اس کی وجہ یہ نہیں

ہے کہ وتر کا وقت شروع نہیں ہوجاتا' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بھول کر عشاء کی نماز سے پہلے وتر کی نماز ادا کرلیتا ہے یا اس نے عشاء کی نماز اور وتر کی نماز ادا کرلی اور بعد میں اسے پتہ چلا کہ کسی وجہ سے عشاء کی نماز فاسد ہوگئی تھی' لیکن وتر کی نماز فاسد نہیں ہوئی تھی تو وتر کی نماز صحیح شمار ہوگی' ایسی صورت میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ شخص صرف عشاء کی نماز دوبارہ پڑھے گا کیونکہ ترتیب کا حکم عذر کی وجہ سے ساقط ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: جس شخص کو عشاء اور وتر کا وقت ملتا ہی نہیں ہے' مثال کے طور پر وہ کسی ایسے شہر میں رہتا ہے' جہاں شفق غروب ہونے کے ساتھ ہی صبح صادق طلوع ہوجاتی ہے یا شفق غروب ہونے سے پہلے ہی صبح صادق طلوع ہوجاتی تو ایسے شخص پر عشاء اور وتر کی نماز واجب ہی نہیں ہوں گے۔ (تبیین)

دوسری فصل: فضیلت والے اوقات کا بیان

نمازِ فجر کا مستحب وقت

مسئلہ: فجر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے لیکن اتنی تاخیر نہ کی جائے کہ سورج نکل آنے کا شک ہو' بلکہ اتنی روشنی میں فجر کی نماز ادا کی جانی چاہیے کہ اگر بعد میں نماز کا فساد ظاہر ہوجائے تو مستحب قرأت کے ساتھ اسے اس کے وقت میں ہی ادا کیا جاسکے۔ (تبیین)

مسئلہ: یہ حکم عام ہے' البتہ قربانی کے دن حج کرنے والوں کے لیے مزدلفہ میں حکم مختلف ہوگا' ان لوگوں کے لیے فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا افضل ہوگا۔ (محیط)

ظہر وعصر کا مستحب وقت

مسئلہ: گرمیوں کے موسم میں ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا اور سردی کے موسم میں جلدی ادا کرنا مستحب ہے۔ (کافی)

مسئلہ: خواہ آدمی اکیلا نماز ادا کررہا ہو یا باجماعت نماز ادا کررہا ہو۔ (شرح مجمع از ابن الملک)

مسئلہ: عصر کی نماز کو اس وقت تک ادا کرلینا چاہیے' جب تک سورج متغیر نہیں ہوتا اور یہ حکم عام ہے' سورج کی ٹکیہ کے متغیر ہونے کا اعتبار کیا جائے گا' دھوپ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا' اس لیے جب سورج کی ٹکیہ کی حیثیت ایسی ہوجائے' اسے دیکھنے سے آنکھ چندھیا جائے تو سورج متغیر شمار ہوگا' جب تک ایسا نہیں ہوتا' اس وقت تک تغیر کا حکم لاگو نہیں ہوگا۔ (کافی)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے تغیر سے پہلے نماز شروع کردی اور اس کی نماز اتنی طویل ہوگئی کہ تغیر کا وقت آگیا تو یہ مکروہ نہیں ہے۔ (بحرالرائق)

مغرب وعشاء کا مستحب وقت

مسئلہ: مغرب کی نماز ہر موسم میں جلدی ادا کرلینا مستحب ہے۔ (کافی)

مسئلہ: عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات گزرنے تک مؤخر کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: وتر کی نماز کے بارے میں حکم یہی ہے' پھر جس شخص کو آخر شب جاگ جانے کے بارے میں اعتماد ہو' وہ اسے رات کے آخری حصے میں ادا کرلے' اس کے لیے یہی مستحب ہے اور جس شخص کو یہ اعتبار نہ ہو کہ وہ بیدار ہوگا تو اس کے لیے سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا مستحب ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: جب بادل چھائے ہوئے ہوں تو فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا جانا چاہیے کہ جیسے اس وقت ادا کی جاتی ہے جب بادل نہیں چھائے ہوئے ہوتے' لیکن ظہر کی نماز کو ذرا مؤخر کردینا چاہیے تاکہ زوال سے پہلے ادا نہ ہوجائے' اسی طرح عصر کی نماز کو جلدی ادا کرلینا چاہیے تاکہ مباح وقت شروع نہ ہوجائے اور مغرب کی نماز کو ذرا مؤخر کردینا چاہیے تاکہ غروب سے پہلے ہی ادا نہ کرلی جائے اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کرلینا چاہیے' تاکہ بارش وغیرہ کی وجہ سے جماعت میں رکاوٹ نہ آجائے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا نہیں کی جاسکتیں' نہ سفر میں نہ حضر میں' البتہ عرفہ اور مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔ (محیط)

•••———•••———•••

2 - باب اَوَّلِ وَقْتِ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت

494 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰي قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَسْاَلُ اَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ كَمَا اَسْمَعُكَ السَّاعَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَسْاَلُ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لَا يُبَالِيْ بَعْضَ تَاْخِيْرِهَا - يَعْنِي الْعِشَاءَ - اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا .

قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدُ فَسَاَلْتُهُ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ لَا اَدْرِيْ اَيَّ حِيْنٍ ذَكَرَ ثُمَّ لَقِيْتُهُ بَعْدُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ جَلِيْسِهِ الَّذِيْ يَعْرِفُهُ فَيَعْرِفُهُ . قَالَ وَكَانَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ .

494- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (الحديث 541) بنحوه، و باب وقت العصر (الحديث 547)، و باب ما يكره من السمر بعد العشاء (الحديث 599) بنحوه، وفي الاذان، باب القراءة في الفجر (الحديث 771) بنحوه . واخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها و هو التغليس و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 235) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم و كيف كان يصليها (الحديث 398) . و اخرجه النسائي في المواقيت، كراهية النوم بعد صلاة المغرب (الحديث 524)، و ما يستحب من تاخير العشاء (الحديث 529) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة الظهر (الحديث 674) مختصراً والحديث عند: مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها و هو التغليس و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 236 و 237) . و ابي داؤد في الادب، باب النهي عن السمر بعد العشاء (الحديث 4849) . تحفة الاشراف (11605) .

☆☆ سیار بن سلامہ بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے والد کو حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا' (سیار کے شاگرد کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا' کیا آپ خود اس بات کو سن رہے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: بالکل اسی طرح جس طرح اس وقت میں تمہیں سن رہا ہوں۔

(سیار بن سلامہ نے بتایا:)

میرے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ اسے نصف رات تک مؤخر کر کے ادا کریں۔

(راوی کہتے ہیں: یعنی عشاء کی نماز کو) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(سیار بن سلامہ کے شاگرد) شعبہ کہتے ہیں: پھر میری بعد میں ان سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: (حدیث کے یہ الفاظ ہیں:)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا' اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے' تو کوئی شخص مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں چلا جاتا تو سورج ابھی بھی چمک رہا ہوتا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) مجھے یہ نہیں' یاد کہ انہوں نے مغرب کی نماز کے بارے میں کس بات کا تذکرہ کیا تھا۔

(شعبہ کہتے ہیں:) پھر بعد میں میری ان سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے کہ جب آدمی نماز ختم کرتا تو اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کی طرف دیکھتا تو اُسے پہچان سکتا تھا اور وہ دوسرا شخص اسے پہچان سکتا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ساٹھ سے لے کر ایک سو تک آیات تلاوت کیا کرتے تھے۔

شرح

اس بارے میں تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج آسمان کے وسط میں پہنچنے کے بعد مغرب کی طرف ڈھل جاتا ہے۔

ظہر کی نماز کے بارے میں یہ بات مستحب ہے کہ سردی کے موسم میں اسے اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر دیا جائے اور گرمی کے موسم میں اسے ذرا تاخیر کے ساتھ اس وقت ادا کیا جائے جب گرمی کی شدت کچھ کم ہو چکی ہو۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔

495 - اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَنَسٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ .

495-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1535) .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت باہر تشریف لائے' جب سورج ڈھل چکا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔

496 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا . قِيْلَ لِاَبِیْ اِسْحَاقَ فِیْ تَعْجِيْلِهَا قَالَ نَعَمْ .

☆☆ حضرت خباب رضی اللہ عنہ (بن ارت) بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شدید گرمی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری شکایت پر توجہ نہیں دی۔

ابواسحاق نامی راوی سے دریافت کیا گیا: اس سے مراد یہ ہے' کہ ظہر کی نماز جلدی ادا کر لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3 - باب تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِی السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا

497 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَمْزَةُ الْعَائِذِیُّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّیَ الظُّهْرَ . فَقَالَ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَاِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے' تو وہاں سے آگے اس وقت تک روانہ نہیں ہوتے تھے' جب تک ظہر کی نماز ادا نہیں کر لیتے تھے۔

ایک شخص نے دریافت کیا: اگرچہ عین دوپہر ہو چکی ہو؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگرچہ عین دوپہر ہو چکی ہو (یعنی سورج بالکل درمیان میں پہنچ چکا ہو)۔

4 - باب تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِی الْبَرْدِ .

باب: سردی کے موسم میں ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا

498 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِيْنَارٍ اَبُوْ

496-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب تقديم الظهر في اول الوقت في غير شدة الحر (الحديث 189 و190) . تحفة الاشراف (3513) .

497-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب المسافر يصلي و هو يشك في الوقت (الحديث 1205) . تحفة الاشراف (555) .

498-اخرجه البخاري في الجمعة، باب اذا اشتد الحر يوم الجمعة (الحديث 206) . تحفة الاشراف (823) .

خَـلْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرتے تھے اور سردی کے موسم میں اسے جلدی ادا کر لیتے تھے۔

5 - باب الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ .

باب: جب گرمی شدید ہو' تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا

499 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

"اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلَاةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جب گرمی شدید ہو' تو اس نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کیا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

500 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ ح وَاَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى يَرْفَعُهُ قَالَ "اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ الَّذِىْ تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ."

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو' کیونکہ تم لوگ جو گرمی دیکھ رہے ہو یہ جہنم کی تپش کا حصہ ہے''۔

6 - باب اٰخِرِ وَقْتِ الظُّهْرِ

باب: ظہر (کی نماز) کا آخری وقت کیا ہے؟

501 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هٰذَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ . فَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ رَاَى الظِّلَّ مِثْلَهُ ثُمَّ

499-اخرجه مسلم في المساجد ، باب استحباب الابراد بالظهر في شدة الحر لمن يمضي الى جماعة و يناله الحر في طريقه (الحديث 180) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة الظهر (الحديث 402) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في تاخير الظهر في شدة الحر (الحديث 157) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب الابراد بالظهر في شدة الحر (الحديث 678) . تحفة الاشراف (13226) .

500-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8983) .

501-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15085) .

صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ فَصَلَّى بِهِ الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَ قَلِيْلًا ثُمَّ صَلَّى بِهِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَّاحِدٍ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ "الصَّلَاةُ مَا بَيْنَ صَلَاتِكَ اَمْسِ وَصَلَاتِكَ الْيَوْمَ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ جبریل تھے جو تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کے بارے میں بتائیں' تو انہوں نے صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب صبح صادق ہوئی تھی' ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا تھا' عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب انہوں نے دیکھا کہ ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہو چکا ہے' پھر انہوں نے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو چکا تھا' اور روزہ دار شخص کے لیے افطاری جائز ہو چکی تھی۔ پھر انہوں نے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق رخصت ہو چکی تھی' پھر وہ اگلے دن آئے اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب تھوڑی سی روشنی پھیل چکی تھی' پھر ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جاتا ہے' عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو جاتا ہے' مغرب کی نماز انہوں نے ایک ہی وقت میں پڑھائی' یعنی اس وقت جب سورج غروب ہوا تھا اور روزہ دار کے لیے افطاری کرنا جائز ہو جاتا ہے' پھر عشاء کی نماز انہوں نے اس وقت پڑھائی' جب رات کا ایک حصہ گزر چکا تھا' پھر انہوں نے یہ بات بتائی کہ کل آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جن اوقات میں) نماز ادا کی تھی اور آج (جن اوقات میں) نماز ادا کی ہے' ان کے درمیان کا وقت نماز کا وقت ہے۔

شرح

ظہر کے آخری وقت کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام ابویوسف' امام محمد' امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: جب کسی چیز کا سایہ اس کے اصل سائے کے علاوہ' ایک مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

جبکہ امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں: جب کسی چیز کا سایہ اس کے اصل سائے کے علاوہ' دو مثل ہو جائے تو ظہر کا وقت ختم ہوتا ہے۔

•••———•••———•••

502 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَذْرَمِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِى الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَّفِى الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ .

502-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة الظهر (الحديث 400) . تحفة الاشراف (9186) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' گرمی کے موسم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے' جب کسی چیز کا سایہ تین قدم سے پانچ قدم تک کا ہوتا تھا اور سردیوں میں اس وقت ادا کرتے تھے' جب پانچ قدم سے سات قدم تک ہوتا تھا۔

7- باب اَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ ۔

باب: عصر کی نماز کا ابتدائی وقت (کیا ہے؟)

503 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ حَدَّثَنِى سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ "صَلِّ مَعِى ." فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَىْءُ كُلِّ شَىْءٍ مِثْلَهُ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ فَىْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَهُ وَالْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ فَىْءُ الْاِنْسَانِ مِثْلَيْهِ وَالْمَغْرِبَ حِيْنَ كَانَ قُبَيْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ ۔ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ فِى الْعِشَاءِ اُرٰى اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم میری اقتداء میں نماز ادا کرو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ڈھل گیا تھا' عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو چکا تھا' مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو چکا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت ادا کی جب شفق غروب ہو گئی تھی۔

پھر اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا ہو تھا' عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا اور مغرب کی نماز شفق غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے ادا کی۔

عبداللہ بن حارث نامی راوی بیان کرتے ہیں' میرا خیال ہے (میرے استاد نے حدیث بیان کرتے ہوئے) عشاء کی نماز کے بارے میں ایک تہائی (رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرنے کا تذکرہ کیا تھا)۔

شرح

اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں کہ جیسے ہی ظہر کی نماز کا وقت ختم ہوتا ہے اس کے فوراً بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جن فقہاء کے نزدیک ظہر کا وقت ایک مثل تک باقی رہتا ہے' ان کے نزدیک ایک مثل ہو جانے کے بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے' جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک چونکہ ظہر کا وقت دو مثل تک باقی رہتا ہے' اس لئے ان کے نزدیک جب کسی چیز کا سایہ اس

503-رواه ابو داود في الصلاة، باب ما جاء في المواقيت (الحديث 395) تعليقا، بمعناه . تحفة الاشراف (2417) .

کے اصل سائے کے علاوہ دو مثل ہوگا اس وقت عصر کا وقت شروع ہوگا۔

متاخرین فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: مناسب یہ ہے کہ کسی چیز کا سایہ ایک مثل ہونے سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لی جائے' جب کہ عصر کی نماز دو مثل ہو جانے کے بعد ادا کرنی چاہیے' تاکہ فقہاء کے درمیان اختلاف سے بچا جا سکے۔

•••———•••———•••

8- باب تَعْجِيلِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی نماز جلدی ادا کرنا

504 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِىْ حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَىْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ دھوپ ابھی حجرے میں موجود ہوتی تھی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے سایہ ابھی بلند نہیں ہوا ہوتا تھا۔

شرح

امام نسائی نے ترجمۃ الباب میں عصر کی نماز جلدی ادا کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: عصر کی نماز کو اس وقت تک مؤخر نہ کیا جائے جب اس کا مکروہ وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے۔

•••———•••———•••

505 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِىُّ وَاِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلٰى قُبَاءٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا فَيَأْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَقَالَ الْاٰخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے' اس کے بعد کوئی شخص قبا چلا جاتا تھا۔

اس کے بعد ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''جب وہ شخص وہاں پہنچتا تو وہ لوگ وہاں نماز ادا کر رہے ہوتے تھے''۔

جبکہ دوسرے راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''(جب وہ وہاں پہنچتا) تو سورج بلند ہوتا تھا''۔

504-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت العصر (الحديث 545) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في تعجيل العصر (الحديث 159) . تحفة الاشراف (16585) .

505-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت العصر (الحديث 548) بنحوه، و (الحديث 551) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالعصر (الحديث 193) و (الحديث 194) بنحوه . تحفة الاشراف (202) .

506 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَّيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج ابھی بلند اور چمکدار ہوتا تھا' اور پھر کوئی شخص اگر کسی نواحی علاقے میں چلا جاتا تو (تو اس کے وہاں پہنچنے کے بعد بھی) سورج بلند ہوتا تھا۔

507 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ اَبِي الْاَبْيَضِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں عصر کی نماز پڑھا دیتے تھے جبکہ سورج ابھی بلند اور چمکدار ہوتا تھا۔

508 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُوْلُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ قُلْتُ يَا عَمِّ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ الَّتِيْ صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرَ وَهٰذِهِ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِيْ كُنَّا نُصَلِّي .

☆☆ حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' پھر ہم وہاں سے نکلے' پھر ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے انہیں عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے پایا' میں نے کہا: اے چچا جان! یہ کون سی نماز ہے؟ جو آپ ادا کر رہے ہیں' انہوں نے کہا: یہ عصر کی نماز ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز ادا کرنے کا بھی یہی وقت ہے' جب ہم (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں) ادا کیا کرتے تھے۔

509 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلْقَمَةَ الْمَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ثُمَّ انْصَرَفْنَا اِلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا اَصَلَّيْتُمْ قُلْنَا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ . قَالَ اِنِّيْ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ . فَقَالُوْا لَهُ عَجَّلْتَ . فَقَالَ اِنَّمَا اُصَلِّي كَمَا رَاَيْتُ اَصْحَابِيْ يُصَلُّوْنَ .

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں' ہم نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں نماز ادا کی' پھر ہم وہاں سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس چلے گئے' ہم نے انہیں بھی نماز ادا کرتے ہوئے پایا' جب انہوں نے نماز مکمل کی تو انہوں نے ہم

506-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالعصر (الحديث 404) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة العصر (الحديث 682) . تحفة الاشراف (1522) .

507-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1710) .

508-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت العصر (الحديث 549) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالعصر (الحديث 196) . تحفة الاشراف (225) .

509-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1718) .

سے فرمایا: تم لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے ظہر کی نماز ادا کر لی ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے تو عصر کی نماز ادا کر لی ہے' لوگوں نے کہا کہ آپ نے (عصر کی نماز) جلدی نہیں ادا کر لی؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے اسی طرح نماز ادا کی ہے' جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں (یعنی دیگر صحابہ کرام) کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

9 - باب التَّشْدِيْدِ فِيْ تَاْخِيْرِ الْعَصْرِ .

باب: عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کی شدید مذمت

510 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ مُقَاتِلِ بْنِ مُشَمْرِجِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْ دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ - وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ - فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ اَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ قُلْنَا لَا اِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ . قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ . قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ جَلَسَ يَرْقُبُ صَلَاةَ الْعَصْرِ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا" .

☆☆ علاء بیان کرتے ہیں' وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کے گھر حاضر ہوئے جو بصرہ میں تھا' وہ ظہر کی نماز ادا کر کے ان کے گھر گئے تھے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پڑوس میں تھا' وہ بیان کرتے ہیں' جب ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے عصر کی نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں! ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کے آ رہے ہیں' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ عصر کی نماز ادا کر لو۔ تو ہم لوگ اُٹھے اور ہم نے نماز ادا کر لی' جب ہم نماز ادا کر کے فارغ ہوئے' تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"یہ منافق کا نماز پڑھنے کا طریقہ ہے' کہ وہ بیٹھا ہوا عصر کی نماز کو مؤخر کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے' تو وہ شخص اُٹھ کر چار مرتبہ (زمین پر سر مارتا ہے) اور وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا تھوڑا سا ذکر کرتا ہے"۔

511 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ" .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

510-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالعصر (الحديث 195) و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة العصر (الحديث 413) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في تعجيل العصر (الحديث 160) . تحفة الاشراف (1122) .

511-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب التغليظ في تفويت صلاة العصر (الحديث 201) . و اخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب المحافظة على صلاة العصر (الحديث 685) . تحفة الاشراف (6829) .

''جس شخص کی عصر کی نماز قضاء ہو جائے گویا کہ اس کے اہل خانہ اس کا مال و اسباب (سب) ضائع ہو گئے''۔

511B - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا' کہ اس کے اہل خانہ اور اس کا مال ضائع ہو گئے''۔

10 - باب اٰخِرِ وَقْتِ الْعَصْرِ .

باب: عصر کی نماز کا آخری وقت

512 - أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ - يَعْنِي ابْنَ شِهَابٍ - عَنْ بُرْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ مَوَاقِيْتَ الصَّلَاةِ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَتَاهُ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَ شَخْصِهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَتَاهُ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَتَاهُ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَاهُ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِيَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصِهِ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصَيْهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَتَاهُ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَنِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا ثُمَّ نِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا فَأَتَاهُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَاهُ حِيْنَ امْتَدَّ الْفَجْرُ وَأَصْبَحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْأَمْسِ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَالَ "مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتٌ".

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ﷺ کو نمازوں کے اوقات کے بارے میں آگاہ کریں۔ حضرت جبریل علیہ السلام آگے ہوئے اور نبی اکرم ﷺ نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی' جبکہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ڈھل گیا تھا' پھر وہ اس وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہر انسان کا سایہ اس کی ایک مثل

512-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2401) .

ہو جاتا ہے' پھر انہوں نے ایسا ہی کیا جیسے پہلے کیا تھا' یعنی حضرت جبریل علیہ السلام آگے کھڑے ہوئے' نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' حضرت جبریل علیہ السلام نے عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب سورج غروب ہو چکا تھا' حضرت جبریل علیہ السلام آگے ہوئے' نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے تھے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے' پھر انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر وہ اس وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب شفق غروب ہو چکی تھی' حضرت جبریل علیہ السلام آگے ہوئے' نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے تھے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کر رہے تھے' انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت حاضر ہوئے جب صبح صادق ہو چکی تھی' حضرت جبریل علیہ السلام آگے ہوئے' نبی اکرم ﷺ نے ان کے پیچھے نماز ادا کی اور لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' انہوں نے فجر کی نماز ادا کی۔

پھر وہ دوسرے دن اُس وقت آئے جب ہر شخص کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جاتا ہے' تو انہوں نے ظہر کی نماز ادا کی۔

پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب ہر شخص کا سایہ اس کی دو مثل ہو جاتا ہے' تو انہوں نے ویسا ہی کیا جیسا گزشتہ دن کیا تھا اور عصر کی نماز ادا کی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور اسی طرح کیا جس طرح گزشتہ دن کیا تھا اور مغرب کی نماز ادا کی' پھر ہم سو گئے' پھر ہم بیدار ہوئے' پھر ہم سو گئے' پھر بیدار ہو گئے' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور اس طرح کیا جس طرح گزشتہ دن کیا تھا اور انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی (یعنی عشاء کی نماز رات گئے ادا کی)۔

پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اُس وقت آئے جب صبح ہو چکی تھی اور ستارے ٹمٹما رہے تھے' انہوں نے اُسی طرح کیا' جس طرح گزشتہ دن کیا تھا اور صبح کی نماز ادا کی۔

پھر یہ بات بیان کی کہ ان دونوں نمازوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

شرح

تمام فقہاء کے درمیان اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے' عصر کا آخری وقت سورج غروب ہونے سے کچھ پہلے ہے' ان حضرات کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

''جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پالیتا ہے' وہ صبح کی نماز کو پالیتا ہے' اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پالیتا ہے' وہ عصر کی نماز کو پالیتا ہے''۔

تاہم اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جب سورج زرد ہو جائے یعنی اس کی دھوپ مدھم پڑ جائے' یعنی اس پر نگاہ جم سکتی ہو' اس وقت کے بعد عصر کی نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا وہ فرمان ہے' جسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''یہ منافق کا نماز پڑھنے کا طریقہ ہے' کہ وہ بیٹھا ہوا عصر کی نماز کو مؤخر کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب سورج

شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ (زمین پر سر مارتا ہے) اور وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا تھوڑا سا ذکر کرتا ہے"۔

11 - باب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ .

باب: جو شخص عصر کی دو رکعات پالے (اس کا حکم)

513 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَتَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أَوْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی دو رکعات پالے یا سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کی ایک رکعت پالے اس نے اس نماز کو پالیا"۔

514 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَوْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے یا سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالے (اس نے اس نماز کو پالیا)۔

515 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ وَإِذَا أَدْرَكَ أَوَّلَ سَجْدَةٍ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کا پہلا سجدہ کرلے (یعنی ایک رکعت ادا کرلے) تو اسے چاہیے کہ اب وہ اس نماز کو مکمل کرلے اور جب کوئی شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کے پہلے سجدے کو پالے

513- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 165) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة العصر (الحديث 412) . تحفة الاشراف (13576) .

514- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 163) بنحوه . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت الصلاة في العذر و الضرورة (الحديث 700م) بنحوه تحفة الاشراف (15274) .

515- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب من ادرك ركعة من العصر قبل الغروب (الحديث 556) . تحفة الاشراف (15375) .

(یعنی ایک رکعت نماز ادا کرلے) تو وہ اپنی اس نماز کو مکمل کرے"۔

516 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَنِ الْأَعْرَجِ يُحَدِّثُونَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پالے اُس نے صبح کی نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اُس نے عصر کی نماز کو پالیا"۔

517 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَدِّهِ مُعَاذٍ أَنَّهُ طَافَ مَعَ مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ فَلَمْ يُصَلِّ فَقُلْتُ أَلَا تُصَلِّي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ" .

★★ نصر بن عبدالرحمٰن اپنے دادا معاذ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے ہمراہ طواف کیا تو حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے (طواف کے بعد والی مسنون) رکعات ادا نہیں کیں، میں نے دریافت کیا: کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی"۔

12 - باب أَوَّلِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ .

باب: مغرب کی نماز کا ابتدائی وقت

518 - أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ "صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ" . فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ عِنْدَ الْفَجْرِ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ رَأَى الشَّمْسَ بَيْضَاءَ فَأَقَامَ الْعَصْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَمَرَهُ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ أَبْرَدَ بِالظُّهْرِ وَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ ثُمَّ صَلَّى

516- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب من ادرك من الفجر ركعة (الحديث 579) . واخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 163) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء فيمن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس (الحديث 186) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب الصلاة في العذر و الضرورة (الحديث 699) . تحفة الاشراف (12206) .

517- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11374) .

518- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس (الحديث 176 و 177) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب (منه) (الحديث 152) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، ابواب مواقيت الصلاة (الحديث 667) بنحوه . تحفة الاشراف (1931) .

الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ وَاَخَّرَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ "اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ".

★★ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ ﷺ سے نمازوں کے وقت کے بارے میں دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم ہمارے ساتھ دو دن رہو"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی، تو انہوں نے صبح صادق کے وقت اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی۔

پھر جب سورج ڈھل گیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان دی) اور نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کر لی۔

پھر جب نبی اکرم ﷺ نے سورج کو چمکدار دیکھا تو آپ ﷺ نے انہیں ہدایت کی، انہوں نے اذان اور اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کر لی، پھر جب سورج غروب ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان اور اقامت کہی) تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کر لی، پھر جب شفق غروب ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان و اقامت کہی) تو نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کر لی۔ اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے صبح روشن ہو جانے کے بعد انہیں ہدایت کی (تو انہوں نے اذان اور اقامت کہی اور نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی) پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا اور اچھے خاصے ٹھنڈے وقت میں ادا کیا اور عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب دھوپ ابھی چمکدار تھی، آپ ﷺ نے اسے تاخیر سے ادا کیا، پھر مغرب کی نماز آپ ﷺ نے شفق غروب ہونے سے پہلے ادا کر لی، پھر انہیں ہدایت کی تو انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے اس وقت یہ نماز ادا کی۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: نمازوں کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تم نے جو دیکھا ہے ان کے درمیان تمہاری نماز کا وقت ہے۔

شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد ہوتا ہے، یعنی جس وقت سورج کی ٹکیہ مکمل طور پر ڈوب چکی ہو۔

جمہور فقہاء کے نزدیک اس کا وقت شفق غروب ہونے تک رہتا ہے۔

احناف کے نزدیک سب سے زیادہ مغرب کی نماز کے بارے میں اس بات کی تاکید ہے کہ اسے ابتدائی وقت میں ادا کرلیا جائے۔

تاہم بعض دیگر روایات سے یہ بات ثابت ہے جب کسی شخص کو تیزی سے سفر کرنا مقصود ہو، یا کوئی اور ضرورت درپیش ہو تو

وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے اس کے آخری وقت میں اور عشاء کی نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر کے بظاہر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر لے گا۔

•••———•••———•••

13 - باب تَعْجِيلِ الْمَغْرِبِ .

باب: مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا (سنت ہے)

519 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَسَّانَ بْنَ بِلَالٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهَالِيْهِمْ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَرْمُوْنَ وَيُبْصِرُوْنَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ .

★★ حسان بن بلال، نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کر لینے کے بعد مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں موجود اپنے گھر پہنچ جایا کرتے تھے (اور ابھی اتنی روشنی باقی ہوتی تھی) کہ اگر وہ تیر پھینکتے تو تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے۔

14 - باب تَاْخِيْرِ الْمَغْرِبِ .

باب: مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرنا

520 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ اَبِىْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِىْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ "اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ ." وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ .

★★ حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز "مخمص" کے مقام پر پڑھائی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر بھی پیش کی گئی تھی، لیکن انہوں نے اسے ضائع کر دیا (یعنی باقاعدگی سے ادا نہیں کیا) تو جو شخص اسے باقاعدگی سے ادا کرے گا، اسے دگنا اجر ملے گا اور اس نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی، جب تک "شاہد" نکل نہیں آتا"۔

راوی کہتے ہیں: یہاں شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

519-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15547) .

520-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (الحديث 292) . تحفة الاشراف (3445) .

الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ وَاَخَّرَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ "اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ".

☆☆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ ﷺ سے نمازوں کے وقت کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم ہمارے ساتھ دو دن رہو"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی' تو انہوں نے صبح صادق کے وقت اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی۔

پھر جب سورج ڈھل گیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان دی) اور نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کرلی۔

پھر جب نبی اکرم ﷺ نے سورج کو چمکدار دیکھا تو آپ ﷺ نے انہیں ہدایت کی' انہوں نے اذان اور اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کرلی' پھر جب سورج غروب ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان اور اقامت کہی) تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کرلی' پھر جب شفق غروب ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان واقامت کہی) تو نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کرلی۔ اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے صبح روشن ہو جانے کے بعد انہیں ہدایت کی (تو انہوں نے اذان اور اقامت کہی اور نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کرلی) پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا اور اچھے خاصے ٹھنڈے وقت میں ادا کیا اور عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب دھوپ ابھی چمکدار تھی' آپ ﷺ نے اسے تاخیر سے ادا کیا' پھر مغرب کی نماز آپ ﷺ نے شفق غروب ہونے سے پہلے ادا کرلی' پھر انہیں ہدایت کی تو انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے اس وقت یہ نماز ادا کی۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: نمازوں کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تم نے جو دیکھا ہے ان کے درمیان تمہاری نماز کا وقت ہے۔

شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد ہوتا ہے' یعنی جس وقت سورج کی ٹکیہ مکمل طور پر ڈوب چکی ہو۔

جمہور فقہاء کے نزدیک اس کا وقت شفق غروب ہونے تک رہتا ہے۔

احناف کے نزدیک سب سے زیادہ مغرب کی نماز کے بارے میں اس بات کی تاکید ہے کہ اسے ابتدائی وقت میں ادا کیا جائے۔

تاہم بعض دیگر روایات سے یہ بات ثابت ہے جب کسی شخص کو تیزی سے سفر کرنا مقصود ہو' یا کوئی اور ضرورت درپیش ہو تو

وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے اس کے آخری وقت میں اور عشاء کی نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر کے بظاہر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرلے گا۔

•••———•••———•••

13 - باب تَعْجِيلِ الْمَغْرِبِ.

باب: مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا (سنت ہے)

519 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَسَّانَ بْنَ بِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُوْنَ اِلٰى اَهَالِيْهِمْ اِلٰى اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ يَرْمُوْنَ وَيُبْصِرُوْنَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ.

☆☆ حسان بن بلال' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کر لینے کے بعد مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں موجود اپنے گھر پہنچ جایا کرتے تھے (اور ابھی اتنی روشنی باقی ہوتی تھی) کہ اگر وہ تیر پھینکتے تو تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے۔

14 - باب تَاْخِيْرِ الْمَغْرِبِ.

باب: مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرنا

520 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِیِّ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ اَبِیْ تَمِيْمٍ الْجَيْشَانِیِّ عَنْ اَبِیْ بَصْرَةَ الْغِفَارِیِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ "اِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ." وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ.

☆☆ حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز "مخمص" کے مقام پر پڑھائی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر بھی پیش کی گئی تھی' لیکن انہوں نے اسے ضائع کر دیا (یعنی باقاعدگی سے ادا نہیں کیا) تو جو شخص اسے باقاعدگی سے ادا کرے گا' اسے دگنا اجر ملے گا اور اس نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی' جب تک "شاہد" نکل نہیں آتا"۔

راوی کہتے ہیں: یہاں شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

519- اخرجه النسائي . تحفة الاشراف (15547) .

520- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (الحديث 292) . تحفة الاشراف (3445) .

15 - باب اٰخِرِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کا آخری وقت

521 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ شُعْبَةُ كَانَ قَتَادَةُ يَرْفَعُهُ اَحْيَانًا وَّاَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ - قَالَ "وَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ مَا لَمْ يَنْتَصِفِ اللَّيْلُ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ ".

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کے حوالے سے بعض اوقات مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے اور بعض اوقات مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کی گئی ہے۔

""ظہر کی نماز کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک عصر کی نماز کا وقت شروع نہیں ہو جاتا اور عصر کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا' مغرب کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک شفق کا پھیلاؤ ختم نہیں ہو جاتا اور عشاء کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک نصف رات نہیں گزر جاتی اور فجر کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک سورج نکل نہیں آتا"۔

شرح

مغرب کی نماز کے آخری وقت کے بارے میں ہم اس سے پہلے یہ بات بیان کر چکے ہیں' کہ جمہور کے نزدیک اس کا آخری وقت وہ ہے جب شفق غروب ہو جاتی ہے۔

شفق سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام ابو یوسف' امام محمد' امام احمد بن حنبل اور امام شافعی کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد سیاہی آ جاتی ہے۔

مشہور روایات کے مطابق فقہائے مالکیہ کے نزدیک اور ایک روایت کے مطابق امام شافعی کے نزدیک مغرب کا وقت انتہائی مختصر ہوتا ہے' یعنی اتنی دیر تک ہوتا ہے جتنی دیر میں کوئی شخص ستر ڈھانپ کر' وضو کر کے' اذان اور اقامت کہہ کر' پانچ رکعات ادا کر سکتا ہو۔

اس سے مراد یہ ہے ان حضرات کے نزدیک مغرب کا وقت انتہائی تنگ ہوتا ہے' اس میں گنجائش اور وسعت نہیں ہوتی۔

ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے: جب حضرت جبرئیل نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے دو دن نبی اکرم ﷺ کو نمازیں پڑھائیں تو ان دونوں دنوں میں انہوں نے مغرب کی نماز ایک ہی وقت

521-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس (الحديث 171) . بمعناه و (الحديث 172) و (الحديث 173 و 174) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما جاء في المواقيت (الحديث 396) . تحفة الاشراف (8946) .

میں ادا کی تھی۔

تاہم ان حضرات کی اس دلیل کا یہ جواب دیا گیا ہے' اس سے مراد نماز کا مختار وقت ہے' یعنی جن اوقات میں نماز ادا کرنا فضیلت رکھتا ہے' جہاں تک جائز وقت کا تعلق ہے' جس کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' اس کا اس روایت میں ذکر نہیں ہے۔

•••———•••———•••

522 - اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ اِمْلَاءً عَلَيَّ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِلٌ يَّسْاَلُهُ عَنْ مَّوَاقِيْتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ بِالْفَجْرِ حِيْنَ انْشَقَّ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالظُّهْرِ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ اَعْلَمُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى قَرِيْبٍ مِّنْ وَّقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ "الْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ".

★★ ابو بکر بن ابو موسیٰ اپنے والد (حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کرے تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال ؓ کو ہدایت کی انہوں نے صبح صادق کے فوراً بعد صبح کی نماز کے لیے اقامت کہہ دی' پھر نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کے تحت انہوں نے سورج ڈھلنے کے فوراً بعد ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہہ دی' یہاں تک کہ آدمی اس وقت یہ سوچتا کہ کیا زوال کا وقت ہو چکا ہے (یا ابھی نہیں ہوا)' لیکن نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں زیادہ بہتر پتہ تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کے تحت انہوں نے عصر کی نماز کی اس وقت اقامت کہی' جب سورج ابھی بلند تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کے تحت انہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی۔ پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا' کہ جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو کوئی شخص یہ کہہ سکتا تھا کہ باہر سورج نکل چکا ہے' پھر ظہر کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا' کہ وہ وقت قریب تھا کہ جب گزشتہ دن آپ ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی تھی' پھر آپ ﷺ نے عصر کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا' کہ جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آدمی یہ کہہ سکتا تھا کہ سورج

522-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس (الحديث 178) و (الحديث 179) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما جاء في المواقيت (الحديث 395) . تحفة الاشراف (9137) .

سرخ ہو چکا ہے' پھر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا' کہ شفق غروب ہونے والی تھی' پھر آپ ﷺ نے عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک موخر کیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان دونوں قسم کے اوقات کے درمیان میں (نماز کا وقت ہے)''۔

523 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ فَقُلْنَا لَهُ اَخْبِرْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ زَمَنُ الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ ـ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَظِلِّ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلّٰى مِنَ الْغَدِ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ طُولَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ قَدْرَ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ سَيْرَ الْعَنَقِ اِلٰى ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ - شَكَّ زَيْدٌ - ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ ـ

☆☆ حسین بن بشیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور امام محمد باقر رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے ان سے درخواست کی کہ آپ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں بتائیں' یہ حجاج بن یوسف کے زمانے کی بات ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ڈھل چکا تھا اور کسی بھی چیز کا سایہ ایک تسمے کے برابر تھا (یعنی زوال کے فوراً بعد ادا کر لی) پھر آپ ﷺ نے عصر کی نماز اس وقت ادا کی جس وقت کسی چیز کا سایہ تسمے کے برابر اور آدمی کے پورے سائے کے برابر ہوتا ہے (یعنی ایک مثل ہونے پر ادا کی) پھر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز اس وقت ادا کی' جب سورج غروب ہو گیا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت ادا کی' جب شفق غروب ہو چکی تھی' پھر آپ ﷺ نے فجر کی نماز اس وقت ادا کی' جب صبح صادق ہو چکی تھی' پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی' جب آدمی کا سایہ آدمی کے قد کے برابر ہوتا ہے (یعنی ایک مثل ہونے پر ادا کی)۔

پھر عصر کی نماز اس وقت ادا کی' جب آدمی کا سایہ اس کے دو مثل ہوتا ہے' یعنی اس وقت کہ آدمی اس کے بعد تیز رفتار سواری پر سوار ہو کر سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز اُس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو گیا تھا' پھر آپ ﷺ نے عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک یا شاید نصف رات تک (یہ شک زید نامی راوی کو ہے) تاخیر سے ادا کیا' پھر آپ ﷺ نے فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا۔

523-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (2217) ـ

16 - باب كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ ـ

باب: مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد سونا مکروہ ہے

524 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي بَرْزَةَ فَسَاَلَهُ اَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْاُولٰى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ حِينَ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهِ فِي اَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَاُ بِالسِّتِّينَ اِلَى الْمِائَةِ ـ

☆☆ سیار بن سلامہ بیان کرتے ہیں' میں حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے والد نے ان سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ فرض نماز کس وقت ادا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز جسے تم لوگ ''پہلی'' کہتے ہو' اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ڈھل جایا کرتا تھا' جبکہ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے (کہ نماز ادا کر لینے کے بعد) جب ہم میں سے کوئی ایک شخص مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں موجود اپنی رہائش گاہ پر پہنچتا تھا تو سورج ابھی روشن ہوتا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) مغرب کی نماز کے بارے میں انہوں نے جو بتایا تھا' وہ میں بھول گیا ہوں۔

(پھر عشاء کے بارے میں انہوں نے یہ بتایا:) نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز کو جسے تم لوگ ''عتمہ'' کہتے ہو' اسے تاخیر سے ادا کرنا پسند کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ اس سے پہلے سو جانے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے' جبکہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر جب فارغ ہوتے تھے' تو کوئی شخص اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو پہچان سکتا تھا' حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس نماز میں ساٹھ سے لے کر ایک سو تک آیات تلاوت کیا کرتے تھے۔

17 - باب اَوَّلِ وَقْتِ الْعِشَاءِ ـ

باب: عشاء کی نماز کا ابتدائی وقت

524-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت العصر (الحديث 547)، و باب ما يكره من السمر بعد العشاء (الحديث 599)، و في الاذان، باب القراءة في الفجر (الحديث 771) . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها و هو التغليس و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 235 و236 و237) .واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم و كيف كان يصليها (الحديث 398)، و في الادب ، باب النهي عن السمر بعد العشاء (الحديث 4889) مختصراً . و اخرجه النسائي في المواقيت، اول وقت الظهر (الحديث 494)، و ما يستحب من تاخير العشاء (الحديث 529) . و الحديث عند: البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (الحديث 641) . و ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة الظهر (الحديث 674) . تحفة الاشراف (11605) .

525 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ جَآئَهُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ . ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ جَآئَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَآءً ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى اِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ جَآئَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَآءَ . فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَآئَهُ حِيْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ فِي الصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ . فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَآئَهُ مِنَ الْغَدِ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ . فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَآئَهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ . فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَآئَهُ لِلْمَغْرِبِ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَّاحِدًا لَّمْ يَزُلْ عَنْهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ . فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَآئَهُ لِلْعِشَآءِ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ . فَصَلَّى الْعِشَآءَ ثُمَّ جَآئَهُ لِلصُّبْحِ حِيْنَ اَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ . فَصَلَّى الصُّبْحَ فَقَالَ "مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ كُلُّهُ".

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب سورج ڈھل چکا تھا' وہ بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اُٹھ جائیے اور ظہر کی نماز اس وقت ادا کیجئے جب سورج ڈھل جائے' پھر کچھ وقت گزر گیا' یہاں تک کہ ہر شخص کا سایہ اس کے ایک مثل ہو گیا تو وہ عصر کی نماز کے لیے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اُٹھ جائیے اور عصر کی نماز ادا کر لیجئے' پھر کچھ وقت گزر گیا' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اُٹھ جائیے! اور مغرب کی نماز ادا کیجئے' نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور آپ ﷺ نے یہ نماز اس وقت ادا کی جب سورج مکمل طور پر غروب ہو چکا تھا' پھر اور کچھ وقت گزر گیا' یہاں تک کہ شفق بھی غروب ہو گئی تو حضرت جبریل علیہ السلام پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور بولے: اُٹھیے اور عشاء کی نماز ادا کر لیجئے' تو نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور آپ ﷺ نے یہ نماز ادا کر لی' اور پھر وہ فجر کی نماز کے لیے آپ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے' جب صبح صادق ہو چکی تھی' انہوں نے عرض کیا: اے حضرت محمد ﷺ! اُٹھ جائیے اور نماز ادا کر لیجئے۔ آپ ﷺ اُٹھے اور آپ ﷺ نے فجر کی نماز ادا کر لی۔ پھر اگلے دن دوپہر کے وقت وہ اس وقت آپ ﷺ کے پاس آئے جب ہر شخص کا سایہ اس کی ایک مثل ہو چکا تھا' انہوں نے عرض کی: حضرت محمد ﷺ! اُٹھ جائیے اور نماز ادا کر لیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کر لی' پھر حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب ہر شخص کا سایہ اس کے دو مثل ہو چکا ہوتا ہے' انہوں نے عرض کیا: اے حضرت محمد ﷺ! اُٹھ جائیے اور عصر کی نماز ادا کر لیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کر لی' پھر وہ مغرب کی نماز کے لیے اس وقت آپ ﷺ کے پاس آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا' یعنی ایک ہی وقت تھا' انہوں نے اس میں

525-اخرجہ الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في مواقيت الصلاة عن النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 150) بمعناه ۔ تحفة الاشراف (3128) .

کوئی کمی و بیشی نہیں کی' انہوں نے عرض کی: اُٹھیے اور نماز ادا کیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کر لی' وہ عشاء کی نماز کے لیے آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی' انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ اُٹھ جائیے اور نماز ادا کر لیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کر لی' پھر وہ فجر کی نماز کے لیے اس وقت آئے جب اچھی خاصی روشنی ہو چکی تھی' انہوں نے عرض کی: اُٹھیے اور نماز ادا کر لیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کر لی' پھر جبریل علیہ السلام نے بتایا: ان دونوں (ایام میں ادا کی جانے والی نمازوں) کے درمیان میں ان سب نمازوں کا وقت ہے۔

شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔ جیسے ہی مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے' اس کے فوراً بعد عشاء کا وقت شروع ہو جاتا

چونکہ مغرب کے آخری وقت کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' لہٰذا اس بنیاد پر عشاء کے ابتدائی وقت کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔

امام ابویوسف اور امام محمد کے نزدیک چونکہ شفق سے مراد سرخی ہے اور سرخی غروب ہونے کے فوراً بعد مغرب کا وقت ختم اور عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے' لہٰذا امام ابوحنیفہ کے نزدیک وہ سرخی غروب ہونے تک مغرب کا وقت ختم نہیں ہوگا اور عشاء کا وقت شروع نہیں ہوگا۔

سرخی غروب ہونے کے بعد ظاہر ہونے والی یہ سفیدی تقریباً 10 منٹ تک باقی رہتی ہے۔

•••———•••———•••

18 - باب تَعْجِيْلِ الْعِشَاءِ .

باب: عشاء کی نماز کو جلدی ادا کرنا

526 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ وَّالْمَغْرِبَ اِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَآءَ اَحْيَانًا كَانَ اِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوْا عَجَّلَ وَاِذَا رَآهُمْ قَدْ اَبْطَئُوْا اَخَّرَ .

★★ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں' جب حجاج آیا (یعنی وہ گورنر بنا) تو ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت

526-اخرجہ البخاري في مواقيت الصلاة باب وقت المغرب (الحديث 560) بنحوه . و باب وقت العشاء اذا اجتمع الناس او تاخروا (الحديث 565) . واخرجہ مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها و هو التغليس و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 233 و 234) . واخرجہ ابو داؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم و كيف كان يصليها (الحديث 397). تحفة الاشراف (2644) .

کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت ادا کرلیا کرتے تھے' جبکہ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ابھی روشن اور چمکدار ہوتا تھا' مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہوجاتا تھا' جبکہ عشاء کی نماز میں بعض اوقات ایسا ہوتا کہ جب آپ ﷺ دیکھتے کہ لوگ اکٹھے ہوچکے ہیں' تو جلدی ادا کرلیتے اور جب آپ ﷺ یہ ملاحظہ فرماتے کہ ابھی لوگ اکٹھے نہیں ہوئے ہیں' تو آپ اسے تاخیر سے ادا کرلیتے۔

19 - باب الشَّفَقِ .

باب: شفق (کے بارے میں روایات)

527 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِمِيقَاتِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ عِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر ؓ بیان کرتے ہیں' میں اس نماز یعنی عشاء کی نماز کے وقت کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ یہ نماز اس وقت ادا کرتے تھے' جب تیسری رات کا چاند غروب ہوجاتا تھا۔

528 - اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ .

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر ؓ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں اس نماز یعنی عشاء کی نماز کے وقت کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ یہ نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے' جب تیسری رات کا چاند غروب ہوجاتا ہے۔

20 - باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَاْخِيرِ الْعِشَاءِ .

باب: عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے

529 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِي عَلٰى اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ اَبِي اَخْبِرْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْاُولٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهِ فِي

527-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت العشاء الاخرة (الحديث 419) . واخرجه الترمذي في الصلاة ، باب ما جاء في وقت صلاة العشاء الاخرة (الحديث 165 و 166) . و اخرجه النسائي في المواقيت، باب الشفق (528) . تحفة الاشراف (11614) .

528-تقدم في المواقيت، باب الشفق (527) .

529-تقدم في المواقيت، اول وقت الظهر (494) .

اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ تُؤَخِّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَاُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ .

☆☆ سیار بن سلامہ بیان کرتے ہیں' میں اور میرے والد حضرت ابوبرزہ اسلمی ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو میرے والد نے ان سے کہا: آپ ہمیں بتائیں کہ نبی اکرم ﷺ فرض نماز کس وقت ادا کیا کرتے تھے؟ تو حضرت ابوبرزہ ؓ نے بتایا:

نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز جسے تم لوگ "پہلی" کہتے ہو اس وقت ادا کرتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا' آپ ﷺ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے کہ نماز ادا کرلینے کے بعد اگر کوئی شخص مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں موجود اپنے گھر واپس جاتا تو سورج پھر بھی چمکدار ہوتا تھا۔

راوی کہتے ہیں: مغرب کی نماز کے بارے میں انہوں نے جو بات بیان کی تھی' وہ میں بھول چکا ہوں۔

انہوں نے یہ بھی بتایا: نبی اکرم ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ عشاء کی نماز کو' جسے تم لوگ عتمہ کہتے ہو' اسے تاخیر سے ادا کیا جائے۔

انہوں نے یہ بات بھی بتائی کہ نبی اکرم ﷺ اس نماز سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے' جبکہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر جب فارغ ہوتے تھے' تو کوئی بھی شخص اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو (روشنی ہو جانے کی وجہ سے) پہچان سکتا تھا' نبی اکرم ﷺ اس نماز میں ساٹھ سے لے کر ایک سو آیات تک تلاوت کیا کرتے تھے۔

530 - اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَيُّ حِيْنٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ اِمَامًا اَوْ خِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتّٰى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهِ الْاٰنَ يَقْطُرُ رَاْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلٰى شِقِّ رَاْسِهِ قَالَ وَاَشَارَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلٰى رَاْسِهِ فَاَوْمَاَ اِلَيَّ كَمَا اَشَارَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ اَصَابِعِهِ بِشَيْءٍ مِنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَهَا فَانْتَهٰى اَطْرَافُ اَصَابِعِهِ اِلٰى مُقَدَّمِ الرَّاْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يَمُرُّ بِهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّاْسِ حَتّٰى مَسَّتْ اِبْهَامَاهُ طَرَفَ الْاُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ الْجَبِيْنِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ شَيْئًا اِلَّا كَذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ لَا يُصَلُّوهَا اِلَّا هٰكَذَا ".

530-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب النوم قبل العشاء لمن غلب (الحديث 571)، و في التمني، باب ما يجوز من اللو (الحديث 7239) مختصراً . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخيرها (الحديث 225) مطولاً . و اخرجه النسائي في المواقيت، ما يستحب من تاخير العشاء (الحديث 531) مختصراً . تحفة الاشراف (5915) .

☆☆ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء (بن ابی رباح) سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کون سا وقت زیادہ پسندیدہ ہے، جس میں میں عشاء کی نماز ادا کروں خواہ امام کے طور پر پڑھوں یا تنہا نماز ادا کروں؟ تو عطاء نے جواب دیا: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی (یعنی آپ ﷺ نماز پڑھانے تشریف نہیں لائے)، یہاں تک کہ لوگ سو گئے، وہ پھر بیدار ہوئے، پھر سو گئے (جب بہت زیادہ تاخیر ہو گئی) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے (بلند آواز میں) "نماز نماز" کہا۔

عطاء بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے، وہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنے سر کے دائیں حصے پر رکھا ہوا تھا۔ عطاء نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اشارہ کر کے دکھایا (کہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح ہاتھ رکھا ہوا تھا)۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا، کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک سر پر کیسے رکھا ہوا تھا؟ (یعنی آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کیسے اشارہ کر کے دکھاتے ہوئے دیکھا ہے؟)

تو انہوں نے مجھے اشارہ کر کے دکھایا جس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اشارہ کر کے دکھایا تھا، عطاء نے اپنی انگلیوں کو کچھ کھلا رکھا، پھر انہیں سر پر رکھا اور انگلیوں کے کنارے کو سر کے اگلے حصے تک لے آئے، پھر انہیں ملا لیا، اور پھر انہیں اسی طرح سر پر پھیرتے رہے، یہاں تک کہ ان کے انگوٹھوں نے کان کے اس کنارے کو مس کیا جو چہرے کی سمت میں ہے، پھر انہوں نے اسے کنپٹی پر رکھا، پھر پیشانی کے کنارے پر رکھا، نہ انہوں نے کسی حصے کو تھاما نہ کسی کو نچوڑا، صرف اسی طرح کیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں، پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:)

"اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان لوگوں کو یہ ہدایت کرتا کہ اس نماز کو اسی وقت میں ادا کریں"۔

531 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ عُمَرُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - فَنَادَى الصَّلَاةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ . فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ مِنْ رَّأْسِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ "اِنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی، یہاں تک کہ رات کا ایک بڑا حصہ رخصت ہو گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بلند آواز میں کہا: یا رسول اللہ! نماز (کا وقت جا رہا ہے) خواتین اور بچے سو چکے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، جبکہ آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی

531-تقدم في المواقيت، يستحب من تاخير العشاء (530) .

کے قطرے ٹپک رہے تھے، آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: یہی (اس نماز کا) وقت ہے، اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا (تو میں انہیں یہ نماز اسی وقت میں ادا کرنے کی ہدایت کرتا)۔

532 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا کرتے تھے۔

533 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے اور ہر نماز کے وقت (مسواک کرنے) کا حکم دیتا۔"

21 - باب اٰخِرِ وَقْتِ الْعِشَاءِ .

باب: عشاء کی نماز کا آخری وقت (کیا ہے؟)

534 - اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَبْلَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ فَنَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ . فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "مَا يَنْتَظِرُهَا غَيْرُكُمْ ." وَلَمْ يَكُنْ يُصَلّٰى يَوْمَئِذٍ اِلَّا بِالْمَدِيْنَةِ ثُمَّ قَالَ "صَلُّوْهَا فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ ." وَاللَّفْظُ لِابْنِ حِمْيَرَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی (یعنی آپ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے تشریف نہیں لائے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں ندا کی: خواتین اور بچے سو چکے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ (اپنے حجرۂ مبارک سے مسجد نبوی میں) تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"(اس وقت) تمہارے علاوہ اور کوئی بھی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے"۔

532-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخيرها (الحديث 226) . تحفة الاشراف (2170) .

533-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب السواك (الحديث 46) . و اخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت العشاء (الحديث 690) مختصراً و الحديث عند: مسلم في الطهارة، باب السواك (الحديث 42) . تحفة الاشراف (13673) .

534-اخرجه البخاري في الاذان، باب وضوء الصبيان، و متى يجب عليهم الغسل و الطهور و حضورهم الجماعة و العيدين و الجنائز و صفوفهم (الحديث 862)، و باب خروج النساء الى المساجد بالليل و الغلس (الحديث 864) . تحفة الاشراف (16405 و 16469) .

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) یہ اس زمانے کی بات ہے' جب صرف مدینہ منورہ میں ہی نماز ادا کی جاتی تھی۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ اس نماز کو شفق غروب ہو جانے سے لے کر' ایک تہائی رات گزرنے کے' درمیانی وقت میں ادا کر لیا کرو"۔

روایت کے یہ الفاظ ابن حمیر نامی راوی کے ہیں۔

شرح

اس بات پر فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے' عشاء کا آخری وقت صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے تک ہے۔

تاہم عشاء کے مستحب وقت کے بارے میں رائے یہ ہے کہ اسے ایک تہائی یا نصف رات گزرنے سے پہلے ادا کر لیا جائے۔ اس کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وہ حدیث ہے' جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ عشاء کی نماز کو تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کریں"۔

اسی طرح امام نسائی نے یہاں جو روایات نقل کی ہیں: ان سے یہی بات ثابت ہوتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو کچھ تاخیر سے ادا کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

•••———•••———•••

535 - اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَاَخْبَرَنِیْ يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ اَبِی بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ اَعْتَمَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ "اِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ"۔

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی' یہاں تک کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا' یہاں تک کہ مسجد میں موجود لوگ سو گئے پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے نماز ادا کی۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو اس نماز کا وقت یہی ہے"۔

536 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ

535- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخيرها (الحديث219) . تحفة الاشراف (17984) .

536- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخيرها (الحديث 220) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت العشاء الاخرة (الحديث 420) . تحفة الاشراف (7649) .

... فَقَالَ حِينَ خَرَجَ "اِنَّكُمْ تَنْتَظِرُونَ صَلَاةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا اَنْ يَثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِیْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ"۔ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ ثُمَّ صَلّٰى۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات ہم نبی اکرم ﷺ کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کرتے رہے' جب ایک تہائی رات گزر گئی یا شاید اس کے بھی بعد کا وقت تھا' اس وقت آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' جب تشریف لائے' تو اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم لوگ ایک ایسی نماز کا انتظار کر رہے ہو کہ تمہارے علاوہ اور کوئی بھی دیندار اس کا انتظار نہیں کر رہا' اگر یہ بات میری اُمت کے لیے مشکل کا باعث نہ ہوتی' تو میں اسی وقت میں یہ نماز پڑھاتا"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو اقامت کی ہدایت کی' اس نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی۔

537 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ اَبِی نَضْرَةَ عَنْ اَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ اِلَيْنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِهِمْ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَاَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوا فِیْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسُقْمُ السَّقِيمِ لَاَمَرْتُ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ اَنْ تُؤَخَّرَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ"۔

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھا دی (پھر آپ ﷺ گھر تشریف لے گئے) پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف نہیں لائے' یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی' پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' پھر ارشاد فرمایا:

کچھ لوگ نماز ادا کر کے سو بھی چکے ہیں اور تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو' تم نماز کی حالت میں شمار ہوئے ہو' اگر کمزور لوگوں کی کمزوری اور بیمار لوگوں کی بیماری کا خیال نہ ہو' تو میں اس نماز کے بارے میں یہ حکم دوں کہ اسے نصف رات تک مؤخر کر دیا جائے۔

538 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ نَعَمْ اَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى قَرِيبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا اَنْ صَلّٰى اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ ثُمَّ قَالَ "اِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِیْ صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا"۔ قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهٖ۔ فِیْ حَدِيثِ عَلِیٍّ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

537- اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت العشاء الاخرة (الحديث 422) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة العشاء (الحديث 693) . تحفة الاشراف (4314) .

538- اخرجه البخاري في الاذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة، و فضل المساجد (الحديث 661) . اخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة العشاء (الحديث 692) . تحفة الاشراف (578 و 635) .

★★ حمید نامی راوی بیان کرتے ہیں' حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہنی ہے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کو نصف رات کے قریب تک مؤخر کر دیا' پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرلی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کیا' اور فرمایا:

''جب سے تم اس نماز کا انتظار کر رہے ہو تم نماز کی حالت میں شمار ہو گے''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

علی بن حجر نامی کی روایت میں ''نصف رات تک'' الفاظ ہیں (یعنی انہوں نے نصف رات کے قریب تک کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں)۔

22 - باب الرُّخْصَةِ فِي اَنْ يُقَالَ لِلْعِشَاءِ الْعَتَمَةُ .

عشاء کی نماز کو ''عتمہ'' کہنے کی اجازت ہے

539 - اَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِى النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِى التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِى الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان اور پہلی صف میں شامل ہونے کی کتنی فضیلت ہے اور پھر وہ صرف قرعہ اندازی کے ذریعے اس میں شریک ہو سکتے ہوں' تو وہ اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کرلیں گے' اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ نماز کے لیے جلدی جانے کی کیا فضیلت ہے' تو وہ اس کی طرف ضرور جائیں گے' اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ عشاء کی نماز اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے کی کتنی فضیلت ہے) تو وہ اس میں ضرور شریک ہوں' خواہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے''۔

23 - باب الْكَرَاهِيَةِ فِي ذٰلِكَ .

عشاء کو ''عتمہ'' کہنے کا مکروہ ہونا

540 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ - هُوَ الْحَفَرِيُّ - عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ

539-اخرجه البخاري في الاذان، باب الاستهام في الاذان (الحديث 615)، و باب فضل التهجير الى الظهر (الحديث 654)، و باب الصف الاول (الحديث 721)، و في الشهادات، باب القرعة في المشكلات (الحديث 2689) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول منها و الازدحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تقريبهم من الامام (الحديث 129) . واخرجه النسائي في الاذان، الاستهام على التاذين (الحديث 670) . والحديث عند: الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في فضل الصف الاول (الحديث 225) . تحفة الاشراف (12570) .

لَبِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمْ هٰذِهٖ فَاِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَلَى الْاِبِلِ وَاِنَّهَا الْعِشَاءُ".

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دیہاتی لوگ تمہاری اس نماز کے حوالے سے تم پر غالب نہ آ جائیں' کیونکہ وہ لوگ اونٹوں کے حوالے سے اس میں تاخیر کر دیتے ہیں' اس لیے وہ لوگ اسے ''عتمہ'' کہتے ہیں' لیکن یہ عشاء ہے''۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے:

شیخ عزالدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں' عام رواج یہی ہے جب کوئی معظم شخص جب کسی چیز کا کوئی نام تجویز کرے تو پھر اس نام کو چھوڑ کر کسی دوسرے نام کو اختیار کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں اس عظیم ہستی کی شان میں تنقیص لازم آتی ہے۔ اور اس عظیم ہستی کے طرز عمل سے روگردانی لازم آتی ہے۔ اور دوسرے کے عمل کو ترجیح دینا لازم آتا ہے۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے۔ (کہ اس کے مقرر کردہ نام کو تبدیل کر کے دوسرا نام اختیار کرلیا جائے)۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس نماز کا نام ''عشاء'' ذکر کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ'' (النور: ۵۸)

''اور عشاء کی نماز کے بعد'' [1]

اس سے پہلے امام نسائی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کے لیے لفظ ''عتمہ'' استعمال کیا ہے۔

اس پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن عبدالبر اندلسی فرماتے ہیں: اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ عشاء کی نماز کو عتمہ کہا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ روایت اس روایت کے معارض ہوگی جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔ جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''دیہاتی لوگ تمہاری اس نماز کے حوالے سے تم پر غالب نہ آ جائیں' کیونکہ وہ لوگ اونٹوں کے حوالے سے اس میں تاخیر کر دیتے ہیں' اس لیے وہ لوگ اسے ''عتمہ'' کہتے ہیں' لیکن یہ عشاء ہے''۔

علامہ ابن عبدالبر فرماتے ہیں: اس دوسری حدیث کے طرق اتنے زیادہ نہیں ہیں جتنے زیادہ طرق اس روایت کے ہیں جس

540-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخيرها (الحديث 228و229) . واخرجه ابو داوٗد في الادب، باب في صلاة العتمة (الحديث 4984) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب النهي ان يقال صلاة العتمة (الحديث 704) . تحفة الاشراف (8582) .

[1] حاشیہ سیوطی بر روایت مذکورہ

میں عشاء کے لیے لفظ عتمہ استعمال ہوا ہے۔

کتاب وسنت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس نماز کے لیے یہ دونوں نام استعمال کرنا جائز ہے۔ اور ہمارے علم کے مطابق فقہاء کے درمیان اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔[1]

امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کے لیے ترجمۃ الباب قائم کیا ہے۔ جس میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ بعض اہل علم کے نزدیک عشاء کی نماز کو عتمہ کہا جاسکتا ہے۔

اس پر بحث کرتے ہوئے علامہ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں: اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ عشاء کی نماز کو عتمہ کہا جاسکتا ہے۔

اگر آپ یہ کہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کی ممانعت ثابت ہے' تو ہم یہ جواب دیں گے: نبی اکرم ﷺ نے اس نام کے استعمال کے جواز کو بیان کرنے کے لیے اس لفظ کو استعمال کیا تھا۔ اور جہاں نبی اکرم ﷺ نے اس کی ممانعت کی ہے وہ تحریم کے لیے نہیں ہے۔

پھر ایک پہلو یہ بھی ہے: یہاں لفظ عتمہ استعمال کرنے میں ایک مصلحت پائی جاتی ہے' وہ یہ ہے: عرب اپنے محاورے میں مغرب کی نماز کو عشاء کہتے تھے۔ اگر نبی اکرم ﷺ یہاں عشاء کا لفظ استعمال کرتے تو وہ لوگ اس سے مراد مغرب کی نماز لیتے۔ اور اس صورت میں مفہوم واضح نہیں ہو پاتا۔ اور مطلب فوت ہو جاتا۔ اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے لفظ عتمہ استعمال کیا جس کے بارے میں عام افراد کو کوئی شک نہیں ہوتا تھا۔[2]

•••———•••———•••

541 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ "لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَاءُ".

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "دیہاتی لوگ تمہاری اس نماز کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آ جائیں' یاد رکھنا یہ عشاء ہے"۔

24 - باب اَوَّلِ وَقْتِ الصُّبْحِ

باب: فجر کی نماز کا ابتدائی وقت

542 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ

1 الاستذکار لابن عبدالبر اندلسی   2 عمدۃ القاری' کتاب الاذان' باب الاستہام فی الاذان

541-تقدم في المواقيت، الكراهية في ذلك (540) .

542-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2627) .

فَاَخْبَرَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ.

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز اس وقت ادا کی جب صبح واضح ہو چکی تھی (یعنی روشن ہو چکی تھی)۔

شرح

اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے۔

صبح صادق سے مراد وہ سفیدی ہے جو افق میں نمودار ہوتی ہے اور چوڑائی کی سمت پھیل جاتی ہے۔

اس کے مقابلے میں صبح کاذب ہوتی ہے۔ اس سے مراد وہ روشنی ہے جو لمبائی کی سمت میں آسمان کے درمیان میں پھیلتی ہے۔ جو بھیڑیے کی دم کی مانند ہوتی ہے۔ اس کے بعد دوبارہ تاریکی آ جاتی ہے۔

پہلی قسم یعنی صبح صادق کے ساتھ تمام شرعی احکام کا تعلق ہے' جن میں روزے کا شروع ہونا' صبح کی نماز کا وقت شروع ہونا' عشاء کی نماز کا وقت ختم ہونا' وغیرہ شامل ہیں۔

ان احکام کا دوسری قسم یعنی صبح کاذب کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔

•••———•••———•••

543 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا مِنَ الْغَدِ اَمَرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ اَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ قَالَ "اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے فجر کی نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا' تو اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے صبح صادق کے فوراً بعد نماز کے لیے اقامت کہنے کا حکم دے دیا' پھر آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی' اس سے اگلے دن جب روشنی ہو گئی تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت اقامت کہی گئی اور آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی' پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ (آپ ﷺ نے اسے بتایا:) ان دو (اوقات) کے درمیان (فجر کی نماز کا) وقت ہے۔

25 - باب التَّغْلِيْسِ فِي الْحَضَرِ

باب: حضر کی حالت میں اندھیرے میں (فجر کی نماز) ادا کرنا

544 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

543-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (592) .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز ادا کر لیتے اور پھر خواتین چادریں لپیٹ کر واپس آ جاتی تھیں' لیکن اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جا سکتا تھا۔

شرح

یہاں امام نسائی نے جو روایات نقل کی ہیں ان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز اندھیرے میں ہی ادا کر لیتے تھے۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور جمہور اسی بات کے قائل ہیں۔

تاہم امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ فجر کی نماز کو روشن کر کے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور اس کی دلیل وہ روایات ہیں جو آگے چل کر امام نسائی نے نقل کی ہیں۔

امام سرخسی تحریر کرتے ہیں ہمارے نزدیک فجر کی نماز کو روشن کر کے پڑھنا اندھیرے میں پڑھنے کے مقابلے میں زیادہ فضیلت رکھتا ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اسے اندھیرے میں ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ذکر کی ہے اگر آدمی یہ چاہتا ہو کہ فجر کی نماز میں طویل قرأت کرے تو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ اندھیرے میں نماز کا آغاز کرے اور روشنی میں اسے ختم کرے۔

لیکن اگر طویل قرأت کرنے کا عزم نہ ہو تو پھر اندھیرے میں ادا کرنے کے مقابلے میں روشنی میں ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے وہ بیان کرتی ہیں۔

''جب خواتین نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے بعد واپس جاتی تھیں تو انہوں نے چادریں اوڑھی ہوئی ہوتی تھیں۔ اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جا سکتا تھا۔''

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز ادا کر لیتے تھے اور اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے کوئی شخص اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص کو نہیں پہچان پاتا تھا۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں عبادت کی ادائیگی میں جلدی کرنے کا اظہار ہوتا ہے اور یہ بات پسندیدہ ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف تیزی سے جاؤ۔'' (آل عمران:133)

544-اخرجه البخاري في الاذان، باب انتظار الناس قيام الامام العالم (الحديث 867) و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها و هو التغليس و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 232) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت الصبح (الحديث 423) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التغليس بالفجر (الحديث 153) . تحفة الاشراف (17931) .

ہماری دلیل حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''فجر کی نماز کو روشن کر کے ادا کرو کیونکہ یہ زیادہ اجر کا باعث ہے۔''

اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''فجر کو روشن کرو۔''

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں۔

''صبح کی نماز کو روشن کر کے پڑھو تمہارے لئے اس میں برکت ہوگی۔''

(امام سرخسی فرماتے ہیں) اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ روشنی میں نماز ادا کرنے کی صورت میں جماعت میں اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ اندھیرے میں نماز ادا کرنے کی صورت میں جماعت میں تعداد کم ہو گی اور جو چیز جماعت میں اضافے کا باعث ہو وہ افضل ہوتی ہے۔

اس کی دوسری دلیل یہ ہے کہ نماز ادا کر لینے کے بعد سورج نکلنے تک نماز کی جگہ پر ٹھہرے رہنا مستحب ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

''جو شخص فجر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جگہ پر ٹھہرا رہے گویا کہ اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کئے۔''

جب آدمی روشنی میں اس نماز کو ادا کرے تو پھر اس فضیلت کا خیال رکھنے میں زیادہ احتیاط پائی جائے گی۔

اس کے برعکس اگر اندھیرے میں نماز ادا کر لی جائے تو پھر اس پر عمل کرنا مشکل ہو جائے گا۔

جہاں تک سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول حدیث کا تعلق ہے' تو صحیح روایات میں یہ بات ثابت ہے نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کسی بھی نماز کو اس کے مخصوص وقت سے پہلے ادا کیا ہو البتہ عرفہ کے دن فجر کی نماز آپ ﷺ نے (اس کے مخصوص وقت سے پہلے ادا کر لی تھی) آپ ﷺ نے اسے اس دن اندھیرے میں ادا کر لیا تھا۔''

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا عام معمول یہی تھا کہ آپ ﷺ فجر کی نماز روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

جہاں تک اندھیرے میں نماز پڑھنے کے ثابت ہونے کا تعلق ہے' تو شاید وہ کسی عذر کی وجہ سے ہوگا یا شاید نبی اکرم ﷺ نے سفر پر روانہ ہونا ہو گا یا یہ اس زمانے کی بات ہو گی جب خواتین باجماعت نماز میں شریک ہوا کرتی تھیں اور پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور انہیں گھر میں ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔[1]

545 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ

---

[1] مبسوط سرخسی' جلد اول صفحہ 285 مطبوعہ دارالکتب العلمیہ

النِّسَآءُ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ فَيَرْجِعْنَ فَمَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ خواتین نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کرتی تھیں' انہوں نے اپنی چادریں لپیٹی ہوئی ہوتی تھیں' جب وہ واپس جاتی تھیں' تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی انہیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

26 - باب التَّغْلِيسِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران اندھیرے میں (فجر کی نماز ادا کرنا)

546 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِغَلَسٍ وَّهُوَ قَرِيْبٌ مِّنْهُمْ فَاَغَارَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ "اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ - مَرَّتَيْنِ - اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ."

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فتح خیبر کے دن صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کی' آپ ﷺ اس وقت خیبر کے قریب تھے' پھر آپ ﷺ نے ان پر حملہ کر دیا اور ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! خیبر برباد ہو گیا۔ یہ بات آپ ﷺ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی' (پھر فرمایا:) جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں' تو ان لوگوں کی حالت بہت بُری ہوتی ہے' جنہیں ڈرایا گیا تھا۔

27 - باب الْاِسْفَارِ .

باب: فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرنا

547 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ ."

★★ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"فجر کی نماز روشنی میں ادا کیا کرو"۔

548 - اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ

545-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة ، باب استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها و هو التغليس و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 230) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة الفجر (الحديث 669) . تحفة الاشراف (16442) .

546-اخرجه البخاري في الخوف، باب التبكير و الغلس بالصبح، و الصلاة عند الاغارة و الحرب (الحديث 947) مطولاً . تحفة الاشراف (301) .

547-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت الصبح (الحديث 424) بمعناه مطولاً . و اخرجه الترمذي في الصلاة باب ما جاء في الاسفار بالفجر (الحديث 154) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة الفجر (الحديث 672) . بمعناه مطولاً . تحفة الاشراف (3582) .

548-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15670) .

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ عَنْ رِجَالٍ مِّنْ قَوْمِهِ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا اَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ بِالْاَجْرِ ."

★★ محمود بن لبید اپنی قوم سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"فجر کی نماز کو تم لوگ جو روشنی میں ادا کرتے ہو' تو یہ چیز اجر میں اضافے کا باعث ہے"۔

28 - باب مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ .

باب: جو شخص فجر کی نماز کی ایک رکعت کو پا لے

549 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں:

"جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کے ایک سجدے کو پا لے' تو اس نے اس نماز کو پا لیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کے ایک سجدے کو پا لیا تو اس نے اس نماز کو پا لیا۔

شرح

اس بات پر فقہاء کے مابین اتفاق پایا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پا لیتا ہے' تو اس نے اس نماز کو پا لیا لیکن اگر کوئی شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پا لیتا ہے' تو کیا وہ فجر کی نماز کو بھی پا لیتا ہے؟

اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں کہ ایسا شخص فجر کی نماز کو بھی پا لیتا ہے' تاہم احناف اس بات کے قائل ہیں کہ جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی صرف ایک رکعت ادا کر سکا ہو وہ فجر کی نماز کو پانے والا شمار نہیں ہو گا۔

550 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْفَجْرِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَكَهَا ."

549-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13937) .

550-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 164) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت الصلاة في العذر و الضرورة (الحديث 700) . تحفة الاشراف (16705) .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:
''جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس (نماز) کو پالیا''۔

29 - باب اٰخِرِ وَقْتِ الصُّبْحِ .

باب: فجر کی نماز کا آخری وقت

551 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِى صَدَقَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّى الْعَصْرَ بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ وَيُصَلِّى الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّى الْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ - ثُمَّ قَالَ عَلٰى اِثْرِهٖ - وَيُصَلِّى الصُّبْحَ اِلٰى اَنْ يَنْفَسِحَ الْبَصَرُ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز تمہاری ان دو نمازوں کے درمیانی وقت میں پڑھتے تھے اور مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے تھے' جب شفق غروب ہو جاتی تھی۔
پھر اس کے بعد انہوں نے یہ بات بیان کی: آپ صبح کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے' جب دیکھنے کی قوت مکمل باقی تھی (یعنی روشنی ہو چکی ہوتی تھی)۔

شرح

اس بات پر فقہاء کے مابین اتفاق پایا جاتا ہے کہ فجر کی نماز کا آخری وقت سورج نکلنے سے چند لمحے پہلے تک ہے۔

30 - باب مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ .

باب: جب کوئی شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس کے وقت میں) پالے

552 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ . اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جو شخص نماز کی ایک رکعت کو (اس نماز کے وقت میں) پالیتا ہے' اس نے اس نماز کو پالیا''۔

551-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (259) .
552-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب من ادرك من الصلاة ركعة (الحديث 580) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 161 و162) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من ادرك من الجمعة ركعة (الحديث 1121) . تحفة الاشراف (15243) .

553 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس نماز کے وقت میں) پالے اس نے اس نماز کو پالیا''۔

554 - اَخْبَرَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ - وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ - عَنْ مُوْسَى بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جو شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس نماز کے مخصوص وقت میں) پالے اس نے اس نماز کو پالیا''۔

555 - اَخْبَرَنِىْ شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِىُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جو شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس نماز کے مخصوص وقت میں) پالے اس نے اس نماز کو پالیا''۔

556 - اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِىُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْجُمُعَةِ اَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ ."

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت کو پالے یا کسی بھی دوسری نماز کی ایک رکعت کو پالے' تو اس کی نماز مکمل ہوگی''۔

557 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ

553-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 162) . تحفة الاشراف (15214) .
554-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 162م) . تحفة الاشراف (15201) .
555-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13195) .
556-اخرجه النسائي في المواقيت، من ادرك ركعة من الصلاة (الحديث 557) مرسلاً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فيمن ادرك من الجمعة ركعة (الحديث 1123) بنحوه . تحفة الاشراف (7001) .
557-تقدم في المواقيت، من ادرك ركعة من الصلاة (الحديث 556) .

سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا إِلَّا أَنَّهُ يَقْضِي مَا فَاتَهُ ." (حدیث قولی: مرسل صحیح)

★★ سالم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کسی بھی نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا' البتہ جو رکعات اس کی رہ گئی ہوں وہ انہیں ادا کر لے"۔

31 - باب السَّاعَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا .

باب: ان اوقات کا تذکرہ جن میں نماز ادا کرنا منع ہے

558 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطٰنِ فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا فَإِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا ." وَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ .

★★ حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ بھی ہوتا ہے' جب وہ بلند ہو جاتا ہے' تو وہ سینگ اس سے الگ ہو جاتا ہے' جب سورج عین درمیان میں آتا ہے' تو وہ سینگ پھر اس سے مل جاتا ہے' جب وہ ڈھل جاتا ہے' تو وہ پھر اس سے جدا ہو جاتا ہے' جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے' تو وہ سینگ پھر اس سے مل جاتا ہے' پھر جب سورج غروب ہو جاتا ہے' تو وہ سینگ اس سے الگ ہو جاتا ہے"۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ان (تینوں) اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

شرح

احادیث میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانچ اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

(i) صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج کے بلند ہو جانے تک' یہاں سورج بلند ہونے سے مراد یہ ہے کہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ وہ سطح زمین سے تقریباً ایک نیزے جتنا اونچا ہو چکا ہے۔

(ii) دوسرا وقت وہ ہے جب سورج طلوع ہو رہا ہو' یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ تاہم دیگر احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ اس وقت میں اس دن کی فجر کی نماز ادا کی جا سکتی ہے' بشرطیکہ سورج نکلنے سے پہلے آدمی ایک رکعت پا چکا ہو لیکن اگر اس نے سورج نکلنے سے پہلے ایک رکعت نہیں پائی تو اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اب اس نماز کو مؤخر کر دے اور جب سورج اچھی

558-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة (الحديث 1253) بنحوه . تحفة الاشراف (9678) .

طرح بلند ہو جائے اس وقت اس نماز کو ادا کر لے۔

(iii) زوال کا وقت یعنی وہ وقت جب سورج عین آسمان کے درمیان میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مغرب کی طرف ڈھل جائے اور ظہر کا وقت شروع ہو جائے۔

(iv) اس وقت جب سورج زرد ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

(v) عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج کے غروب ہونے تک کوئی بھی دوسری نماز ادا نہیں کرنی چاہیے تاہم اگر کسی شخص نے اس دن کی عصر کی نماز ادا نہیں کی تھی اور اسے اس بات کا یقین ہے کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے اس کی ایک رکعت ادا کرلے گا تو پھر وہ اس وقت وہ عصر کی نماز ادا کر سکتا ہے۔

اگلے ابواب میں امام نسائی نے اسی حکم سے متعلق مختلف روایات نقل کی ہیں۔

جہاں تک تین اوقات کا تعلق ہے یعنی سورج کے نکلنے اس کے غروب ہونے اور زوال کے وقت کا تعلق ہے' تو احناف کے نزدیک ان اوقات میں کوئی بھی نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے اور یہ حکم مطلق ہے خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو یا واجب نماز ہو۔ خواہ یا اپنے ذمے واجب ہونے والی کوئی نماز ہو یا نماز جنازہ ہو یا سجدہ تلاوت ہو یا سجدہ سہو ہو۔

تاہم معتمد اور صحیح قول کے مطابق جمعے کے دن کا حکم مختلف ہوگا۔

اسی طرح غروب کے وقت اس دن کی عصر کی نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

جہاں تک باقی دو قسم کے اوقات کا تعلق ہے یعنی فجر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک تو ان اوقات میں نفل نماز ادا کرنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ فجر کی نماز کی یا عصر کی نماز کی سنتیں ہی کیوں نہ ہوں۔

اگر آدمی نے وہ سنتیں نماز سے پہلے ادا نہیں کی تھیں تو ان اوقات میں بھی ادا نہیں کرے گا۔ اسی طرح ان اوقات میں تحیۃ المسجد یا نذر کی نماز یا طواف کی دو رکعات ادا نہیں کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح سجدہ سہو بھی ادا نہیں کیا جا سکتا ہے۔

ان اوقات کا بیان جن میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوتا یا مکروہ ہوتا ہے

مسئلہ: تین گھڑیاں ایسی ہیں جن میں فرض نماز ادا کرنا' نماز جنازہ ادا کرنا اور سجدۂ تلاوت کرنا جائز نہیں ہے:

(i) اس وقت جب سورج طلوع ہو رہا ہو' یہاں تک کہ بلند ہو جائے۔

(ii) جب سورج نصف النہار تک پہنچ چکا ہو' یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے۔

(iii) جب سورج سرخ ہو چکا ہو' یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔ البتہ اس وقت میں اس دن کی عصر کی نماز (اگر ادا نہ کی ہو) تو ادا کی جا سکتی ہے' کیونکہ اسے سورج غروب ہونے کے وقت ادا کرنا بھی جائز ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: شیخ ابوبکر محمد بن فضل نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب تک انسان سورج کی ٹکیہ پر نظر جمائے رکھتا ہے' اس وقت تک

سورج طلوع ہوتا ہوا شمار ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: نمازِ جنازہ اور سجدۂ تلاوت کے بارے میں حکم اس وقت ہوگا' جب وہ کسی مباح وقت میں لازم ہوئے تھے اور پھر انہیں اس مکروہ وقت تک مؤخر کر دیا گیا تو پھر قطعی طور پر اس وقت میں ادا کرنا جائز نہیں ہوگا' لیکن یہ دونوں اگر اسی وقت میں لازم ہوئے اور اسی وقت میں ادا کر لیے گئے تو یہ جائز ہوگا' کیونکہ یہ جس طرح ناقص طور پر واجب ہوئے تھے' اسی طرح ناقص طور پر ادا ہو گئے ہیں۔ (سراج الوہاج' کافی' تبیین)

مسئلہ: تاہم سجدۂ تلاوت کے بارے میں یہ بات افضل ہے کہ اسے مؤخر کر دیا جائے لیکن نمازِ جنازہ میں تاخیر مکروہ ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: ان اوقات میں فرض یا واجب قضا نمازوں کو ادا کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ (کافی)

مسئلہ: ان اوقات میں نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں' تاہم یہ مکروہ ہے۔ (کافی' شرح طحاوی)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص سورج طلوع ہونے کے وقت یا غروب ہونے کے وقت نفل ادا کرنا شروع کرتا ہے اور پھر قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے' تو اب اس پر وضو کرنا لازم ہوگا (یعنی اس کی نماز بھی ٹوٹ جائے گی اور وضو بھی ٹوٹ جائے گا)۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اس دن کی عصر کی نماز کے علاوہ کوئی اور فرض نماز سورج غروب ہونے کے قریب ادا کرتا ہے اور پھر نماز کے دوران قہقہہ لگا لیتا ہے' تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ایسے شخص پر اس نماز کو ختم کرنا اور غیر مکروہ وقت میں اسے دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا' یہ بات ظاہر الروایہ میں ہے' تاہم وہ اگر اسی وقت میں اسے مکمل کر لیتا ہے' تو اس کے ذمے لازم چیز ادا ہو جائے گی۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: تاہم ایسے شخص نے غلط حرکت کی ہے' لیکن اس پر کوئی ادائیگی (یعنی تاوان یا کفارہ) لازم نہیں ہوگا۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص مکروہ وقت میں نماز کی قضا کرتا ہے' تو یہ جائز ہے' لیکن اس نے غلط کیا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص یہ نذر مان لیتا ہے کہ وہ مکروہ وقت میں نماز ادا کرے گا اور پھر اس مکروہ وقت میں نماز ادا کر لیتا ہے' تو نماز درست ہوگی' لیکن وہ شخص گنہگار ہوگا اور اس شخص پر یہ لازم ہوگا کہ وہ غیر مکروہ وقت میں اسے ادا کرے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: لیکن اگر کسی شخص نے مطلق نذر مانی تھی یا غیر مکروہ وقت میں نماز ادا کرنے کی نذر مانی تھی تو پھر مکروہ اوقات میں نماز ادا کرنا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: نو اوقات ایسے ہیں جن میں نوافل ادا کرنا اور ان کا سا حکم رکھنے والی نمازیں ادا کرنا مکروہ ہے لیکن فرض ادا کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (نہایہ' کفایہ)

مسئلہ: لہٰذا ان اوقات میں قضا نماز ادا کرنا' نمازِ جنازہ پڑھنا' سجدۂ تلاوت کرنا جائز ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ان میں سے ایک وقت صبح صادق ہو جانے کے بعد سے لے کر فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے تک کا وقت ہے۔ (نہایہ' کفایہ)

فجر کی دو سنتوں کے علاوہ اور کوئی بھی نفل نماز اس وقت میں ادا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: جو شخص رات کے آخری حصے میں نوافل ادا کر رہا تھا اور اس نے ابھی ایک رکعت ہی ادا کی تھی کہ صبح صادق ہو گئی تو اب اس کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ اس نماز کو مکمل کر لے کیونکہ اب اس نماز کا صبح صادق کے بعد نفل کے طور پر ادا ہونا قصد کے اعتبار سے نہیں ہے' تاہم یہ دونوں رکعات فجر کی سنتوں کے قائم مقام نہیں بن سکیں گی۔ (سراج الوہاج' تبیین)

مسئلہ: لیکن اگر اس نے چار نفل پڑھنے شروع کیے تھے تو صبح صادق ہو جانے کے بعد ادا کیے جانے والی دو رکعات فجر کی سنتوں کے قائم مقام بن جائیں گی' یہی قول مختار ہے۔ (خزانۃ الفتاویٰ)

مسئلہ: ان میں سے ایک وقت فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سے لے کر سورج نکلنے سے پہلے کا وقت ہے۔ (نہایہ' کفایہ)

مسئلہ: اگر کسی شخص کی فجر کی سنتیں فاسد ہو جاتی ہیں' پھر وہ فجر کی نماز کے بعد ان کی قضا ادا کرتا ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: ان میں سے ایک وقت عصر کے بعد سے لے کر سورج متغیر ہونے سے پہلے کا وقت ہے۔ (نہایہ' کفایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کوئی نفل نماز مستحب وقت میں شروع کرتا ہے' پھر اسے فاسد کر دیتا ہے اور پھر اس نفل نماز کو عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد اور سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کرتا ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: ان میں سے ایک وقت سورج غروب ہونے کے بعد سے لے کر مغرب کی نماز ادا کرنے سے پہلے کا وقت ہے۔

مسئلہ: ایک وقت جمعہ کے دن اقامت کا وقت ہے۔

مسئلہ: دیگر اوقات جمعہ' عیدین' کسوف' استسقاء کے خطبے کے اوقات ہیں۔ (نہایہ' کفایہ)

مسئلہ: حج کے خطبے کے وقت یا نکاح کے خطبے کے وقت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: جمعہ کے دن جب امام خطبہ دینے کے لیے آ جائے' اس وقت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: جب کسی شخص نے جمعے سے پہلے چار رکعات ادا کرنا شروع کیں اور پھر امام خطبہ دینے کے لیے آ گیا تو وہ شخص ان چار رکعات کو پورا کرے گا' صحیح قول یہ ہے اور امام صدر استاد حسام الدین اسی کی طرف مائل ہیں۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: جب نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی ہو' تو اس وقت نفل ادا کرنا مکروہ ہے' البتہ فجر کی سنتوں کا حکم مختلف ہے' اگر اسے باجماعت نماز فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو' تو وہ ان سنتوں کو ادا کرے گا۔

مسئلہ: عیدین سے پہلے نوافل ادا کرنا مطلق طور پر مکروہ ہے جبکہ عیدین کے بعد مسجد میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے' گھر میں ادا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ: عرفہ اور مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے درمیان نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: جب کسی فرض نماز کا تھوڑا سا وقت باقی رہ گیا ہو' تو اس وقت اس وقت کی فرض نماز کے علاوہ کوئی بھی نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: جس وقت پیشاب یا پاخانہ کا زور ہو یا جب کھانا سامنے آ چکا ہو اور بھوک شدید لگی ہوئی ہو اس وقت نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ایسا کوئی بھی وقت جس میں کوئی ایسا سبب پایا جا رہا ہو جس کی وجہ سے انسان کی توجہ نماز کی طرف مبذول نہ ہو سکے اور اس کے خشوع و خضوع میں خلل آ رہا ہو تو ایسے وقت میں نماز ادا کرنا بھی مکروہ ہے' خواہ کوئی بھی سبب ہو۔

مسئلہ: عشاء کی نماز کو نصف رات گزر جانے کے بعد ادا کرنا مکروہ ہے۔ (بحرالرائق)

——————***

559 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتّٰى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتّٰى تَغْرُبَ .

★★ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تین اوقات ایسے ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ان میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے اور ان میں اپنے مُردوں کو دفن کرنے سے منع کیا ہے' اس وقت جب سورج نکلنے والا ہو' یہاں تک کہ بلند ہو جائے' اس وقت جب کہ ٹھیک درمیان میں پہنچ جائے' یہاں تک کہ وہ (مغرب کی طرف) ڈھل جائے اور اس وقت جب وہ غروب ہونے والا ہو' یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

32 - باب النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ .

باب: فجر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے کی ممانعت

560 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک (نفل) نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

561 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُورٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ

559- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها (الحديث 293) . و اخرجه ابوداؤد في الجنائز، باب الدفن عند طلوع الشمس و عند غروبها (الحديث 3192) . و اخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في كراهية الصلاة على الجنازة عند طلوع الشمس و عند غروبها (الحديث 1030) . و اخرجه النسائي في المواقيت، النهي عن الصلاة نصف النهار (الحديث 564) و في الجنائز، الساعات التي نهي عن اقبار الموتى فيهن (الحديث 2012) . و اخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في الاوقات التي لا يصلى فيها على الميت و لا يدفن (الحديث 1519) . تحفة الاشراف (9939) .

560- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها (الحديث 285) . تحفة الاشراف (13966) .

عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ - وَكَانَ مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَيَّ - اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے کئی صحابہ کرام کے حوالے سے' جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور وہ میرے نزدیک ان سب میں سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت کے مالک ہیں' یہ بات سنی ہے' کہ نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک (کوئی بھی نفل نماز) ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

33 - باب النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ .

باب: سورج نکلنے کے وقت نماز ادا کرنے کی ممانعت

562 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا" .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' کوئی بھی شخص (کسی وجہ کے بغیر) جان بوجھ کر سورج نکلنے کے وقت یا سورج غروب ہونے کے وقت نماز ادا نہ کرے۔

563 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلّٰى مَعَ طُلُوعِ الشَّمْسِ اَوْ غُرُوبِهَا .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سورج نکلنے کے وقت اور سورج غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

34 - باب النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ .

باب: زوال کے وقت نماز ادا کرنے کی ممانعت

564 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ - عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيٍّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ

561- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، (الحديث 571) بنحوه . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها (الحديث 286 و 287) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من رخص فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة (الحديث 1276) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية الصلاة بعد العصر و بعد الفجر (الحديث 183) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب النهي عن الصلاة بعد الفجر و بعد العصر (الحديث 1250) بنحوه . تحفة الاشراف (10492) .

562- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس (الحديث 585) . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها (الحديث 289) . تحفة الاشراف (8375) .

563- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7886) .

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ.

★★ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' تین اوقات ایسے ہیں' جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز ادا کرنے اور ان اوقات کے دوران اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع کیا ہے۔

سورج نکلنے کے وقت' یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ عین زوال کے وقت' یہاں تک کہ وہ (مغرب کی جانب) ڈھل جائے اور سورج غروب ہونے کے قریب' یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

35 - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

باب: عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے کی ممانعت

565 - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى الطُّلُوعِ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى الْغُرُوبِ.

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی بھی (نفل) نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

566 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَبْزُغَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ".

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہ کی جائے گی' یہاں تک کہ سورج (طلوع ہونے کے بعد) روشن ہو جائے اور عصر کی نماز کے بعد کوئی بھی نماز ادا نہ کی جائے گی' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے"۔

567 - أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ.

564-تقدم في المواقيت، الساعات التي نهى عن الصلاة فيها (الحديث 559).

565-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4084).

566-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس (الحديث 586) بنحوه . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (الحديث 288) . تحفة الاشراف (4155).

567-تقدم في المواقيت، النهي عن الصلاة بعد العصر (الحديث 566).

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

568 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

569 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَوْهَمَ عُمَرُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ".

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (اس مسئلے کے بارے میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غلط فہمی ہوئی ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ قصد کے ساتھ (یعنی کسی عذر کے بغیر) سورج نکلنے کے وقت یا سورج غروب ہونے کے وقت نماز ادا نہ کیا کرو' کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے"۔

570 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تُشْرِقَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغْرُبَ".

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"سورج کا کنارہ نکل آئے' تو نماز کو مؤخر کر دو' یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے' تو نماز کو مؤخر کر دو' یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے"۔

571 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو يَحْيَى سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ قَالُوا سَمِعْنَا أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ مِنَ الْأُخْرَى أَوْ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ يُبْتَغَى ذِكْرُهَا قَالَ "نَعَمْ إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ

568-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5761).

569-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب لا تتحروا بصلاتكم طلوع الشمس ولا غروبها (الحديث 295) مختصراً . تحفة الاشراف (16158).

570-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس (الحديث 583) بنحوه، و في بدء الخلق، باب صفة ابليس و جنوده (الحديث 3272) بنحوه . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (الحديث 290 و 291) بنحوه . تحفة الاشراف (7322).

571-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10761).

اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ فَاِنَّ الصَّلَاةَ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلَاةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتّٰى تَرْتَفِعَ قِيْدَ رُمْحٍ وَّيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ حَتّٰى تَعْتَدِلَ الشَّمْسُ اعْتِدَالَ الرُّمْحِ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَفِيْءَ الْفَيْءُ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُوْرَةٌ مَشْهُوْدَةٌ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغِيْبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَّهِيَ صَلَاةُ الْكُفَّارِ ."

☆☆ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی ایسا وقت بھی ہے' جو دوسرا کی بہ نسبت زیادہ قربت کا باعث ہو' کیا کوئی ایسا وقت بھی ہے' جس میں ذکر کرنے کو زیادہ پسند کیا گیا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جی ہاں! اللہ تعالیٰ نصف رات کے وقت اپنے بندے کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے' اگر تم سے ہو سکے' تو تم ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ جو اس وقت میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں' کیونکہ (فجر کی) نماز ایسی ہے' جس میں فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے' وہ وہاں موجود ہوتے ہیں' یہاں تک کہ سورج نکل آتا ہے' سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور یہ وہ وقت ہے' جس میں کفار نماز ادا کرتے ہیں' تو تم نماز کو ترک کر دو' یہاں تک کہ سورج ایک نیزے جتنا بلند ہو جائے اور اس کی روشنی پھیل جائے' پھر جو نماز ہوتی ہے' اس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں' اس کے بارے میں گواہی بھی دی جاتی ہے' یہاں تک کہ جب سورج نصف النہار کے وقت نیزے کی طرح بالکل سیدھا ہو جائے' تو یہ وہ وقت ہے' جس میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسے بھڑکایا جاتا ہے' تو تم ایسے وقت میں نماز ادا نہ کرو' یہاں تک کہ سایہ ڈھل جائے' پھر نماز ادا کی جاتی ہے' تو اس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں اور اس کے بارے میں گواہی بھی دی جاتی ہے' یہاں تک کہ سورج جب غروب ہوتا ہے' تو وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کفار نماز ادا کرتے ہیں۔

36 - باب الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

باب: عصر کے بعد نماز ادا کرنے کی اجازت

572 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً مُّرْتَفِعَةً .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے' البتہ سورج روشن' چمکدار اور بلند ہو تو (نماز ادا کی جا سکتی ہے)۔

572-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الصلاة بعد العصر (الحديث 1274) مختصراً . تحفة الاشراف (10310) .

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں کئی اہل علم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے کیونکہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی ظہر کے بعد والی دو رکعات رہ گئی تھیں تو آپ ﷺ نے عصر کے بعد انہیں ادا کیا تھا اور آپ ﷺ انہیں باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔

قضا ہونے والی چیز کو لازمی طور پر ادا کرنا قطعی طور پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے جبکہ بعض حضرات نے عصر کی نماز کے بعد کسی سبب کی وجہ سے نماز ادا کرنے کو جائز قرار دیا ہے اور انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں اس حدیث کو پیش کیا ہے۔

573 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے ہاں عصر کی نماز کے بعد کی دو رکعات کبھی ترک نہیں کی ہیں۔

574 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلَّا صَلَّاهُمَا .

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد جب کبھی میرے ہاں تشریف لاتے تھے تو آپ ﷺ ان دو رکعات کو ادا کیا کرتے تھے۔

575 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوْقًا وَّالْاَسْوَدَ قَالَا نَشْهَدُ عَلٰى عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدِيْ بَعْدَ الْعَصْرِ صَلَّاهُمَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز کے بعد جب بھی میرے ہاں ہوتے تو ان دو رکعات کو ادا کیا کرتے تھے۔

576 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ سِرًّا وَّلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ

573-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب ما يصلى بعد العصر من الفوائت و نحوها (الحديث 591) . تحفة الاشراف (17311) .

574-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15978) .

575-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب ما يصلى بعد العصر من الفوائت و نحوها (الحديث 593) بنحوه واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر (الحديث 301) بنحوه . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر (الحديث 1279) بنحوه . تحفة الاشراف (16028) .

576-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب ما يصلى بعد العصر من الفوائت و نحوها (الحديث 592) . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر (الحديث 300) . تحفة الاشراف (16009) .

قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ دو نمازیں ایسی ہیں' کہ جنہیں میرے گھر میں نبی اکرم ﷺ نے رو(ز) خفیہ طور پر اور نہ ہی اعلانیہ طور پر کبھی ترک کیا ہے' ان میں سے دو رکعات فجر سے پہلے کی ہیں اور دو رکعات عصر کے بعد کی ہیں۔

577 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ اِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا اَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ اِذَا صَلّٰى صَلَاةً اَثْبَتَهَا .

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعات کے بارے میں دریافت کیا جو نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد ان کے ہاں ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ انہیں عصر سے پہلے ادا کیا کرتے تھے' پھر اگر آپ ﷺ کسی مصروفیت کی وجہ سے انہیں ادا نہیں کر پاتے تھے یا انہیں بھول جاتے تھے' تو عصر کے بعد انہیں ادا کر لیتے تھے' آپ ﷺ جب بھی کوئی نفل نماز ادا کرنا شروع کرتے تھے' تو اُسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

578 - اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَاَنَّهَا ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ "هُمَا رَكْعَتَانِ كُنْتُ اُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتّٰى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ".

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے گھر میں عصر کے بعد دو رکعات ادا کیں۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے کچھ بات کی تو نبی اکرم ﷺ نے بتایا: یہ وہ دو رکعات ہیں جو میں ظہر کے بعد ادا کیا کرتا تھا' لیکن میں مصروفیت کی وجہ سے عصر تک ان دو رکعات کو ادا نہیں کر سکا تھا (وہ میں نے اب ادا کر لی ہیں)۔

579 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شُغِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ .

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے کی دو رکعات مصروفیت کی وجہ سے پہلے ادا نہیں کر سکے تھے' تو آپ ﷺ نے عصر کے بعد انہیں ادا کیا تھا۔

577-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليها النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر (الحديث 298) . تحفة الاشراف (17752) .

578-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18242) .

579-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18193) .

37 - باب الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ .

باب: سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کرنے کی اجازت

580 - اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ لَاحِقًا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيهِمَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَاضْطَرَّ الْحَدِيثَ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشُغِلَ عَنْهُمَا فَرَكَعَهُمَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ اَرَهُ يُصَلِّيهِمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ .

☆☆ عبیداللہ بن معاذ بیان کرتے ہیں' میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے' کہ عمران بن حدیر نے ہمیں یہ بات بیان کی ہے' کہ ایک مرتبہ میں نے سورج غروب ہونے سے پہلے ان دو رکعات کو (عصر کے فرض کے بعد) ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان دو رکعات کو ادا کیا کرتے تھے۔
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام بھیج کر دریافت کیا' کہ سورج غروب ہونے کے قریب یہ کون سی دو رکعات ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بیان کی کہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے لیکن اگر کسی مصروفیت کی وجہ سے انہیں ادا نہیں کر پاتے تھے' تو آپ ﷺ سورج غروب ہونے کے قریب انہیں ادا کر لیتے تھے۔
(سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) تاہم میں نے ان ایک موقع کے علاوہ اس سے پہلے یا اس کے بعد کبھی بھی آپ ﷺ کو یہ دو رکعات ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

38 - باب الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ .

باب: مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کی اجازت

581 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عِيسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ انْظُرْ اِلٰى هٰذَا اَيَّ صَلَاةٍ يُصَلِّي فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَرَآهُ فَقَالَ هٰذِهِ صَلَاةٌ كُنَّا نُصَلِّيهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ شیخ ابوخیر بیان کرتے ہیں' ابوتمیم جیشانی مغرب کی نماز سے پہلے دو نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو

580-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18224) .

581-اخرجه البخاري في التهجد، باب الصلاة قبل المغرب (الحديث 1184) بمعناه . تحفة الاشراف (9961) .

میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان کی طرف دیکھئے! یہ کون سی نماز پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر جب انہیں دیکھا تو بولے: یہ وہ نماز ہے' جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ادا کیا کرتے تھے۔

شرح

احناف اور مالکیوں کے نزدیک مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ منقول روایات میں مغرب کی نماز کو جلد ادا کرنے کی ترغیب موجود ہے اور اگر کوئی شخص مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے لگ جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر رہا ہے حالانکہ مغرب کی نماز کو جلدی ادا کر لینا مستحب ہے۔

مشہور قول کے مطابق شوافع اس بات کے قائل ہیں مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات نماز ادا کرنا مستحب ہے اور یہ غیر مؤکدہ سنت ہے۔

جبکہ حنابلہ یہ کہتے ہیں یہ دو رکعات ادا کرنا جائز ہے' تاہم یہ سنت نہیں ہے۔

لیکن ایک روایت کے مطابق امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک مغرب کے وقت میں گنجائش نہیں پائی جاتی ہے۔ آدمی جتنی دیر میں ستر کو ڈھانپ کر وضو کر کے پانچ رکعات ادا کر سکتا ہے مغرب کا وقت صرف اتنا ہوتا ہے' تو اس قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی مغرب کے فرائض سے پہلے نوافل ادا کرنا درست نہیں ہوگا۔

39 - باب الصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ .

باب: صبح صادق ہو جانے کے بعد (سنتیں) ادا کرنا

582 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّى اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف دو مختصر رکعات (یعنی فجر کی دو سنتیں) ادا کیا کرتے تھے۔

582-اخرجه البخاري في الاذان، باب الاذان بعد الفجر (الحديث 618) بمعناه، و في التهجد، باب التطوع بعد المكتوبة (الحديث 1173) بمعناه، و باب الركعتان قبل الظهر (الحديث 1181) بمعناه . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب ركعتي سنة الفجر، و الحث عليهما و تخفيفهما و المحافظة عليهما و بيان ما يستحب ان يقرا فيهما (الحديث 87) بمعناه و (الحديث 88) و (الحديث 89) بمعناه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء انه يصليهما في البيت (الحديث 433) بمعناه مختصرًا، و اخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب وقت ركعتي الفجر (الحديث 1759) بمعناه، و باب وقت ركعتي الفجر و ذكر الاختلاف على نافع (الحديث 1775) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الركعتين قبل الفجر (الحديث 1145) بمعناه . تحفة الاشراف (15801) .

40 - باب اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ اِلٰى اَنْ يُصَلَّى الصُّبْحُ .

باب: فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے تک (نفل) نماز ادا کرنا مباح ہے

583 - اَخْبَرَنِى الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَاَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَسَنٌ اَخْبَرَنِىْ شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ طَلْقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْلَمَ مَعَكَ قَالَ "حُرٌّ وَعَبْدٌ". قُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ اَقْرَبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اُخْرٰى قَالَ "نَعَمْ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَصَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتّٰى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمَا دَامَتْ ." وَقَالَ اَيُّوْبُ فَمَا دَامَتْ "كَاَنَّهَا حَجَفَةٌ حَتّٰى تَنْتَشِرَ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتّٰى يَقُوْمَ الْعَمُوْدُ عَلٰى ظِلِّهِ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ نِصْفَ النَّهَارِ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَّتَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ ."

☆☆ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کے ساتھ کن لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک آزاد شخص نے اور ایک غلام شخص نے"۔

میں نے دریافت کیا: کیا کوئی ایسا وقت بھی ہے' جس میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' دوسرے کسی وقت کے مقابلے میں' زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جی ہاں! نصف رات کا وقت' تم صبح کی نماز ادا کرنے سے پہلے تک جتنے چاہے نوافل ادا کر لو' پھر تم نماز پڑھنا شروع کرو' یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور اس کی یہ حالت ہو"۔

ایوب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: بات بیان کی ہے' کہ اس کی یہ حالت ہو کہ گویا وہ ڈھال کی طرح ہے' یہاں تک کہ اس کی روشنی پھیل جائے' پھر تم جتنی چاہو نماز ادا کرتے رہو' یہاں تک کہ ستون اپنے سائے پر آ جائے (یعنی عین نصف النہار کا وقت ہو جائے) پھر تم نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ' یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے' کیونکہ نصف النہار کے وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے' پھر تمہیں جتنا مناسب محسوس ہو' تم نماز ادا کرتے رہو' یہاں تک کہ عصر کی نماز ادا کر لو' تو پھر نماز ادا نہ کرو' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے' کیونکہ یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے"۔

583-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة (الحديث 1251) . و الحديث عند: ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في اي ساعات الليل افضل (الحديث 1364) . تحفة الاشراف (10762) .

41 - باب إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ .

باب: مکہ میں تمام اوقات میں نماز ادا کرنا جائز ہے

584 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَابَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ ."

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنوعبد مناف! تم کسی شخص کو اس گھر کا طواف کرنے اور نماز ادا کرنے" سے نہ روکنا' خواہ وہ رات یا دن کا کوئی بھی حصہ ہو۔

شرح

علامہ ابن عبدالبر اندلسی تحریر کرتے ہیں: بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں۔ سورج طلوع ہونے کے وقت صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد سے (سورج طلوع ہونے سے پہلے تک) عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے کے قریب تک اور زوال کے وقت کوئی بھی نماز ادا نہیں کی جاسکتی البتہ اس دن کی عصر کی نماز کا حکم مختلف ہے (کہ وہ سورج غروب ہونے کے قریب ادا کی جاسکتی ہے)

امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب اسی بات کے قائل ہیں جیسا کہ ان کے حوالے سے ہم یہ بات پہلے بھی بیان کر چکے ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص عصر کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ طواف کے بعد والی دو رکعات کو مؤخر کردے گا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو جائے گا (پھر وہ ان رکعات کو ادا کرے گا)

اسی طرح جو شخص صبح کی نماز کے بعد طواف کرتا ہے وہ ان دو رکعات کو سورج نکلنے سے پہلے ادا نہیں کرے گا۔

امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: وہ ان دو رکعات کو ادا کرلے گا البتہ وہ شخص سورج طلوع ہونے کے قریب، سورج غروب ہونے کے قریب یا عین زوال کے وقت ان دو رکعات کو ادا نہیں کرسکتا۔

امام مالک کے بعض اصحاب کے نزدیک طواف کی یہ رکعات صبح کی نماز کے بعد ادا کی جاسکتی ہیں' لیکن عصر کی نماز کے بعد ادا نہیں کی جاسکتیں۔[1]

584-اخرجه ابوداؤد في المناسك (الحج)، باب الطواف بعد العصر (الحديث 1894) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الصلاة بعد العصر و بعد الصبح لمن يطوف (الحديث 868) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، اباحة الطواف في كل الاوقات (الحديث 2924) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الرخصة في الصلاة بمكة في كل وقت (الحديث 1254) . تحفة الاشراف (3187) .

[1] الاستذکار از ابن عبدالبر' کتاب وقوت الصلوٰۃ' باب النہی عن الصلوٰۃ بعد الصبح والعصر

42 - باب الْوَقْتِ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ .

باب: اس وقت کا تذکرہ جس میں مسافر شخص ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی ادا کرے

585 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرنا ہوتا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو عصر کی نماز کے وقت تک مؤخر کر دیتے' پھر آپ ﷺ سواری سے اترتے اور دونوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتے اگر نبی اکرم ﷺ کے روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد پھر سوار ہوتے تھے۔

شرح

احناف کے نزدیک نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان کو کوئی ایسی ضرورت پیش ہو کہ جس میں وہ نماز مستحب وقت میں ادا نہ کرسکتا ہو تو عذر کی وجہ سے وہ پہلی نماز کو اس کے آخری وقت میں ادا کرے گا اور دوسری نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرے گا کیونکہ قرآن کی یہ نص ہے۔

"بے شک اہل ایمان پر نماز مخصوص اوقات میں لازم کی گئی ہے۔"

اس لئے اس آیت کے پیش نظر کسی بھی ایک نماز کو کسی دوسری نماز کے وقت میں ادا نہیں کیا جاسکتا۔

آگے آنے والی کئی روایات میں امام نسائی نے یہی حکم بیان کیا ہے۔

586 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ .

585-اخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب ما يوخر الظهر الى العصر اذا ارتحل قبل ان تزيغ الشمس (الحديث 1111)، و باب اذا ارتحل بعد مازالت الشمس صلى الظهر ثم ركب (الحديث 1112) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 46 و47 و48) . و اخرجه مسلم في صلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1218 و1219) . واخرجه النسائي في المواقيت، الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب و العشاء (الحديث 593) بنحوه . تحفة الاشراف (1515) .

586-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 52 و53) بنحوه مختصراً . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1206 و1208) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 1070) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (11320) .

★★ ابوطفیل عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا ہے' کہ وہ لوگ غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر' مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا' ایک دن آپ ﷺ نے نماز کو مؤخر کیا' پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی' پھر آپ اندر تشریف لے گئے' پھر واپس تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی۔

43- باب بَيَانِ ذٰلِكَ .

باب: اس کی وضاحت

587 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ قَارَوَنْدَا قَالَ سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلَاةِ اَبِيْهِ فِي السَّفَرِ وَسَاَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِّنْ صَلَاتِهِ فِي سَفَرِهِ فَذَكَرَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِيْ عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهُ فَكَتَبَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ فِيْ زَرَّاعَةٍ لَّهُ اَنِّيْ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ مِّنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا وَاَوَّلِ يَوْمٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ . فَرَكِبَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ اِلَيْهَا حَتّٰى اِذَا حَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ . فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ . فَصَلّٰى ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ . فَقَالَ كَفِعْلِكَ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ . ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُوْمُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ . فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْاَمْرُ الَّذِيْ يَخَافُ فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ ".

★★ کثیر نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں نے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے صاحب زادے سالم سے ان کے والد کی سفر کے دوران نماز کے بارے میں دریافت کیا' ہم نے ان سے یہ بھی دریافت کیا' کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران نمازیں ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے یہ بات بیان کی:

صفیہ بنت ابوعبید ان کی اہلیہ تھیں' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پیغام بھجوایا' جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت اپنی زرعی زمینوں پر موجود تھے' (پیغام یہ تھا) کہ آج دنیا میں میرا آخری دن ہے اور آخرت کے لیے آج پہلا دن ہے (یعنی میں مرنے والی ہوں) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہوئے اور انہوں نے تیزی سے سفر کیا تاکہ وہ صفیہ بنت ابوعبید تک پہنچ سکیں' اسی دوران ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا' مؤذن نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! نماز کا وقت ہو گیا ہے' لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہیں دی' یہاں تک کہ دونوں نمازوں (یعنی ظہر اور عصر) کے وقت کے درمیان وہ سواری سے اترے اور بولے: تم اقامت کہو' جب میں سلام پھیر لوں' تو تم پھر اقامت کہنا' انہوں نے نماز ادا کی اور پھر سوار ہو گئے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو مؤذن نے ان سے کہا: نماز کا وقت ہو گیا ہے' تو انہوں نے فرمایا: جس طرح تم نے ظہر اور عصر کی نماز میں کیا تھا' اسی طرح

587-انفرد بہ النسائی، وسیاتی فی المواقیت، الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب و العشاء (الحديث 596) . تحفة الاشراف (6795) .

کرنا' پھر وہ چلتے رہے' یہاں تک کہ بہت سے ستارے نمودار ہو گئے' تو وہ سواری سے اترے اور انہوں نے مؤذن سے کہا: تم اقامت کہہ دو' جب میں سلام پھیر دوں گا تو پھر تم اقامت کہنا' انہوں نے نماز ادا کی' نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے ہماری طرف توجہ کی تو بولے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کسی شخص کو کسی ایسی صورتِ حال کا سامنا ہو کہ اُسے اس کام کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو' تو وہ اس طرح نماز ادا کرے"۔

44- باب الْوَقْتِ الَّذِيْ يَجْمَعُ فِيْهِ الْمُقِيْمُ .

باب: اس وقت کا بیان جس میں مقیم شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر سکتا ہے۔

588 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَّسَبْعًا جَمِيْعًا اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں آٹھ رکعات ایک ساتھ اور سات رکعات ایک ساتھ (یعنی ظہر اور عصر' مغرب اور عشاء کی نماز میں ایک ساتھ) ادا کی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیا تھا اور عصر کی نماز کو جلدی ادا کر لیا تھا جبکہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا تھا اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر لیا تھا۔

589 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ - وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ صَلّٰى بِالْبَصْرَةِ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ شُغْلٍ وَّزَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ الْاُوْلٰى وَالْعَصْرَ ثَمَانِ سَجَدَاتٍ لَّيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے بصرہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی ہے' ان کے درمیان کوئی (نفل) ادا نہیں کیے' پھر مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی' ان کے درمیان (کوئی نفل

588-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب تاخير الظهر الى العصر (الحديث 543) مختصراً . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر (الحديث 55و56) مختصراً . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1214) مختصراً . و اخرجه النسائي في المواقيت، الوقت الذي يجمع فيه المقيم (الحديث 589) مختصراً، و الحديث عند : البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت المغرب (الحديث 562)، و في التهجد، باب من لم يتطوع بعد المكتوبة (الحديث 1174) . و النسائي في المواقيت، الجمع بين الصلاتين في الحضر (الحديث 602) تحفة الاشراف (5377) .

589-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب تاخير الظهر الى العصر (الحديث 543)، و باب وقت المغرب (الحديث 562) مختصراً، و في التهجد، باب من لم يتطوع بعد المكتوبة (الحديث 1174) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر (الحديث 55و56) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1214) . تحفة الاشراف (الحديث 5377) .

نماز) ادا نہیں کی انہوں نے اپنی مصروفیت کی وجہ سے ایسا کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات ایک ساتھ ادا کی تھیں ان کے درمیان کوئی نماز نہیں تھی (یعنی کوئی نفل نماز ادا نہیں کی تھی)۔

45 - باب الْوَقْتِ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ .

باب: اس وقت کا بیان جس میں مسافر شخص مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرے گا

590 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ - قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْحِمٰى فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْتُ اَنْ اَقُوْلَ لَهُ الصَّلَاةَ فَسَارَ حَتّٰى ذَهَبَ بَيَاضُ الْاُفُقِ وَفَحْمَةُ الْعِشَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ عَلٰى اِثْرِهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ .

☆☆ اسماعیل بن عبدالرحمٰن قریش سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چراگاہ کی طرف گیا جب سورج غروب ہو گیا تو مجھے ان سے یہ کہتے ہوئے جھجک محسوس ہوئی کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے وہ چلتے رہے یہاں تک کہ افق کی سفیدی بھی رخصت ہو گئی اور رات کی ابتدائی سیاہی بھی رخصت ہو گئی تو وہ سواری سے اترے اور انہوں نے مغرب کی نماز کی تین رکعات ادا کیں اور پھر اس کے فوراً بعد (عشاء کی) دو رکعات ادا کیں پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

591 - اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ اَبِي حَمْزَةَ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ اُسے اور عشاء کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

592 - اَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِسَرِفَ .

590- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6649) .

591- اخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب يصلي المغرب ثلاثًا في السفر (الحديث 1091) و باب هل يؤذن او يقيم اذا جمع بين المغرب و العشاء (الحديث 1109) مطولاً . تحفة الاشراف (6844) .

592- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1215) . تحفة الاشراف (2937) .

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب سورج غروب ہو گیا نبی اکرم ﷺ اس وقت مکہ میں موجود تھے تو آپ ﷺ نے "سرف" کے مقام پر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔

593 - اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کر دیتے تھے اور ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے پھر آپ ﷺ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے یہاں تک کہ اسے اور عشاء کی نماز کو اس وقت ادا کرتے تھے جب شفق غروب ہو چکی ہوتی تھی۔

594 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ يُرِيدُ اَرْضًا لَهُ فَاَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِي عُبَيْدٍ لِمَا بِهَا فَانْظُرْ اَنْ تُدْرِكَهَا . فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُسَايِرُهُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ وَكَانَ عَهْدِي بِهِ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا اَبْطَاَ قُلْتُ الصَّلَاةَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ . فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَمَضٰى حَتّٰى اِذَا كَانَ فِي اٰخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هٰكَذَا .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا وہ اپنی زمین کی طرف جا رہے تھے ایک شخص ان کے پاس آیا اور انہیں یہ بتایا (کہ ان کی اہلیہ) صفیہ بنت ابوعبید کی طبیعت بہت خراب ہے آپ کوشش کریں کہ ان تک پہنچ جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تیزی سے روانہ ہوئے ان کے ساتھ قریش سے تعلق رکھنے والا ایک فرد بھی تھا جو ان کے ساتھ سفر کر رہا تھا (سفر کے دوران) سورج غروب ہو گیا لیکن انہوں نے مغرب کی نماز ادا نہیں کی میں بڑے عرصے سے ان کے ساتھ تھا وہ نماز بڑی باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے جب انہوں نے اس میں تاخیر کی تو میں نے ان سے کہا: جناب! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ انہوں نے میری طرف توجہ کی لیکن کوئی جواب نہیں دیا اور چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے کا وقت قریب آ گیا تو وہ سواری سے اترے انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی پھر انہوں نے عشاء کے

593- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 48) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1219) . والحديث عند: تقدم في المواقيت، الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين الظهر و العصر (الحديث 585) . تحفة الاشراف (1515) .

594- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1213) بمعناه . تحفة الاشراف (7759) .

لیے اقامت کہی تھی کہ شفق بھی غروب ہو گئی تو انہوں نے ہمیں وہ نماز بھی پڑھا دی پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

595 - أخبرنا قتيبة بن سعيد حدثنا العطاف عن نافع قال أقبلنا مع ابن عمر من مكة فلما كان تلك الليلة سار بنا حتى أمسينا فظننا أنه نسي الصلاة فقلنا له الصلاة . فسكت وسار حتى كاد الشفق أن يغيب ثم نزل فصلى وغاب الشفق فصلى العشاء ثم أقبل علينا فقال هكذا كنا نصنع مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جد به السير .

★★ نافع بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ سے آ رہے تھے جب وہ رات آئی تو انہوں نے ہمارے ساتھ تیزی سے سفر کرنا شروع کر دیا' یہاں تک کہ شام ہو گئی ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ نماز بھول گئے ہیں ہم نے ان سے کہا: جناب! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ وہ خاموش رہے اور چلتے رہے' یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے کے قریب تھی تو وہ سواری سے اترے اور انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر شفق غروب ہو گئی تو انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی' پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ اسی طرح کیا تھا' (اس وقت) جب نبی اکرم ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا۔

596 - أخبرنا عبدة بن عبد الرحيم قال حدثنا ابن شميل قال حدثنا كثير بن قاروندا قال سألنا سالم بن عبد الله عن الصلاة في السفر فقلنا أكان عبد الله يجمع بين شيء من الصلوات في السفر فقال لا إلا بجمع ثم أتيته فقال كانت عنده صفية فأرسلت إليه أني في آخر يوم من الدنيا وأول يوم من الآخرة . فركب وأنا معه فأسرع السير حتى حانت الصلاة فقال له المؤذن الصلاة يا أبا عبد الرحمن . فسار حتى إذا كان بين الصلاتين نزل فقال للمؤذن أقم فإذا سلمت من الظهر فأقم مكانك . فأقام فصلى الظهر ركعتين ثم سلم ثم أقام مكانه فصلى العصر ركعتين ثم ركب فأسرع السير حتى غابت الشمس فقال له المؤذن الصلاة يا أبا عبد الرحمن . فقال كفعلك الأول . فسار حتى إذا اشتبكت النجوم نزل فقال أقم فإذا سلمت فأقم . فصلى المغرب ثلاثا ثم أقام مكانه فصلى العشاء الآخرة ثم سلم واحدة تلقاء وجهه ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "إذا حضر أحدكم أمر يخشى فوته فليصل هذه الصلاة".

★★ کثیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے سالم سے سفر کے دوران نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا' ہم نے کہا: کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! وہ صرف مزدلفہ میں ایسا کیا کرتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ صفیہ نے انہیں یہ پیغام بھجوایا

595-انفرد به النسائي . تحفة الأشراف (8231) .

596-تقدم في المواقيت، باب ذلك (الحديث 587) .

کہ میں اس وقت دنیاوی زندگی کے آخری دن میں ہوں اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں (یعنی میں مرنے والی ہوں) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا' انہوں نے تیزی سے سفر کیا' یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمن! نماز کا وقت ہو گیا ہے' لیکن وہ چلتے رہے' یہاں تک کہ دو نمازوں کے وقت کے درمیان میں سواری سے اترے' انہوں نے مؤذن سے کہا: تم اقامت کہو' پھر جب میں ظہر کی نماز پڑھ کر سلام پھیروں گا' تو تم پھر اسی جگہ اقامت کہہ دینا' اس نے اقامت کہی تو انہوں نے ظہر کی دو رکعات ادا کیں' جب انہوں نے سلام پھیرا تو مؤذن نے پھر اقامت کہی انہوں نے وہیں عصر کی نماز کی دو رکعات بھی ادا کر لیں' پھر سوار ہوئے اور تیزی سے چلتے رہے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا' مؤذن نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمن! نماز کا وقت ہو گیا ہے' تو انہوں نے فرمایا: تم نے پہلے کی طرح کرنا ہے' پھر وہ چلتے رہے' یہاں تک کہ بہت سے ستارے جگمگانے لگے تو وہ سواری سے اترے اور بولے: تم اقامت کہو جب میں سلام پھیروں گا' تو تم پھر اقامت کہنا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مغرب کی تین رکعات ادا کیں' پھر مؤذن نے اقامت اسی جگہ پر کہی انہوں نے عشاء کی نماز بھی ادا کی' پھر انہوں نے ایک مرتبہ سامنے کی طرف سلام پھیرا' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کسی شخص کو کوئی ایسا ضروری کام ہو' جس کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو' تو وہ اس طرح نماز ادا کر لے"۔

46 - باب الحال التي يجمع فيها بين الصلاتين .

باب: اس حالت کا بیان' جس میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جا سکتی ہیں

597 - أخبرنا قتيبة بن سعيد عن مالك عن نافع عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا جد به السير جمع بين المغرب والعشاء .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

598 - أخبرنا إسحاق بن إبراهيم قال أنبأنا عبد الرزاق قال حدثنا معمر عن موسى بن عقبة عن نافع عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جد به السير أو حزبه أمر جمع بين المغرب والعشاء .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا یا آپ ﷺ کو کوئی انتہائی ضرورت پیش آ جاتی تھی تو آپ ﷺ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے۔

597-أخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 42) . تحفة الأشراف (8383) .

598-انفرد به النسائي . تحفة الأشراف (8505) .

599 - أخبرنا محمد بن منصور قال أنبأنا سفيان قال سمعت الزهري قال أخبرني سالم عن أبيه قال

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّیْرُ جَمَعَ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ .

☆☆ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیا کرتے تھے۔

47 - باب الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ فِی الْحَضَرِ .

باب: حضر کی حالت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

600 - اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِیْعًا وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِیْعًا مِّنْ غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا سَفَرٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی تھی اور مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی تھی اور کسی خوف کے بغیر اور سفر کی حالت کے علاوہ ادا کی تھی۔

601 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ اَبِی رِزْمَةَ - وَاسْمُهُ غَزْوَانُ - قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِیْبِ بْنِ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یُصَلِّیْ بِالْمَدِیْنَةِ یَجْمَعُ بَیْنَ الصَّلَاتَیْنِ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَیْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ . قِیْلَ لَهُ لِمَ قَالَ لِئَلَّا یَكُوْنَ عَلٰی اُمَّتِهٖ حَرَجٌ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں آپ ﷺ نے ظہر اور عصر ایک ساتھ ادا کی تھیں اور مغرب اور عشاء ایک ساتھ ادا کی تھیں اور کسی خوف کے بغیر اور بارش کے موسم کے علاوہ (اکٹھی ادا کی تھیں)۔

ان سے دریافت کیا گیا: ایسا کس لیے کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس لیے تاکہ آپ ﷺ کی اُمت پر کوئی تنگی نہ ہو۔

602 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیًا جَمِیْعًا وَّسَبْعًا جَمِیْعًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں آٹھ رکعات ایک ساتھ (یعنی ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ) اور سات رکعات ایک ساتھ (یعنی مغرب اور عشاء کی ایک ساتھ) ادا کی ہیں۔

599-اخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب الجمع في السفر بين المغرب و العشاء (الحديث 1106) . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 44) . تحفة الاشراف (6822) .

600-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر (الحديث 49 و50) . والحديث عند: مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر (الحديث 51) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1210) . تحفة الاشراف (5608) .

601-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر (الحديث 54) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1211) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين في الحضر (الحديث 187) . تحفة الاشراف (5474) .

602-تقدم في المواقيت، الوقت الذي يجمع فيه المقيم (الحديث 588) .

48 - باب الْجَمْعِ بَیْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ .

باب: عرفہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا

603 - اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰی اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ حَتّٰی اِذَا انْتَهٰی اِلٰی بَطْنِ الْوَادِیْ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّی الْعَصْرَ وَلَمْ یُصَلِّ بَیْنَهُمَا شَیْئًا .

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' آپ ﷺ عرفہ تشریف لے آئے' آپ ﷺ اس خیمے تک پہنچے جو وادیٔ نمرہ میں آپ ﷺ کے لیے نصب کیا گیا تھا' وہاں آپ ﷺ سواری سے اترے' یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت آپ کی اونٹنی قصواء پر پالان رکھی گئی (آپ ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے) یہاں تک کہ وادی کے درمیان میں آ گئے' پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا' پھر حضرت بلال ﷺ نے اذان دی' پھر انہوں نے اقامت کہی' پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر حضرت بلال ﷺ نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی' نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے درمیان کوئی اور نماز ادا نہیں کی۔

49 - باب الْجَمْعِ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ .

باب: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا

604 - اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ اَبَا اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِیْعًا .

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری ﷺ بیان کرتے ہیں' انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

603-انفرد به النسائي، و سياتي في الاذان، الاذان لمن يجمع بين الصلاتين في وقت الاولى منهما (الحديث 654) . تحفة الاشراف (2629) .

604-اخرجه البخاري في الحج، باب من جمع بينهما و لم يتطوع (الحديث 1674) بنحوه، و في المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 4414) . واخرجه مسلم في الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة، و استحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعًا بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 285) . واخرجه النسائي في مناسك الحج، الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة (الحديث 3026) بنحوه مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الجمع بين الصلاتين بجمع (الحديث 3020) . تحفة الاشراف (3465) .

شرح

اس بات پر فقہاء کے مابین اتفاق پایا جاتا ہے کہ حاجی شخص مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرے گا، تاہم ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرنے کے طریقے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

فقہائے احناف اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں حاجی شخص عرفہ میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ دو نمازیں ظہر و عصر ایک ساتھ ادا کر سکتا ہے جبکہ مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرے گا۔

اگر کوئی شخص ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز ادا کر لیتا ہے تو وہ عشاء کی نماز کے لئے نئے سرے سے اقامت کہے گا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عرفہ میں حاجی ہر نماز کے لئے اذان اور اقامت کہے گا۔ اس طرح مزدلفہ میں بھی ایسا ہی کرے گا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حاجی شخص عرفہ میں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گا جبکہ مزدلفہ میں صرف دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گا۔

605 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا اَتٰى جَمْعًا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هٰذَا .

☆☆ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا، جب وہ عرفات سے روانہ ہوئے وہ مزدلفہ پہنچے تو انہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی، جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے بتایا: اس جگہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

606 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھی۔

607 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

605-تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (480) .

606-اخرجه مسلم في الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة، و استحباب صلاتي المغرب و العشاء جميعًا بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 286) . واخرجه ابوداؤد في المناسك (الحج)، باب الصلاة بجمع (الحديث 1926) . تحفة الاشراف (6914) .

607-اخرجه البخاري في الحج، باب متى يصلي الفجر بجمع (الحديث 1682) بنحوه . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب زيادة التغليس بصلاة الصبح يوم النحر بالمزدلفة، و المبالغة فيه بعد تحقق طلوع الفجر (الحديث 292) بنحوه . و ابوداؤد في المناسك (الحج)، باب الصلاة بجمع (الحديث 1934) بنحوه . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الجمع بين الظهر و العصر بعرفة (الحديث 3010) مختصراً . و الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة (3027) مختصراً . و الوقت الذي يصلي فيه الصبح بالمزدلفة (الحديث 3038) . تحفة الاشراف (9384) .

قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ اِلَّا بِجَمْعٍ وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا، صرف مزدلفہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں اور اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز اس کے (عام معمول کے) وقت سے پہلے ادا کی۔

50 - باب كَيْفَ الْجَمْعُ .

باب: دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا طریقہ

608 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا اَتَى الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ اَهْرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ اِدَاوَةٍ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا خَفِيْفًا . فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ . فَقَالَ "الصَّلَاةُ اَمَامَكَ ." فَلَمَّا اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَزَعُوْا رِحَالَهُمْ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ سے روانہ ہونے کے وقت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا، (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کے پاس آئے، تو آپ سواری سے اترے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا (یہاں راوی نے پانی بہانے کے الفاظ استعمال نہیں کیے ہیں)۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہ میں نے برتن میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی بہایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر سا وضو کیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: نماز! (آپ یہیں ادا کریں گے؟) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہو گی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ تشریف لائے، تو وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز ادا کی پھر لوگوں نے اپنے پالان (سواریوں سے اتار لیے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی۔

51 - باب فَضْلِ الصَّلَاةِ لِمَوَاقِيْتِهَا .

باب: نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرنے کی فضیلت

609 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ الْعَيْزَارِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

608-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (97) .

609-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب فضل الصلاة لوقتها (الحديث 527)، و في الجهاد والسير، باب فضل الجهاد والسير (الحديث 2782)، و في الادب، باب البر و الصلة (الحديث 5970)، و في التوحيد، باب و سمى النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة عملًا (الحديث 7534) . واخرجه مسلم في الايمان، باب بيان كون الايمان بالله تعالىٰ افضل الاعمال (الحديث 137و 138 و139 و140) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الوقت الاول من الفضل (الحديث 173) . و اخرجه النسائي في المواقيت ، فضل الصلاة لمواقيتها (الحديث 610) . تحفة الاشراف (9232) .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى قَالَ "الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ".

☆☆ شیخ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں' اس گھر کے مالک (انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی) نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے' وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا' والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا''۔

610 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِىُّ سَمِعَهُ مِنْ اَبِىْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ "اِقَامُ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا''۔

611 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ وَّعَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ فِىْ مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلُوْا يَنْتَظِرُوْنَهُ فَقَالَ اِنِّىْ كُنْتُ اُوْتِرُ . قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ الْاَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْاِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى . وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى .

☆☆ ابراہیم بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں موجود تھے' نماز کے لیے اقامت کہی گئی' لوگ ان کا انتظار کرنے لگے (جب وہ آئے' تو انہوں نے وضاحت) میں وتر ادا کر رہا تھا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ سے سوال کیا گیا' کہ کیا اذان کے بعد وتر ادا کیے جا سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

(انہوں نے مزید وضاحت کی:) اقامت کے بعد بھی ادا کیے جا سکتے ہیں' پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے سے پہلے سو گئے تھے' یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج نکلنے کے بعد نماز ادا کی تھی۔

روایت کے یہ الفاظ یحییٰ نامی راوی کے ہیں

610-تقدم في المواقيت، فضل الصلاة لمواقيتها (الحديث 609) .

611-انفرد به النسائي، و سياتي في قيام الليل و تطوع النهار، الوتر بعد الاذان (الحديث 1684) . تحفة الاشراف (9481) .

52 - باب فِيْمَنْ نَسِىَ صَلَاةً .

باب: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے' اُسے کیا کرنا چاہیے؟

612 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ نَسِىَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص نماز بھول جائے وہ اسے اُسی وقت ادا کرے جب اسے وہ یاد آ جائے''۔

شرح

جب کوئی شخص کسی نماز کو اس کے مخصوص شرعی وقت میں کسی شرعی عذر کی وجہ سے ادا نہیں کر پاتا تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ شرعی عذر میں دشمن کا خوف، دائی کے لئے بچے کی موت کا خوف یا بچے کی ماں کا خوف وغیرہ جیسی صورت حال شامل ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے موقع پر نمازوں کو تاخیر سے ادا کیا تھا۔ اس کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں ہے۔

جب کوئی شخص کسی نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا نہ کر پائے تو اس پر اس کی قضا کرنا لازم ہوگا اور کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرتا ہے' تو وہ گناہ گار ہوگا۔ اس پر قضاء پڑھنا بھی لازم ہوگا۔

اس لئے جو شخص نیند کی وجہ سے یا بھولنے کی وجہ سے نماز ادا نہ کر سکا ہو اس کی نماز قضا ہو گئی ہے اور اس پر اس کی قضا ادا کرنا لازم ہوگا۔

فوت شدہ نمازوں کو قضاء کرنا

قضا کا لازم ہونا

مسئلہ: ہر وہ نماز جو اپنے وقت میں واجب ہو جانے کے بعد اُس وقت میں ادا نہ کی جا سکے' اُس کی قضاء لازم ہوگی خواہ آدمی نے جان بوجھ کر اُسے چھوڑا ہو یا بھول کر چھوڑ دیا ہو' خواہ اس کی وجہ سویا رہنا ہو یا کوئی اور ہو' خواہ فوت شدہ نمازوں کی تعداد زیادہ ہو یا ان کی تعداد کم ہو' البتہ مجنون شخص پر اُس کی جنون کی حالت کے دوران قضاء ہونے والی نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی کیونکہ اس صورت میں اُس کی عقل رخصت ہو چکی تھی' اسی طرح مرتد شخص کے مرتد رہنے کے زمانے کے دوران فوت ہو جانے والی نمازوں کی قضاء اُس پر لازم نہیں ہوگی' اسی طرح جو مسلمان دار الحرب میں اسلام قبول کرتا ہے اور ایک مدت تک وہ

612-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب قضاء الصلاة الفائتة و استحباب تعجيل قضائها (الحديث 314) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الرجل ينسى الصلاة (الحديث 178) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب من نام عن الصلاة او نسيها (الحديث 696) . تحفة الاشراف (1430) .

نہیں پتہ چلتا کہ اُس پر نماز فرض ہو چکی ہے (تو جب تک) اُسے علم نہیں ہوا' اُس
اسلام کی تعلیمات سے آگاہ نہیں ہوتا اور اُسے یہ نہیں پتہ چلتا کہ اُس پر نماز فرض ہو چکی ہے ... اُس سے پہلے کی نمازوں کی قضاء اُس پر لازم نہیں ہوگی' اسی طرح بے ہوش شخص پر فوت شدہ نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی' جو بیمار اشارے کے ذریعے نماز ادا نہیں کر سکتا' اس بیماری کے دوران اُس کی جو نمازیں رہ جاتی ہیں اُن کی قضاء لازم نہیں ہوگی' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کی اُس کی یہ حالت ایک دن اور ایک رات سے زیادہ ہونی چاہیے۔

قضاء میں ترتیب کا حکم

مسئلہ: اس بارے میں حکم یہ ہے کہ فوت شدہ نماز کو اُسی طریقے سے ادا کیا جائے گا جس صورت میں وہ فوت ہوئی تھی' البتہ عذر اور ضرورت کا حکم مختلف ہے' اس لیے مسافر سفر کے دوران' حضر میں قضاء ہونے والی نمازوں کی پوری چار رکعات پڑھے گا اور مقیم اقامت کے دوران' سفر کے دوران فوت ہونے والی نمازوں کی دو رکعات ادا کرے گا۔

مسئلہ: فرض نماز کی قضاء فرض ہے' واجب کی واجب ہے اور سنت کی سنت ہے۔

مسئلہ: قضاء نماز کے لیے کوئی متعین وقت نہیں ہے' بلکہ تمام اوقات میں انہیں ادا کیا جا سکتا ہے' البتہ تین اوقات میں ادا نہیں کیا جا سکتا۔ سورج نکلنے کے وقت' زوال کے وقت اور سورج غروب ہونے کے وقت کیونکہ ان اوقات میں کوئی بھی نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: ایک شخص نے نماز ادا کی' پھر وہ مرتد ہو گیا' پھر اُس نے اُسی نماز کے وقت کے دوران دوبارہ اسلام قبول کر لیا تو وہ اُس نماز کو دوبارہ ادا کرے گا۔ (کافی)

مسئلہ: بچہ عشاء کی نماز پڑھ کر سویا' پھر اُسے احتلام ہو گیا اور صبح صادق ہونے سے پہلے اُسے اس بارے میں پتہ چل گیا تو اب وہ عشاء کی نماز کی قضاء کرے گا' اس کے برعکس اگر بچی صبح صادق ہونے سے پہلے حیض کے ذریعے بالغ ہو جاتی ہے' تو اب اُس پر عشاء کی قضاء لازم نہیں ہوگی' اس کی وجہ یہ ہے کہ حیض جب وجوب پر طاری ہوتا ہے' تو وجوب کو ساقط کر دیتا ہے' تو جب وہ وجوب کے ساتھ ملا ہوا ہو' تو پھر تو اُسے بدرجہ اولیٰ روک دینا چاہیے' لیکن اگر وہ بچی سال کے اعتبار سے بالغ ہوتی ہے' تو اب اُس پر عشاء کی نماز لازم ہوگی۔

مسئلہ: لیکن احتلام کی وجہ سے بالغ ہونے والے لڑکے کو اگر صبح صادق سے پہلے احتلام کا پتہ نہیں چلتا تو ایک قول کے مطابق وہ پھر بھی عشاء کی قضاء کرے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: یہی قول مختار ہے۔ (قاضی خان)

باجماعت قضاء میں جہر کا حکم

مسئلہ: اگر قضاء شدہ نماز کو باجماعت ادا کیا جاتا ہے اور قضاء ہونے والی نماز جہری تھی تو امام کو چاہیے کہ وہ بلند آواز میں قرأت کرے' لیکن جب کوئی شخص تنہا قضاء نماز ادا کرتا ہے' تو اب اُسے اختیار ہے' اگر وہ چاہے' تو بلند آواز میں قرأت کرے اور اگر چاہے' تو پست آواز میں قرأت کرے' تاہم بلند آواز میں قرأت کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جیسا کہ وہ نماز اگر اُس کے

مخصوص وقت میں ادا کی جاتی تو جہری نماز میں بلند آواز میں قرأت زیادہ فضیلت رکھتی' لیکن جن نمازوں میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے' وہ لازمی طور پر پست آواز میں قرأت کرے گا۔ امام کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: فوت شدہ نماز اور وقتی نماز کے درمیان ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ (کافی)

مسئلہ: یہاں تک کہ فوت شدہ نماز کو قضاء کرنے سے پہلے اُس وقت کی نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: فرض اور وتر کے درمیان بھی یہی حکم ہوگا۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص فجر کی نماز ادا کر لیتا ہے' اُسے یہ بات یاد ہے کہ اُس نے وتر ادا نہیں کیے ہیں' تو اُس کی فجر کی نماز امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر نوافل ادا کرنے کے دوران اُسے فوت شدہ نماز یاد آ جاتی ہے' تو اُس کے نوافل فاسد نہیں ہوں گے' کیونکہ فرائض میں ترتیب کا خیال رکھنا قیاس کے خلاف حکم کے طور پر واجب ہے' اس لیے کوئی دوسری صورت اس کے ساتھ لاحق نہیں ہوگی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: بھولنے کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہو جاتا ہے اور اُس صورت میں بھی ساقط ہو جاتا ہے' جس میں بھولنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی فوت شدہ نماز کو بھول جاتا ہے اور اُس وقت کی نماز ادا کر لیتا ہے' پھر اُسے فوت شدہ نماز یاد آ جاتی ہے' تو اُس وقت کی نماز ادا شمار ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر جمعہ کی نماز ادا کرنے والے شخص کو یہ بات یاد آتی ہے کہ اُس کے ذمے تو فجر کی نماز بھی باقی ہے' تو اگر صورتِ حال ایسی ہو کہ اگر وہ جمعے کی نماز کو چھوڑ کر فجر کی نماز ادا کرنے میں مشغول ہوتا ہے' تو جمعے کی نماز فوت ہو جائے گی' لیکن جمعے کا وقت باقی رہے گا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ جمعے کو درمیان میں چھوڑ دے گا اور فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد پھر ظہر کی نماز ادا کرے گا۔

مسئلہ: جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ جمعے کی نماز کو مکمل کرے گا اور اگر صورتِ حال ایسی ہو کہ اگر وہ فجر کی قضاء ادا کر لے تو بعد میں امام کے ساتھ جمعہ بھی پڑھ سکتا ہے' تو پھر اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ پہلے فجر کی نماز ادا کرے گا اور اگر صورتِ حال ایسی ہو کہ اگر وہ جمعہ درمیان میں چھوڑ کر فجر کی پڑھنی شروع کر دیتا ہے' تو وقت بھی نکل جائے گا تو اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ پھر وہ جمعے کی نماز ادا کر لے گا' اُس کے بعد فجر کی نماز ادا کرے گا۔ (سراج الوہاج)

وقت کی تنگی کا حکم

مسئلہ: وقت کی تنگی کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: وقت کے تنگ ہونے کی وضاحت یہ ہے کہ اتنا وقت باقی رہ گیا ہو' جس میں اُس وقت کی نماز اور فوت شدہ نماز دونوں کو ایک ساتھ ادا نہ کیا جا سکے۔ (تبیین)

مسئلہ: ان نمازوں کو ادا کرتے ہوئے ترتیب کا خیال رکھا جائے گا' اگرچہ وقتی نماز کو افضل طریقے سے ادا نہ کیا جاسکے' جیسے وقت اتنا تنگ ہے کہ اُس میں وقتی نماز کو صرف مختصر طور پر تھوڑی قرأت کر کے ادا کیا جاسکتا ہے' تو ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہو گا اور کم از کم جس طریقے سے نماز ادا ہو جاتی ہے' اُس کے مطابق نماز کو ادا کر لیا جائے گا۔ (تمرتاشی)

مسئلہ: وقت کی تنگی کا اعتبار نماز شروع کرنے کے وقت ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر قضاء شدہ نمازیں ایک سے زیادہ ہوں اور موجودہ نماز کے وقت میں صرف اتنی گنجائش ہو کہ اُس وقت کے فرض کے ساتھ قضاء شدہ نمازوں میں سے کوئی ایک پڑھی جاسکتی ہے' ساری نہیں پڑھی جاسکتیں تو جب تک اُس ایک نماز کو نہیں پڑھے گا' اُس وقت تک اُس وقت کی نماز جائز نہیں ہوگی' لہٰذا اگر فجر کے وقت اُسے یاد آتا ہے کہ عشاء اور وتر کی نماز رہ گئی تھی اور اُس وقت صرف پانچ رکعات ادا کرنے کی گنجائش ہو' تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق وہ شخص پہلے وتر کی قضاء پڑھے گا اور پھر فجر کی نماز پڑھ لے گا' اُس کے بعد سورج طلوع ہونے کے بعد عشاء کی قضاء کرے گا۔ اسی طرح اگر عصر کے وقت یہ یاد آیا کہ اُس نے فجر اور ظہر کی نماز نہیں پڑھی تھی اور اُس وقت صرف آٹھ رکعات ادا کرنے کی گنجائش ہو' تو اُسے چاہیے کہ پہلے ظہر کی قضاء کرے' پھر عصر کی نماز پڑھ لے' اور اگر اُس وقت چھ رکعات سے زیادہ کی گنجائش نہ ہو' تو اُسے چاہیے کہ پہلے فجر کی نماز ادا کر لے اور پھر اُس کے بعد عصر کی نماز پڑھ لے' ظہر کی نماز کو بعد میں قضاء کرے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: عصر کی نماز کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آخری وقت کا اعتبار ہوگا۔

(تبیین)

مسئلہ: اگر عصر کا صرف اتنا مستحب وقت باقی ہو جس میں ظہر ادا کرنے کی گنجائش نہ ہو' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ ترتیب کا حکم ساقط ہو جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: وقت کے تنگ ہونے کی وجہ سے جب ترتیب ساقط ہو جائے تو وقت گزر جانے کے بعد صحیح قول کے مطابق ترتیب کا حکم دوبارہ واپس نہیں آتا' یہی وجہ ہے کہ اگر وقت کی نماز پڑھنے کے دوران وقت گزر گیا تو صحیح قول کے مطابق وہ نماز فاسد نہیں ہوگی اور صحیح قول کے مطابق وہ نماز ادا شمار ہوگی' قضاء شمار نہیں ہوگی۔ (زاہدی)

مسئلہ: قضاء نماز کو بھول جانے کی صورت میں جب تک آدمی اُسے بھولا رہتا ہے' اُس وقت تک ترتیب کا حکم ظاہر نہیں ہوتا اور جب قضاء نماز یاد آ جاتی ہے' تو ترتیب بھی لازم ہو جاتی ہے۔ (تاتارخانیہ)

تعداد میں اضافے کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہونا

مسئلہ: جب قضاء نمازوں کی تعداد زیادہ ہو جائے تو ترتیب کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: زیادہ ہونے کی حد یہ ہے کہ انسان کی چھ نمازیں قضاء ہو چکی ہوں اور چھٹی نماز کا وقت بھی ختم ہو جائے جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے کہ چھٹی نماز کا وقت جیسے ہی شروع ہوگا تو ترتیب کا حکم ساقط ہو جائے گا' تاہم پہلا قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس بارے میں اس بات کا اعتبار ہوگا کہ مسلسل چھ نمازیں قضاء ہو جاتی ہیں' اگرچہ بعد میں وہ نمازیں اپنے اوقات میں ادا کر رہا ہے۔ بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ چھ متفرق نمازیں بھی جمع ہو جائیں تو بھی ترتیب کا حکم باقی رہے گا' اس اختلاف کا فائدہ اس صورت میں ظاہر ہوگا جب کوئی شخص تین نمازیں چھوڑ دیتا ہے' مثال کے طور پر ایک دن کی ظہر کی' ایک دن کی عصر کی اور ایک دن کی مغرب کی نماز نہیں پڑھتا اور یہ پتہ نہیں ہے کہ اُن میں سے کون سی نماز پہلے ہے' تو پہلے قول کے مطابق ترتیب ساقط ہو جائے گی کیونکہ قضاء نمازوں کے درمیان میں بہت سا وقت ہے جبکہ دوسرے قول کے مطابق ترتیب ساقط نہیں ہوگی' کیونکہ اس قول کے مطابق چھ نمازیں اکٹھی ہونی چاہئیں' صرف اسی بات کا اعتبار کیا جائے گا تاہم پہلا قول صحیح ہے۔

(تبیین)

مسئلہ: کئی نمازیں ہو جانے کی وجہ سے جس طرح ادا میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے' اسی طرح قضاء میں بھی ترتیب ساقط ہو جائے گی' اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک مہینے کی نمازیں نہیں پڑھیں اور وہ قضاء کرتے ہوئے پہلے صرف فجر کی تیس نمازیں پڑھ لیتا ہے' پھر ظہر کی نماز تیس مرتبہ پڑھتا ہے' تو یہ صحیح ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: جب کسی شخص کی کئی نمازیں قضاء ہو چکی تھیں' پھر وہ اُنہیں ادا کرتا رہا یہاں تک کہ چھ سے کم نمازیں باقی رہ گئیں' تو صحیح قول کے مطابق ترتیب کا حکم واپس نہیں آتا۔ (خلاصہ)

فوت شدہ نمازوں کی دو اقسام

مسئلہ: فوت شدہ نمازوں کی دو قسمیں ہیں: قدیم اور جدید (یعنی پرانی اور نئی)۔

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ نئی قضاء شدہ نمازوں میں ترتیب کا حکم ساقط ہو جائے گا' البتہ پرانی نمازوں میں مشائخ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص ایک مہینے کی نمازیں چھوڑ دیتا ہے' پھر وہ باقاعدگی سے نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہے' لیکن اُن نمازوں کی قضاء ادا نہیں کرتا' پھر اُس کی ایک نماز رہ جاتی ہے' تو اب اُسے نئی قضاء ہونے والی نماز یاد ہے' اس کے باوجود اگر وہ پرانی قضاء نماز پڑھ لیتا ہے' تو بعض فقہاء کے نزدیک یہ نماز جائز ہی نہیں ہوگی جبکہ بعض فقہاء کے نزدیک جائز ہوگی اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو قضاء نماز یاد آ جاتی ہے اور وہ قضاء ادا کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے لیکن اس کے باوجود ادا نہیں کرتا تو ایسا کرنا مکروہ ہے' کیونکہ جس وقت قضاء نماز یاد آتی ہے' اُسی وقت اُسے ادا کرنے کا حکم ہے' اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی بھی نماز کو اُس کے وقت سے مؤخر کرنا حرام ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کسی شخص کی کوئی نماز قضاء نہیں ہوئی اور وہ احتیاط کے طور پر قضاء نمازیں بھی ساتھ ادا کرتا رہتا ہے' تو اگر تو وہ اس نیت سے ادا کرتا ہے کہ سابقہ نمازوں میں جو کمی رہ گئی تھی یا جو کراہت رہ گئی تھی' اُس کی وجہ سے یہ بہتر ہو جائے تو ٹھیک ہے' لیکن اگر وہ اس طرح نہیں کرتا تو پھر اُسے قضاء نہیں کرنی چاہیے اور ان نمازوں کو فجر یا عصر کے بعد ادا نہیں کرنا چاہیے۔ (مضمرات)

مسئلہ: قضاء نماز کی تمام رکعات میں سورۂ فاتحہ' ایک سورت کے ساتھ پڑھے گا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: جو شخص نمازوں کی قضاء ادا کرتا ہے وہ وتر کی بھی قضاء ادا کرے گا۔

مسئلہ: قضاء نماز پڑھنا نفل ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے تاہم مشہور سنتیں، چاشت کی نماز، صلوٰۃ التسبیح اور وہ نمازیں جن کا تذکرہ احادیث میں ہے، انہیں نفل کی نیت سے پڑھا جائے گا اس کے علاوہ تمام نمازوں کو قضاء کی نیت سے پڑھا جائے گا۔ (مضمرات)

مسئلہ: قضاء نماز مسجد میں ادا نہیں کرنی چاہیے بلکہ اُسے اپنے گھر میں پڑھنا چاہیے۔ (الوجیز از کردری)

دوسرے کے حصے کی قضاء نمازیں پڑھنے کا حکم؟

مسئلہ: اگر باپ اپنے بیٹے کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم میری طرف سے نمازوں اور روزوں کی قضاء کر لو تو ہمارے نزدیک یہ جائز نہیں ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اُس کے ذمے قضاء نمازیں ہوں اور وہ اپنی نمازوں کا کفارہ ادا کرنے کی وصیت کر دے تو اُس کے ایک تہائی مال میں سے ہر نماز کے عوض میں اناج کا نصف صاع اور ہر وتر کے عوض میں بھی نصف صاع دیا جائے گا اسی طرح ہر روزے کے عوض میں نصف صاع دیا جائے گا اگر اُس نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تو اُس کے ورثاء نصف صاع گیہوں کا کسی مسکین کو دیں گے پھر وہ مسکین اُس کے ورثاء کو دیدے گا پھر وہ مسکین کو دیں گے اور اسی طرح (حیلے کے طور پر) اپنا کفارہ پورا کر لیں گے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر ورثاء کو وصیت نہیں کی گئی تھی لیکن کسی وارث نے اپنی طرف سے میت کے ساتھ بھلائی کرنا چاہی تو ایسا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: جو شخص جان بوجھ کر نماز ادا نہ کرتا ہو اُس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ (کافی)

•••———•••———•••

53 - باب فِيمَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ .

باب: جو شخص نماز کے وقت سوتا رہ جائے (اُسے کیا کرنا چاہیے؟)

613 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ الْاَحْوَلُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ الصَّلَاةِ اَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا قَالَ "كَفَّارَتُهَا اَنْ يُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو نماز کے وقت سویا رہ جاتا ہے یا نماز سے غافل رہتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اس کا کفارہ یہی ہے کہ جیسے ہی اُسے وہ یاد آئے اسے ادا کر لے"۔

613-اخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب من نام عن الصلاة او نسيها (الحديث 695) . تحفة الاشراف (1151) .

614 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ "اِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلَاةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا".

☆☆ عبداللہ بن رباح نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ صحابہ کرام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ (بعض اوقات) وہ لوگ نماز کے وقت سوئے رہ جاتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"نیند میں کوتاہی نہیں ہوتی، کوتاہی بیداری کے عالم میں ہوتی ہے جب کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا نماز کے وقت سویا رہ جائے تو جیسے ہی اُسے نماز یاد آئے وہ اُسے ادا کر لے"۔

615 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِيمَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى حِيْنَ يَنْتَبِهُ لَهَا".

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"نیند کے دوران کوتاہی نہیں ہوتی، کوتاہی اس شخص کی ہوتی ہے جو نماز ادا نہیں کرتا، یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت آ جاتا ہے حالانکہ وہ بیدار ہوتا ہے"۔

54 - باب اِعَادَةِ مَا نَامَ عَنْهُ مِنَ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ .

باب: جو شخص نماز کے وقت سویا رہ جائے اس کا اگلے دن اسی نماز کے وقت میں اس نماز کو ادا کرنا

616 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَلْيُصَلِّهَا اَحَدُكُمْ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا".

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نماز کے وقت سوئے رہ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"آدمی کو چاہیے کہ ایسی صورتِ حال میں وہ اگلے دن اسی نماز کے مخصوص وقت میں اُسے ادا کرے"۔

617 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ

614-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في من نام عن الصلاة او نسيها (الحديث 441) مختصراً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في النوم عن الصلاة (الحديث 177) . و اخرجه النسائي في المواقيت فيمن نام عن صلاة (الحديث 615) . تحفة الاشراف (16085) .

615-تقدم في المواقيت، فيمن نام عن صلاة (الحديث 614) .

616-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (12093) .

617-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13243) .

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا نَسِيتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ إِذَا ذَكَرْتَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) ." قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا بِهِ يَعْلٰى مُخْتَصَرًا .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب تم نماز کو بھول جاؤ تو جیسے ہی تمہیں یاد آئے' تو تم قضاء کر لو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے ذکر کے لیے تم نماز کو قائم کرو''۔

عبدالاعلیٰ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' کہ یعلیٰ نامی راوی نے بعض اوقات اس روایت کو مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

618 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي) ."

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص کوئی نماز بھول جائے' تو جیسے ہی اسے وہ نماز یاد آئے وہ اسے ادا کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو''۔

619 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَقُولُ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرَى) ." قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ هٰكَذَا قَرَاَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ .

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص کوئی نماز بھول جائے' تو جیسے ہی اسے وہ یاد آئے' وہ اس نماز کو ادا کر لے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو''۔

راوی کہتے ہیں: (میں نے اپنے استاد زہری سے دریافت کیا:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسی طرح تلاوت کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

55 - باب كَيْفَ يُقْضَى الْفَائِتُ مِنَ الصَّلَاةِ .

باب: فوت شدہ نمازوں کو کیسے ادا کیا جائے؟

620 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَبِيهِ

618-انفرد به النسائي، وسياتي في المواقيت، اعادة ما نام عنه من الصلاة لوقتها من الغد (الحديث 619) . تحفة الاشراف (13373) .

619-تقدم في المواقيت، اعادة ما نام عنه من الصلاة لوقتها من الغد (الحديث 618) .

620-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11201) .

قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَسْرَيْنَا لَيْلَةً فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِالشَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَيْنَا فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَاَذَّنَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ :

★★ برید بن ابومریم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے' ہم رات کے وقت بھی سفر کرتے رہے' جب صبح قریب ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کر لیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے' لوگ بھی سو گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورج کی وجہ سے بیدار ہوئے جو ہم پر طلوع ہو چکا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم دیا' اس نے اذان دی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر سے پہلے کی دو رکعات (یعنی دو سنتیں) ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مؤذن نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا: قیامت قائم ہونے تک کیا کچھ ہوگا۔

621 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُبِسْنَا عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ "مَا عَلَى الْاَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ ."

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ہم ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نماز ادا نہیں کر سکے' مجھے اس سے بہت تکلیف ہوئی' میں نے دل میں سوچا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کی راہ میں (جہاد کر رہے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا:

''اس وقت روئے زمین پر تمہارے علاوہ اور کوئی گروہ اللہ کا ذکر کرنے والا نہیں ہے''۔

622 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ عَنْ اَبِي

621-اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الرجل تفوته الصلوات بايهن يبدا (الحديث 179) مختصراً واخرجه النسائي في الاذان، الاجتزاء لذلك كله باذان واحد، و الاقامة لكل واحدة منهما (الحديث 661) مختصراً . و الاكتفاء بالاقامة لكل صلاة (الحديث 662)، تحفة الاشراف (9633) .

هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لِيَاْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَاْسِ رَاحِلَتِهِ فَاِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطٰنُ". قَالَ فَفَعَلْنَا فَدَعَا بِالْمَآءِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (سفر کے دوران) رات کے وقت پڑاؤ کیا' ہم بیدار نہیں ہوئے' یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ہر شخص اپنی سواری کی لگام کو پکڑے (چل پڑے) کیونکہ یہ ایک ایسا پڑاؤ ہے' جس میں شیطان ہمارے پاس آ گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ایسا ہی کیا۔ پھر (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آگے جا کر) پانی منگوایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات نماز ادا کی' پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز ادا کی"۔

623 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَفَرٍ لَهُ "مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا نَرْقُدُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ". قَالَ بِلَالٌ اَنَا. فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضُرِبَ عَلٰى اٰذَانِهِمْ حَتّٰى اَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوْا فَقَالَ "تَوَضَّئُوْا". ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوُا الْفَجْرَ.

★★ نافع بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران ارشاد فرمایا:

"آج رات کون ہماری نگرانی کرے گا؟ ایسا نہ ہو کہ ہم فجر کی نماز کے وقت سوئے رہ جائیں' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں کروں گا! وہ سورج کے طلوع ہونے کی سمت رخ کر کے بیٹھ گئے۔ پھر سب لوگ سوئے رہ گئے' یہاں تک کہ سورج کی تپش نے انہیں بیدار کیا' پھر وہ لوگ اُٹھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ وضو کرو۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی دو سنتیں ادا کیں۔ صحابہ کرام نے بھی فجر کی دو سنتیں ادا کیں (پھر سب لوگوں نے فجر کی نماز) ادا کی۔

624 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَدْلَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَّسَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى وَهِيَ صَلَاةُ الْوُسْطٰى.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سفر کرتے رہے' یہاں

622-اخرجه مسلم في المساجد مواضع الصلاة، باب قضاء الصلاة الفائتة و استحباب تعجيل قضائها (الحديث 310) . تحفة الاشراف (13444) .

623-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3201) .

624-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5388) .

تک کہ رات کے آخری حصے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا' (سب لوگ سو گئے) اور اس وقت بیدار ہوئے جب سورج نکل چکا تھا' یا اس کا کچھ حصہ نکل چکا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا نہیں کی' یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:) یہی درمیانی نماز ہے' (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔

7- كِتَابُ الْأَذَانِ

اذان (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "اذان (کے بارے میں روایات)" میں 42 تراجم ابواب اور 61 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 40 ہوگی۔

1- باب بَدْءِ الْأَذَانِ .

باب: اذان کا آغاز (کیسے ہوا)

625- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى . وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ . فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' کہ مسلمان جب مدینہ منورہ آئے' تو وہ لوگ اکٹھے ہو جایا کرتے تھے' وہ لوگ نماز کے وقت کا اندازہ لگایا کرتے تھے' لیکن کوئی اعلان کر کے انہیں نہیں بلاتا تھا۔ ایک دن وہ اس بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ تو ان میں سے کسی نے مشورہ دیا' کہ تم لوگ عیسائیوں کے ناقوس کی طرح "ناقوس" بجانا شروع کر دو' بعض نے کہا بلکہ یہودیوں کے قرن کی طرح "قرن" بجانا شروع کر دو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم لوگ ایک شخص کو کیوں نہیں مقرر کرتے جو نماز کے لیے اعلان کر دیا کرے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے بلال! تم اُٹھو اور نماز کے لیے اعلان کرو (یعنی اذان دو)"۔

شرح

لفظ اذان کا لغوی معنی "اطلاع دینا" ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کے لئے یہ اطلاع ہے۔" (التوبہ: آیت 3)

625- اخرجه البخاري في الاذان، باب بدء الاذان (الحديث 604) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب بدء الاذان (الحديث 1) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في بدء الاذان (الحديث 190) . تحفة الاشراف (7775) .

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"لوگوں میں حج کا اعلان کر دو۔" (الحج: آیت 27)

یعنی لوگوں کو اس کے بارے میں بتا دو۔

شرعی طور پر اذان سے مراد مخصوص الفاظ کا استعمال کرنا ہے تاکہ اس کے ذریعے فرض نماز کے وقت کا پتہ چل سکے یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مخصوص الفاظ کے ذریعے نماز کے وقت کے بارے میں اطلاع دینا ہے۔

قرآن وسنت اور اجماع کے ذریعے اذان کی مشروعیت ثابت ہو جاتی ہے۔ اس میں بہت زیادہ فضیلت اور بہت زیادہ اجر وثواب پایا جاتا ہے۔

قرآن میں اس کا تذکرہ سورہ المائدہ میں ہے۔

"اور جب تم نماز کے لئے پکارو۔" (المائدہ: آیت 58)

سنت میں بہت سی احادیث منقول ہیں۔ جیسا کہ صحیحین میں یہ حدیث منقول ہے جسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

"جب نماز کا وقت ہو جائے تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جو شخص تم میں سب سے بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔"

جیسا کہ اذان کے آغاز کے بارے میں امام نسائی نے بھی یہاں یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مشورہ دیا تھا کہ نماز کے وقت اعلان کر دینا چاہئے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے خواب میں اذان دینے کا طریقہ دیکھا تھا تاہم اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ صرف خواب کی بنیاد پر اذان دینے کا حکم لازم ہو گیا بلکہ وحی کا نزول بھی اس کی موافقت میں ہوا تھا۔

خواب میں اذان دینے کا طریقہ پہلے سن ہجری میں دیکھا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تائید کر دی تھی۔

اس کے بعد مسلمانوں میں اس کا رواج ہو گیا۔

اذان کی فضیلت بہت سی احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"اذان دینے والے شخص کی آواز جو کوئی جن یا انسان یا جو بھی چیز سنتی ہے وہ قیامت کے دن اس شخص کے حق میں گواہی دے گی۔"

اسی طرح ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

"قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی (یعنی وہ بلند قامت ہوں گے یعنی انہیں بلند مرتبہ حاصل ہوگا)۔"

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اقامت کے ہمراہ اذان دینا اور حنابلہ کے نزدیک صرف اذان دینا' امامت کرنے سے زیادہ

فضیلت رکھتا ہے۔

جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں۔ اقامت کہنا اور امامت کرنا' اذان دینے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے خلفاء باقاعدگی کے ساتھ امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ انہوں نے اذان دینے کا فریضہ سرانجام نہیں دیا۔

جمہور کے نزدیک اذان دینا اور اقامت کہنا سنت مؤکدہ ہے اور یہ حکم مردوں کے لئے ہے اور ہر اس مسجد کے لئے ہے جہاں جماعت کے ساتھ پانچوں نمازیں ادا کی جاتی ہیں اور یہ اذان اور اقامت پانچوں نمازوں کے لئے بھی دی جائے گی اور جمعے کی نماز کے لئے بھی دی جائے گی۔

ان کے علاوہ اور کسی نماز کے لئے اذان نہیں دی جا سکتی۔ جیسے نماز عید، نماز کسوف، نماز تراویح اور نماز جنازہ کے لئے اذان نہیں دی جائے گی۔

ان نمازوں کی ادائیگی کے وقت یہ اعلان دیا جائے گا ''باجماعت نماز ہونے لگی ہے'' کیونکہ بخاری اور مسلم کی احادیث سے یہی بات ثابت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز ادا کی تھی اس وقت یہ اعلان کیا گیا تھا۔

اذان کا اور اقامت کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ فرض نماز کا وقت شروع ہونے کے بارے میں اطلاع دی جائے۔

اس لئے نفل نماز کے لئے یا نذر والی نماز کے لئے اذان دینا سنت نہیں ہے۔

شوافع اور مالکیہ اس بات کے قائل ہیں خواتین کے لئے اذان دینے کا حکم نہیں ہے۔ تاہم اگر وہ باجماعت نماز ادا کرتی ہیں تو ان کے لئے اقامت کہنا مستحب ہے۔

اس ممنوعیت کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی خاتون اذان دینے کے لئے اپنی آواز بلند کرے گی تو اس کے نتیجے میں فتنہ پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: اذان دینے کی طرح اقامت کہنا بھی خواتین کے لئے مکروہ ہے' جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ان حضرات نے خواتین کے لئے اقامت کہنے کو بھی مکروہ قرار دیا ہے۔

اس کی دوسری وجہ یہ ہے: خواتین کی حالت اس بات کی لائق ہے کہ اسے پردے میں رکھا جائے اور ان کا آواز بلند کرنا حرام ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک معتمد قول یہ ہے کہ منفرد شخص کے لئے بھی اذان دینا اور اقامت کہنا مستحب ہے' خواہ وہ ادا نماز ادا کر رہا ہو۔ یا قضاء نماز ادا کر رہا ہو۔ خواہ اس نے اپنے محلے کی مسجد میں اذان کی آواز سنی ہو یا نہ سنی ہو۔

تاہم اذان دیتے وقت آواز اس وقت بلند کی جائے گی جب وہ مسجد میں دی جائے۔ جہاں جماعت کے ساتھ نماز ہوتی ہے۔

قضا نماز کے لئے اذان دینا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قدیم مذہب ہے اور یہی اظہر ہے جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے واضح کیا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: قضا نماز ادا کرنے والا شخص فوت شدہ نماز کے لئے اذان بھی دے گا اور اقامت بھی کہے گا کیونکہ وہ اس وقت کی نماز کی مانند ہے۔

اگر کسی شخص کی کئی نمازیں فوت ہو چکی ہوں تو وہ پہلی نماز کے لئے اذان دے گا اور اقامت کہے گا۔ اس کے بعد والی نمازوں کے بارے میں اسے اختیار ہوگا اگر وہ چاہے' تو ان میں سے ہر ایک کے لئے اذان بھی دے اور اقامت بھی کہے اور یہی بہتر ہے۔

اذان سے متعلق احکام

اذان کا طریقہ اور مؤذن کے احوال

اذان سنت مؤکدہ ہے

مسئلہ: فرض نمازیں باجماعت ادا کرنے کے لیے اذان دینا سنت ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ایک قول کے مطابق یہ واجب ہے' تاہم صحیح قول یہ ہے کہ یہ سنت مؤکدہ ہے۔ (کافی)

مسئلہ: عام مشائخ نے اسی قول پر فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اقامت کا حکم بھی اذان کی مانند ہے' یہ فرض نمازوں کے لیے سنت ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: پانچ فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے علاوہ کسی بھی نماز جیسے سنت' وتر' نفل' تراویح' عیدین کے لیے نہ تو اذان دی جائے گی اور نہ ہی اقامت کہی جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: جس نماز کی نذر مانی ہو' نماز جنازہ' نماز استسقاء' چاشت کی نماز اور نماز حاجت کے لیے بھی اذان نہیں دی جائے گی اور اقامت بھی نہیں کہی جائے گی۔ (تبیین)

مسئلہ: نماز کسوف اور نماز خسوف کا بھی یہی حکم ہے۔ (عینی شرح کنز)

خواتین اذان نہیں دے سکتیں

مسئلہ: خواتین کو اذان دینے یا اقامت کہنے کی اجازت نہیں ہوگی' اگر وہ باجماعت نماز ادا کرتی ہیں' تو اذان اور اقامت کے بغیر ادا کریں گی اور اگر وہ اذان بھی دے دیتی ہیں اور اقامت بھی کہہ دیتی ہیں' تو ان کی نماز درست ہوگی' لیکن یہ حرکت غلط ہوگی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: مسافر شخص اور مقیم شخص پر اپنے گھر میں (یا رہائشی جگہ پر) اذان دینا اور اقامت کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ: نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اذان دینا درست نہیں ہے' البتہ صبح کی نماز کا حکم مختلف ہے' اس بات پر اتفاق پایا

جاتا ہے۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صبح کی نماز میں بھی وقت شروع ہونے سے پہلے اذان نہیں دی جا سکتی؛ اگر مؤذن پہلے اذان دے دیتا ہے تو وقت شروع ہونے کے بعد دوبارہ اذان دی جائے گی۔ (شرح مجمع البحرین از ابن الملک)

مسئلہ: فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وقت سے پہلے اقامت کہنا جائز نہیں ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر مؤذن کے اقامت کہنے کے بعد امام آتا ہے یا مؤذن کے اقامت کہنے کے بعد امام فجر کی سنتیں ادا کرتا ہے تو دوبارہ اقامت کہنا لازم نہیں ہوگا۔ (قنیہ)

اذان دینے کا اہل کون ہے؟

مسئلہ: اذان دینے کی اہلیت اس شخص میں ہوگی جو قبلہ کی معرفت رکھتا ہو اور نمازوں کے اوقات سے واقف ہو۔ (قاضی خان)

مسئلہ: مناسب یہ ہے کہ مؤذن کوئی ایسا شخص ہو جو عاقل ہو نیک ہو پرہیزگار ہو سنّت کا عالم ہو۔ (نہایہ)

مسئلہ: مؤذن کو ایسا ہونا چاہیے کہ وہ بارعب ہو لوگوں کی خبر گیری کرتا ہو اور جماعت میں شریک نہ ہونے والوں پر سختی کرتا ہو۔ (قنیہ)

مسئلہ: مؤذن کو ایسا ہونا چاہیے جو باقاعدگی کے ساتھ اذان دیتا ہو۔ (البدائع' تاتارخانیہ)

مسئلہ: مؤذن ایسا ہونا چاہیے جو اذان کے اجر وثواب کا اُمیدوار ہو۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ مؤذن نماز میں امام بھی ہو۔ (سراج الدرایہ)

مسئلہ: افضل یہ ہے کہ مؤذن مقیم ہونا چاہیے۔ (کافی)

مسئلہ: اگر ایک شخص اذان دے دیتا ہے اور دوسرا اقامت کہہ دیتا ہے' تو اگر پہلا شخص موجود نہ ہو' تو یہ جائز ہے اور کسی کراہت کے بغیر جائز ہے' اگر پہلا شخص موجود ہو اور دوسرے شخص کے اقامت کہنے کو وہ ناپسند کرے تو پھر دوسرے شخص کا اقامت کہنا مکروہ ہوگا' لیکن اگر مؤذن اس سے راضی ہو' تو پھر ہمارے نزدیک مکروہ نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: عقلمند نابالغ بچے کی اذان کسی کراہت کے بغیر درست ہوتی ہے' یہ بات ظاہر الروایہ میں ہے' تاہم بالغ شخص کا اذان دینا افضل ہے۔

مسئلہ: ایسا بچہ جو سمجھ بوجھ نہیں رکھتا' اگر وہ اذان دے تو یہ اذان جائز نہیں ہوگی اور اسے دوبارہ دُہرایا جائے گا' پاگل شخص کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: عورت کا اذان دینا مکروہ ہے اور استحباب کے طور پر اسے دوبارہ دیا جائے گا۔ (کافی)

مسئلہ: فاسق شخص کا اذان دینا مکروہ ہے' لیکن وہ دوبارہ نہیں دی جائے گی۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: جنبی شخص کا اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ ہے' اس بات پر اتفاق ہے' زیادہ مناسب یہ ہے کہ اذان دوبارہ دی جائے' لیکن اقامت دوبارہ نہ کہی جائے۔ ظاہر الروایہ کے مطابق بے وضو شخص کا اذان دینا مکروہ نہیں ہے۔ (کافی) یہی قول صحیح ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: بے وضو شخص کا اقامت کہنا مکروہ ہے' تاہم اس اقامت کو دُہرایا نہیں جائے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے' لیکن اگر کوئی شخص اپنے لیے بیٹھ کر اذان دیتا ہے' تو کوئی حرج نہیں ہے' اسی طرح اگر کوئی مسافر سواری پر سوار رہتے ہوئے اذان دے دیتا ہے' تو یہ بھی مکروہ نہیں ہے' تاہم اقامت کہنے کے لیے وہ سواری سے نیچے اترے گا۔ (قاضی خان' خلاصہ)

مسئلہ: غلام' دیہاتی شخص' جنگل میں رہنے والے شخص' زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے شخص' نابینا شخص اور جو شخص بعض اذانیں دیتا ہے' بعض اذانیں نہیں دیتا ہے' ان کا اذان دینا کسی کراہت کے بغیر جائز ہے' تاہم اگر ان کے علاوہ کوئی دوسرا شخص دے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جب نابینا شخص کے ساتھ کوئی ایسا فرد بھی موجود ہو جو اسے نمازوں کے اوقات سے آگاہ کر سکے تو ایسے نابینا شخص کی اذان دینے اور بینا شخص کے اذان دینے کا حکم برابر ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: اذان دیئے بغیر اور اقامت کہے بغیر مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

مسافر کا اذان دینا

مسئلہ: مسافر کے لیے اذان اور اقامت کو ترک کرنا مکروہ ہے' خواہ وہ اکیلا ہی ہو۔ (مبسوط)

لیکن اگر مسافر صرف اقامت کو ترک کرتا ہے' تو یہ جائز ہے' تاہم مکروہ ہوگا۔ (شرح طحاوی)

اگر وہ اذان دیدے اور اقامت کہہ دے تو یہ زیادہ بہتر ہے' اسی طرح اگر وہ اقامت کہہ دے اور اذان نہ دے تو بھی یہی حکم ہے۔ (مبسوط)

مسئلہ: اگر کسی مسجد میں اذان ہونے کے بعد باجماعت نماز ادا ہو چکی ہو' تو اب اس مسجد میں دوبارہ اذان دینا اور باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے' لیکن اگر کچھ افراد نے مسجد میں پہلے ہی اقامت کہہ کر باجماعت نماز ادا کر لی لیکن مسجد کے مؤذن اور امام نے بعد میں آ کر باجماعت نماز ادا کی تو یہ بعد والی جماعت مستحب ہوگی اور پہلی مکروہ شمار ہوگی۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کسی مسجد میں کوئی مؤذن یا امام مقرر نہ ہو اور لوگ گروہ در گروہ وہاں آ کر باجماعت نماز ادا کرتے ہوں تو افضل یہ ہے کہ ہر فریق الگ سے اذان دے کر اور اقامت کہہ کر نماز پڑھے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جس شخص کی کوئی نماز قضاء ہو جائے اور پھر وہ اس کو ادا کرنا چاہے' تو اس کے لیے اذان اور اقامت کہے گا' خواہ اکیلا پڑھ رہا ہو یا لوگ باجماعت ہوں۔ (محیط)

مسئلہ: لیکن اگر بہت سی نمازیں قضا ہو چکی ہوں' تو پہلی نماز کے وقت اذان بھی دی جائے گی اور اقامت بھی کہی جائے گی؛

باقی نمازوں میں اختیار ہے' اگر چاہے' تو اذان اور اقامت دونوں کہہ دے اور چاہے' تو صرف اقامت کہہ دے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر وہ قضا نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے وقت ہر ایک کے ساتھ اذان بھی کہتا ہے اور اقامت بھی کہتا ہے' تو یہ زیادہ بہتر ہوگا' تاکہ قضا بھی ادا کے مطابق ہی ادا ہو جائے۔ (کافی 'مبسوط)

مسئلہ: یہ اختیار اس وقت ہے جب وہ ایک ہی مرتبہ میں تمام یا زیادہ قضا نمازیں ایک ساتھ ادا کرتا ہے' لیکن اگر وہ ان قضا نمازوں کو الگ الگ ادا کرتا ہے' تو پھر ان کے لیے اذان اور اقامت دونوں کہے جائیں گے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: ہمارے نزدیک اصول یہ ہے کہ ہر فرض نماز ادا کرنے کے لیے اذان بھی دی جائے گی اور اقامت بھی کہی جائے گی' خواہ آدمی اکیلا پڑھے یا جماعت کے ساتھ پڑھے' ادا پڑھ رہا ہو یا قضا کر رہا ہو' البتہ جمعہ کے دن اگر کوئی شخص شہر میں رہتے ہوئے ظہر کی نماز پڑھنا چاہے' تو اس کے لیے اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: عرفہ اور مزدلفہ میں جب دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاتی ہیں' تو پہلی نماز کے لیے اذان بھی دی جائے گی اور اقامت بھی کہی جائے گی' لیکن دوسری نماز کے لیے صرف اقامت کہی جائے گی' اذان نہیں دی جائے گی۔

•••—•••—•••

2 - باب تَثْنِيَةِ الْاَذَانِ .

باب: اذان کے کلمات کو دو مرتبہ کہنا

626 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے کلمات' ایک ایک مرتبہ کہیں۔

627 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِى الْمُثَنّٰى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً اِلَّا اَنَّكَ تَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے

626-اخرجه البخاري في الاذان ، باب بدء الاذان (الحديث 603) ، و باب الاذان مثنى مثنى (الحديث 605) و (الحديث 606) مطولاً، و باب الاقامة واحدة الا قوله (قد قامت الصلاة) (الحديث 607) ، و في احاديث الانبياء، باب ما ذكر عن بني اسرائيل (الحديث 3457) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب الامر بشفع الاذان و ايتار الاقامة (الحديث 2 و 3 و 4 و 5) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في الاقامة (الحديث 508 و 509) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في افراد الاقامة (الحديث 193) . واخرجه ابن ماجه في الاذان والسنة فيها، باب افراد الاقامة (الحديث 729 و 730) . تحفة الاشراف (943) .

627-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في الاقامة (الحديث 510 و 511) بمعناه مطولاً . و اخرجه النسائي في الاذان، كيف الاقامة (الحديث 667) مطولاً . تحفة الاشراف (7455) .

جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جاتے تھے' البتہ تم قد قامت الصلوٰۃ دو مرتبہ کہو گے۔

3 - باب خَفْضِ الصَّوْتِ فِى التَّرْجِيْعِ فِى الْاَذَانِ .

باب: اذان میں ترجیع کرتے ہوئے آواز نیچی رکھنا

628 - اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ - قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَجَدِّىْ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْعَدَهٗ فَاَلْقٰى عَلَيْهِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرَاهِيْمُ هُوَ مِثْلُ اَذَانِنَا هٰذَا . قُلْتُ لَهٗ اَعِدْ عَلَىَّ . قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ - بِصَوْتٍ دُوْنَ ذٰلِكَ الصَّوْتِ يُسْمِعُ مَنْ حَوْلَهٗ - اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ حَىَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَىَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے انہیں بٹھایا اور اذان کے کلمات ایک ایک کر کے انہیں سکھائے۔

ابراہیم نامی راوی بیان کرتے ہیں' یہ ہماری اذان کی مانند کلمات ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں' (میں نے اپنے استاد) ابراہیم سے کہا کہ آپ وہ مجھے کہہ کر سنائیں' تو انہوں نے پڑھا:

اللہ اکبر' اللہ اکبر' اشھد ان لا الٰہ الا اللہ۔ دو مرتبہ

اشھد ان محمد رسول اللہ۔ دو مرتبہ

پھر انہوں نے پہلے سے پست آواز میں کہ جس کو صرف ان کے آس پاس کے افراد سن سکیں' یہ پڑھا:

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ۔ دو مرتبہ۔ اشھد ان محمد رسول اللہ۔ دو مرتبہ

حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ۔ حی علی الفلاح دو مرتبہ۔ اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ اور لا الٰہ الا اللہ (ایک مرتبہ)

شرح

جہاں تک اذان میں ترجیع کا تعلق ہے' تو اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔ ترجیع سے مراد یہ ہے' کلمہ شہادت پڑھتے وقت بلند آواز میں انہیں ادا کرنے سے پہلے انہیں پہلے پست آواز میں ادا کیا جائے۔

628-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب كيف الاذان (الحديث 500 و 501 و 503 و 505) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الترجيع في الاذان (الحديث 191) مختصراً . و اخرجه النسائي في الاذان، كيف الاذان (الحديث 231) مطولاً . واخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب الترجيع في الاذان (الحديث 708) مطولاً . و الحديث عند : مسلم في الصلاة، باب صفة الاذان (الحديث 6) . و ابي داؤد في الصلاة، باب كيف الاذان (الحديث 502 و 504) . والترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الترجيع في الاذان (الحديث 192) . والنسائي في الاذان، كم الاذان من كلمة (الحديث 629) ، و كيف الاذان (الحديث 630) ، و الاذان في السفر (الحديث 632) . ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب الترجيع في الاذان (الحديث 709) . تحفة الاشراف (12169) .

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا کیا جائے گا' جبکہ احناف اور حنابلہ کے نزدیک یہ عمل اختیار نہیں کیا جائے گا۔

تاہم حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر کوئی شخص ترجیع پر عمل کر لیتا ہے' تو ایسا کرنا مکروہ نہیں ہوگا۔

4 - باب كَمِ الْاَذَانُ مِنْ كَلِمَةٍ .

باب: اذان میں کتنے کلمات ہیں؟

629 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَكْحُوْلٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْاَذَانُ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَّالْاِقَامَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ." ثُمَّ عَدَّهَا اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَّسَبْعَ عَشْرَةَ .

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اذان میں انیس کلمات ہیں' اور اقامت میں سترہ کلمات ہیں''۔

پھر اس کے بعد حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے انیس کلمات اور سترہ کلمات گنتی کروائے۔

شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں اور مختار قول کے مطابق حنابلہ کا بھی یہی موقف ہے۔ اذان میں پندرہ کلمات ہیں' جن میں ترجیع نہیں ہوگی جیسا کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے۔

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اذان کے کلمات میں آخری حرف کو ساکن پڑھا جائے گا۔

اذان اور اقامت کے کلمات اور انہیں ادا کرنے کا طریقہ

مسئلہ: اذان میں ۱۵ کلمات ہیں اور آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اذان کے کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (زاہدی)

مسئلہ: اقامت میں ۱۷ کلمات ہیں' جن میں سے ۱۵ کلمات اذان والے ہیں اور دو کلمات قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ پڑھنا ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیرٌ من النوم دو مرتبہ پڑھا جائے گا۔ (کافی)

629-تقدم في الاذان، خفض الصوت في الترجيع في الاذان (الحديث 628) .

مسئلہ: عربی کے علاوہ اور کسی بھی زبان میں اذان نہیں دی جا سکتی۔ (قاضی خان)

اذان واقامت کے آداب

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے کلمات بلند آواز میں ادا کیے جائیں گے' آواز دونوں میں بلند ہوگی لیکن اقامت میں اذان کی بہ نسبت پست آواز ہوگی۔ (نہایہ' بدائع)

مسئلہ: مسجد کے منارے پر یا مسجد سے باہر اذان دی جائے گی' مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے گی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ بلند جگہ پر کھڑے ہو کر اذان دی جائے تاکہ آواز زیادہ دور تک جا سکے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: مؤذن کے لیے طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اقامت زمین پر کھڑے ہو کر کہی جائے گی۔ (قنیہ)

مسئلہ: مسجد کے اندر اقامت کہی جائے گی۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اذان میں ترجیع نہیں ہوتی۔ ترجیع سے مراد یہ ہے کہ پہلے اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ اور اشھد ان محمدٌ رسول اللّٰہ کے کلمات دو مرتبہ پست آواز میں کہے جائیں اور پھر دوسری مرتبہ یہ کلمات بلند آواز میں کہے جائیں' اس طرح شہادت کے یہ دونوں کلمات دو' دو مرتبہ ہوں گے' یعنی یہ کلمہ شہادت ۴ مرتبہ ادا کیا جائے گا' دو مرتبہ پست آواز میں اور دو مرتبہ بلند آواز میں۔ (کفایہ)

مسئلہ: اذان کے الفاظ رُک رُک کر ادا کیے جائیں گے اور اقامت کے الفاظ توقف کے بغیر ادا کر لیے جائیں گے' یہ طریقہ مستحب ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان دونوں کے کلمات رُک رُک کر کہتا ہے یا دونوں کے کلمات رُکے بغیر ادا کر لیتا ہے یا اقامت کے کلمات رُک کر ادا کرتا ہے اور اذان کے کلمات توقف کے بغیر ادا کرتا ہے' تو یہ جائز ہے۔ (کافی)

مسئلہ: تاہم بعض فقہاء نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' یہی قول درست ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: رُک رُک کر اذان دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر کہنے کے بعد ذرا سی دیر ٹھہر جائے' پھر دوسری مرتبہ یہ کلمات کہے' اسی طرح اذان ختم ہونے تک دو' دو کلمات کے درمیان توقف کرتا رہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اذان دیتے ہوئے ہر کلمے پر چند لمحے کے لیے سکون کر لے' لیکن اقامت کے دوران سکون کی نیت کرے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اذان یا اقامت کہتے ہوئے چند کلمات کو دوسرے کلمات سے پہلے ادا کر لیتا ہے' تو اصول یہ ہے کہ جس کلمے کو اس کے مخصوص مقام سے پہلے ادا کیا گیا ہے' وہ شمار ہی نہیں ہوگا اور اسے اس کے مخصوص مقام پر دوبارہ ادا کیا جائے گا' اگر کوئی شخص دوبارہ ادا نہیں کرتا تو اس کے بعد ادا کی جانے والی نماز درست ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اذان اور اقامت قبلہ کی طرف رخ کر کے کہی جانی چاہیے' اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو یہ جائز ہے لیکن مکروہ ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے اپنا منہ دائیں طرف اور بائیں طرف پھیرا جائے گا اور پاؤں اپنی جگہ پر قائم رہیں گے' خواہ آدمی اکیلا نماز ادا کر رہا ہو یا باجماعت نماز ادا کر رہا ہو۔ (محیط)

مسئلہ: حی علی الصلوٰۃ کے کلمات دائیں طرف رخ کر کے ادا کیے جائیں گے اور حی علی الفلاح کے کلمات بائیں طرف رخ کر کے ادا کیے جائیں گے' جبکہ بعض فقہاء نے یہ بات کہی ہے کہ حی علی الصلوٰۃ کو پہلے دائیں طرف کہا جائے گا' پھر بائیں طرف کہا جائے گا' اسی طرح حی علی الفلاح کو پہلے دائیں طرف کہا جائے گا اور پھر بائیں طرف کہا جائے گا' تاہم پہلا قول صحیح ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر اذان دینے کی جگہ یعنی منارہ وسیع ہو' تو اس میں مؤذن چل پھر بھی سکتا ہے' یہ بہتر ہوگا (تاکہ اذان کے کلمات کی آواز زیادہ دور تک چلی جائے)۔ (بدائع)

مسئلہ: تاہم یہ حکم اس وقت ہوگا کہ جب ایک ہی جگہ کھڑے ہو کر اذان دینے کے نتیجے اعلان زیادہ دور تک نہ جا رہا ہو۔ (شرح نقایہ از شیخ ابوالمکارم)

مسئلہ: اگر صرف دائیں بائیں منہ پھیر لینے سے اعلان پورا ہو جاتا ہے' تو اسی پر اکتفا کیا جائے گا' پاؤں کو اپنی جگہ سے نہیں ہٹایا جائے گا۔

خوبصورت آواز میں اذان دینا

مسئلہ: راگ کے انداز میں گاتے ہوئے اذان کہنا' جس کے نتیجے میں کلمات تبدیل ہو جائیں' یہ مکروہ ہے۔ (شرح مجمع از ابن الملک)

مسئلہ: لیکن ایسی خوش آوازی میں اذان کہنا جس میں لحن نہ ہو' یہ بہتر ہے۔ (سراجیہ' شرح الوقایہ)

مسئلہ: اذان دیتے وقت دونوں انگلیاں کانوں میں رکھی جا سکتی ہیں لیکن اگر نہ رکھا جائے تو یہ بہتر ہے' یہ اصلی سنت نہیں ہے کیونکہ اسے صرف اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ زیادہ دور تک آواز جا سکے' اسی طرح اگر دونوں ہاتھ کان پر رکھ لیے جائیں تو یہ بھی بہتر ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: کانوں میں انگلیاں رکھنے کا حکم اذان میں ہے' اقامت میں نہیں ہے۔ (قنیہ)

مسئلہ: متاخرین فقہاء کے نزدیک مغرب کی نماز کے علاوہ ہر نماز میں تھویب (یعنی جماعت کھڑی ہونے کا اعلان کرنا) بہتر ہے۔ (شرح نقایہ از شیخ ابوالمکارم)

مسئلہ: ہر شہر میں تھویب کا دستور مختلف ہے' اس لیے ہر علاقے کے رواج کے مطابق تھویب کہی جائے گی' فجر کی اذان کے اتنی دیر بعد تھویب کہی جائے گی جتنی دیر میں ۲۰ آیات کی تلاوت کی جا سکتی ہے اور پھر اتنی ہی دیر کے بعد اقامت کہہ دی جائے گی۔ (تبیین)

مسئلہ: اذان اور اقامت کو ایک ساتھ ملانا بالاتفاق مکروہ ہے۔ (سراج الدرایہ)

مسئلہ: مؤذن کے لیے یہ بات مناسب ہے کہ جس نماز میں فرائض سے پہلے سنتیں یا نوافل ادا کیے جاتے ہیں' ان سنتوں اور نوافل کو اذان اور اقامت کے درمیان ادا کر لے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر وہ ان سنتوں یا نوافل کو ادا نہیں کرتا تو اذان اور اقامت کے درمیان کچھ دیر کے لیے بیٹھ جائے۔

مسئلہ: مغرب کے وقت کے بارے میں بھی فقہاء کا اتفاق ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان فصل ضروری ہے۔ (عنایہ)

مسئلہ: تاہم اس فصل کی مقدار کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اتنی فصل مستحب ہے جتنی دیر میں تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت کی تلاوت کی جا سکتی ہے' مؤذن اتنی دیر تک خاموش رہے گا' اس کے بعد مغرب کی نماز کی اقامت کہہ دے گا' جبکہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حکم یہ ہے کہ دونوں خطبوں کے درمیان جتنی دیر کے لیے بیٹھا جاتا ہے' اتنا وقفہ کیا جائے گا۔

مسئلہ: امام حلوانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات تحریر کی ہے کہ اختلاف صرف اس بارے میں ہے کہ مغرب کی اذان دینے کے بعد کھڑا رہنا افضل ہے یا بیٹھ جانا افضل ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر مؤذن بیٹھ جاتا ہے اور پھر کھڑے ہو کر اقامت کہنا شروع کر دیتا ہے' تو یہ بھی جائز ہے' تاہم افضل یہ ہے کہ وہ نہ بیٹھے' اسی طرح اگر مؤذن کھڑا رہتا ہے' تو امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے' لیکن ان کے نزدیک افضل یہ ہے کہ وہ بیٹھ جائے۔ (نہایہ)

اذان واقامت کے درمیان دعا مانگنا

مسئلہ: اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں دعا مانگنا مستحب ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اذان کو ابتدائی وقت میں کہنا چاہیے اور اقامت درمیانی وقت میں کہنی چاہیے' تاکہ وضو کرنے والا وضو کر کے' نوافل پڑھنے والا نوافل ادا کر کے اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی ضرورت سے فارغ ہو جائیں۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: جو شخص اقامت کے وقت مسجد میں موجود ہو' اس کے لیے کھڑے ہو کر اقامت کا انتظار کرنا مکروہ ہے' وہ بیٹھ جائے گا' جب مؤذن حی علی الفلاح کہے گا تو اس وقت وہ شخص کھڑا ہوگا۔ (مضمرات)

مسئلہ: جب مؤذن امام نہ ہو' امام اور نمازی مسجد کے اندر موجود ہوں تو جس وقت مؤذن اقامت کہتے ہوئے حی علی الفلاح کہے گا' اس وقت امام اور نمازی کھڑے ہوں گے' تینوں فقہاء اسی بات کے قائل ہیں اور یہی قول صحیح ہے' لیکن اگر اس وقت امام مسجد سے باہر تھا تو اگر وہ صف کی طرف سے مسجد میں داخل ہوتا ہے' تو جس صف میں وہ داخل ہوگا' وہ صف کھڑی ہو جائے گی۔

مسئلہ: شمس الائمہ حلوانی اور سرخسی نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

مسئلہ: اگر امام مسجد میں سامنے کی طرف سے آتا ہے' تو امام کو دیکھتے ساتھ ہی سب لوگ کھڑے ہو جائیں گے' اگر امام ہی اقامت کہہ رہا ہو اور اقامت مسجد کے اندر کہہ رہا ہو' تو جب تک وہ اقامت سے فارغ نہیں ہوگا' نمازی کھڑے نہیں ہوں گے' لیکن اگر وہ مسجد کے باہر اقامت کہتا ہے' تو مشائخ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب تک امام مسجد میں داخل نہیں ہوتا' مسجد میں

نمازی کھڑے نہیں ہوں گے۔

اذان کا جواب دینا واجب ہے

مسئلہ: اسی مسئلے سے متعلق ایک حکم یہ بھی ہے کہ اذان کا جواب دینا سننے والے پر واجب ہے اور جواب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ مؤذن جو الفاظ کہتا ہے' سننے والا بھی وہی الفاظ کہے گا' البتہ حی علی الصلوٰۃ کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے گا اور حی علی الفلاح کے جواب میں ماشاء اللہ کان مالم یشاء لم یکن کہے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: اسی طرح الصلوٰۃ خیر من النوم کے جواب میں سننے والا صدقت وبررت کہے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: جب کوئی شخص چل رہا ہو اور اسی دوران اذان کی آواز آ جائے تو بہتر یہ ہے کہ وہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جائے اور اذان کا جواب دے۔ (قنیہ)

مسئلہ: اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اقامت کہنے والا جب قد قامت الصلوٰۃ کہے گا تو سننے والا یہ الفاظ کہے گا: اقامہا اللہ وادامہا ما دامت السموات والارض (اللہ تعالیٰ اس نماز کو اس وقت تک قائم ودائم رکھے جب تک آسمان اور زمین قائم ودائم ہیں)۔

مسئلہ: باقی کلمات میں اسی طرح جواب دے گا' جس طرح اذان کا جواب دیتا ہے۔ (فتاویٰ غرائب)

مسئلہ: اذان اور اقامت کا جواب دیتے وقت آدمی کوئی بات چیت نہ کرے اور قرآن کی تلاوت نہ کرے' صرف ان کا جواب دینے کے علاوہ اور کوئی کام نہ کرے' اگر کوئی شخص اس وقت قرآن کی تلاوت کر رہا ہو' تو تلاوت کو چھوڑ کر اذان اور اقامت کو سنے اور اس کا جواب دینے میں مشغول ہو۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اقامت کے وقت دعا مانگ رہا ہو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر ایک مسجد میں کئی مؤذن مقرر ہیں اور وہ آگے پیچھے آتے ہیں' تو جو پہلے آئے گا تو اسی کا حق ہوگا کہ وہ اذان دے۔ (کفایہ)

•••———•••———•••

5 - باب كَيْفَ الْاَذَانُ

باب: اذان کس طرح دی جائے گی؟

630 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ اَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ فَقَالَ

630-تقدم في الاذان، خفض الصوت في الترجيع في الاذان (الحديث 628) .

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ".

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان دینے کا طریقہ تعلیم دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

(پھر انہوں نے اسے دہرایا اور کہا:) اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

شرح

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ انہی کلمات کے ذریعے اذان دی جائے گی جو معروف ہیں اور جو منقول بھی ہیں اور یہ تواتر کے ساتھ منقول ہیں ان میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کیے جائیں گے۔

اسی طرح تمام فقہاء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ تھویب بھی کی جائے گی یعنی فجر کی اذان میں "حی علی الفلاح" کہنے کے بعد "الصلوٰۃ خیر من النوم" دو مرتبہ پڑھا جائے گا۔

کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث سے یہ بات ثابت ہے۔

اسی طرح حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں بھی یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فجر کی اذان میں تھویب کہنے کا حکم دیا تھا۔

631 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي مَحْذُورَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ اَخْبَرَهُ - وَكَانَ يَتِيمًا فِي حَجْرِ اَبِي مَحْذُورَةَ حَتّٰى جَهَّزَهُ اِلَى الشَّامِ - قَالَ قُلْتُ لِاَبِي مَحْذُورَةَ اِنِّي خَارِجٌ اِلَى الشَّامِ وَاَخْشٰى اَنْ اُسْاَلَ عَنْ تَاْذِينِكَ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اَبَا مَحْذُورَةَ قَالَ لَهُ خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ فَكُنَّا بِبَعْضِ طَرِيقِ حُنَيْنٍ مَقْفَلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ فَلَقِيَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

631-تقدم في الاذان، خفض الصوت في الترجيع في الاذان (الحديث 628) .

اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُونَ فَظَلِلْنَا نَحْكِيهِ وَنَهْزَأُ بِهِ فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْتَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا حَتَّى وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ". فَأَشَارَ الْقَوْمُ إِلَيَّ وَصَدَقُوا فَأَرْسَلَهُمْ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي فَقَالَ "قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ". فَقُمْتُ فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ قَالَ "قُلِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ". ثُمَّ قَالَ "ارْجِعْ فَامْدُدْ صَوْتَكَ". ثُمَّ قَالَ "قُلْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ". ثُمَّ دَعَانِي حِينَ قَضَيْتُ التَّأْذِينَ فَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِالتَّأْذِينِ بِمَكَّةَ فَقَالَ "قَدْ أَمَرْتُكَ بِهِ". فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ عَامِلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَأَذَّنْتُ مَعَهُ بِالصَّلَاةِ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ عبداللہ بن محیریز نے یہ بات بیان کی ہے: یہ صاحب جب یتیم تھے اس وقت حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے زیرِ پرورش رہے تھے۔ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے انہیں ساز و سامان کے ہمراہ شام بھیجا۔ یہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں شام جانے والا ہوں۔ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اذان دینے کے بارے میں دریافت کیا جائے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس بارے میں بتا دیں حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے ان صاحب کو بتایا:

میں کچھ لوگوں کے ساتھ جا رہا تھا ہم حنین کی طرف جا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے راستے میں کسی جگہ ہمارا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سامنا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اذان دی ہم نے مؤذن کی آواز (دور سے) سنی اور اس سے اعراض کیا پھر ہم نے اس کا مذاق اُڑانے کے طور پر اس کے کلمات کو دُہرانا شروع کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آواز سن لی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا:

تم میں سے کس شخص کی آواز کو میں نے سنا ہے اس کی آواز بلند تھی تو (میرے ساتھیوں نے) میری طرف اشارہ کیا انہوں نے ٹھیک ہی کہا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو جانے کے لیے کہا اور مجھے روک لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم اُٹھو اور نماز کے لیے اذان دو میں کھڑا ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان کے کلمات بذاتِ خود سکھائے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب ان کلمات کو دہراؤ اور اپنی آواز کو کھینچو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

جب میں نے اذان مکمل کر لی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک تھیلی دی جس میں کچھ چاندی موجود تھی میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مکہ میں اذان دینے کی اجازت دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں اس کی اجازت دی۔

راوی بیان کرتے ہیں پھر میں حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مکہ کے گورنر تھے تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت نماز کے لیے اذان دینا شروع کی۔

6 - باب الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ.

باب: سفر کے دوران اذان دینا

632 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ السَّائِبِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ نَطْلُبُهُمْ فَسَمِعْنَاهُمْ يُؤَذِّنُونَ بِالصَّلَاةِ فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِئُ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ سَمِعْتُ فِي هَؤُلَاءِ تَأْذِينَ إِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ". فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَأَذَّنَّا رَجُلٌ رَجُلٌ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ فَقَالَ حِينَ أَذَّنْتُ "تَعَالَ". فَأَجْلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِي وَبَرَّكَ عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ "اذْهَبْ فَأَذِّنْ عِنْدَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ". قُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَعَلَّمَنِي كَمَا تُؤَذِّنُونَ الْآنَ بِهَا "اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ". فِي الْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ قَالَ وَعَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ "اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ". قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ هَذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا ذَلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُورَةَ.

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے روانہ ہوئے تو میں بھی مکہ سے تعلق رکھنے

632-تقدم في الاذان، خفض الصوت في الترجيع في الاذان (الحديث 628).

والے نوافراد کے ہمراہ روانہ ہوا۔ ہم ان لوگوں کے پیچھے تھے' ہم نے ان لوگوں کو اذان دیتے ہوئے سنا تو ہم اُٹھ کر مذاق اُڑانے کے طور پر اذان دینے لگے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک اچھی آواز والے شخص کی اذان دینے کی آواز سنی ہے آپ ﷺ نے ہمیں بلوایا تو ہمیں ایک ایک کر کے اذان دینے کا کہا' میں ان سب سے آخر میں تھا' جب میں نے اذان دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم آگے آجاؤ' پھر آپ ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا' آپ ﷺ نے میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور تین مرتبہ میرے لیے برکت کی دعا کی' پھر ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور بیت الحرام کے قریب اذان دیا کرو' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیسے دیا کروں؟ (راوی کہتے ہیں:) تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے اسی طریقے سے اذان کے کلمات سکھائے' جس طرح تم لوگ آج کل اذان دیتے ہو۔ (جو درج ذیل ہیں:)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

فجر کی پہلی اذان میں یہ کلمات کہنے ہیں:

اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ۔ "نماز نیند سے بہتر ہے"۔

راوی کہتے ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اقامت کے کلمات بھی سکھائے' جو دو مرتبہ تھے (وہ درج ذیل ہیں:)

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

7- باب اَذَانِ الْمُنْفَرِدَيْنِ فِي السَّفَرِ ۔

باب: جب دو آدمی سفر کر رہے ہوں' تو ان کا اذان دینا

633- اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ

633-اخرجه البخاري في الاذان، باب الاذان للمسافر اذا كانوا جماعة والاقامة و كذلك بعرفة و جمع (الحديث 630)، و في الجهاد، باب سفر الاثنين (الحديث 2848) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 293) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الاذان في السفر (الحديث 205) . واخرجه النسائي في الامامة، تقديم ذوي السن (الحديث 780) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 979) والحديث عند: البخاري في الاذان، باب من قال: ليؤذن في السفر مؤذن واحد (الحديث 628) مطولاً، وباب الاذان للمسافر اذا كانوا جماعة و الاقامة (الحديث 231) مطولاً، وباب اثنان فما فوقهما جماعة (الحديث 658)، وباب اذا استووا في القراءة فليؤمهم اكبرهم (الحديث 685) مطولاً و باب المكث بين السجدتين (الحديث 819) و في الادب، باب رحمة الناس و البهائم (الحديث 6008) مطولاً، و في اخبار الآحاد (الحديث 7246) مطولاً . و مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 292) مطولاً . و ابي داؤد في الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 589) و النسائي في الاذان، اجتزاء المرء باذان غيره في الحضر (الحديث 634)، و امامة كل واحد لنفسه (الحديث 668) . تحفة الاشراف (11182) .

الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّي وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَنَا وَصَاحِبٌ لِّي فَقَالَ "اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا"۔

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اور میرا چچازاد بھائی (ہم دونوں حاضر ہوئے)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں اور میرے ساتھ میرا ایک دوست تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم سفر کر رہے ہو' تو تم اذان دو اور اقامت کہو' اور تم دونوں میں جو عمر میں بڑا ہے' وہ تمہاری امامت کرے"۔

8- باب اجْتِزَاءِ الْمَرْءِ بِاَذَانِ غَيْرِهِ فِي الْحَضَرِ ۔

باب: حضر کے دوران کسی بھی ایک شخص کا اذان دینا دوسروں کے لیے کافی ہوگا

634- اَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰى اَهْلِنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَاهُ مِنْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ "ارْجِعُوا اِلٰى اَهْلِيكُمْ فَاَقِيمُوا عِنْدَهُمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ"۔

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم جوان لوگ تھے' ہماری عمریں ایک دوسرے کے قریب تھیں' ہم آپ ﷺ کے ہاں بیس دن ٹھہرے' نبی اکرم ﷺ بڑے مہربان اور نرم دل تھے' آپ ﷺ کو اندازہ ہوگیا' کہ ہمیں اپنے گھر والوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے' آپ ﷺ نے ہم سے دریافت کیا' کہ ہم اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہیں' ہم نے آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تم اپنے گھر واپس چلے جاؤ' وہاں قیام کرنا' ان لوگوں کو تعلیم دینا' انہیں حکم دینا جب نماز کا وقت آجائے' تو تم میں سے کوئی ایک شخص تمہارے لیے اذان دے اور جو شخص عمر میں تم سب سے بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔

635- اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ فَقَالَ لِي اَبُو قِلَابَةَ هُوَ حَيٌّ اَفَلَا تَلْقَاهُ ۔ قَالَ اَيُّوبُ فَلَقِيتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَمَّا كَانَ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ فَذَهَبَ اَبِي بِاِسْلَامِ اَهْلِ حِوَائِنَا فَلَمَّا قَدِمَ اسْتَقْبَلْنَاهُ فَقَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ "صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا

634-تقدم في الاذان، باب اذان المنفردين في السفر (الحديث 633) .

635-اخرجه البخاري في المغازي، باب 53 . (الحديث 4302) مطولاً . و الحديث عند: ابي داؤد في الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 585و 586 و587) و النسائي في القبلة، الصلاة في الازار (الحديث 766)، و في الامامة، امامة الغلام قبل ان يحتلم (الحديث 788) . تحفة الاشراف (4565) .

فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا".

☆☆ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر قوم نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی' میرے والد بھی اپنی بستی کے لوگوں کے ہمراہ اسلام قبول کرنے کے لیے چلے گئے' جب وہ واپس آئے' تو ہم نے ان کا استقبال کیا۔ میرے والد نے بتایا: اللہ کی قسم! میں اللہ کے سچے رسول کے پاس سے آ رہا ہوں' انہوں نے یہ فرمایا ہے' کہ تم نے فلاں نماز فلاں وقت میں ادا کرنی ہے' فلاں نماز فلاں وقت میں ادا کرنی ہے۔

(اور یہ بھی فرمایا ہے) جب نماز کا وقت ہو جائے' تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور تمہاری امامت وہ شخص کرے جسے قرآن سب سے زیادہ آتا ہو۔

9 - باب الْمُؤَذِّنَيْنِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ .

باب: ایک ہی مسجد میں دو مؤذن مقرر کرنا

636 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے' تو تم لوگ (سحری میں) اس وقت تک کھاتے پیتے رہا کرو' جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہیں دیتا"۔

637 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى تَسْمَعُوا تَأْذِينَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ".

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق سے پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے' تو تم لوگ (سحری میں) اس وقت تک کھاتے پیتے رہا کرو جب تک ابن اُم مکتوم کی اذان نہیں سن لیتے"۔

10 - باب هَلْ يُؤَذِّنَانِ جَمِيعًا أَوْ فُرَادَى .

باب: کیا دونوں مؤذن ایک ساتھ اذان دیں گے؟ یا الگ' الگ دیں گے؟

638 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ

636-اخرجه البخاري في الاذان، باب الاذان بعد الفجر (الحديث 620) . تحفة الاشراف (7237) .

637-اخرجه مسلم في الصيام، باب بيان ان الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، و ان له الاكل و غيره حتى يطلع الفجر، و بيان صفة الفجر الذي تتعلق به الاحكام من الدخول في الصوم، و دخول وقت صلاة الصبح و غير ذلك (الحديث 36) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الاذان بالليل (الحديث 203) . تحفة الاشراف (6909) .

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ". قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا إِلَّا أَنْ يَنْزِلَ هَذَا وَيَصْعَدَ هَذَا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب بلال اذان دے رہا ہو' تو تم لوگ کھاتے پیتے رہا کرو' یہاں تک کہ ابن اُم مکتوم اذان دے (تو کھانے پینے سے رُک جایا کرو)"۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ ان دونوں کی اذان کے درمیان صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ وہ نیچے اتر رہے ہوتے تھے اور یہ چڑھ رہے ہوتے تھے۔

639 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مَنْصُورٌ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمَّتِهِ أُنَيْسَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أَذَّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَإِذَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَأْكُلُوا وَلَا تَشْرَبُوا".

☆☆ سیدہ انیسہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب ابن اُم مکتوم اذان دے رہا ہو' تو اس وقت تم کھا پی لیا کرو اور جب بلال اذان دے تو تم اس وقت کچھ کھایا پیا نہ کرو"۔

(اس روایت میں شاید راوی کو وہم ہوا ہے۔)

11 - باب الْأَذَانِ فِي غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے وقت سے پہلے ہی اذان دے دینا

640 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُوقِظَ نَائِمَكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ

638-اخرجه البخاري في الاذان، باب الاذان قبل الفجر (الحديث 622 و 623) مختصراً، و في الصوم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (لا يمنعكم من سحوركم اذان بلال) (الحديث 1918 و 1919) . و اخرجه مسلم في الصيام، باب بيان ان الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، و ان له الاكل و غيره حتى يطلع الفجر، و بيان صفة الفجر الذي تتعلق به الاحكام من الدخول في الصوم و دخول وقت صلاة الصبح و غير ذلك (الحديث 38) . والحديث عند: مسلم في الصلاة، باب استحباب اتخاذ موذنين للمسجد الواحد (الحديث 27) . تحفة الاشراف (17535) .

639-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15783) .

640-اخرجه البخاري في الاذان، باب الاذان قبل الفجر (الحديث 621) مطولاً، و في الطلاق، باب الاشارة في الطلاق و الامور (الحديث 5298) مطولاً، و في اخبار الاحاد (الحديث 7247) مطولاً . و اخرجه مسلم في الصيام، باب بيان ان الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، و ان له الاكل و غيره حتى يطلع الفجر و بيان صفة الفجر تتعلق به الاحكام من الدخول في الصوم و دخول وقت صلاة الصبح، و غير ذلك (الحديث 39 و 40) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في الصوم، باب وقت السحور (الحديث 2347) مطولاً . و اخرجه النسائي في الصيام، كيف الفجر (الحديث 2169) و اخرجه ابن ماجه في الصيام، باب ما جاء في تاخير السحور (الحديث 1696) مطولاً . تحفة الاشراف (9375) .

يَقُوْلَ هٰكَذَا ." يَعْنِيْ فِي الصُّبْحِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے تاکہ سوئے ہوئے شخص کو بیدار کر دے اور نوافل ادا کرنے والا (سحری کرنے کے لیے اپنے گھر) واپس چلا جائے"۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح صادق کے بارے میں فرمایا تھا: وہ اس طرح ظاہر نہیں ہوتی۔

شرح

امام ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں۔ امام بوحنیفہ، امام محمد اور سفیان ثوری اس بات کے قائل ہیں۔ فجر کی اذان اس وقت تک نہیں دی جاسکتی جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی۔

جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں: فجر کی اذان صبح صادق ہونے سے پہلے دی جاسکتی ہے۔

12 - باب وَقْتِ اَذَانِ الصُّبْحِ .

باب: فجر کی اذان کا وقت

641 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَذَّنَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَخَّرَ الْفَجْرَ حَتّٰى اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ "هٰذَا وَقْتُ الصَّلَاةِ ."

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فجر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا' کہ جیسے ہی صبح صادق ہو جائے' وہ اذان دیدیں۔ پھر اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کو مؤخر کر دیا' یہاں تک کہ روشنی ہو گئی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یہ نماز کا وقت ہے"۔

13 - باب كَيْفَ يَصْنَعُ الْمُؤَذِّنُ فِيْ اَذَانِهٖ .

باب: مؤذن اذان دیتے ہوئے کیا کرے؟

642 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ

641-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (815) .

642-اخرجه البخاري في الاذان، باب هل يتتبع المؤذن فاه هاهنا و هاهنا، و هل يلتفت في الاذان (الحديث 634) بمعناه . تحفة الاشراف (11807) .

قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِيْ اَذَانِهٖ هٰكَذَا يَنْحَرِفُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا .

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے اذان دینا شروع کی تو اذان کے دوران انہوں نے اس طرح کیا' یعنی دائیں اور بائیں طرف گھومے تھے۔

شرح

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں فقہائے احناف اس بات کے قائل ہیں: اذان میں کلمہ شہادت پڑھتے وقت قبلہ کی طرف رخ کیا جائے گا۔

تاہم "حی علی الصلوٰۃ" "حی علی الفلاح" کہتے وقت اپنے سر کو دائیں طرف اور بائیں طرف پھیرا جائے گا اور اگر کوئی شخص اپنے منارے میں گھوم جاتا ہے' تو یہ بہتر ہے۔

سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ تاہم انہوں نے منارے میں گھومنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام مالک سے یہ سوال کیا گیا: کیا اذان دینے والا شخص گھوم سکتا ہے؟ تو انہوں نے اس بات کا انکار کیا اور فرمایا: میں اسے درست نہیں سمجھتا۔ یہ روایت ابن قاسم کی ہے۔

ابن قاسم یہ کہتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے: اگر وہ منارے میں اس لئے گھومتا ہے تاکہ زیادہ لوگوں تک آواز پہنچائے تو ٹھیک ہے' ورنہ درست نہیں ہوگا۔

لیث بن سعد فرماتے ہیں: مؤذن جہاں اذان دے رہا ہے وہ وہیں کھڑا رہے گا۔ جب تک کہ وہ اپنی اذان سے مکمل طور پر فارغ نہیں ہو جاتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: مؤذن "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" کہتے وقت اپنے سر کو دائیں اور بائیں طرف گھمائے گا تاہم اس کے پاؤں اپنی جگہ پر موجود رہیں گے۔

14 - باب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاَذَانِ .

باب: بلند آواز میں اذان دینا

643 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَازِنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدٰى

643-اخرجه البخاري في الاذان، باب رفع الصوت بالنداء (الحديث 609)، و في التوحيد، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة، و زينوا القرآن باصواتكم (الحديث 7548) . واخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب فضل الاذان و ثواب المؤذنين (الحديث 723) . تحفة الاشراف (4105) .

صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا اِنْسٌ وَلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قَالَ اَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل میں (یعنی آبادی سے باہر) رہنا پسند کرتے ہو تو جب تم اپنی بکریوں میں ہو تو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جنگل میں ہو تو تم نماز کے لیے اذان دو اور بلند آواز میں دو' کیونکہ مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے وہاں جو بھی جن' انسان یا جو بھی چیز اس آواز کو سنتی ہے' تو قیامت کے دن وہ اس مؤذن کے حق میں گواہی دے گی۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے' کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

644 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ - يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي يَحْيٰى عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَهُ مِنْ فَمِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے:

''مؤذن کی آواز کے حساب سے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ہر خشک اور تر چیز اس کے حق میں گواہی دیتی ہے''۔

645 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ بِمَدِّ صَوْتِهِ وَيُصَدِّقُهُ مَنْ سَمِعَهُ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى مَعَهُ".

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں اور مؤذن کی آواز کے حساب سے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جو بھی خشک یا تر چیز اس کی آواز کو سنتی ہے' اس کی تصدیق کرتی ہے اور جو شخص اس اذان کو سن کر نماز ادا کرتا ہے' اس شخص کی مانند اجر بھی (مؤذن کو ملتا ہے)۔

15 - باب التَّثْوِيبِ فِي اَذَانِ الْفَجْرِ .

فجر کی اذان میں ''تثویب'' (سنت ہے)

646 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي سَلْمَانَ عَنْ اَبِي

644-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب رفع الصوت بالاذان (الحديث 515) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب فضل الاذان و ثواب المؤذنين (الحديث 724) مطولاً . تحفة الاشراف (15466) .

645-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1888) .

646-انفرد به النسائي . سياتي في الاذان، التثويب في اذان الفجر (الحديث 647) . تحفة الاشراف (12170) .

مَحْذُورَةَ قَالَ كُنْتُ اُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ اَقُولُ فِي اَذَانِ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

☆☆ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کے لیے اذان دیا کرتا تھا اور میں فجر کی اذان میں یہ کہتا تھا:

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

شرح

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ فجر کی اذان میں تثویب کہی جائے گی یعنی ''حی علی الفلاح'' کے بعد ''الصلوٰۃ خیر من النوم'' کے الفاظ دو مرتبہ کہے جائیں گے۔

647 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ . قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَيْسَ بِاَبِي جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ .

☆☆ یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام نسائی بیان کرتے ہیں: ابوجعفر نامی راوی ابوجعفر الفراء نہیں ہے۔

16 - باب اٰخِرِ الْاَذَانِ .

باب: اذان کا اختتام

648 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ اٰخِرُ الْاَذَانِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

☆☆ حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' کہ اذان کا اختتام اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پر ہوتا ہے۔

649 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . (حدیث مرسل)

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کا اختتام اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پر ہوتا تھا۔

650 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسود سے منقول ہے۔

651 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي

647-تقدم في الاذان، التثويب في اذان الفجر (الحديث 646) .

648-انفرد به النسائي، و سياتي في الاذان، آخر الاذان (الحديث 649 و 650) . تحفة الاشراف (2031) .

649-تقدم في الاذان، آخر الاذان (الحديث 648) .

650-تقدم في الاذان، آخر الاذان (الحديث 648) .

الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ اٰخِرَ الْاَذَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

☆☆ اسود بن یزید حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اذان کا اختتام لا الہ الا اللہ پر ہوتا ہے۔

17 - باب الْاَذَانِ فِى التَّخَلُّفِ عَنْ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ فِى اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ .

باب: جب رات کے وقت بارش ہو رہی ہو تو اذان کے دوران جماعت میں شریک نہ ہونے کا اعلان کرنا

652 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ ثَقِيْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُنَادِىَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِىْ فِىْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ فِى السَّفَرِ يَقُوْلُ حَىَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَىَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوْا فِىْ رِحَالِكُمْ .

☆☆ عمرو بن اوس' ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے شخص کو سنا' یعنی سفر کے دوران بارش والی رات میں (نبی اکرم ﷺ کے مؤذن نے یہ اعلان کیا:) حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح' کے بعد کہا: صلوا فی رحالکم تم لوگ اپنی رہائش کی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔

653 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِىْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِى الرِّحَالِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِى الرِّحَالِ .

☆☆ نافع بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ رات کے وقت جب سردی بھی زیادہ تھی اور ہوا بھی چل رہی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے یہ کلمات کہے' اپنی رہائش گاہ پر ہی نماز ادا کرلو۔ (بعد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وضاحت کی) جب رات کے وقت سردی زیادہ ہوتی تھی اور بارش ہو رہی ہوتی تھی' تو نبی اکرم ﷺ مؤذن کو یہ کلمات کہنے کی ہدایت کرتے تھے:

"اپنی رہائش گاہ پر ہی نماز ادا کرلو"۔

18 - باب الْاَذَانِ لِمَنْ يَّجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِىْ وَقْتِ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا .

باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ پہلی نماز کے وقت میں ادا کر رہا ہو' اس کا اذان دینا

651-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (12171) .

652-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15706) .

653-اخرجه البخاري في الاذان، باب الرخصة في المطر و العلة ان يصلي في رحله (الحديث 666) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الصلاة في الرحال في المطر (الحديث 22) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة او الليلة المطيرة (الحديث 1063) . تحفة الاشراف (8342) .

654 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بَطْنِ الْوَادِىْ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے اور عرفہ تشریف لے آئے' وہاں آپ ﷺ کو خیمہ نظر آیا جو وادی نمرہ میں آپ ﷺ کے لیے لگایا گیا تھا' آپ ﷺ نے وہاں پڑاؤ کیا' یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت آپ ﷺ کی اونٹنی قصواء پر پالان رکھ دیا گیا۔

آپ ﷺ وہاں سے وادی کے درمیان پہنچے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی' آپ ﷺ نے ان دو نمازوں کے درمیان کوئی نماز ادا نہیں کی۔

19 - باب الْاَذَانِ لِمَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا .

باب: جو شخص پہلی نماز کا وقت گزر جانے کے بعد' دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے اس کا (ان نمازوں کے لیے) اذان دینا

655 - اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام باقر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے:

"نبی اکرم ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ مزدلفہ تشریف لے آئے' وہاں آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ہمراہ ادا کی' آپ ﷺ نے ان دونوں نمازوں کے علاوہ کوئی اور نماز ادا نہیں کی"۔

656 - اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

654-تقدم في المواقيت، اللجمع بين الظهر و العصر بعرفة (الحديث 603) .

655-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2630) .

656-تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480) .

كُنَّا مَعَهُ بِجَمْعٍ فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةَ . فَصَلّٰى بِنَا الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هٰكَذَا صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ .

★★ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ہم لوگ ان کے ہمراہ مزدلفہ میں موجود تھے' انہوں نے اذان دی' پھر اقامت کہی' پھر مغرب کی نماز پڑھائی' پھر انہوں نے فرمایا: نماز (ہونے لگی ہے) پھر انہوں نے ہمیں عشاء کی دو رکعات پڑھائیں' میں نے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس جگہ پر میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں اسی طرح نماز ادا کی ہے۔

20 - باب الْاِقَامَةِ لِمَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ .

باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے' اس کا اقامت کہنا

657 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ .

★★ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے مزدلفہ میں ایک اقامت کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے بارے میں یہ بات بیان کی کہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے یہ بات بیان کی تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

658 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ - وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ - قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ .

★★ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مزدلفہ میں ایک اقامت کے ساتھ (دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں)۔

659 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ وَّكِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلّٰى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّلَمْ يَتَطَوَّعْ قَبْلَ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا وَلَا بَعْدُ .

657-تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480) .

658-تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480) .

659-اخرجه البخاري في الحج، باب من جمع بينهما و لم يتطوع (الحديث 1673) بنحوه . و اخرجه ابوداؤد في المناسك (الحج)، باب الصلاة بجمع (الحديث 1927 و 1928) بنحوه . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة (الحديث 3028) . تحفة الاشراف (6923) .

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر ؓ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا تھا' آپ ﷺ نے ان میں سے ہر ایک نماز الگ اقامت کے ساتھ پڑھی تھی' آپ ﷺ نے ان دونوں میں سے کسی بھی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل نماز) ادا نہیں کی تھی۔

21 - باب الْاَذَانِ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلَوَاتِ .

باب: قضاء نماز ادا کرنے کے لیے اذان دینا

660 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَغَلَنَا الْمُشْرِكُوْنَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ فِي الْقِتَالِ مَا نَزَلَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ) فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَقَامَ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا ثُمَّ اَقَامَ لِلْعَصْرِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا ثُمَّ اَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا لِوَقْتِهَا .

★★ عبدالرحمٰن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری ؓ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوۂ خندق کے دن مشرکین نے ہمیں ظہر (کے وقت کے بعد کوئی) نماز ادا کرنے کا موقع نہیں دیا' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا' یہ جنگ کے دوران اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے' بعد میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کر دیا تھا:

"جنگ کے دوران مسلمانوں کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے"۔

(شام کے وقت) نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال ؓ کو حکم دیا' انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو اسی طرح ادا کیا۔ جس طرح آپ ﷺ اسے اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے' پھر حضرت بلال ؓ نے عصر کے لیے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو بھی اسی طرح ادا کیا' جس طرح آپ ﷺ اسے اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے' پھر حضرت بلال ؓ نے مغرب کے لیے اذان دی تو نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو اسی طرح ادا کیا جس طرح آپ ﷺ اُسے اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے۔

22 - باب الْاِجْتِزَاءِ لِذٰلِكَ كُلِّهِ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّالْاِقَامَةِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا

باب: اس طرح کی صورتِ حال میں ان تمام نمازوں کے لیے صرف ایک اذان دینا اور ہر نماز کے لیے الگ سے اقامت کہنا بھی جائز ہے

661 - اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ

660-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4126) .

661-تقدم في المواقيت، كيف يقضي الفائت من الصلاة (الحديث 621) .

الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ .

★★ حضرت عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں' مشرکین نے نبی اکرم ﷺ کو غزوۂ خندق کے دن چار نمازیں ادا کرنے کا موقع نہیں دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال ؓ کو حکم دیا' انہوں نے اذان دی' پھر اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی۔

23 - باب الْاِكْتِفَاءِ بِالْاِقَامَةِ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

باب: ہر نماز کے لیے صرف اقامت پر اکتفاء کرنا

662 - اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا فِي غَزْوَةٍ فَحَبَسَنَا الْمُشْرِكُونَ عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ اَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَاَقَامَ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَاَقَامَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّيْنَا ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ "مَا عَلَى الْاَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ".

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں' ہم ایک جنگ میں شریک تھے' مشرکین نے ہمیں ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نماز ادا نہیں کرنے دی۔ جب مشرکین واپس چلے گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا' اس نے ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی' ہم نے نماز ادا کر لی' پھر اس نے عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی تو ہم نے نماز ادا کر لی' پھر اس نے مغرب کی نماز کے لیے اقامت کہی' ہم نے مغرب کی نماز ادا کر لی' پھر اس نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت کہی' ہم نے وہ نماز ادا کر لی' پھر نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

"اس وقت روئے زمین پر تمہارے علاوہ اور کوئی ایسا گروہ نہیں ہے' جو اللہ کا ذکر کرتا ہو"۔

24 - باب الْاِقَامَةِ لِمَنْ نَسِيَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةٍ .

باب: جو شخص نماز کی ایک رکعت کو بھول جائے' اس کے لیے اقامت کہنے کا حکم

663 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ اَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ

662-تقدم في المواقيت، كيف يقضي الفائت من الصلاة (الحديث 621) .

663-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اذا صلى خمسًا (الحديث 1023) . تحفة الاشراف (11376) .

خُدَيْجٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ فَاَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيتَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا لِي اَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا اِلَّا اَنْ اَرَاهُ فَمَرَّ بِي فَقُلْتُ هٰذَا هُوَ . قَالُوا هٰذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ .

★★ حضرت معاویہ بن حدیج ؓ بیان کرتے ہیں' ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی' آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا حالانکہ نماز کی ایک رکعت باقی تھی' ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: آپ ﷺ نماز میں ایک رکعت بھول گئے ہیں' نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے' آپ ﷺ نے حضرت بلال ؓ کو حکم دیا' انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی' پھر آپ ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت نماز پڑھائی۔

راوی بیان کرتے ہیں' میں نے لوگوں کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ ان صاحب کو پہچانتے ہیں (جنہوں نے جا کر نبی اکرم ﷺ کو جا کر یہ کہا تھا کہ آپ ﷺ ایک رکعت ادا کرنا بھول گئے ہیں) میں نے جواب دیا: نہیں! (البتہ اگر میں اسے دیکھوں گا' تو پہچان لوں گا) پھر وہ صاحب میرے پاس سے گزرے تو میں نے کہا: یہ وہ صاحب ہیں' تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ ہیں۔

25 - باب اَذَانِ الرَّاعِي .

باب: چرواہے کا اذان دینا

664 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رُبَيِّعَةَ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ يُؤَذِّنُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ - قَالَ الْحَكَمُ لَمْ اَسْمَعْ هٰذَا عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى - قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ هٰذَا لَرَاعِي غَنَمٍ اَوْ رَجُلٌ عَازِبٌ عَنْ اَهْلِهِ". فَهَبَطَ الْوَادِيَ فَاِذَا هُوَ بِرَاعِي غَنَمٍ وَاِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ "اَتَرَوْنَ هٰذِهِ هَيِّنَةً عَلٰى اَهْلِهَا". قَالُوا نَعَمْ . قَالَ "الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ عَلٰى اَهْلِهَا".

★★ حضرت عبداللہ بن ربیعہ ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ وہ سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اذان دیتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے (جواب کے طور پر) اس کے کلمات کو دہرایا' پھر ارشاد فرمایا:

"یہ شخص یا تو ریوڑ کا چرواہا ہوگا یا اپنے گھر والوں سے دور رہ رہا ہوگا"۔

جب لوگوں نے اس معاملے کی تحقیق کی تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔ (اس روایت کے الفاظ کچھ مختلف بھی نقل ہوئے ہیں)۔ (راوی کہتے ہیں) وہاں ایک مردار بکری بھی تھی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا یہ اپنے مالک کے نزدیک بے حیثیت ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنی یہ اپنے مالک کے نزدیک بے حیثیت ہے' دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے۔

664-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5251) .

26 - باب الْاَذَانِ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ .

باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اذان دینا

665 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَاْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ."

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تمہارا پروردگار بکریوں کے اس چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے' جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر ہوتا ہے اور نماز کے لیے اذان دیتا ہے اور پھر نماز ادا کرتا ہے"۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میرے اس بندے کو دیکھو جو اذان دے کر نماز ادا کر رہا ہے' یہ ایسے اس لیے کر رہا ہے' کیونکہ یہ مجھ سے ڈرتا ہے' میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی اور میں اسے جنت میں داخل کروں گا"۔

27 - باب الْاِقَامَةِ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ .

باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اقامت کہنا

666 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ صَفِّ الصَّلَاةِ الْحَدِيْثَ .

☆☆ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صف میں تشریف فرما تھے (اس کے بعد آگے پوری حدیث ہے)۔

665-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الاذان في السفر (الحديث 1203) تحفة الاشراف (9919) .

666-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود (الحديث 861) . اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وصف الصلاة (الحديث 302) مطولاً . و الحديث عند: ابي ابوداؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود (الحديث 857 و 858 و859 و360) . والنسائي في التطبيق، باب الرخصة في ترك الذكر في الركوع (الحديث 1052)، و باب الرخصة في ترك الذكر في السجود (الحديث 1135) و في السهو، باب اقل ما يجزي من عمل الصلاة (الحديث 1312 و 1313) . و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في الوضوء على ما امر الله تعالىٰ (الحديث 460) . تحفة الاشراف (3604) .

28 - باب كَيْفَ الْاِقَامَةُ .

باب: اقامت کس طرح کہی جائے؟

667 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْعُرْيَانِ عَنْ اَبِي الْمُثَنّٰى مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاَذَانِ فَقَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً اِلَّا اَنَّكَ اِذَا قُلْتَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَاِذَا سَمِعْنَا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ تَوَضَّاْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الصَّلَاةِ .

☆☆ ابومثنیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اذان کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو' دو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک' ایک مرتبہ کہے جاتے تھے۔

البتہ جب تم "قد قامت الصلوٰة" پڑھو گے تو اسے دو مرتبہ پڑھو گے۔

جب ہم "قد قامت الصلوٰة" کے الفاظ سنتے تھے' تو ہم وضو کر کے نماز کے لیے نکلتے تھے۔

29 - باب اِقَامَةِ كُلِّ وَاحِدٍ لِنَفْسِهِ .

باب: (جب کچھ لوگ موجود ہوں) تو ہر شخص کا اپنے لیے اقامت کہنا

668 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِصَاحِبٍ لِيْ

"اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَذِّنَا ثُمَّ اَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَحَدُكُمَا ."

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور میرے ساتھی سے یہ فرمایا تھا: جب نماز کا وقت ہو جائے' تو تم دونوں اذان دو اور تم دونوں اقامت کہو' پھر تم دونوں میں سے کوئی ایک تمہاری امامت کروادے۔

30 - باب فَضْلِ التَّاْذِيْنِ .

باب: اذان دینے کی فضیلت

669 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ اَدْبَرَ الشَّيْطٰنُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا

667-تقدم في الاذان، تثنية الاذان (الحديث 627) .

668-تقدم في الاذان، باب اذان المنفردين في السفر (الحديث 633) .

669-اخرجه البخاري في الاذان، باب فضل التاذين (الحديث 608) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب رفع الصوت بالاذان (الحديث 516) . تحفة الاشراف (13818) .

ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الْمَرْءُ اِنْ يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے' اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے اور وہ اتنی دور چلا جاتا ہے جہاں تک اذان کی آواز نہ آسکتی ہو' پھر جب اذان مکمل ہو جاتی ہے' تو وہ آجاتا ہے' پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے' تو وہ پھر چلا جاتا ہے' یہاں تک کہ جب اقامت ختم ہو جاتی ہے' تو وہ پھر آجاتا ہے اور آدمی کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے: فلاں چیز کو یاد کرو' فلاں چیز کو یاد کرو' یعنی ان چیزوں کو یاد کرواتا ہے' جو آدمی کو یاد نہیں ہوتی ہیں' یہاں تک کہ آدمی کی یہ حالت ہو جاتی ہے' کہ اُسے یہ بھی پتا نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں"۔

31 - بَابُ الْاِسْتِهَامِ عَلَى التَّاذِيْنِ .

باب: اذان دینے کے لیے قرعہ اندازی کرنا

670 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوْا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں شامل ہونے کا کیا اجر و ثواب ہے' پھر انہیں صرف قرعہ اندازی کے ذریعے اس کا موقع مل سکتا ہو' تو وہ اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کر لیں گے' اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ نماز کے لیے جانے کا کیا اجر و ثواب ہے' تو وہ تیزی سے اس کی طرف جائیں گے' اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز (باجماعت ادا کرنے) کا کیا اجر و ثواب ہے' تو وہ ضرور اس میں شریک ہوں گے' خواہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے"۔

شرح

فرض نماز ادا کرنے والے شخص کے لئے اقامت کہنا سنت مؤکدہ ہے۔ خواہ وہ اس وقت کی نماز ادا کر رہا ہو یا فوت شدہ نماز ادا کر رہا ہو' خواہ کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو' یا کچھ لوگ باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں۔

مالکیوں اور شوافع کے نزدیک یہ حکم مردوں اور خواتین دونوں کے لئے ہے۔ جب کہ حنابلہ اور احناف اس بات کے قائل

670-تقدم في المواقيت، الرخصة ان يقال للعشاء العتمة (الحديث 539).

ہیں: خواتین اذان نہیں کہیں گی اور اقامت بھی نہیں کہیں گی۔

فقہاء کے مابین اقامت کے بارے میں تین حوالے سے اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کئے جائیں گے' جبکہ تکبیر کے کلمات چار مرتبہ ادا کئے جائیں گے اور اس کی مثال اذان کی طرح ہے۔

البتہ اقامت میں "حی علی الفلاح" کہنے کے بعد "قد قامت الصلاۃ" کا جملہ دو مرتبہ ادا کیا جائے گا۔

اس اعتبار سے احناف کے نزدیک اقامت کے کلمات سترہ ہیں۔

مختلف روایات سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اقامت کے کلمات سترہ ہیں۔

فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: اقامت کے کلمات دس ہیں۔ وہ اس بات کے قائل ہیں "قد قامت الصلاۃ" کو ایک مرتبہ ادا کیا جائے گا۔

ان حضرات کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں ادا کریں۔

شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں۔ اقامت کے کلمات گیارہ ہیں۔ تمام کلمات کو ایک' ایک مرتبہ ادا کیا جائے گا۔

البتہ "قد قامت الصلاۃ" کے الفاظ دو مرتبہ ادا کئے جائیں گے۔

انہوں نے اپنے مؤقف کی تائید میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث پیش کی ہے' جس میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اقامت کے کلمات ایک' ایک مرتبہ ادا کیے جاتے تھے' تاہم "قد قامت الصلاۃ" کو دو مرتبہ پڑھا جاتا تھا۔

اقامت کے تمام احکام وہی ہیں' جو اذان کے احکام ہیں' تاہم اس میں مزید کچھ احکام پائے جاتے ہیں۔

اقامت کے بارے میں مستحب یہ ہے کہ اسے تیزی کے ساتھ ادا کیا جائے گا اور مذاہب اربعہ کے نزدیک مستحب یہی ہے کہ جس شخص نے اذان دی ہو وہی اقامت بھی کہے تاکہ سنت کی پیروی ہو جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

"جو شخص اذان دیتا ہے وہی اقامت کہے"۔

حنابلہ کے نزدیک یہ بات مستحب ہے' جس جگہ اذان دی گئی تھی اقامت بھی وہیں کہی جائے' کیونکہ اقامت کا بنیادی مقصد بھی اطلاع دینا ہے۔

اس لئے یہ بھی اسی جگہ پر شروع ہوگی جہاں اذان دی گئی تھی۔

32 - بَابُ اتِّخَاذِ الْمُؤَذِّنِ الَّذِيْ لَا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا .

باب: ایسے مؤذن کو مقرر کرنا' جو اذان دینے کا معاوضہ وصول نہ کرتا ہو

671 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِيْ اِمَامَ قَوْمِيْ . فَقَالَ "اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا ".

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے میری قوم کا امام مقرر کر دیجئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"تم ان کے امام ہو' تم ان میں سے ضعیف لوگوں کا خیال رکھنا اور ایسے شخص کو مؤذن بنانا جو اذان دینے کا معاوضہ نہ لیتا ہو"۔

33 - باب الْقَوْلِ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ .

باب: مؤذن جو کہتا ہو اس کی مانند کلمات کہنا

672 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تم اذان سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے"۔

شرح

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے کہ "مؤذن جو کہتا ہے تم بھی اس کی مانند کہو"۔

علامہ ابن عبدالبر فرماتے ہیں: علماء نے اس کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض علماء اس بات کے قائل ہیں: جو شخص اذان سنتا ہے وہ اسی کی مانند کلمات کہے گا۔ جو مؤذن کہتا ہے اور اذان کے آغاز سے لے کر اختتام تک وہی کلمات دہرائے گا جو مؤذن نے کہے تھے۔

ان حضرات نے اس حدیث کے ظاہر کو اپنی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے اور اس کے عموم سے استدلال کیا ہے۔

سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میرے پاس موجود ہوتے ہوئے مؤذن کو سنتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہی

671-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب اخذ الاجر على التاذين (الحديث 531) . والحديث عند: ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب من ام قومًا فليخفف (الحديث 987) . تحفة الاشراف (9770) .

672-اخرجه البخاري في الاذان، باب ما يقول اذا سمع المنادي (الحديث 611) . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسال الله له الوسيلة (الحديث 10) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يقول اذا سمع المؤذن (الحديث 522) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء ما يقول الرجل اذا اذن المؤذن (الحديث 208) . واخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب ما يقال اذا اذن المؤذن (الحديث 720) . تحفة الاشراف (4150) .

کلمات کہا کرتے تھے جو مؤذن کہہ رہا ہوتا تھا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جاتے۔

اسی طرح بعض دیگر روایات میں یہی بات منقول ہے کہ جو کلمات مؤذن کہتا ہے اس کی مانند کلمات کہے جائیں گے۔

جبکہ بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ مؤذن جو کہتا ہے' اسی کی مانند کلمات کہے جائیں گے البتہ "حی علی الصلاۃ" اور "حی علی الفلاح" کے جواب میں "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" پڑھا جائے گا۔

ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کو پیش کیا ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث کو پیش کیا ہے۔

تاہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے الفاظ میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

34 - باب ثَوَابِ ذٰلِكَ .

باب: (اذان کا جواب دینے) کا اجر وثواب

673 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ خَالِدٍ الزُّرَقِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ النَّضْرَ بْنَ سُفْيَانَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِيْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دینے کے لیے کھڑے ہوئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اس کی مانند کلمات کہتا ہے (یعنی اذان کا جواب دیتا ہے) وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

35 - باب الْقَوْلِ مِثْلَ مَا يَتَشَهَّدُ الْمُؤَذِّنُ .

باب: مؤذن شہادت کے جو کلمات پڑھتا ہے' اس کی مانند کلمات پڑھنا

674 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ هٰكَذَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ مجمع بن یحییٰ انصاری بیان کرتے ہیں' میں حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا' مؤذن نے اذان

673-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14641) .

674-اخرجه البخاري في الجمعة، باب يجيب الامام على المنبر اذا سمع النداء (الحديث 914) بمعناه . و اخرجه النسائي في الاذان، القول مثل ما يتشهد المؤذن (الحديث 675) . تحفة الاشراف (11400) .

دی اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بھی دو مرتبہ تکبیر کہی' مؤذن نے اشهد ان لا اله الا الله کہا تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بھی کلمہ شہادت دو مرتبہ پڑھا۔ مؤذن نے اشهد ان محمد رسول الله کہا تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بھی یہ کلمہ دو مرتبہ پڑھا' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث مجھے اسی طرح بیان کی ہے اور یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر بیان کی ہے۔

675 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُجَمِّعٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - يَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ .

☆☆ ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے۔ حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا' کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں' کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو سنا تو اس کی مانند کلمات کہے' جو مؤذن نے کہے تھے۔

36 - باب الْقَوْلِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ .

باب: جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پڑھے تو کیا' کہا جائے؟

676 - اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى اَنَّ عِيسَى بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى اِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ .

☆☆ علقمہ بن وقاص کہتے ہیں' کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' اسی دوران ان کے مؤذن نے اذان دی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہی کلمات کہے' جو مؤذن نے کہے تھے' جب مؤذن نے حی علی الصلوة کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوة الا بالله پڑھا۔

جب مؤذن نے حی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوة الا بالله پڑھا۔

اس کے بعد انہوں نے وہی کلمات پڑھے جو مؤذن نے کہے تھے۔

پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی مانند کہتے ہوئے (یعنی اذان کا جواب دیتے ہوئے) سنا ہے۔

675-تقدم في الاذان ، القول مثل ما يتشهد المؤذن (الحديث 674) .

676-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11431) .

37 - باب الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْاَذَانِ .

باب: اذان کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا

677 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ اَنَّ كَعْبَ بْنَ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ مَوْلٰى نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ وَصَلُّوا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللهِ اَرْجُو اَنْ اَكُونَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اُسی کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے (اور پھر اذان ختم ہو جانے کے بعد) تم مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے' پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلے کی دعا کرو' چونکہ یہ جنت میں ایک مخصوص مقام ہے' جو اللہ تعالیٰ کے کسی ایک ہی بندے کو ملے گا اور مجھے یہ پوری اُمید ہے' کہ وہ ایک بندہ میں ہوں گا' جو شخص میرے لیے وسیلہ کی دعا کرے گا' اس کے لیے (میری) شفاعت حلال ہو جائے (یعنی اُسے میری شفاعت نصیب ہوگی)۔

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اذان کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا مستحب ہے۔ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک اذان کہنے سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور یہ مؤذن اور اذان سننے والے شخص' دونوں کے لئے سنت ہے' جیسا کہ آگے آنے والی حدیث میں اس بات کا تذکرہ موجود ہے۔

اذان کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مؤذن کے باقاعدہ بلند آواز میں درود پڑھنے کا رواج صلاح الدین ایوبی کے زمانے میں ہوا تھا۔

فقہاء نے اسے "بدعت حسنہ" قرار دیا ہے۔

677-اخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسال الله له الوسيلة (الحديث 11) و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يقول اذا سمع المؤذن (الحديث 523) . واخرجه الترمذي في المناقب، باب فضل النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3614) . تحفة الاشراف (8871) .

38 - باب الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاَذَانِ .

باب: اذان کے وقت دعا کرنا

678 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ".

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اذان سن کر یہ کلمات پڑھے:

''میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں' میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے' اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)''۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

''تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی''۔

679 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَهُ اِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا مانگے:

''اے اللہ! اے اس کامل دعوت اور اس کے نتیجے میں کھڑے ہونے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطاء فرما! اور انہیں اس مقامِ محمود پر پہنچا دے! جس کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:)

678-اخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسال الله له الوسيلة (الحديث 13) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يقول اذا سمع المؤذن (الحديث 525) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء ما يقول الرجل اذا اذن المؤذن من الدعاء (الحديث 210) . واخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب ما يقال اذا اذن المؤذن (الحديث 721) . تحفة الاشراف (3877) .

679-اخرجه البخاري في الاذان، باب الدعاء عند النداء (الحديث 614)، و في التفسير، باب (عسى ان يبعثك ربك مقامًا محمودًا) (الحديث 4719) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما جاء في الدعاء عند الاذان (الحديث 529) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب منه آخر (الحديث 211) . واخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب ما يقال اذا اذن المؤذن (الحديث 722) . تحفة الاشراف (3046) .

''ایسے شخص کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو جائے گی (یعنی اسے میری شفاعت نصیب ہو گی)''۔

شرح

اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد دعا مانگنا بھی سنت ہے۔ تاہم اس دعا کے کلمات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مختلف راویوں نے الفاظ کی کمی و بیشی کے ہمراہ یہ دعا نقل کی ہے۔

39 - باب الصَّلَاةِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ .

باب: اذان اور اقامت کے درمیان نماز ادا کرنا

680 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِّمَنْ شَاءَ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی۔ ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی۔ ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی''۔

(یہ حکم اس شخص کے لیے ہے) جو (اس دوران نماز ادا کرنا) چاہے۔

شرح

یہاں امام نسائی نے جو ترجمۃ الباب نقل کیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اذان ہو جانے کے بعد با جماعت نماز ہونے سے پہلے سنتیں ادا کی جاتی ہیں۔ ان میں سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ دونوں شامل ہیں۔

حدیث کے الفاظ ''جو چاہے'' کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ سنتیں ادا کرنا واجب نہیں ہے اور متن کے الفاظ میں ''دو اذانوں'' سے مراد ''اذان اور اقامت'' ہے جیسا کہ مصنف نے ترجمۃ الباب میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

تاہم یہ حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرنا جائز ہے۔ بلکہ انہیں ادا کرنا مستحب ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

تاہم علامہ ابوالحسن سندھی کا یہ قول ہے محلِ نظر ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز جلدی ادا کرنے کی ترغیب دی

680-اخرجه البخاري في الاذان، باب كم بين الاذان و الاقامة و من ينتظر الاقامة (الحديث 624)، و باب بين كل اذانين صلاة لمن شاء (الحديث 627) . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب بين كل اذانين صلاة (الحديث 304) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الصلاة قبل المغرب (الحديث 1283) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الصلاة قبل المغرب (الحديث 185) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة، باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب (الحديث 1162) . تحفة الاشراف (9658) .

ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مغرب کا وقت صرف اتنا ہوتا ہے جتنی دیر میں پانچ رکعات ادا کی جاسکیں لہٰذا اس حدیث کے حکم میں مغرب کی نماز شامل نہیں ہوگی۔

نیز نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بھی کوئی ایسی روایت نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ نبی اکرم ﷺ مغرب کی اذان ہو جانے کے بعد سنتیں ادا کیا کرتے تھے حالانکہ نبی اکرم ﷺ نوافل کا سب سے زیادہ اہتمام کرتے تھے۔

681 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْتَدِرُوْنَ السَّوَارِيَ يُصَلُّوْنَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ وَيُصَلُّوْنَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں) جب مؤذن اذان دے دیتا تھا تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے بعض حضرات اُٹھ کر تیزی سے ستون کی طرف لپکتے تھے اور نماز ادا کر لیتے تھے یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ تشریف لے آتے تھے' تو وہ لوگ اسی طرح نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔

یہ لوگ مغرب سے پہلے بھی (نفل) ادا کر لیا کرتے تھے' حالانکہ اس وقت اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ فرق نہیں ہوتا تھا۔

40 - باب التَّشْدِيْدِ فِي الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ.

باب: اذان کے بعد مسجد سے باہر جانے کی شدید مذمت

682 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ حَتّٰى قَطَعَهُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ اشعث بن ابوشعثاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات یاد ہے' کہ ایک مرتبہ ایک شخص اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے باہر چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

681-اخرجه البخاري في الاذان، باب كم بين الاذان و الاقامة، و من ينتظر الاقامة (الحديث 625) . والحديث عند: البخاري في الصلاة، باب الصلاة الى الاسطوانة (الحديث 503) . تحفة الاشراف (1112) .

682-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن الخروج من المسجد اذا اذن المؤذن (الحديث 258 و 259) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الخروج من المسجد بعد الاذان (الحديث 536) بنحوه . وأخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية الخروج من المسجد بعد الاذان (الحديث 204) بنحوه . و اخرجه النسائي في الاذان، التشديد في الخروج من المسجد بعد الاذان (الحديث 683) . و اخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب اذا اذن و انت في المسجد فلا تخرج (الحديث 733) بنحوه . تحفة الأشراف (13477) .

شرح

اذان ہو جانے کے بعد باجماعت نماز ہونے سے پہلے مسجد سے باہر جانا مکروہ ہے البتہ کسی عذر کی وجہ سے باہر جایا جاسکتا ہے اس کی دلیل یہی مذکور بالا روایت ہے جسے امام نسائی نے یہاں نقل کیا ہے اور اس بارے میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

683 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِي عُمَيْسٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَخْرَةَ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں' ایک شخص اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے باہر چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اس شخص نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے"۔

41 - باب اِيْذَانِ الْمُؤَذِّنِيْنَ الْاَئِمَّةَ بِالصَّلَاةِ.

باب: مؤذن کا امام کو نماز کی اطلاع دینا (یا نماز کے لیے بلانا)

684 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ وَيُوْنُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْاِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مَعَهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحَدِيْثِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر صبح صادق ہونے تک گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے' آپ ﷺ ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے' اور ایک رکعت کے ذریعے تمام نماز کو طاق کر لیتے تھے' پھر آپ ﷺ سجدہ کرتے تھے جو اتنا طویل ہوتا تھا' جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کر سکتا ہے' پھر آپ ﷺ اپنا سر مبارک اُٹھا لیتے تھے۔ جب مؤذن فجر کی نماز کے لیے اذان دے کر خاموش ہوتا اور صبح صادق ہو چکی ہوتی' تو نبی اکرم ﷺ دو مختصر رکعات (یعنی فجر کی دو سنتیں) ادا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے' یہاں

683-تقدم في الاذان، التشديد في الخروج من المسجد بعد الاذان (الحديث 682) .

684-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل، و ان الوتر ركعة و ان الركعة صلاة صحيحة (الحديث 122) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في صلاة الليل (الحديث 1337) . و الحديث عند: النسائي في السهو، باب السجود بعد الفراغ من الصلاة (الحديث 1327) . تحفة الاشراف (16573) .

تک کہ اقامت کے وقت مؤذن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو آپ ﷺ اس کے ساتھ تشریف لے جایا کرتے تھے۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرتے ہوئے بعض راویوں نے دوسرے راویوں کے مقابلے میں زیادہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

684 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ اَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَوَصَفَ اَنَّهُ صَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى اسْتَثْقَلَ فَرَاَيْتُهُ يَنْفُخُ وَاَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلّٰى بِالنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

★★ کریب بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' میں نے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کس طرح نوافل ادا کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے جو وتر سمیت ہوتی تھیں' پھر آپ ﷺ سو جایا کرتے تھے' پھر جب آپ ﷺ کا وزن بڑھ گیا تو میں نے آپ ﷺ کو خراٹے لیتے ہوئے بھی دیکھا۔ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ اُٹھے آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی' پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو (فجر کی) نماز پڑھائی' لیکن آپ ﷺ نے (نیند سے بیدار ہونے پر ازسرنو) وضو نہیں کیا۔

42 - بَابُ اِقَامَةِ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ.

باب: امام کے آنے پر مؤذن کا اقامت کہنا

686 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ عَنْ

685-اخرجه البخاري في الوضوء، باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره (الحديث 183) مطولاً، و في الاذان، باب اذا قام الرجل عن يسار الامام فحوله الامام الى يمينه لم تفسد صلاتهما (الحديث 698)، و في الوتر، باب ما جاء في الوتر (الحديث 992) مطولاً، و في العمل في الصلاة، باب استعانة اليد في الصلاة اذا كان من امر الصلاة (الحديث 1198) مطولاً، و في التفسير، باب (ربنا انك من تدخل النار فقد اخزيته، و ما للظالمين من انصار) (الحديث 4571) مطولاً، و باب (ربنا اننا سمعنا مناديًا ينادي للايمان) (الحديث 4572) مطولاً واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، (الحديث 182 و183) مطولاً، و(الحديث 184) بنحوه . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في صلاة الليل وقيامه، (الحديث 1367) مطولاً . واخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 252) مطولاً واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار باب ذكر ما يستفتح به القيام (الحديث 1619) واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في كم يصلي بالليل (الحديث 1363) مطولاً . و الحديث عند: البخاري في التفسير، باب (الذين يذكرون الله قيامًا و قعودًا و على جنوبهم و يتفكرون في خلق السماوات والارض) (الحديث 4570) . و مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 185) . تحفة الاشراف (6362) .

686-اخرجه البخاري في الاذان، باب متى يقوم الناس اذا راوا الامام عند الاقامة (الحديث 637)، وباب لا يسعى الى الصلاة مستعجلاً و ليقم بالسكينة و الوقار (الحديث 638)، و في الجمعة، باب المشي الى الجمعة (الحديث 909) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب متى يقوم الناس للصلاة، (الحديث 156) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في الصلاة تقام و لم يات الامام ينتظرونه قعودًا (الحديث 539 و540) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب كراهية ان ينتظر الناس الامام و هم قيام عند افتتاح الصلاة (الحديث 592) . و اخرجه النسائي في الامامة، قيام الناس اذا راوا الامام (الحديث 789) تحفة الاشراف (12106) .

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ خَرَجْتُ".

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے' تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک تم مجھے آتے ہوئے نہ دیکھ لو"۔

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں جب اقامت ہو تو نمازی نماز کے لئے کھڑے نہیں ہوں گے۔ جب تک امام کھڑا نہیں ہوتا یا امام آ نہیں جاتا۔ اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے۔

"جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔"

جہاں تک مقتدیوں کے نماز کے لئے کھڑے ہونے کے وقت کے تعین کا تعلق ہے۔

تو مالکیہ نے یہ بات کہی ہے: نمازی کے لئے اقامت کے وقت کھڑا ہونا جائز ہے' چاہے اس کے آغاز میں کھڑا ہو یا بعد میں کھڑا ہو۔

لہٰذا اس کے لئے کسی حالت کے تعین کی ضرورت نہیں ہو گی' بلکہ لوگوں کی طاقت کا اندازہ لگایا جائے گا' کیونکہ کچھ لوگ بھاری بھرکم ہوتے ہیں کچھ کمزور ہوتے ہیں۔

جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں: نمازی "حی علی الفلاح" کے وقت کھڑے ہوں گے اور امام کے کھڑے ہو جانے کے بعد کھڑے ہوں گے۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: نمازیوں کے لئے یہ بات مستحب ہے' جب مؤذن "قد قامت الصلاۃ" کہے' تو وہ اس وقت کھڑے ہوں کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے کہ وہ اس وقت کھڑے ہوئے تھے جب مؤذن نے "قد قامت الصلاۃ" کہا تھا۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں: مستحب یہ ہے' نماز اقامت ہو جانے کے بعد کھڑا ہو یہ اس وقت ہے جب امام نمازی کے ساتھ مسجد میں موجود ہو اور نمازی کے لئے یہ بات ممکن ہو کہ وہ تیزی سے کھڑا ہو سکتا ہو اس طرح کہ وہ تکبیر تحریمہ میں شامل ہونے کی فضیلت حاصل کر سکتا ہو۔

اگر ایسا نہ ہو اس سے پہلے ہی کھڑا ہو جائے گا ایسی صورت میں جب کہ وہ تکبیر تحریمہ میں شریک ہو سکتا ہو۔

8- كِتَابُ الْمَسَاجِدِ

مساجد (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "مساجد (کے بارے میں روایات)" میں 46 تراجم ابواب اور 53 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 49 ہوگی۔

1- باب الْفَضْلِ فِي بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ .

باب: مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

687 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يُذْكَرُ اللَّهُ فِيهِ بَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ".

★★ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"جو شخص ایسی مسجد تعمیر کرتا ہے' جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (یعنی نماز ادا کی جاتی ہے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے"۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: یہاں یہ جملہ علت بیان کرنے کے لئے ہے گویا کہ یہ کہا جا رہا ہے کہ جو شخص اللہ کا گھر اس لئے بناتا ہے کہ تاکہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے تو اس صورت میں اس کا مفہوم یوں ہوگا کہ اللہ کی رضا کے حصول کے لئے گھر بناتا ہے اسے یہ فضیلت حاصل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف گھر بنانے کی نسبت مجازی اعتبار سے ہے کیونکہ تعمیر کرنے کو مجازی طور پر تخلیق کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم اس کی نسبت حقیقی ہے۔

ابن جوزی کہتے ہیں: جو شخص مسجد پر اپنا نام تحریر کر دیتا ہے یعنی اس مسجد پر جس کو اس نے تعمیر کیا ہے' تو وہ شخص مخلص نہیں ہوتا ہے۔

687-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10767) .

2- باب الْمُبَاهَاةِ فِي الْمَسَاجِدِ

باب: مساجد (کی تعمیر میں) ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار کرنا

688 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے' کہ لوگ مساجد کی تعمیر میں (ایک دوسرے کے مقابلے میں) فخر کا اظہار کریں گے"۔

3- باب ذِكْرِ أَيِّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلاً .

باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟

689 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَى أَبِي الْقُرْآنَ فِي السِّكَّةِ فَإِذَا قَرَأْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ أَتَسْجُدُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أَوَّلاً قَالَ "الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ". قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ "الْمَسْجِدُ الأَقْصَى". قُلْتُ وَكَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ "أَرْبَعُونَ عَامًا وَالأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا أَدْرَكْتَ الصَّلاَةَ فَصَلِّ".

★★ ابراہیم نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں گلی میں اپنے والد کے سامنے قرآن کی تلاوت کر رہا تھا' جب میں نے سجدے سے متعلق آیت تلاوت کی تو انہوں نے سجدۂ تلاوت کیا' میں نے دریافت کیا: اے ابا جان! کیا آپ راستے میں سجدہ کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' کہ وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد الحرام' میں نے دریافت کیا: پھر کون سی بنائی گئی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ' میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چالیس سال کا۔
(پھر آپ ﷺ نے فرمایا:)

688-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في بناء المساجد (الحديث 449) . واخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب تشييد المساجد (الحديث 739) . تحفة الاشراف (951) .

689-اخرجه البخاري في الانبياء، باب . 1 . (الحديث 3366)، وباب قول الله تعالى: (ووهبنا لداود سليمان، نعم العبد انه اواب) (الحديث 3425) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، (الحديث 1 و2) . واخرجه النسائي في التفسير: سورة آل عمران، قوله تعالى: (ان اول بيت وضع للناس) (الحديث 89) . واخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب اي مسجد وضع اول (الحديث 753) . تحفة الاشراف (11994) .

"تمہارے لیے تمام روئے زمین مسجد ہے (یعنی نماز ادا کرنے کے قابل ہے) تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت آ جائے تو تم وہاں نماز ادا کر لو"۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قرطبی نے یہ بات بیان کی ہے: اس میں اشکال پایا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مسجد حرام کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی اور یہ بات قرآن کی نص سے ثابت ہے جبکہ مسجد اقصیٰ کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا۔

اس طرح امام نسائی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس بارے میں حدیث نقل کی ہے جس کی سند صحیح ہے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے درمیان طویل عرصہ ہے۔

اہل تاریخ اس بات کے قائل ہیں: یہ عرصہ ایک ہزار سال سے زیادہ پر محیط ہے۔

قرطبی کہتے ہیں: یہ اشکال اس طرح ختم ہو سکتا ہے کہ یہ کہا جائے: آیت اور حدیث اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہی ان مساجد کی تعمیر کی تھی۔ اس کی وجہ پہلے بیان کر چکے ہیں بلکہ ان دونوں حضرات نے ان مساجد کی تعمیر کی تجدید کی تھی کیونکہ ان دونوں مساجد کی بنیاد ان دونوں حضرات کے علاوہ کسی دوسرے نے رکھی تھی۔

یہ روایت بھی منقول ہے کہ سب سے پہلے خانہ کعبہ کی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام نے کی تھی۔ اس بنیاد پر ایسا ہونا ممکن ہو گا کہ ان کی اولاد میں سے کسی شخص نے چالیس سال گزرنے کے بعد بیت المقدس کی تعمیر کا آغاز کیا ہو۔

(سیوطی کہتے ہیں) بلکہ میں یہ کہتا ہوں: حضرت آدم علیہ السلام نے بذاتِ خود بیت المقدس کی تعمیر کی تھی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب "التیجان" میں یہ بات تحریر کی ہے۔ ابن ہشام یہ کہتے ہیں: جب حضرت آدم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل کر لی، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ بیت المقدس کی طرف روانہ ہوں اور وہاں اس کی تعمیر کریں تو حضرت آدم علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر بھی کی تھی اور وہاں قربانی کی تھی۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: علماء نے یہ بات بیان کی ہے: یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مسجد حرام تعمیر کرنا اور مسجد اقصیٰ کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا تعمیر کرنا مراد نہیں ہے کیونکہ ان دونوں انبیاء کرام کے درمیان طویل مدت پائی جاتی ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہیں بلکہ یہاں ان دونوں مساجد کی وہ تعمیر مراد ہے جو ان دونوں حضرات کی تعمیر سے پہلے ہوئی تھی۔

4 - باب فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ .

باب: مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

690 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مَيْمُونَةَ

زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَلصَّلَاةُ فِيهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ".

☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز ادا کرتا ہے' تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اس میں نماز ادا کرنا' کسی بھی دوسری جگہ پر نماز ادا کرنے کے مقابلے میں ایک ہزار گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' البتہ خانہ کعبہ والی مسجد کا حکم مختلف ہے (یعنی اس میں نماز ادا کرنے کا ثواب زیادہ ہے)"۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام سیوطی فرماتے ہیں: امام نووی نے یہ بات تحریر کی ہے۔ ان استثناء سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ علماء کے مابین اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں سے افضل کون سا ہے؟ اور اسی بنیاد پر یہ اختلاف بھی پایا جاتا ہے' تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔

کیونکہ مسجد حرام میں نماز ادا کرنا میری اس مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جب کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے کیونکہ میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا مسجد حرام میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

لیکن یہ فضیلت ایک ہزار گنا سے کم ہے۔

5 - باب الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ .

باب: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا

691 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

690-اخرجه مسلم في الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة و المدينة (الحديث 510) مطولاً . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، فضل الصلاة في المسجد الحرام (الحديث 2898) تحفة الاشراف (18057) .

691-اخرجه البخاري في الصلاة، باب قول الله تعالىٰ: (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى) (الحديث 397) بمعناه، و باب الابواب و الغلق للكعبة و المساجد (الحديث 468) بنحوه، و باب الصلاة بين السواري في غير جماعة (الحديث 504) بنحوه، و (الحديث 505) مطولاً، و باب . 97 . (الحديث 506) بمعناه . و في التهجد، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى (الحديث 1167) بنحوه، و في الحج، باب اغلاق البيت (الحديث 1598)، و باب الصلاة في الكعبة (الحديث 1599) بمعناه، و في الجهاد، باب الردف على الحمار (الحديث 2988) بنحوه مطولاً، و في المغازي، باب دخول النبي صلى الله عليه وسلم من اعلى مكة (الحديث 4289) بنحوه مطولاً، و باب حجة الوداع (الحديث 4400) بنحوه مطولاً . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره و الصلاة فيها و الدعاء في نواحيها كلها (الحديث 388 و 389 و 390 و 391 و 392 و 393 و 394) . و اخرجه ابو داؤد في المناسك (الحج)، باب الصلاة في الكعبة (الحديث 2023 و 2034 و 2035) بنحوه . و اخرجه النسائي في القبلة، مقدار ذلك (الحديث 748) بنحوه مطولاً، و في مناسك الحج، دخول البيت (الحديث 2905 و 2906)، و موضع الصلاة في البيت (الحديث 2907 و 2908) و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب دخول الكعبة (الحديث 3063) بنحوه . تحفة الاشراف (2037) .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَّلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ .

★★ سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' آپ ﷺ' حضرت اسامہ بن زید' حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم (اندر گئے تھے) ان حضرات نے دروازہ بند کر لیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے دروازہ کھولا' تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا' میری ملاقات حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہوئی' میں نے ان سے سوال کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے اندر نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دو یمانی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی ہے۔

شرح

فقہاء کے نزدیک خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا درست ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا درست ہے۔ خواہ فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی جائے یا اس کی سطح کے اوپر نماز ادا کی جائے تنہا نماز ادا کی جائے یا جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ اگرچہ سامنے سترہ نہ بھی رکھا جائے۔

تاہم احناف کے نزدیک خانہ کعبہ کی چھت کے اُوپر نماز ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بے ادبی کا پہلو پایا جاتا ہے اور خانہ کعبہ کی جو تعظیم مطلوب ہے اس کو ترک کرنا لازم آتا ہے۔ ویسے بھی نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔

6 - باب فَضْلِ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَالصَّلَاةِ فِيْهِ .

باب: مسجد اقصیٰ اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

692 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَنٰى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خِلَالًا ثَلَاثَةً سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَاُوْتِيَهُ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ فَاُوْتِيَهُ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَاْتِيَهُ اَحَدٌ لَا يَنْهَزُهُ اِلَّا الصَّلَاةُ فِيْهِ اَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ".

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

692-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الصلاة في مسجد بيت المقدس (الحديث 1408) بنحوه . تحفة الاشراف (8844) .

"جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر شروع کی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا' ایک یہ کہ وہ ایسا فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو' یہ چیز انہیں عطاء کر دی گئی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایسی بادشاہی مانگی جو ان کے بعد کسی کو نہ مل سکے' تو یہ چیز بھی انہیں عطاء کر دی گئی۔ جب وہ مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوئے' تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی:

"جو شخص یہاں' صرف اس مسجد میں نماز ادا کرنے کی نیت سے' آئے گا' اللہ تعالیٰ اُسے اس کے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے' جیسے وہ اس دن تھا جیسے اس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا"۔

شرح

مسجد اقصیٰ فلسطین کے شہر یروشلم میں ہے۔ یہ سابقہ انبیاء کا قبلہ ہے نبی اکرم ﷺ نے بھی سولہ یا سترہ ماہ تک مسجد اقصیٰ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی تھی۔ مسجد اقصیٰ کو بیت المقدس بھی کہا جاتا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کی تھی جیسا کہ اس سے پہلے ہم حدیث 689 کی شرح میں یہ بات بیان کر چکے

7 - باب فَضْلِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّلَاةِ فِيْهِ .

باب: مسجد نبوی کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

693 - اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّيْنَ وَكَانَا مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدُهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ . قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا اَنْ نَّسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا اَنْ لَّا نَكُوْنَ كَلَّمْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ سَمِعَهٗ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَّصِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

693-اخرجه البخاري في فضل الصلاة في مسجد مكة و المدينة باب [illegible] الصلاة في مسجد مكة و المدينة (الحديث 1190) مختصراً . و اخرجه مسلم في الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة و المدينة (الحديث 507)، و (الحديث 508) مختصراً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في اي المساجد افضل (الحديث 325) مختصراً . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، فضل الصلاة في المسجد الحرام (الحديث 2899) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام و مسجد النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1404) مختصراً . تحفة الاشراف (13464 و 13551) .

"فَإِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّهُ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز ادا کرنا باقی کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد سب سے آخری مسجد ہے (یعنی جو کسی نبی کی طرف منسوب ہو)۔

ابوسلمہ اور ابوعبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں' ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے' کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے طور پر یہ بات بیان کیا کرتے تھے' لیکن ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں تحقیق نہیں کر سکے' یہاں تک کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' جب ہمیں یہ بات یاد آئی تو ہم نے اس بارے میں خود کو ملامت کی کہ ہم نے اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بات چیت کیوں نہیں کی تاکہ وہ اس حدیث کی سند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بیان کر دیتے' اگر انہوں نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوتی۔

ایک مرتبہ ہم عبداللہ بن ابراہیم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ہم نے اس حدیث کا تذکرہ کیا اور اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صراحت حاصل کرنے کے حوالے سے ہم سے جو کوتاہی ہوئی تھی' اس کا تذکرہ کیا' تو عبداللہ بن ابراہیم نے ہمیں بتایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"میں سب سے آخری نبی ہوں اور یہ سب سے آخری مسجد ہے (جو کسی نبی کی طرف منسوب ہوگی)"۔

شرح

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی فضیلت کا بیان ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے۔

مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا دیگر کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں ایک ہزار سے زیادہ کی حد بندی کوئی نہیں کی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل بے شمار ہے۔

یہاں دوسری بات یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ یہ آخری مسجد ہے اس سے مراد یہ ہے کہ یہ وہ آخری مسجد ہے جسے کسی نبی نے تعمیر کیا ہو۔

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان تین مساجد میں سے آخری یعنی تیسری مسجد ہے جن میں نماز ادا کرنا اضافی فضیلت رکھتا ہے۔

ایک احتمال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ مسجد سب سے آخر تک برقرار رہے گی۔

694 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ

694-اخرجه البخاري في فضل الصلاة في مسجد مكة و المدينة، باب فضل ما بين القبر و المنبر (الحديث 1195) . واخرجه مسلم في الحج، باب ما بين القبر و المنبر روضة من رياض الجنة (الحديث 500 و 501) . تحفة الاشراف (5300) .

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"میرے گھر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کا ایک باغ ہے"۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن عبدالبر تحریر کرتے ہیں علماء نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن اس حصے کو اٹھایا جائے گا اور اسے جنت کا باغ بنا دیا جائے گا۔

جبکہ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: کہ یہ الفاظ مجاز کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔

جن حضرات نے ان الفاظ کو مجاز کے طور پر مراد لیا ہے ان کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر لوگ یہاں تشریف فرما ہوتے تھے۔ قرآن کی تعلیم لوگ حاصل کیا کرتے تھے۔ دین اور ایمان کی تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کو باغ کے ساتھ تشبیہ دی ہے کیونکہ لوگ یہاں آ کر علمی خوشہ چینی کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نسبت جنت کی طرف کی ہے بالکل اسی طرح جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

"جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے"۔

یعنی جو شخص یہ عمل کرے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اسی طرح حدیث میں یہ بات بھی منقول ہے "ماں جنت کا ایک دروازہ ہے"۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہاں مراد یہ ہے کہ ماں کی فرمانبرداری انسان کو جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ "میرے گھر" سے مراد تمام ازواجِ مطہرات کے گھر نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک بھی بنی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"منبر اور عائشہ کے گھر کے درمیان کی جگہ جنت کا ایک باغ ہے"۔

اس روایت کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

یہ بات علامہ ابن حجر نے بیان کی ہے۔

695 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِيْ هٰذَا رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ".

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

695-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18235) .

"میرے اس منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں"۔

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: لفظ رواتب لفظ راتبہ کی جمع ہے۔ جو لفظ رتب سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب نصب ہوں ہے۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے: اس مقام پر جو زمین کا حصہ ہے جہاں یہ منبر موجود ہے وہ حصہ جنت سے تعلق رکھتا ہے کہ یہ منبر کے یہ پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں۔ یا یہ مفہوم ہو سکتا ہے کہ انہیں جنت میں منتقل کر دیا جائے گا۔

•••——•••——•••

8 - باب ذِكْرِ الْمَسْجِدِ الَّذِىْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى .

باب: اس مسجد کا تذکرہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے

696 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِىْ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ تَمَارٰى رَجُلَانِ فِى الْمَسْجِدِ الَّذِىْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَّقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ مَسْجِدِىْ هٰذَا".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں بحث ہوگئی، جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی تھی (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔ اس شخص نے کہا: یہ مسجد قبا ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: اس سے مراد مسجد نبوی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد میری یہ مسجد ہے۔

شرح

اس روایت میں سورہ توبہ کی آیت 19 کے مراد اور مفہوم کا تعین ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وہ مسجد کہ پہلے ہی دن جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی وہ اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ تم اس میں قیام کرو۔"

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی تحریر کرتے ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بارے میں نص کہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی اور جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ اس سے مراد مسجد نبوی ہے۔

اور اس کے ذریعے ان حضرات کی تردید ہو جاتی ہے جو بعض مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس سے مراد مسجد قبا ہے۔ شیخ عراقی نے شرح ترمذی میں یہ بات تحریر کی ہے۔ احادیث میں بعض ایسی روایات بھی منقول ہیں جو اس بات پر دلالت

696-اخرجه مسلم في الحج، باب بيان ان المسجد الذي اسس على التقوى هو مسجد النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة (الحديث 514) بمعناه . واخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة التوبة) (الحديث 3099) . واخرجه النسائي في التفسير: سورة التوبة، قوله تعالى: (لمسجد اسس على التقوى من اول يوم احق ان تقوم فيه) (الحديث 248) . تحفة الاشراف (4118) .

کرتی ہیں اس سے مراد مسجد قبا ہے، تاہم یہ حدیث ترجیح رکھتی ہے اور زیادہ صریح ہے۔

ابن عطیہ کہتے ہیں: اس واقعے کے ساتھ جو تفصیل زیادہ مناسبت رکھتی ہے وہ یہی ہے کہ اس سے مراد مسجد قبا ہو۔

عراقی کہتے ہیں: لیکن ابن عطیہ کو علم حدیث میں مہارت حاصل نہیں تھی۔ (جس کی وجہ سے انہوں نے یہ رائے دی تھی)

9 - باب فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَّالصَّلَاةِ فِيْهِ .

باب: مسجد قبا اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

697 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِىْ قُبَاءً رَاكِبًا وَّمَاشِيًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) سوار ہو کر اور (بعض اوقات) پیدل مسجد قبا تشریف لایا کرتے تھے۔

شرح

قبا ایک بستی کا نام ہے یہاں انصار کے گھرانے آباد تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول مبارک تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات سوار ہو کر اور کبھی پیدل بھی قبا تشریف لے جایا کرتے تھے۔

698 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِرْمَانِىِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ اَبِىْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ خَرَجَ حَتّٰى يَاْتِىَ هٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيْهِ كَانَ لَهٗ عِدْلَ عُمْرَةٍ".

☆☆ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے، کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص (اپنے گھر سے) نکلے اور اس مسجد تک آئے (یعنی) مسجد قبا تک آئے اور وہاں نماز ادا کرے تو اسے عمرہ کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے"۔

شرح

اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد قباء کی فضیلت بیان کی ہے: کہ مسجد قباء میں بطور خاص جا کر نماز ادا کرنا عمرے کے برابر اجر و ثواب رکھتا ہے۔

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: یہاں روایت میں استعمال ہونے والے لفظ "عدل" میں عین پر زیر بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

697-اخرجه مسلم في الحج، باب فضل مسجد قباء، و فضل الصلاة فيه و زيارته (الحديث 518) . تحفة الأشراف (7239) .

698-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الصلاة في مسجد قباء (الحديث 1412) بنحوه . تحفة الاشراف (4657) .

اور زبر بھی پڑھی جا سکتی ہے اور اس کا مطلب مثل (مانند ہونا) ہے۔

ایک قول کے مطابق اگر عین پر زبر پڑھی جائے تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو اس کی جنس سے تعلق رکھتی ہو اور اس کی مانند ہو اور اگر عین پر زیر پڑھی جائے تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو اس کی مانند ہو لیکن اس کی جنس سے تعلق نہ رکھتی ہو۔

اور ایک قول کے مطابق اس کے برعکس مفہوم ہوگا تاہم زیادہ مناسب یہ ہے کہ اگر زبر پڑھی جائے تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو حسی اعتبار سے اس کے مشابہ ہو اور اگر اس پر زبر پڑھی جائے تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو معنوی اعتبار سے اس کے مساوی ہو۔

اس حدیث سے اس بات کا حکم ثابت ہو جاتا ہے کہ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ مسجد قبا کی زیارت کے لئے بھی جایا جا سکتا ہے اور وہاں جا کر نماز ادا کرنا اضافی فضیلت کا باعث بنتا ہے۔

اس روایت کے ذریعے ان حضرات کے نظریے کی تردید ہو جاتی ہے جو اس بات کے قائل ہیں: تین مساجد کے علاوہ اور کسی بھی مسجد کی طرف سفر نہیں کیا جا سکتا۔ اور کسی بھی جگہ کی طرف سفر نہیں کیا جا سکتا۔

جیسا کہ اگلی روایت میں یہی بات منقول ہے اور پھر وہ حضرات اس روایت کی بنیاد پر یہ فتویٰ دیتے ہیں نعوذ باللہ نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کی طرف سفر کرنا معصیت ہوگا حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔

10 - باب مَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَيْهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ

باب: تین مساجد کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے

699 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِيْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے: مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ"۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

یہاں نفی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے لیکن مراد ممانعت ہے۔ یعنی ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر نہیں کیا جا سکتا۔ روایت کے متن میں استعمال ہونے والے رحال لفظ "رحل" کی جمع ہے اور رحل اونٹ کے لئے وہی حیثیت رکھتی ہے جو

699- اخرجه البخاري في فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، باب فضل الصلاة في مسجد مكة و المدينة (الحديث 1189) . واخرجه مسلم في الحج، باب لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد (الحديث 511) . واخرجه ابو داؤد في المناسك (الحج)، باب في اتيان المدينة (الحديث 2033) . تحفة الاشراف (13130) .

گھوڑے کے لئے زین حیثیت رکھتی ہے (یعنی یہ اونٹ کے پالان کو کہا جاتا ہے)

اور پالان باندھنے کو سفر کرنے کے کنایہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ اس کے لئے لازم ہے۔

اسی حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: کہ مساجد میں سے صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے جہاں تک علم کے حصول، علماء اور نیک لوگوں کی زیارت یا تجارت وغیرہ کی غرض سے کئے جانے والے سفر کا تعلق ہے' تو وہ اس ممانعت کے حکم میں داخل نہیں ہوگا۔ اسی طرح سفر کئے بغیر دوسری مساجد کی زیارت کرنا بھی اس میں داخل نہیں ہوگا۔ جیسے اہل مدینہ مسجد قباء کی زیارت کے لئے جا سکتے ہیں۔ تو یہ چیز ممانعت کے حکم میں داخل نہیں ہوگی۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اس روایت کی بنیاد پر شیخ تقی الدین ابن تیمیہ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر نہیں کیا جا سکتا لیکن علماء نے ان کے اس فتویٰ کو قبول نہیں کیا' بلکہ بڑی شد و مد کے ساتھ ان کے اس موقف کی تردید کی گئی۔

ہمارے زمانے میں سعودی عرب میں چونکہ شیخ ابن تیمیہ کے نظریات کے قائلین سرکاری عہدوں پر فائز ہیں۔ اس لئے وہاں بڑی شدت کے ساتھ اس بات کی ممانعت کی جاتی ہے کہ کوئی مسلمان نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی طرف رخ کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے یا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ درود و سلام پیش کرے۔ اس بارے میں سعودی عرب کے مفتی اعظم سے لے کر مسجد نبوی کے انتظامی امور سے متعلق افراد تک سب ایک ہی [illegible] میں رنگے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر ہمارے یہاں کے کچھ مہربان بھی سوال اٹھاتے نظر آتے ہیں' آیا مسجد نبوی میں حاضر ہونے کے بعد روضہ مبارک کی طرف رخ کر کے دعا مانگی جا سکتی ہے؟ یا نہیں مانگی جا سکتی؟ ہدیہ درود و سلام پیش کیا جا سکتا ہے؟ یا نہیں کیا جا سکتا؟

ہمارے سامنے جب اس طرح کا کوئی سوال رکھا جائے تو ہم یہ گزارش کرتے ہیں' سعودی عرب کا مفتی اعظم بلاشبہ ریاست کے سب سے بڑے مذہبی منصب پر فائز ہے اور اسے سعودی بادشاہوں تک رسائی حاصل ہے۔ اسلامی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کرتے ہوئے وہ سب سے زیادہ زور اس بات پر دیتا ہے کہ مسلمانوں کو شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہئے اور پھر وہ اپنے گمان میں یہ سمجھتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک پر سلام پیش کرنے کے لئے جانا بھی اس شرک یا بدعت میں شامل ہے۔ مسلمانوں کو اس سے روکنے کے لئے پوری کوششیں کی جاتی ہیں۔

یہاں ہم صرف ایک سوال اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ کہ جب پاکستانی حکومت کا کوئی بڑا نمائندہ یعنی صدر یا وزیراعظم مسجد نبوی کی زیارت کے لئے جاتے ہیں تو پھر ان کے لئے روضہ مبارک کی جالیاں کیوں کھول دی جاتی ہیں؟

اگر روضہ مبارک کی طرف رخ کر کے دعا مانگنا یا درود شریف پیش کرنا شرک یا بدعت کے زمرے میں آتا ہے' تو پھر مختلف ممالک کے صدور اور وزراء اعظم اور بادشاہوں اور سرکاری عمائدین کو اس کی اجازت کیوں دی جاتی ہے؟

کیونکہ جو عمل شرک یا بدعت ہے وہ کسی ملک کے صدر یا بادشاہ کے لئے بھی شرک یا بدعت ہوگا اور عام مسلمان کے لئے بھی

شرک یا بدعت ہوگا۔ سعودی عرب کا مفتی اعظم، مسجد نبوی کے انتظامیہ اس شرک یا بدعت کو خاموشی سے کیوں برداشت کرتے ہیں
اور اگر یہ شرک اور بدعت نہیں ہے تو پھر وہ کیوں عام مسلمانوں پر شرک یا بدعت کا الزام عائد کرتے ہیں؟

11 - باب اِتِّخَاذِ الْبِيَعِ مَسَاجِدَ .

باب: گرجا کو مسجد بنالینا

700 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُلَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُوْرِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ فِيْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ "اخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوْا بِيعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِدًا ." قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرُّ شَدِيْدٌ وَالْمَاءَ يَنْشُفُ . فَقَالَ "مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا طِيْبًا ." فَخَرَجْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيْهِ بِالْاَذَانِ . قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّءٍ فَلَمَّا سَمِعَ الْاَذَانَ قَالَ دَعْوَةُ حَقٍّ . ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تِلَاعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ .

☆☆ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ وفد کی شکل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا: ہمارے علاقے میں ایک گرجا ہے' ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ گزارش بھی کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وضو کا بچا ہوا کچھ پانی بھی ہمیں عنایت کریں' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا' اس کے ذریعے وضو کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کر کے وہ پانی ایک برتن میں انڈیل دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کی کہ تم لوگ چلے جاؤ' جب تم اپنے علاقے میں پہنچو تو اس گرجا کو توڑ دینا اور اس گرجا کی جگہ پر اس پانی کا چھڑکاؤ کرنا' پھر اس جگہ مسجد بنالینا۔ ہم نے عرض کی: ہمارا علاقہ بہت دور ہے اور گرمی بہت زیادہ ہے (وہاں پہنچنے تک) پانی خشک ہو جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں دوسرا پانی ملا لینا' چونکہ اس کے نتیجے میں اس کی پاکیزگی میں اضافہ ہی ہوگا۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور اپنے شہر آ گئے۔ ہم نے اس گرجا کو توڑ دیا' پھر ہم نے اس کی جگہ وہ پانی چھڑکا اور اس جگہ مسجد بنالی۔ وہاں ہم نے اذان دی' وہاں کا راہب "طے" قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا' جب اس نے اذان سنی تو وہ بولا: یہ حق کی دعوت ہے۔ پھر وہ ہمارے علاقے کے ایک ٹیلے کی طرف چلا گیا' اس کے بعد وہ ہمیں کبھی نظر نہیں آیا۔

شرح

امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں یہ ترجمۃ الباب قائم کیا ہے' جس میں انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں: "گرجے میں نماز ادا کرنا"

700-انفرد بہ النسائی . تحفۃ الاشراف (5028) .

اس ترجمۃ الباب کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی تحریر کرتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ یہ باب اس حکم کے بیان میں ہے کہ گرجے میں یا یہودیوں کی عبادت گاہ کنیسہ میں نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے۔

علامہ عینی نے اس موضوع پر تفصیل سے بحث کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے۔ ہمارے نزدیک گرجا میں نماز ادا کرنا مستحسن نہیں ہے۔

جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہم تصویروں کی وجہ سے تمہارے گرجے میں داخل نہیں ہوں گے۔

اس کے بعد علامہ عینی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس واقعے کے بارے میں حوالہ جات نقل کئے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور روایت بھی نقل کی ہے جو انہوں نے ابن ابی شیبہ کے حوالے سے نقل کی ہے' جس میں یہ بات منقول ہے۔ اہل نجران نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا اور یہ بات بیان کی کہ پورے علاقے میں سب سے بہترین اور صاف ستھری جگہ گرجا ہے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے دھو کر وہاں نماز ادا کر لیا کرو۔

اس کے علاوہ علامہ عینی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ گرجا میں نماز ادا کر لیتے تھے البتہ اگر کسی گرجا میں تصویریں لگی ہوں تو وہاں نماز ادا نہیں کرتے تھے[1]۔

12 - باب نَبْشِ الْقُبُوْرِ وَاتِّخَاذِ اَرْضِهَا مَسْجِدًا .

باب: قبروں کو اکھیڑ کر اس زمین پر مسجد بنالینا

701 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِيْ عُرْضِ الْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُوْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَقَامَ فِيْهِمْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى مَلَاٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا مُتَقَلِّدِيْ سُيُوْفِهِمْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَاَبُوْ بَكْرٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - رَدِيْفُهُ وَمَلَاٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتّٰى اَلْقٰى بِفِنَاءِ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَكَانَ يُصَلِّيْ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْمَسْجِدِ فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَاٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوْا فَقَالَ "يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُوْنِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا ." قَالُوْا وَاللّٰهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

[1] عمدۃ القاری' کتاب نماز کا بیان' باب گرجا میں نماز ادا کرنا

701-اخرجہ البخاري في الصلاة، باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية و يتخذ مكانها مساجد (الحديث 428)، و في فضائل المدينة، باب حرم المدينة (الحديث 1868) مختصراً، و في مناقب الانصار، باب مقدم النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه المدينة (الحديث 3932) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ابتناء مسجد النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 9) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في بناء المسجد (الحديث 453 و 454) . واخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب ابن يجوز بناء المساجد (الحديث 742) بمعناه . والحديث عند: البخاري في البيوع، باب صاحب السلعة احق بالسوم (الحديث 2106)، و في الوصايا، باب اذا وقف جماعة ارضا مشاعًا فهو جائز (الحديث 2771)، و باب وقف الارض للمسجد (الحديث 2774)، و باب اذا قال الواقف لا نطلب ثمنه الا الى الله فهو جائز (الحديث 2779) . تحفة الاشراف (1691) .

قَالَ أَنَسٌ وَكَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خَرِبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے ایک کنارے پر آباد ایک قبیلے میں پڑاؤ کیا' جس کا نام بنوعمرو بن عوف تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں چودہ دن گزارے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونجار کے افراد کی طرف پیغام بھیجا' وہ لوگ اپنی تلواریں گلے میں لٹکا کر آ گئے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ بنونجار کے افراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کیا' پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جہاں نماز کا وقت ہو جاتا تھا' وہیں نماز ادا کرلیا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے باڑے میں بھی نماز ادا کر لیتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونجار کے افراد کو بلایا' وہ لوگ آئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اے بنونجار! اپنا یہ باغ مجھے فروخت کر دو! انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی قیمت حاصل نہیں کرنا چاہتے' یہ اللہ کے نام پر (ہماری طرف سے وقف ہے)''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس باغ میں مشرکین کی قبریں تھیں' کسی عمارت کے کھنڈرات تھے اور کھجور کے درخت تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت مشرکین کی قبروں کو اکھاڑ دیا گیا' کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا گیا اور کھنڈرات کو برابر کر دیا گیا (یعنی منہدم کر دیا گیا)۔

صحابہ کرام نے قبلہ کی سمت میں مسجد (کی دیوار) میں کھجور کے تنوں کو ایک صف کے اندر لگا دیا' جبکہ دونوں اطراف میں پتھر سے بنی ہوئی دیواریں بنائیں۔ یہ حضرات پتھر منتقل کرتے ہوئے رجز کے طور پر یہ اشعار پڑھتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ تھے' یہ لوگ یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے' تو انصار اور مہاجرین کی مدد کر''۔

شرح

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک ترجمۃ الباب یہ نقل کیا ہے' ''کیا زمانہ جاہلیت کے مشرکین کی قبروں کو اکھاڑ کے اس جگہ مساجد بنائی جاسکتی ہیں؟''

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ ترجمۃ الباب سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ مشرکین کی

قبروں کو اکھاڑنا جائز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا کوئی احترام نہیں ہے اور اس ترجمۃ الباب سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ مشرکین کے علاوہ کسی اور کی قبر کو اکھاڑنا جائز نہیں ہوگا خواہ وہ انبیاء کی ہوں یا عام مسلمانوں کی ہوں کیونکہ اس صورت میں ان کی اہانت لازم ہوگی اور یہ جائز نہیں ہے کیونکہ مسلمان کا احترام زندگی یا موت کسی بھی حال میں ختم نہیں ہو تا۔

اس کے بعد علامہ عینی نے آگے چل کر یہ بات بھی تحریر کی ہے۔ آپ یہ بات جان لیں علماء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا قبرستان میں نماز ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ تو امام احمد بن حنبل کے نزدیک قبرستان میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ انہوں نے اس بارے میں کوئی فرق نہیں کیا ہے کہ قبر کو پاٹ دیا گیا ہو یا پاٹا نہ گیا ہو اور اس میں بھی کوئی فرق نہیں ہے کہ آدمی نے نجاست سے بچنے کے لئے یا اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے قبرستان کی زمین پر کوئی کپڑا وغیرہ بچھا دیا ہو اور اس میں بھی کوئی فرق نہیں ہوگا کہ آدمی عین قبروں کے درمیان میں نماز ادا کر رہا ہو یا قبرستان میں ایسی جگہ نماز ادا کر رہا ہو جو قبروں سے ہٹ کر ہو جیسے اس پر ہو یا بلند جگہ ہو۔

فقیہ ابوثور فرماتے ہیں: حمام اور قبرستان میں نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قبرستان میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اکھاڑی گئی قبر اور اکھاڑے بغیر قبر میں فرق کیا ہے۔[1]

13 - باب النَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ .

باب: قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

702 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَيُونُسَ قَالَا قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ "لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ".

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم یہ بات روایت کرتے ہیں' کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا ہوئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر مبارک اپنے چہرے پر لے لیتے' پھر جب اُلجھن محسوس ہوتی' تو اُسے چہرے سے ہٹا لیتے' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

[1] عمدۃ القاری' کتاب نماز کا بیان۔ باب: کیا مشرکین کی قبریں اکھاڑی جاسکتی ہیں؟

702- اخرجه البخاري في الصلاة، باب 55 . (الحديث 436)، و في احاديث الانبياء، باب ما ذكر عن بني اسرائيل (الحديث 3454)، و في المغازي، باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم و وفاته (الحديث 4444)، و في اللباس، باب الاكسية و الخمائص (الحديث 5816) . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن بناء المساجد على القبور و اتخاذ الصور فيها و النهي عن اتخاذ القبور مساجد (الحديث 22) . تحفة الاشراف (5842 و 16310) .

"اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے کہ ان لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا تھا"۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سیوطی یہ بات تحریر کرتے ہیں اس حدیث پر یہ اشکال پیش ہوتا ہے کہ اس حدیث میں عیسائیوں کا بھی تذکرہ ہے حالانکہ ان کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو انتقال ہی نہیں ہوا تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد انبیائے کرام اور ان کے اکابر پیروکار بھی ہوں اور صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا گیا ہو۔ اس کی تائید صحیح مسلم کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے۔

"کہ وہ لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنالیتے تھے"۔

یا یہ ہوسکتا ہے کہ قبروں کو مسجد بنانے کا یہ عمل یہودیوں کی طرف سے بدعت کے طور پر ہو اور عیسائیوں کی طرف سے ان کی پیروی کے طور پر ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ عیسائی ان تمام انبیاء کی قبروں کی تعظیم کیا کرتے تھے جن کی یہودی تعظیم کیا کرتے تھے۔

703 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ وَاُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَاَتَاهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اُولٰئِكَ اِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوْا تِلْكَ الصُّوَرَ اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ سیّدہ اُم حبیبہ اور سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہما نے ایک کنیسہ کا ذکر کیا' جو ان دونوں خواتین نے حبشہ میں دیکھا تھا' اس میں تصویریں بھی لگی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

"وہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان کے درمیان کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تھا تو یہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنادیتے تھے اور ان کی اس طرح کی تصویریں بنالیا کرتے تھے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ لوگ بدترین مخلوق ہوں گے"۔

14 - باب الْفَضْلِ فِيْ اِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ .

باب: مساجد کی طرف آنے کی فضیلت

704 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ

703-اخرجه البخاري في الصلاة، باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية و يتخذ مكانها مساجد (الحديث 427)، و في مناقب الانصار، باب هجرة الحبشة (الحديث 3873) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن بناء المساجد على القبور و اتخاذ الصور فيها و النهي عن اتخاذ القبور مساجد (الحديث16) . تحفة الاشراف (17306) .

704-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14947) .

جَارِيَةَ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلٰى مَسْجِدِهٖ فَرِجْلٌ تُكْتَبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَمْحُوْ سَيِّئَةً ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب بندہ مسجد جانے کے لیے گھر سے نکلتا ہے' تو ایک قدم پر اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک قدم پر اس کے ایک گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے"۔

15 - باب النَّهْيِ عَنْ مَّنْعِ النِّسَآءِ مِنْ اِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ

باب: خواتین کو مسجد میں آنے سے روکنے کی ممانعت

705 - حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا".

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کسی شخص کی بیوی اس سے مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ اُسے نہ روکے"۔

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حدیث کا حکم مقید ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ جب عورت نے خوشبو نہ لگائی ہو اور زیب و زینت اختیار نہ کی ہو اس وقت وہ مسجد جاسکتی ہے ورنہ اس کا شوہر اسے مسجد جانے کے لئے اجازت نہیں دے گا لیکن جب کوئی عورت جائز طریقے کے ساتھ مسجد جانے کے لئے گھر سے نکلتی ہے تو اس کی اجازت دی جائے گی۔

اور خواتین کے لئے بھی یہ بات مناسب ہے کہ انہیں کوشش یہی کرنی چاہئے کہ وہ گھر میں نماز ادا کریں کیونکہ ان کا گھر میں نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

لیکن جب کوئی عورت شرعی طریقے سے گھر سے پردہ کر کے مسجد کے لئے نکلتی ہے' تو پھر مناسب یہ ہے کہ اس کا شوہر اسے منع نہ کرے۔

جن فقہاء نے خواتین کے لئے مسجد جانے کی ممانعت کا فتویٰ دیا ہے انہوں نے زمانے کے حالات کے پیش نظر یہ فتویٰ دیا ہے۔

705-اخرجه البخاري في النكاح، باب استئذان المراة زوجها في الخروج الى المسجد وغيره (الحديث 5238) . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد اذا لم يترتب عليه فتنة و انها لا تخرج مطيبة (الحديث 134) . تحفة الاشراف (6823) .

16 - باب مَنْ يُمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: کس شخص کو مسجد میں آنے سے روکا جائے گا؟

706 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ". قَالَ اَوَّلَ يَوْمٍ "الثُّوْمِ". ثُمَّ قَالَ "الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسَاجِدِنَا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ".

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص اس درخت میں سے کچھ کھالیتا ہے''۔

(راوی کہتے ہیں:) پہلے دن انہوں نے لہسن کا ذکر کیا' پھر انہوں نے لہسن' پیاز اور گندنا کا ذکر کیا (یعنی یہ راوی کے الفاظ ہیں)۔

''تو ایسا شخص ہماری مساجد کے قریب نہ آئے' کیونکہ جس چیز سے انسانوں کو اذیت محسوس ہوتی ہے' اس سے فرشتوں کو بھی اذیت محسوس ہوتی ہے''۔

شرح

جس شخص نے لہسن یا پیاز یا گندنہ یا اس طرح کی کوئی اور بودار چیز کھائی ہو اور اس کی بو اس شخص کے منہ میں باقی ہو اس کے لئے یہ بات مکروہ ہے کہ وہ کسی ضرورت کے بغیر مسجد میں داخل ہو۔

اس کی دلیل وہ روایات ہیں جن میں نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کے پھل کھا کر مسجد میں آنے سے منع کیا ہے۔

احناف کے نزدیک ایسی صورت حال میں اس شخص کا مسجد میں آنا مکروہ تحریمی ہے' تاہم مالکیوں کے نزدیک ایسا کرنا مطلق طور پر حرام ہے۔

17 - باب مَنْ يُخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: کس شخص کو مسجد سے نکال دیا جائے گا؟

707 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ

706-اخرجه البخاري في الاذان، باب ما جاء في الثوم النيء و البصل و الكراث (الحديث 854) مختصراً . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب نهي من اكل ثومًا او بصلًا او كراثًا او نحوها (الحديث 74) و (الحديث 75) مختصراً . واخرجه الترمذي في الاطعمة، باب ما جاء في كراهية اكل الثوم و البصل (الحديث 1806) . تحفة الاشراف (2447) .

707-اخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب نهي من اكل ثومًا او بصلًا او كراثًا او نحوها (الحديث 78) مطولاً . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من اكل الثوم فلا يقربن المسجد (الحديث 1014)، و في الاطعمة، باب اكل الثوم و البصل و الكراث (الحديث 3363) . والحديث عند: مسلم في الفرائض، باب ميراث الكلالة (الحديث 9) . والنسائي في التفسير: سورة النساء، قوله تعالى: (يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة) (الحديث 155) و ابن ماجه في الفرائض، باب الكلالة (الحديث 2726) . تحفة الاشراف (10646) .

بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا اُرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلُ وَالثُّوْمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ اَمَرَ بِهٖ فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ اَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا.

★★ معدان بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم لوگ ان دو درختوں کا پھل کھالیتے ہو' جبکہ میں ان دونوں کو خبیث سمجھتا ہوں' وہ پیاز اور لہسن ہے''۔

مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے' کہ جب آپ ﷺ کو کسی شخص سے اس کی بو محسوس ہوتی تھی' تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت اس شخص کو مسجد سے نکال کے بقیع بھیج دیا جاتا تھا تو جو شخص ان دونوں کو کھاتا ہے (یا کھانا چاہتا ہے) وہ انہیں اچھی طرح پکا کر ان کی بو زائل کر دے۔

18 - باب ضَرْبِ الْخِبَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد میں خیمہ لگانا

708 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّعْتَكِفَ فِيْهِ فَاَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاَمَرَ فَضُرِبَ لَهٗ خِبَاءٌ وَّاَمَرَتْ حَفْصَةُ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَاَتْ زَيْنَبُ خِبَاءَهَا اَمَرَتْ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "آلْبِرَّ تُرِدْنَ". فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ.

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے جب اعتکاف کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اس جگہ تشریف لے جایا کرتے تھے جہاں آپ ﷺ نے اعتکاف میں بیٹھنا ہوتا ہے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا' تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت آپ ﷺ کے لیے خیمہ لگا دیا گیا' پھر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی ہدایت کے تحت ان کے لیے بھی ایک خیمہ لگا دیا گیا' جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے خیمے کو دیکھا تو ان کے حکم کے تحت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے لیے بھی ایک خیمہ لگا دیا گیا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے (اپنی ازواج کے ان خیموں) کو ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا اس کے ذریعے انہوں نے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟''

708-اخرجه البخاري في الاعتكاف، باب اعتكاف النساء (الحديث 2033)، و باب الاخبية في المسجد (الحديث 2034) مختصراً، وباب الاعتكاف في شوال (الحديث 2041) بنحوه، و باب من اراد ان يعتكف ثم بدا له ان يخرج (الحديث 2045) بنحوه . واخرجه مسلم في الاعتكاف، باب متى يدخل من اراد الاعتكاف في معتكفه (الحديث 6) بنحوه . واخرجه ابو داوٗد في الصوم، باب الاعتكاف (الحديث 2464) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في الصيام، باب ما جاء فيمن يبتدیء الاعتكاف، وقضاء الاعتكاف (الحديث 1771) . والحديث عند: الترمذي في الصوم، باب ما جاء في الاعتكاف (الحديث 791) . تحفة الاشراف (17930) .

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس رمضان میں اعتکاف نہیں کیا' بلکہ آپ ﷺ نے شوال میں ایک عشرے کا اعتکاف کیا۔

709 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ رَمْيَةً فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُوْدَهُ مِنْ قَرِيْبٍ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ (بن معاذ) زخمی ہو گئے انہیں قریش کے ایک فرد نے بازو کی مخصوص رگ پر تیر مارا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ لگوا دیا تاکہ قریب سے ہی ان کی عیادت کرلیا کریں۔

19 - باب اِدْخَالِ الصِّبْيَانِ الْمَسَاجِدَ

باب: بچوں کو مسجد میں لے کر آنا

710 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ وَاُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا فَصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَضَعُهَا اِذَا رَكَعَ وَيُعِيْدُهَا اِذَا قَامَ حَتّٰى قَضٰى صَلَاتَهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ بِهَا .

★★ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے حضرت ابوالعاص بن ربیع رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا کو اُٹھایا ہوا تھا' ان کی

709-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الخيمة في المسجد للمرضى و غيرهم (الحديث 463) مطولاً، و في المغازي، باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الاحزاب و مخرجه الى بني و محاصرته اياهم (الحديث 4122) مطولاً . و اخرجه مسلم في الجهاد و السير، باب جواز قتال من نقض العهد و جواز انزال اهل الحصن على حكم حاكم عدل اهل للحكم (الحديث 65) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب في العيادة مرارًا (الحديث 3101) . والحديث عند: البخاري في مناقب الانصار، باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه الى المدينة (الحديث 3901) ، و في المغازي، باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الاحزاب و مخرجه الى بني قريظة و محاصرته اياهم (الحديث 4117) . تحفة الاشراف (16978) .

710-اخرجه البخاري في الادب، باب رحمة الولد و تقبيله و معانقته (الحديث 5996) مختصراً . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز حمل الصبيان في الصلاة (الحديث 42 و 43) بمعناه . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب العمل في الصلاة (الحديث 918 و الحديث 919 و 920) بمعناه . و اخرجه النسائي في الامامة . ما يجوز للامام من العمل في الصلاة (الحديث 826)، و في السهو، حمل الصبايا في الصلاة و وضعهن في الصلاة (الحديث 1204) . و الحديث عند: البخاري في الصلاة، باب اذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة (الحديث 516) . و مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز حمل الصبيان في الصلاة (الحديث 41) . و ابي داؤد في الصلاة، باب العمل في الصلاة (الحديث 917) . و النسائي في السهو، حمل الصبايا في الصلاة و وضعهن في الصلاة (الحديث 1203) تحفة الاشراف (12124) .

والدہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی تھیں (یعنی وہ خود نبی اکرم ﷺ کی نواسی تھیں) وہ چھوٹی سی بچی تھی' نبی اکرم ﷺ نے انہیں اُٹھایا ہوا تھا' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کرنا شروع کی تو آپ ﷺ نے انہیں اپنے کندھے پر اُٹھایا' جب آپ ﷺ رکوع میں گئے' تو آپ ﷺ نے انہیں نیچے اتار دیا' پھر جب آپ ﷺ دوبارہ کھڑے ہوئے' تو آپ ﷺ نے انہیں پھر اُٹھالیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اسی طرح اپنی نماز مکمل ادا کی۔

شرح

حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سیوطی تحریر کرتے ہیں سیدہ اُمامہ رضی اللہ عنہا کے والد حضرت ابوالعاص رحمۃ اللہ علیہ کا نام لقیط تھا جبکہ ان کے نام کے بارے میں دیگر اقوال بھی موجود ہیں۔ انہوں نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا اور ہجرت کرکے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی (اور حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی اہلیہ) سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح کو برقرار رکھا تھا اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے ان کی زوجیت میں ہی انتقال فرمایا۔

نبی اکرم ﷺ نے ان کی مصاہرت (یعنی دامادی کے رشتے کی) بڑی تعریف کی ہے۔

حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوا تھا۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ بعض مالکیہ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

بعض مالکی اس بات کے قائل ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے جبکہ بعض نے یہ کہا ہے یہ ضرورت کے پیش نظر تھا لیکن یہ تمام دعوے درست نہیں ہیں اور قابل قبول بھی نہیں ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کے لئے دلیل بھی موجود نہیں ہے اور حدیث میں ایسی کوئی بات مذکور نہیں ہے جو شریعت کے قواعد کے خلاف ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان پاک ہوتا ہے اس کے پیٹ میں جو کچھ موجود ہے وہ معاف ہے۔ بچوں کے کپڑے اور ان کے جسم کو بھی طہارت پر محمول کیا جائے گا جب تک اس بات کا یقین نہیں ہو جاتا کہ ان پر نجاست لگی ہوئی ہے۔

اور نماز کے دوران کوئی عمل کر لینے سے نماز باطل نہیں ہو جاتی ہے جبکہ وہ عمل تھوڑا ہو یا متفرق طور پر کیا گیا ہو۔

شرعی دلائل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے ایسا عمل اس لئے کیا ہے تاکہ جواز کو بیان کیا جاسکے۔

20 - باب رَبْطِ الْاَسِيْرِ بِسَارِيَةِ الْمَسْجِدِ

باب: قیدی کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھنا

711 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرُبِطَ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ . مُخْتَصَرٌ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی سمت ایک چھوٹی مہم بھجوائی تو وہ لوگ بنوحنیفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو پکڑ کر لائے' جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا' جو اہل یمامہ کا سردار تھے' تو اُسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

21 - باب اِدْخَالِ الْبَعِيْرِ الْمَسْجِدَ

باب: اونٹ کو مسجد میں لے کے آنا

712 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَّسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹ پر بیٹھ کر (بیت اللہ) کا طواف کیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کیا تھا۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سیوطی نے یہ بات بیان کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا اس لئے کیا تھا کیونکہ اس کی ضرورت تھی تاکہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسک کا طریقہ کار سیکھ لیں۔

یہی وجہ ہے کہ بعض اہل علم نے اس طرز عمل کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت میں شمار کیا ہے اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر کسی قسم کی گندگی نہ لگی ہوئی ہو۔ اس لئے اس پر دوسرے کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

اسی حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان

"انہیں چاہیے کہ وہ طواف کریں۔"

میں انسانوں کو طواف کرنے کا حکم دیا ہے۔

711-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الاغتسال اذا اسلم و ربط الاسير ايضًا في المسجد (الحديث 462) مطولاً، و باب دخول المشرك المسجد (الحديث 369)، و في الخصومات، باب التوثق عن تخشى معرته (الحديث 2422) مطولاً، وباب الربط و الحبس في الحرم (الحديث 2423)، و في المغازي، باب و فد بني حنيفة، وحديث ثمامة بن اثال (الحديث 4372) مطولاً . واخرجه مسلم في الجهاد والسير، باب ربط الاسير، باب ربط الاسير و حبسه و جواز المن عليه (الحديث 59) مطولاً . واخرجه ابوداؤد في الجهاد، باب في الاسير يوثق (الحديث 2679) مطولاً . و الحديث عند: النسائي في الطهارة، تقديم غسل الكافر اذا اراد ان يسلم (الحديث 189) . تحفة الاشراف (13007) .

712-اخرجه البخاري في الحج، باب استلام الركن بالمحجن (الحديث 1607) . و اخرجه مسلم في الحج، باب جواز الطواف على بعير وغيره، و استلام الحجر بمحجن و نحوه للراكب (الحديث 253) . واخرجه النسائي في مناسك الحج، استلام الركن بالمحجن (الحديث 2954) . اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب من استلم الركن بمحجنه (الحديث 2948) . تحفة الاشراف (5837) .

اس لئے جانور کا طواف کرنا انسان کا نائب نہیں ہوسکتا البتہ ضرورت کے پیش نظر انسان کسی چیز پر سوار ہو کر طواف کرسکتا ہے۔

22 - باب النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِى الْمَسْجِدِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب: مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت اور جمعہ کی نماز سے پہلے حلقہ بنا کر (بیٹھنے کی ممانعت)

713 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِى الْمَسْجِدِ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن نماز (جمعہ سے پہلے) حلقہ بنا کر بیٹھنے سے اور مسجد میں خرید و فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

شرح

احناف اور مالکیوں کے نزدیک مسجد میں خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے۔

اور حنابلہ کے نزدیک ایسا کرنا حرام ہے۔

اگر کوئی شخص مسجد میں خرید و فروخت کر لیتا ہے' تو وہ معاہدہ باطل ہوگا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسجد میں کوئی چیز مانگنا مکروہ ہے۔

مالکیوں اور حنابلہ نے بھی اسے مکروہ قرار دیا ہے' تاہم ایسے شخص کو دینا جائز ہے۔

جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں: مسجد میں کوئی چیز مانگنا حرام ہے اور مسجد میں کسی مانگنے والے کو کوئی چیز دینا مکروہ ہے۔

23 - باب النَّهْيِ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِى الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں شعر سنانے کی ممانعت

714 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِى الْمَسْجِدِ.

713-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة (الحديث 1079) مطولاً . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية البيع و الشراء و انشاد الضالة و الشعر في المسجد (الحديث 322) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب ما يكره في المساجد (الحديث 749) مختصراً، و في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الحلق يوم الجمعة قبل الصلاة و الاحتباء و الامام يخطب (الحديث 1133) مختصراً . و الحديث عند: النسائي في المساجد، النهي عن تناشد الاشعار في المسجد (الحديث 714) ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب النهي عن انشاد الضوال في المسجد (الحديث 766) . تحفة الاشراف (8796) .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع کیا ہے۔

شرح

مسجد میں آپس کے لین دین کے بارے میں بحث کرنا مسجد میں آواز بلند کرنا گمشدہ چیز کا اعلان کرنا کرائے پر لینے دینے کے معاملات طے کرنا اور دیگر معاہدہ جات وغیرہ کرنا مکروہ ہے۔

یہاں امام نسائی نے مسجد میں اشعار سنانے کی ممانعت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس باب میں انہوں نے وضاحت کر دی ہے کہ اس سے مراد دنیاوی اشعار ہیں کیونکہ اگلی حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت حسان بن ثابت ؓ مسجد میں بیٹھ کر نبی اکرم ﷺ کی شان اور فضیلت میں کہے گئے اشعار سنایا کرتے تھے۔ یعنی نعت کے اشعار سنایا کرتے تھے۔ اس سے علماء نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے۔ دینی قسم کے اشعار مسجد میں سنائے جا سکتے ہیں البتہ دنیاوی قسم کے اشعار سنانا مکروہ ہوگا کیونکہ یہ بات مسجد کے آداب کے خلاف ہے۔

24 - باب الرُّخْصَةِ فِي إِنْشَادِ الشِّعْرِ الْحَسَنِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں اچھے اشعار پڑھنے کی اجازت

715 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ اَنْشَدْتُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَى اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ اَسَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اَجِبْ عَنِّي اللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ". قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ.

★★ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر ؓ، حضرت حسان بن ثابت ؓ کے پاس سے گزرے تو حضرت حسان ؓ مسجد میں لوگوں کو شعر سنا رہے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا، تو حضرت حسان ؓ بولے: میں نے اسی مسجد میں اشعار سنائے ہیں جبکہ اس وقت یہاں وہ ہستی موجود تھی جو آپ سے بہتر تھی، پھر حسان ؓ نے

714- اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة (الحديث 1079) بنحوه مطولاً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية البيع و الشراء وانشاد الضالة و الشعر في المسجد (الحديث 322) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب ما يكره في المساجد (الحديث 749) مطولاً . و الحديث عند: النسائي في المساجد، النهي عن البيع و الشراء في المسجد و عن التحلق قبل صلاة الجمعة (الحديث 713) . وابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب النهي عن انشاد الضوال في المسجد (الحديث 776)، و في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الحلق يوم الجمعة قبل الصلاة و الاحتباء و الامام يخطب (الحديث 1133) . تحفة الاشراف (8796) .

715- اخرجه البخاري في بدء الخلق، باب ذكر الملائكة (الحديث 3212) . واخرجه مسلم في فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه (الحديث 151) . واخرجه ابوداؤد في الادب، باب ما جاء في الشعر (الحديث 5013 و 5014) مختصراً . و الحديث عند: البخاري في الصلاة، باب الشعر في المسجد (الحديث 453)، و في الادب، باب هجاء المشركين (الحديث 6152) . و مسلم في فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه (الحديث 152) . تحفة الاشراف (3402) .

حضرت ابو ہریرہ ؓ کی طرف رخ کیا اور بولے: آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"(اے حسان!) تم میری طرف سے (کفار کو) جواب دو، اے اللہ! تو روح القدس کے ذریعے اس کی مدد کر"۔

تو حضرت ابو ہریرہ ؓ نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: مسجد میں شعر سنانے میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ وہ اشعار نبی اکرم ﷺ کی تعریف کے لئے ہوں اسلام یا حکمت کے بارے میں ہوں یا زہد یا اس قسم کے بھلائی کے کاموں کے بارے میں ہوں۔

اس کے بعد ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے وہی روایت نقل کی ہے جسے امام نسائی نے یہاں سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

جہاں تک مذموم شاعری کا تعلق ہے جیسے وہ شاعری جو کسی مسلمان کے ہجو پر مشتمل ہو یا اس میں شراب وغیرہ کی تعریف کی گئی ہو یا خواتین کا تذکرہ ہو یا کسی ظالم کی مدح سرائی کی گئی ہو یا کسی ممنوعہ کام کے ارتکاب پر فخر کا اظہار کیا گیا ہو یا اس طرح کی دیگر شاعری تو یہ حرام ہوگی۔

25 - باب النَّهْيِ عَنْ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے کی ممانعت

716 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا وَجَدْتَ".

★★ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص آیا، اس نے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا شروع کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں وہ چیز نہ ملے۔

26 - باب اِظْهَارِ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں اسلحہ ظاہر کرنا

717 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ - بَصْرِيٌّ - وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ

716- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2742) .

717- اخرجه البخاري في الصلاة، باب ياخذ بنصول النبل اذا مر في المسجد (الحديث 451)، و في الفتن، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (من حمل علينا السلاح فليس منا) (الحديث 7073) . واخرجه مسلم في البر و الصلة و الآداب، باب امر من مر بسلاح في مسجد او سوق او غيرهما من المواضع الجامعة للناس ان يمسك بنصالها (الحديث 120) . واخرجه ابن ماجه في الادب، باب من كان معه سهام فلياخذ بنصالها (الحديث 3777) . تحفة الاشراف (2527) .

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو اَسَمِعْتَ جَابِرًا يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خُذْ بِنِصَالِهَا" . قَالَ نَعَمْ .

★★ سفیان بیان کرتے ہیں' میں نے عمرو سے دریافت کیا' کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک شخص تیر لے کر مسجد سے گزرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا:

"تم اسے پھل کی طرف سے پکڑ کر رکھو"۔

تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں' سنت یہ ہے کہ جو شخص مسجد میں داخل ہو اور اس کے پاس ہتھیار موجود ہوں تو وہ اس ہتھیار کو پھل کی طرف سے پکڑے جیسے تیر کا پھل' نیزے کا سرا وغیرہ

اس کی دلیل وہی حدیث ہے جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے امام نسائی نے یہاں نقل کی ہے۔

27 - باب تَشْبِيكِ الْاَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا

718 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ لَنَا اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ قُلْنَا لَا . قَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا . فَذَهَبْنَا لِنَقُوْمَ خَلْفَهُ فَجَعَلَ اَحَدَنَا عَنْ يَمِيْنِهِ وَالْاٰخَرَ عَنْ شِمَالِهِ فَصَلّٰى بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَجَعَلَ اِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ .

★★ اسود بیان کرتے ہیں' میں اور علقمہ' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا ان لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ کھڑے ہو جاؤ' ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو انہوں نے ہم میں سے ایک کو دائیں طرف کھڑا کر دیا اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کر دیا اور کسی اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھانا شروع کر دی' جب وہ رکوع میں گئے' تو انہوں نے انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور انہیں دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا اور یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: مسجد میں گدی کے بل چت لیٹ جانا جائز ہے۔ اسی طرح ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لینا

718-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب الندب الى وضع الايدي على الركب في الركوع و نسخ التطبيق(الحديث 26 و27) مطولاً . و اخرجه النسائي في التطبيق، باب التطبيق (الحديث 1028) تحفة الاشراف (9164) .

بھی جائز ہے۔ کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث میں یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تمام کام کیے ہیں۔

719 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

28 - باب الْاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں چت لیٹنا

720 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى .

★★ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک پاؤں مبارک دوسرے پاؤں مبارک کے اوپر رکھا ہوا تھا۔

29 - باب النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں سونے (کا حکم)

721 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ عَزَبٌ لَا اَهْلَ لَهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مسجد نبوی میں ہی سو جایا کرتے تھے' اس وقت وہ جوان تھے اور غیر شادی شدہ تھے' ان کا گھر بار نہیں تھا۔

شرح

جہاں تک مسجد میں سونے کا تعلق ہے' تو شوافع کے نزدیک اس میں کوئی کراہت نہیں ہے کیونکہ صحیحین میں یہ روایت منقول

719-اخرجه مسلم في المساجد ، باب الندب الى وضع الايدي على الركب في الركوع و نسخ التطبيق (الحديث 26 و 27) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب وضع اليدين على الركبتين (الحديث 868) بنحوه . و اخرجه النسائي في التطبيق، باب التطبيق (الحديث 1028 و 1029) . تحفة الاشراف (9164 و 9165) .

720-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الاستلقاء في المسجد و مد الرجل (الحديث 475)، و في الادب، باب الاستلقاء و وضع الرجل على الاخرى (الحديث 5969) بنحوه . و في الاستئذان، باب الاستلقاء الحديث (6287) . واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب في اباحة الاستلقاء و وضع احدى الرجلين على الاخرى (الحديث 75 و 76) . واخرجه ابو داؤد في الادب، باب في الرجل يضع احدى رجليه على الاخرى (الحديث 4866) . واخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في وضع احدى الرجلين على الاخرى مستلقيًا (الحديث 2765) . تحفة الاشراف (5298) .

721-اخرجه البخاري في الصلاة، باب نوم الرجل في المسجد (الحديث 440) . تحفة الاشراف (8173) .

ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا کیا کرتے تھے۔

اسی طرح اصحاب صفہ کے بارے میں بھی یہ بات منقول ہے کہ یہ لوگ مسجد میں سوجایا کرتے تھے۔

عرینہ قبیلے کے لوگوں کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ مسجد میں سوتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایات منقول ہیں' یہ مسجد میں سو گئے تھے۔

ان کے علاوہ دیگر حضرات کے بارے میں بھی یہ بات منقول ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اجنبی (یعنی باہر سے آنے والے) لوگوں کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے شہر کے رہنے والوں کے لئے میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: مسجد میں سونا مکروہ ہے البتہ اجنبی شخص کو اور اعتکاف کرنے والے شخص کو اس کی اجازت ہوگی۔

امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ یہ کہتے ہیں: اگر کوئی شخص مسافر ہو یا مسافر کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو تو حرج نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مسجد کو رہائش گاہ بنالے یا قیلولہ کرنے کی جگہ بنالے تو یہ درست نہیں ہوگا۔

30 - باب الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں تھوک پھینکنا

722 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مسجد میں تھوک پھینکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے' کہ اُسے دفن کر دیا جائے''۔

31 - باب النَّهْيِ عَنْ اَنْ يَّتَنَخَّمَ الرَّجُلُ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوکنے کی ممانعت

723 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ "اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

722-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة و غيرها (الحديث 55) . اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 475) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 572) . تحفة الاشراف (1428) .

723-اخرجه البخاري في الصلاة، باب حك البزاق باليد من المسجد (الحديث 406) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها (الحديث 50) . تحفة الاشراف (8366) .

قِبَلَ وَجْهِهِ اِذَا صَلَّى".

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی سمت والی دیوار پر تھوک لگا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے صاف کر دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اپنے سامنے کی سمت میں ہرگز نہ تھوکے' کیونکہ جب انسان نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی سمت میں موجود ہوتا ہے''۔

32 - باب ذِكْرِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَنْ يَّبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ

باب: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنے سامنے یا اپنے دائیں طرف تھوکے

724 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ وَّنَهٰى اَنْ يَّبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اَوْ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَقَالَ "يَبْصُقُ عَنْ يَّسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى".

★★ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت بلغم لگا ہوا ملاحظہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری کے ذریعے اُسے صاف کیا اور اس بات سے منع کر دیا' کہ کوئی شخص (نماز کے دوران) اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف تھوکے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے بائیں طرف تھوک لے یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

33 - باب الرُّخْصَةِ لِلْمُصَلِّي اَنْ يَّبْصُقَ خَلْفَهُ اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِهِ

باب: نمازی کے لیے اس بات کی اجازت ہے' کہ وہ اپنے پیچھے یا اپنے بائیں جانب تھوک سکتا ہے

725 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا كُنْتَ تُصَلِّي فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَّمِيْنِكَ وَابْصُقْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ اِنْ كَانَ فَارِغًا وَّاِلَّا فَهٰكَذَا". وَبَزَقَ تَحْتَ رِجْلِهِ وَدَلَكَهُ.

724-اخرجه البخاري في الصلاة، باب حك المخاط بالحصى من المسجد (الحديث 408 و409) بنحوه، وباب لا يبصق عن يمينه في الصلاة (الحديث 410 و411) بنحوه، و باب ليبزق عن يساره او تحت قدمه اليسرى (الحديث 114) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها (الحديث 52). واخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب كراهية النخامة في المسجد (الحديث 761) . تحفة الاشراف (3997) .

725-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 478) بمعناه . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 571) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب المصلي يتنخم (الحديث 1021) مختصراً . تحفة الاشراف (4987) .

★★ حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تم نماز ادا کر رہے ہو' تو تم لوگ اپنے سامنے کی طرف یا اپنے دائیں طرف نہ تھوکو! بلکہ اپنے پیچھے کی طرف یا اپنے بائیں طرف تھوکو' اگر تم ایسا کر سکتے ہو' اگر نہیں کر سکتے تو پھر یوں کر لو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکا اور اُسے رگڑ دیا"۔

34 - باب بِاَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَدْلُكُ بُصَاقَهُ

باب: کون سے پاؤں کے ذریعے آدمی اپنے تھوک کو رگڑے گا؟

726 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهُ بِرِجْلِهِ الْيُسْرٰى .

★★ ابوعلاء بن شخیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوک پھینکا اور اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں پاؤں کے ذریعے مل دیا۔

35 - باب تَخْلِيْقِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد میں خوشبو استعمال کرنا

727 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَامَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوْقًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا اَحْسَنَ هٰذَا" .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوک پڑا ہوا دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو گئے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا' ایک انصاری خاتون اٹھیں اور اس نے اُسے صاف کیا' اور اس کی جگہ خوشبو لگا دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس نے کتنا اچھا کیا ہے۔

36 - باب الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنْهُ

باب: مسجد میں داخل ہونے کے وقت اور باہر آنے کی دعا

728 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْغَيْلَانِيُّ - بَصْرِيٌّ - قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ

726-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها (الحديث 59) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة ، باب في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 483) بمعناه . و الحديث عند مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة و غيرها (الحديث 58) . و ابي داؤد في الصلاة باب في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 482) . تحفة الاشراف (5348) .

727-اخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب كراهية النخامة في المسجد (الحديث 762) . تحفة الاشراف (698) .

رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ وَّاَبَا اُسَيْدٍ يَقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ" .

★★ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھے:

اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"۔

(جب وہ مسجد سے باہر آئے) تو یہ پڑھے:

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں"۔

37 - باب الْاَمْرِ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُلُوْسِ فِيْهِ

باب: مسجد میں آنے کے بعد وہاں بیٹھنے سے پہلے نماز ادا کرنے کا حکم

729 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ" .

★★ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص مسجد میں آ جائے' تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات (تحیۃ المسجد) ادا کرے"۔

شرح

مسجد میں داخل ہونے کے بعد جو نوافل ادا کیے جاتے ہیں انہیں "تحیۃ المسجد" کہا جاتا ہے۔ اس کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام موفق الدین ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں جو شخص مسجد میں داخل ہو اس کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کر لے اور یہ ادا کرنے سے پہلے وہ نہ بیٹھے' اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

(یہ روایت امام نسائی نے یہاں نقل کی ہے)

728-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب ما يقول اذا دخل المسجد (الحديث 68) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد (الحديث 465) . واخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد (الحديث 772) . تحفة الاشراف (11196) .

729-اخرجه البخاري في الصلاة، باب اذا دخل المسجد فليركع ركعتين (الحديث 444)، و في التهجد، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى (الحديث 1163) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب تحية المسجد بركعتين و كراهة الجلوس قبل صلاتهما و انها مشروعة في جميع الاوقات (الحديث 69) و (الحديث 70) مطولاً . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما جاء في الصلاة عند دخول المسجد (الحديث 467 و 468) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين (الحديث 316) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب من دخل المسجد فلا يجلس حتى يركع (الحديث 1013) . تحفة الاشراف (12123) .

یہ روایت متفق علیہ ہے اور اگر کوئی شخص نماز ادا کرنے سے پہلے بیٹھ جاتا ہے' تو سنت یہی ہے کہ وہ پھر اٹھ کر نماز ادا کرے۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے' جس کو امام مسلم نے حضرت جابر ؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں حضرت سلیک غطفانی ؓ (مسجد کے اندر) آئے تو نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

"اے سلیک ؓ تم اٹھو اور دو رکعات نماز ادا کرلو اور انہیں مختصر ادا کرنا"۔ [1]

38 - باب الرُّخْصَةِ فِي الْجُلُوسِ فِيهِ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلَاةٍ

باب: (مسجد میں آنے کے بعد نماز پڑھے بغیر بیٹھنے کی اور نماز سے پہلے ہی مسجد سے باہر چلے جانے کی اجازت

730 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعًا وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ "تَعَالَ". فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي "مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ". فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ لِتَرْضَى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُسْخِطُكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ". فَقُمْتُ فَمَضَيْتُ. مُخْتَصَرٌ.

☆☆ عبداللہ بن کعب بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت کعب بن مالک ؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں

[1] المغنی لابن قدامہ کتاب الصلوٰۃ باب تحیۃ المسجد

730-اخرجه البخاري في الجهاد، باب الصلاة اذا قدم من سفر (الحديث 3088) . و مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب الركعتين في المسجد لمن قدم من سفر اول قدومه (الحديث 74) . و ابي داؤد في الجهاد، باب في اعطاء البشير (الحديث 2773 و2781) . تحفة الاشراف (11132) .

نے غزوۂ تبوک کے موقعے پر نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کیا تھا' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے' آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تھے' تو سب سے پہلے مسجد آتے تھے' وہاں دو رکعت نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ ﷺ لوگوں سے ملاقات کے لیے بیٹھ جایا کرتے تھے' جب آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا' تو پیچھے رہ جانے والے لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے مختلف طرح کے عذر پیش کرنے لگے اور آپ ﷺ کے سامنے قسمیں اُٹھانے لگے' ان کی تعداد اسّی سے کچھ زیادہ تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے بیان کو قبول کیا' ان سے بیعت لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کی جبکہ ان کے پوشیدہ معاملے کو اللہ کے سپرد کر دیا' یہاں تک کہ جب میں آیا اور میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا' تو نبی اکرم ﷺ مسکرائے' یوں جیسے کوئی ناراض شخص مسکراتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم آگے آ جاؤ! میں آگے حاضر ہوا' یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا' آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے' تم نے تو اپنا سواری کا اونٹ خرید نہیں لیا تھا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اگر میں آپ ﷺ کی بجائے کسی اور دنیا دار شخص کے پاس بیٹھا ہوا ہوتا تو مجھے پتا ہے کہ میں اس کی ناراضگی سے کیسے بچ سکتا تھا' کیونکہ مجھے گفتگو کا فن عطاء کیا گیا ہے' لیکن اللہ کی قسم! مجھے اس بات کا علم ہے' کہ اگر آج میں نے آپ ﷺ کے ساتھ جھوٹی بات کی' تاکہ اس کے ذریعے آپ ﷺ مجھ سے راضی ہو جائیں' تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مجھ سے ناراض کر دے گا' اگر میں نے آپ ﷺ کے سامنے سچی بات کی تو آپ ﷺ کو مجھ سے ناراضگی محسوس ہوگی' مجھے اس کے بارے میں اُمید ہے' کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا' اللہ کی قسم! آپ ﷺ سے پیچھے رہنے کے وقت میں جتنا طاقتور تھا اور جتنا خوشحال تھا اتنا (طاقتور اور خوشحال) میں کبھی نہیں ہوا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' تو اس نے سچ کہا ہے' تم اُٹھ جاؤ' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ کر دے"۔

تو میں اُٹھ گیا اور وہاں سے چلا گیا۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: یہ روایت مختصر ہے۔

39 - باب صَلَاةِ الَّذِي يَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے پاس سے گزرنے والے شخص کا نماز ادا کرنا

731 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ

731-اخرجه النسائي في التفسير: سورة البقرة، قوله تعالى: (قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها) (الحديث 26) مطولاً . تحفة الاشراف (12048) .

الْمُعَلّٰى قَالَ كُنَّا نَغْدُو اِلَى السُّوقِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ فَنُصَلِّي فِيهِ.

★★ حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں بازار جاتے ہوئے مسجد کے پاس سے گزرتے تھے' تو اس میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

40 - باب التَّرْغِيبِ فِي الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ

باب: مسجد میں بیٹھنے اور نماز ادا کرنے کی ترغیب

732 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلٰى اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"فرشتے اس شخص کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں' جب تک آدمی اس جگہ پر بیٹھا رہتا ہے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی' جب تک وہ بے وضو نہیں ہو جاتا (وہ فرشتے یہ دعا کرتے ہیں:) اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! اس پر رحم کر دے"۔

733 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ اَنَّ يَحْيَى بْنَ مَيْمُونٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا السَّاعِدِيَّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ".

★★ حضرت سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
"جو شخص مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو' تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے"۔

41 - باب ذِكْرِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي اَعْطَانِ الْاِبِلِ

باب: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت

734 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ فِي اَعْطَانِ الْاِبِلِ.

732-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الحدث في المسجد (الحديث 445)، و في الاذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة و فضل المساجد (الحديث 659). واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في فضل القعود في المسجد (الحديث 469). تحفة الاشراف (13816).
733-انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (4808).
734-اخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب الصلاة في اعطان الابل و مراح الغنم (الحديث 769) بنحوه مطولاً. تحفة الاشراف (9651).

★★ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

شرح

امام ابوجعفر طحاوی بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی فقہائے احناف) کے نزدیک اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اُونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنا جائز ہے۔ اسے مکروہ اس لئے قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں کوئی اونٹ ٹانگ نہ مار دے۔

امام اوزاعی نے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اگرچہ وہاں کپڑا بچھا دیا گیا ہو تاہم ان کے نزدیک بکریوں اور گائے کے باڑے میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہیں کی جائے گی اگر کوئی شخص نماز ادا کر لیتا ہے اور وہاں نجاست موجود نہ ہو تو اس شخص کی نماز درست ہو گی۔

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے آپ ﷺ نے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے اور بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔

(امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ اس اندیشے کے پیش نظر ہے کہ کوئی اُونٹ ٹانگ نہ مار دے' کیونکہ اگر یہ نجاست کی وجہ سے ہوتا تو اس حوالے سے اونٹوں کے باڑے اور بکریوں کے باڑے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

42 - باب الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں اجازت (کا بیان)

735 - اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُورًا اَيْنَمَا اَدْرَكَ رَجُلٌ مِّنْ اُمَّتِي الصَّلَاةُ صَلّٰى".

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے' میری اُمت کے جس بھی شخص کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے' وہ وہاں نماز ادا کر لے"۔

[1] مختصر اختلاف العلماء ابوجعفر طحاوی ملخص

735-تقدم في الغسل و التيمم، باب التيمم بالصعيد (الحديث 430).

43 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيْرِ

باب: چٹائی پر نماز ادا کرنا

736 - اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَهَا فَيُصَلِّيَ فِیْ بَيْتِهَا فَتَتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَاَتَاهَا فَعَمَدَتْ اِلٰى حَصِيْرٍ فَنَضَحَتْهُ بِمَاءٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلَّوْا مَعَهُ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے یہ گزارش کی کہ آپ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائیں اور ان کے گھر میں نماز ادا کریں تاکہ سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا اس جگہ کو جائے نماز بنا لیں۔ نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے' تو سیّدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک چٹائی کو لیا' انہوں نے اس پر پانی چھڑکا تو نبی اکرم ﷺ نے اس پر نماز ادا کی اور (گھر والوں نے) نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

44 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

باب: چھوٹے کپڑے پر نماز ادا کرنا

737 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ - يَعْنِی الشَّيْبَانِیَّ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّیْ عَلَى الْخُمْرَةِ .

★★ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ چھوٹے کپڑے پر بھی نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

45 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: منبر پر نماز ادا کرنا

738 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ رِجَالًا اَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِیَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِی الْمِنْبَرِ مِمَّ عُوْدُهُ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ مِمَّ هُوَ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ اَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَاَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى فُلَانَةَ امْرَاَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ "اَنْ مُرِیْ غُلَامَكِ النَّجَّارَ اَنْ يَّعْمَلَ لِیْ اَعْوَادًا اَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ اِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ ." فَاَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

736-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (220) .

737-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة على الخمرة (الحديث 381) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الصلاة على الخمرة (الحديث 1028) . تحفة الاشراف (18062) .

738-اخرجه البخاري في الجمعة، باب الخطبة على المنبر (الحديث 917) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز الخطوة و الخطوتين في الصلاة، (الحديث 45) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في اتخاذ المنبر (الحديث 1080) . تحفة الاشراف (4775) .

وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَا هُنَا ثُمَّ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِیَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ فِیْ اَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ "يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِیْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِیْ ."

★★ ابوحازم بیان کرتے ہیں' کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے منبر کے بارے میں بحث کر رہے تھے کہ اسے کون سی لکڑی سے بنایا گیا تھا؟ انہوں نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ وہ کون سی لکڑی سے بنا تھا اور مجھے وہ دن یاد ہے' جب پہلے دن اسے رکھا گیا تھا اور جب پہلے دن نبی اکرم ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے فلاں خاتون کو پیغام بھجوایا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کا نام بھی بیان کیا تھا' (نبی اکرم ﷺ نے یہ پیغام بھجوایا تھا کہ) تم اپنے بڑھئی غلام سے یہ کہو کہ وہ ہمارے لیے لکڑیاں جوڑ کر ایسی چیز بنا دے جس پر میں بیٹھ جایا کروں' اس وقت جب میں نے لوگوں کو مخاطب کرنا ہوتا ہے۔ تو اس خاتون نے اس غلام کو حکم دیا تو اس غلام نے جنگل کی لکڑیوں کے ذریعے اسے بنا دیا' وہ اسے لے کے آیا' تو اسے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھجوا دیا گیا' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اُسے یہاں رکھا گیا' پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس پر چڑھے' آپ ﷺ نے اس پر نماز ادا کی' آپ نے تکبیر کہی جبکہ آپ ﷺ اس پر ہی موجود تھے' پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے جبکہ آپ منبر پر ہی موجود تھے' پھر آپ ﷺ اُلٹے قدموں نیچے اترے اور آپ نے اس منبر کی بنیاد کے قریب سجدہ کیا' پھر آپ ﷺ دوبارہ اس پر چڑھ گئے' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا:

"اے لوگو! میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز کے طریقے کو سیکھ جاؤ"۔

شرح

امام بخاری نے بھی یہ حدیث اپنی "صحیح" میں تحریر کی ہے۔ اس کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں: اس سے ایک مسئلہ تو یہ ثابت ہوتا ہے جس پر ترجمۃ الباب بھی دلالت کرتا ہے اور وہ منبر پر نماز ادا کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے منبر پر اپنے نماز ادا کرنے اور مقتدیوں سے اپنے آپ کے بلند ہونے کی علت یہ بیان کی ہے: تاکہ لوگ آپ ﷺ کی پیروی کریں اور آپ ﷺ انہیں تعلیم دیں جب امام مقتدیوں سے بلند ہو تو یہ چیز مکروہ ہے۔ البتہ ضرورت کے پیش نظر ایسا کیا جا سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا صورتِ حال تھی۔

(جس کا حدیث میں ذکر ہے)

ایسی صورت میں یہ مستحب ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور لیث بن سعد نے اس کے مطابق فتویٰ دیا

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی ممانعت کی روایت بھی منقول ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابن حزم نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اس سے منع کیا ہے' تاہم یہ روایت درست نہیں ہے بلکہ امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ ایسی نماز کراہت کے ساتھ جائز ہوگی۔

فقہائے احناف نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس کے جواز کا قول بھی نقل کیا ہے۔ اس وقت جب امام اتنا بلند ہو جتنا انسان کا قد ہوتا ہے جبکہ امام مالک سے ایک روایت یہ بھی نقل کی گئی ہے کہ اگر امام تھوڑا سا بلند ہوتا ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس روایت سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ نماز کے دوران تھوڑا سا چل لینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے۔

''محیط برہانی'' کے مصنف نے یہ بات تحریر کی ہے۔ نماز کے دوران ایک قدم چلنے سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن دو یا اس سے زیادہ قدم چلنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔

لیکن اگر ان کے اس قول کو درست تسلیم کر لیا جائے تو مناسب تو یہ ہوگا کہ یہ نماز بھی ٹوٹ گئی ہوتی (جس طریقے کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے تھے)

اس لئے ہم یہ کہتے ہیں' جب کسی مصلحت کے پیش نظر نماز کے دوران چلا جائے تو مناسب یہ ہے کہ نماز نہ ٹوٹے اور یہ مکروہ بھی نہ ہو۔

جس طرح اس مسئلے میں ہے کہ جب کوئی شخص کسی صف میں اکیلا کھڑا ہوا ہو' تو اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اگلی صف میں سے کسی کو پیچھے کھینچ لے اور وہ دونوں صف میں کھڑے ہو جائیں۔

اب جس شخص کو پکڑ کر پیچھے لایا گیا ہے اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اگرچہ وہ ایک یا دو قدم چل چکا ہو[1]

46 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْحِمَارِ

باب: گدھے پر نماز ادا کرنا

739 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى خَيْبَرَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' اس کا رخ اس وقت خیبر کی طرف تھا۔

[1] عمدۃ القاری، کتاب نماز کے احکام، باب سطح منبر اور لکڑی پر نماز ادا کرنا

739-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت (الحديث 35) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب التطوع على الراحلة والوتر (الحديث 1226) . تحفة الاشراف (7086) .

شرح

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: سواری پر فرض یا واجب نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔ اس میں واجب کی تمام اقسام شامل ہوں گی جن میں وتر، نذر کی نماز، نماز جنازہ وغیرہ شامل ہیں' انہیں کسی عذر کے بغیر سواری پر ادا نہیں کیا جا سکتا البتہ نفل اور سنتیں سواری پر ادا کی جا سکتی ہیں۔ صرف فجر کی سنتیں سواری پر ادا نہیں کی جا سکتیں۔

740 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّهُوَ رَاكِبٌ اِلٰى خَيْبَرَ وَالْقِبْلَةُ خَلْفَهٗ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ عَمْرَو بْنَ يَحْيٰى عَلٰى قَوْلِهٖ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّحَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَلصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ وَّاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گدھے پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خیبر کی طرف جا رہے تھے اور قبلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت کی طرف تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق کسی بھی راوی نے گدھے پر نماز ادا کرنے کے الفاظ کے بارے میں عمرو بن یحییٰ نامی راوی کی متابعت نہیں کی ہے' اور یحییٰ بن سعید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے' وہ موقوف ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

740-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1665) .

9 - کِتَابُ الْقِبْلَةِ

قبلہ (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "قبلہ (کے بارے میں روایات)" میں 25 تراجم ابواب اور 34 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کردیا جائے تو روایات کی تعداد 23 ہوگی۔

1 - باب اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

باب: قبلہ کی طرف رخ کرنا

741 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَصَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَانْحَرَفُوْا اِلَى الْكَعْبَةِ .

☆☆ حضرت براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اور آپ ﷺ سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نمازیں ادا کرتے رہے' پھر آپ ﷺ کا رخ کعبہ کی طرف کردیا گیا' ایک شخص جس نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی' وہ کچھ انصاریوں کے پاس سے گزرا اور بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کردیا گیا ہے' تو وہ لوگ خانہ کعبہ کی طرف مڑ گئے۔

شرح

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز کے درست ہونے کے لئے قبلہ کی طرف رُخ کرنا شرط ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

"تم جہاں کہیں بھی ہو تو تم اپنے چہرے کو مسجد حرام کی طرف پھیرلو۔" (البقرۃ: آیت 150)

البتہ دو صورتوں میں اس کا حکم نہیں ہے۔ ایک یہ ہے کہ جب خوف شدید ہو اس وقت (قبلہ کی طرف رُخ کئے بغیر بھی نماز

741-تقدم في الصلاة، باب فرض القبلة (الحديث 488) .

ادا کی جاسکتی ہے) اور دوسری صورت یہ ہے کہ مسافر نفل نماز سواری پر ادا کرسکتا ہے۔ خواہ اس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

فقہائے مالکیہ اور فقہائے احناف نے استقبال قبلہ کے لئے یہ بات شرط کے طور پر بیان کی ہے: کہ آدمی دشمن اور درندے سے امن کی حالت میں ہو اور اسے قبلہ کی طرف رُخ کرنے کی قدرت حاصل ہو اس لئے جب دشمن یا درندے کی طرف سے خوف ہو۔ اس صورت میں قبلے کی طرف رُخ کرنا واجب نہیں ہوگا۔

اسی طرح جس شخص کے لئے قبلہ کی طرف رُخ کرنے کی قدرت نہ ہو جیسے کوئی شخص بندھا ہوا ہو یا ایسا بیمار ہو جس کا رُخ قبلہ کی طرف نہ کیا جاسکتا ہو اور کوئی پھیرنے والا بھی وہاں موجود نہ ہو تو وہ جس سمت میں بھی رُخ کر کے نماز ادا کرسکتا ہو اسی طرح رُخ کر کے نماز ادا کرلے گا کیونکہ اب عذر متحقق ہوگیا ہے۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے جو شخص براہِ راست خانہ کعبہ کو دیکھ رہا ہو اس کے لئے عین خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرنا فرض ہے۔

حنابلہ کے نزدیک مکہ کے رہنے والے تمام لوگوں کے لئے عین خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرنا لازم ہے خواہ ان کے اور خانہ کعبہ کے درمیان دیواریں اور عمارات موجود ہوں۔

لیکن جو شخص خانہ کعبہ کو دیکھ نہیں رہا اس کے لئے جمہور کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ وہ خانہ کعبہ کی جہت کی طرف رُخ کرلے۔ تاہم اس بارے میں امام شافعی ؒ کی رائے کچھ مختلف ہے۔

2 - باب الْحَالِ الَّتِيْ يَجُوْزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

باب: اس حالت کا بیان جس میں قبلہ کی بجائے دوسری طرف رخ کرنا بھی جائز ہے

742 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ .

قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران اپنی سواری پر ہی (نفل) نماز ادا کرلیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

امام مالک ؒ بیان کرتے ہیں' عبداللہ بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے' کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بھی ایسا ہی کرلیا کرتے تھے۔

شرح

اس سے پہلے ہم حدیث 739 میں اس کی وضاحت کرچکے ہیں۔ فقہاء کے نزدیک سواری پر فرض اور واجب نماز ادا نہیں

742-تقدم في الصلاة، باب الحال يجوز فيها استقبال غير القبلة (الحديث 491) .

کی جاسکتی جبکہ فجر کی سنتیں بھی ادا نہیں کی جاسکتیں۔ تاہم نفل نماز اور سنتیں ادا کی جاسکتی ہیں۔

743 - اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ اَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ بِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ اَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن عمر) بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو آپ ﷺ اس پر وتر ادا کر لیتے تھے البتہ آپ ﷺ اس پر فرض نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

3 - باب اسْتِبَانَةِ الْخَطَإِ بَعْدَ الْاِجْتِهَادِ

باب: قبلہ کی سمت کے بارے میں اجتہاد کرنے کے بعد غلطی ظاہر ہونا

744 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْاٰنٌ وَقَدْ اُمِرَ اَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ. فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ اِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا اِلَى الْكَعْبَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' کچھ لوگ قبا میں فجر کی نماز ادا کر رہے تھے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: گزشتہ رات نبی اکرم ﷺ پر حکم نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو یہ حکم دیا گیا ہے' کہ آپ ﷺ قبلہ (یعنی خانہ کعبہ) کی طرف رخ کر لیں' تو تم لوگ اس کی طرف رخ کر لو۔

(راوی کہتے ہیں:) اس وقت ان لوگوں کے چہرے شام کی طرف تھے' تو وہ اُلٹے گھوم کر خانہ کعبہ کی طرف ہو گئے۔

شرح

اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص لاعلمی کی وجہ سے یا قبلے کی سمت کا پتہ نہ ہونے کی وجہ سے اپنے اجتہاد کے ذریعے کسی ایک طرف سمت قبلہ کا تعین کر کے اس طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو پھر نماز کے دوران اسے پتہ چل جائے کہ قبلہ کا رُخ دوسری طرف ہے' تو وہ دوسری طرف رُخ کر سکتا ہے۔

4 - باب سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

باب: نمازی کے سترہ کا حکم

745 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ

743-تقدم في الصلاة، باب الحال يجوز فيها استقبال غير القبلة (الحديث 489) .

744-تقدم في الصلاة، باب استبانة الخطا بعد الاجتهاد (الحديث 492) .

745-اخرجه مسلم في الصلاة، باب سترة المصلي (الحديث 243 و244) . تحفة الاشراف (16395) .

اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ "مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے نمازی کے سترہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہیے۔

شرح

سترہ کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

فقہائے مالکیہ اور فقہائے احناف اس بات کے قائل ہیں: امام کے لئے اور تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز ادا کرنے کے دوران اپنے آگے سترہ رکھ لیں۔ اس وقت جب انہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ ان کے آگے سے کوئی گزر سکتا ہے' یہ حکم فرض اور نفل دونوں نمازوں کے لئے ہے اور امام اور تنہا نماز ادا کرنے والے شخص دونوں کے لئے ہے۔

جہاں تک مقتدی کا تعلق ہے' تو امام کا سترہ ہی مقتدی کا سترہ شمار ہوگا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں کھلے میدان میں نماز ادا کی تھی۔ آپ ﷺ نے یہ نماز ایک نیزے کی طرف رُخ کر کے ادا کی تھی۔ اس وقت آپ ﷺ کے مقتدیوں کے لئے الگ سے کوئی سترہ نہیں تھا۔

جب نمازی کو اس بات کا غالب گمان ہو کہ کوئی شخص اس کے آگے سے نہیں گزرے گا اور وہ اپنے سامنے سترہ نہیں لگاتا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

جو شخص کھلی جگہ پر نماز ادا کر رہا ہو اس کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے سامنے کوئی چیز گاڑے جیسے لکڑی یا اس طرح کی اور کوئی چیز اس میں اس چیز کو گاڑنے کا اعتبار ہوگا ویسے ہی رکھنے کا اعتبار نہیں ہوگا۔ اسی طرح نشان کے طور پر کوئی لکیر کھینچنا بھی سترہ شمار نہیں ہوگا کیونکہ اصل مقصد یہ ہے کہ آدمی اور آگے سے گزرنے والے شخص کے درمیان کوئی رکاوٹ ہونی چاہئے اور زمین پر وہ چیز رکھ دینے یا لکیر کھینچ لینے سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو پائے گا۔

شافعی اور حنبلی فقہاء اس بات کے قائل ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ وہ سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے خواہ وہ مسجد میں نماز ادا کر رہا ہو یا گھر میں نماز ادا کر رہا ہو۔ اسے چاہئے کہ وہ دیوار یا ستون کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے۔

اسی طرح اگر وہ کھلی جگہ پر ہو تو اپنے سامنے کسی عصا کو گاڑے یا نیزے کو گاڑے یا اونٹ کو چوڑائی کی سمت میں بٹھالے یا اس کے پالان کو رکھ لے۔

اگر اسے یہ چیزیں دستیاب نہیں ہیں تو وہ اپنے سامنے کی طرف لکیر لگالے گا یا وہ آگے کی طرف چوڑائی کی سمت میں کوئی چیز بچھالے گا۔ جیسا کہ فقہائے شوافع نے یہ بات ذکر کی ہے۔

746 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ ثُمَّ يُصَلِّي اِلَيْهَا .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نیزہ گاڑھ لیا کرتے تھے اور پھر اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لیتے تھے۔

5 - باب الْاَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ

باب: سترہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کا حکم

747 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَّاِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطٰنُ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ".

★★ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو' تو اس کے قریب رہے تاکہ شیطان اس کی نماز کو منقطع نہ کرے (شاید اس سے یہ مراد ہے' کہ کوئی شخص آدمی اور سترے کے درمیان میں سے گزر نہ جائے)"۔

6 - باب مِقْدَارِ ذٰلِكَ

باب: اس کی مقدار کا بیان

748 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ

746-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة الى الحربة (الحديث 498) تحفة الاشراف (8172) .

747-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الدنو من السترة (الحديث 695) . تحفة الإشراف (4648) .

748-اخرجه البخاري في الصلاة، باب . 97 . (الحديث 505 و 506) ، و في الحج، باب الصلاة في الكعبة (الحديث 1599) بمعناه . و اخرجه ابوداؤد في المناسك (الحج)، باب الصلاة في الكعبة (الحديث 2024) . والحديث عند: البخاري في الصلاة، باب قول الله تعالى: (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى) (الحديث 397) ، وباب الابواب و الغلق للكعبة و المساجد (الحديث 468)، وباب الصلاة بين السواري في غير جماعة (الحديث 504 و 505)، و في التهجد، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى (الحديث 1167) ، و في الحج، باب اغلاق البيت و يصلي في اي نواحي البيت شاء (الحديث 1598)، و في الجهاد، باب الردف على الحمار (الحديث 2988)، و في المغازي، باب دخول النبي صلى الله عليه وسلم من اعلى مكة (الحديث 4289) تعليقاً و باب حجة الوداع (الحديث 4400) . و مسلم في الحج، باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره للصلاة فيها والدعاء في نواحيها كلها (الحديث 388 و 389 و 390 و 391 و 392 و 393 و 394) . و ابي داؤد في المناسك (الحج)، باب الصلاة في الكعبة (الحديث 2023 و 2025) . و النسائي في المساجد ، الصلاة في الكعبة (الحديث 691)، و في مناسك الحج، دخول البيت (الحديث 2905 و 2906) و موضع الصلاة في البيت (الحديث 2907 و 2908) . وابن ماجه في المناسك، باب دخول الكعبة (الحديث 3063) تحفة الاشراف (2037 و 8331) .

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَّسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَّرَآءَهٗ - وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ - ثُمَّ صَلّٰى وَجَعَلَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثَةِ اَذْرُعٍ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید' حضرت بلال' حضرت عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہم تھے' اس دروازے کو بند کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اندر) کیا کیا تھا؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ستون کو اپنے بائیں طرف رکھا تھا اور دو ستونوں کو اپنے دائیں طرف رکھا تھا اور تین ستون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کی طرف تھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس وقت خانہ کعبہ میں چھ ستون ہوا کرتے تھے۔

(حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور دیوار کے درمیان تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔

شرح

سترہ کی مقدار کے بارے میں بھی فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: سترہ کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ وہ ایک بالشت لمبا ہونا چاہیے اور ایک انگلی جتنا موٹا ہونا چاہیے۔

7 - باب ذِكْرِ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَمَا لَا يَقْطَعُ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ سُتْرَةٌ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے اور کون سی چیز نماز کو نہیں' توڑتی ہے جبکہ نمازی کے سامنے سترہ موجود نہ ہو؟

749 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ قَائِمًا يُصَلِّيْ فَاِنَّهٗ يَسْتُرُهٗ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ". قُلْتُ مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَحْمَرِ فَقَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَقَالَ "اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ".

★★ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

749-اخرجه مسلم في الصلاة، باب قدر ما يستر المصلي (الحديث 265) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يقطع الصلاة (الحديث 702) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء انه لا يقطع الصلاة الا الكلب و الحمار و المراة (الحديث 338) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقطع الصلاة (الحديث 952) مختصراً . و الحديث عند: ابن ماجه في الصيد، باب صيد كلب المجوس و الكلب الاسود البهيم (الحديث 3210) . تحفة الاشراف (11939) .

"جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے تو اگر اس کے سامنے پالان کے پیچھے والی لکڑی کے برابر کوئی چیز موجود ہو تو وہ اسے سترہ بنالے اگر اس کے سامنے پالان کی پیچھے والی لکڑی کی مانند کوئی چیز نہ ہو تو پھر عورت' گدھا اور سیاہ کتا اس کے (آگے سے گزر کر) اس کی نماز کو توڑ دیں گے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: سیاہ کتے کا کیوں ذکر کیا گیا' زرد یا سرخ کتے کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح سوال کیا جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

"سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے"۔

شرح

اس بات پر مذاہب اربعہ میں اتفاق پایا جاتا ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے اور وہ باطل نہیں ہوتی ہے۔ تاہم اگر نمازی گزرنے والے شخص کو روکنے کی کوشش نہیں کرتا تو اس سے نماز میں کمی آجاتی ہے۔

تاہم امام احمد بن حنبل سے یہ روایت منقول ہے کہ کوئی بھی چیز نماز کو نہیں توڑتی ہے۔ البتہ اگر سیاہ کتا نمازی کے آگے سے گزر جائے تو (اس کا حکم مختلف ہے یعنی اس کے نمازی کے آگے سے گزر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے)

اہل ظاہر نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ خاتون' کتے یا گدھے کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

750 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ الْمَرْأَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ ۔ قَالَ يَحْيَى رَفَعَهُ شُعْبَةُ ۔

★★ قتادہ بیان کرتے ہیں' میں نے جابر بن زید سے دریافت کیا: کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے؟ تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: حیض والی عورت اور کتا (نمازی سے آگے سے گزر کر نماز کو توڑ دیتے ہیں)۔

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں' شعبہ نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

751 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى أَتَانٍ لَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَمَرَرْنَا عَلَى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ۔

750-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يقطع الصلاة (الحديث 703) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما يقطع الصلاة (الحديث 949) . تحفة الاشراف (5379) .

751-اخرجه البخاري في العلم، باب متى يصح سماع الصغير (الحديث 76) بنحوه، و في الصلاة، باب سترة الامام سترة من خلفه (الحديث 493)، و في الاذان، باب وضوء الصبيان (الحديث 861) بنحوه، و في جزاء الصيد، باب حج الصبيان (الحديث 1857)، و في المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 4412) بنحوه . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب سترة المصلي (الحديث 254 و 255 و 256 و 257) بنحوه واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من قال الحمار لا يقطع الصلاة (الحديث 715) بنحوه . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء لا يقطع الصلاة شيء (الحديث 337) بنحوه . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقطع الصلاة (الحديث 947) بنحوه . تحفة الاشراف (5734) .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے' نبی اکرم ﷺ اس وقت عرفہ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' پھر انہوں نے ایک بات ذکر کی' جس کا مطلب یہ تھا کہ ہم ایک صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرے اور ہم اس سے اتر گئے' ہم نے اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا نبی اکرم ﷺ نے اس حوالے سے ہمیں کچھ بھی نہیں کہا۔

752 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ زَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَحِمَارَةٌ تَرْعَى فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُزْجَرَا وَلَمْ يُؤَخَّرَا ۔

★★ عباس بن عبیداللہ' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ' حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے ہماری زرعی زمین پر تشریف لائے' ہمارے پاس ایک چھوٹی سی کتیا تھی اور ایک گدھی تھی' جو چر رہی تھی' نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی تو وہ دونوں آپ ﷺ کے سامنے تھیں' لیکن ان دونوں کو جھڑکا بھی نہیں گیا اور پیچھے بھی نہیں کیا گیا۔

753 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ الْحَكَمَ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ يُحَدِّثُ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى حِمَارٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَنَزَلُوا وَدَخَلُوا مَعَهُ فَصَلَّوْا وَلَمْ يَنْصَرِفْ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ تَسْعَيَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَخَذَتَا بِرُكْبَتَيْهِ فَفَرَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے گزرے' ان کے ساتھ بنو ہاشم کے ایک نوجوان تھے' یہ دونوں گدھے پر سوار تھے' یہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے گزرے' نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے' یہ لوگ اپنے جانور سے اترے اور نماز میں شریک ہو گئے' ابھی آپ ﷺ نے نماز مکمل نہیں کی تھی کہ بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والی دو بچیاں بھاگتی ہوئی آئیں اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں کو پکڑ لیا' نبی اکرم ﷺ نے انہیں الگ کیا' لیکن آپ ﷺ نے نماز کو ختم نہیں کیا (یعنی نماز جاری رکھی)۔

754 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَإِذَا

752-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من قال: الكلب لا يقطع الصلاة (الحديث 718) بنحوه تحفة الاشراف (11045) .

753-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من قال: الحمار لا يقطع الصلاة (الحديث 716 و 717) بنحوه . تحفة الاشراف (5687) .

754-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة الى السرير (الحديث 508) بنحوه . واخرجه مسلم في الصلاة، باب الاعتراض بين يدي المصلي (الحديث 271) بنحوه . تحفة الاشراف (15987) .

أَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ كَرِهْتُ أَنْ أَقُومَ - فَأَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ - انْسَلَلْتُ انْسِلَالًا .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے موجود ہوتی تھی آپ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جب میں نے اُٹھنا ہوتا تھا تو مجھے یہ بات پسند نہیں آتی تھی کہ میں اُٹھوں اور آپ ﷺ کے سامنے سے گزروں اس لیے میں ایک طرف سے ہو کر اُٹھتی تھی۔

8 - باب التَّشْدِيدِ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ سُتْرَتِهِ

باب: نمازی اور اس کے سترے کے درمیان میں سے گزرنے کی شدید مذمت

755 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي جُهَيْمٍ يَسْأَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ أَبُو جُهَيْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ."

★★ بشر بن سعید بیان کرتے ہیں' حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا' تاکہ ان سے اس بارے میں دریافت کرے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو یہ پتہ چل جائے کہ اس کو کتنا گناہ ہوگا' تو اس کا چالیس (دن' مہینے یا سال) ٹھہرے رہنا اُس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے"۔

شرح

نبی اکرم ﷺ نے نمازی کے آگے سے گزرنے سے سختی سے منع کیا ہے اور اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں: نمازی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرتا ہے' تو نمازی اس کو روک دے کیونکہ احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہی حکم دیا ہے کہ اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہے اور نمازی اسے روک دے اور وہ شخص نہ مانے تو نمازی کو چاہیے کہ اس شخص کے ساتھ جھگڑا کرے۔

756 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ

755-اخرجه البخاري في الصلاة، باب اثم المار بين يدي المصلي (الحديث 510) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب منع المار بين يدي المصلي (الحديث 261) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما ينهى عنه من المرور بين يدي المصلي (الحديث 701) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية المرور بين يدي المصلي (الحديث 336) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب المرور بين يدي المصلي (الحديث 945) بنحوه . تحفة الاشراف (11884) .

756-اخرجه مسلم في الصلاة، باب منع المار بين يدي المصلي (الحديث 258) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يؤمر المصلي ان يدرأ عن الممر بين يديه (الحديث 697) و (الحديث 698) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ادرا ما استطعت (الحديث 954) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (4117) .

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ أَحَدًا أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ ."

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ کسی کو بھی اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے' اگر وہ دوسرا شخص نہیں مانتا تو وہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے"۔

9 - باب الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

757 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بِحِذَائِهِ فِي حَاشِيَةِ الْمَقَامِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطُّوَّافِ أَحَدٌ .

★★ کثیر بن کثیر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا' پھر آپ ﷺ نے مقام ابراہیم کے کنارے پر دو رکعات نماز ادا کی' اس وقت آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔

10 - باب الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّائِمِ

باب: سوئے ہوئے شخص کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت

758 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کر لیا کرتے تھے' جبکہ میں آپ ﷺ کے سامنے چوڑائی کی سمت میں' نبی اکرم ﷺ اور قبلہ کے درمیان' آپ ﷺ کے بستر پر لیٹی ہوئی ہوتی تھی' جب آپ ﷺ وتر ادا کرنے لگتے تو مجھے بیدار کر دیتے تھے تو میں بھی وتر ادا کر لیتی تھی۔

شرح

اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ ایسے شخص کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے' جس کا رُخ نمازی کی طرف ہو۔

757-اخرجه ابوداؤد في المناسك (الحج)، باب في مكة (الحديث 2016) بمعناه . واخرجه النسائي في مناسك الحج، اين يصلي ركعتي الطواف (الحديث 2959) واخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الركعتين بعد الطواف (الحديث 2958) . تحفة الاشراف (11285) .

758-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة خلف النائم (الحديث 512)، و في الوتر، باب ايقاظ النبي صلى الله عليه وسلم اهله بالوتر (الحديث 997) . تحفة الاشراف (17312) .

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں اس شخص کو سجدہ کرنے کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے اور یہ عمل احناف کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے۔

11 - باب النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَى الْقَبْرِ

باب: قبر کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرنے کی ممانعت

759 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا".

★★ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"قبروں کی طرف رخ کرکے نماز ادا نہ کیا کرو' اور ان پر بیٹھا بھی نہ کرو"۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے' قبر کی طرف رخ کرنے میں قبر کی عبادت کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے اور قبر پر بیٹھنے سے مراد بظاہر تو یہی ہے کہ اس پر بیٹھا جائے جیسا کہ بیٹھنے کا متعارف معنی ہے۔

ایک قول کے مطابق اس سے مراد قضائے حاجت کرنے کا کنایہ ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

12 - باب الصَّلَاةِ إِلَى ثَوْبٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ

باب: ایسے کپڑے کی طرف رخ کرکے نماز پڑھنے کا حکم جس میں تصویریں موجود ہوں

760 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَجَعَلْتُهُ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "يَا عَائِشَةُ أَخِّرِيهِ عَنِّي". فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میرے گھر میں ایک کپڑا تھا' جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں' میں نے اسے گھر میں موجود طاق کے سامنے لٹکا دیا۔ نبی اکرم ﷺ اس کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے

759- اخرجه مسلم في الجنائز، النهي عن الجلوس على القبر و الصلاة عليه (الحديث 97 و 98) . واخرجه ابوداؤد في الجنائز باب في كراهية القعود على القبر (الحديث 3229) . واخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في كراهية المشي على القبور و الجلوس عليها و الصلاة اليها (الحديث 1050 و 1051) . تحفة الاشراف (11169) .

760- اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، و تحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش و نحوه و ان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتا فيه صورة ولا كلب (الحديث 93) . واخرجه النسائي في الزينة، التصاوير (الحديث 5369) . تحفة الاشراف (17494) .

ارشاد فرمایا:

"اے عائشہ! اسے میرے سامنے سے ہٹا دو" تو میں نے اسے ہٹا دیا اور میں نے اس کا تکیہ بنا لیا۔

شرح

اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی تصویر کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تصویروں کی بھی عبادت کی جاتی ہے' تو اس صورت میں تصویروں کی عبادت کے ساتھ مشابہت لازم آئے گی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اگر سامنے کی طرف تصویر لگی ہوئی ہو تو نمازی کی نظر اس پر پڑے گی' جس کے نتیجے میں اس کے خیالات میں انتشار آئے گا اور وہ اپنی نماز سے غافل ہو جائے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ قبلہ کی طرف میں کوئی بھی چیز لٹکی ہوئی ہو' خواہ وہ قرآن مجید ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہو۔

البتہ اگر انہیں زمین پر رکھا گیا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے سامنے مصحف (یعنی قرآن مجید) لٹکا ہوا ہو یا کوئی تلوار لٹکی ہوئی ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے: ان دونوں کی عبادت نہیں کی جاتی ہے۔

تاہم اگر کوئی شخص کسی ایسے بچھونے پر نماز ادا کر رہا ہو' جس پر تصویریں بنی ہوئی ہیں' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اس صورت میں تصویروں کی اہانت لازم آتی ہے۔

13 - باب الْمُصَلِّي يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْإِمَامِ سُتْرَةٌ

باب: جب امام اور نمازی کے درمیان سترہ موجود ہو' تو اس کا حکم

761 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرَةٌ يَبْسُطُهَا بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهَا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهَا فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَهُمُ الْحَصِيرَةُ فَقَالَ "اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ". ثُمَّ تَرَكَ مُصَلَّاهُ ذٰلِكَ فَمَا عَادَ لَهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک مخصوص چٹائی تھی' جسے آپ ﷺ دن کے وقت

761- اخرجه البخاري في الاذان، باب صلاة الليل (الحديث 730) مختصراً . و في اللباس، باب الجلوس على الحصير و نحوه (الحديث 5861) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل وغيره (الحديث 215) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يستر المصلي (الحديث 942) مختصراً . والحديث عند: ابي داؤد في الصلاة، باب ما يؤمر به من القصد في الصلاة (الحديث 1368) . تحفة الاشراف (17720) .

بچھالیا کرتے تھے اور رات کے وقت اس کا پردہ بنالیا کرتے تھے اور آپ ﷺ اس کی اوٹ میں نماز ادا کیا کرتے تھے' لوگوں کو اس بات کا پتہ چل گیا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے لگے' حالانکہ نبی اکرم ﷺ اور ان لوگوں کے درمیان چٹائی (کا پردہ) حائل تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اتنا ہی عمل اپنے اوپر لازم کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے اس وقت تک منقطع نہیں ہوتا' جب تک تم لوگ اکتاہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جسے باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا جائے' اگرچہ وہ تھوڑا ہو"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز کی اس مخصوص جگہ کو ترک کر دیا اور آپ ﷺ دوبارہ وہاں تشریف نہیں لے گئے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ جب کوئی کام کرتے تھے' تو اسے باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔

14 - باب الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب: ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرنا

762 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ "اَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ"۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟"۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سائل کا انکار کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ کسی بھی عقل مند کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے جواز میں شک نہیں ہونا چاہئے۔

البتہ علماء نے یہ بات ذکر کی ہے: اگر آدمی کو میسر ہوں تو دو کپڑے پہن کر نماز ادا کرے' لیکن یہ دوسرا معاملہ ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

762-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفًا به (الحديث 358)، واخرجه مسلم في الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه (الحديث 275) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب جماع ابواب ما يصلي فيه (الحديث 625) . تحفة الاشراف (13231) .

جس لباس میں نماز جائز ہو جاتی ہے وہ ایسا لباس ہے' جس کے ذریعے شرم گاہ کو ڈھانپا جا سکے۔

تاہم فضیلت اس امر میں ہے' آدمی دو یا اس سے زیادہ کپڑے پہن کر نماز ادا کرے' کیونکہ اس صورت میں ستر کی زیادہ پردہ پوشی ہو جاتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا تھا:

"جب اللہ تعالیٰ کشادگی عطا کر دے تو تم بھی کشادگی کو اختیار کرو' آدمی کو چاہئے کہ اچھے کپڑے پہنے آدمی تہبند اور چادر، تہبند اور قمیص، تہبند اور قبا، شلوار اور چادر، شلوار اور قمیص، شلوار اور قبا، پاجامہ اور قمیص میں نماز ادا کرے۔

763 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهُ رَاَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ ۔

★★ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس کے کنارے مخالف سمت میں اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔

15 - باب الصَّلَاةِ فِي قَمِيصٍ وَّاحِدٍ

باب: ایک ہی قمیص میں نماز ادا کرنا

764 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ عَنْ مُوسَى بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي لَاَكُونُ فِي الصَّيْدِ وَلَيْسَ عَلَيَّ اِلَّا الْقَمِيصُ اَفَاُصَلِّي فِيهِ قَالَ "وَزُرَّهُ عَلَيْكَ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ"۔

★★ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں شکار کے لیے گیا ہوتا ہوں' اس وقت میں نے صرف ایک قمیص پہنی ہوتی ہے' کیا میں اس میں نماز ادا کر لیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم اس کے گریبان کو ٹانک لیا کرو' خواہ کانٹے کے ذریعے ہی ایسا کرو"۔

16 - باب الصَّلَاةِ فِي الْاِزَارِ

باب: صرف تہبند میں نماز ادا کرنا

764 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِينَ اُزُرَهُمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا

763-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفًا به (الحديث 354) مختصرًا و (الحديث 355 و356) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه (الحديث 278 و279) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الثوب الواحد (الحديث 339) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الصلاة في الثوب الواحد (الحديث 1049) . تحفة الاشراف (10684) .

764-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في الرجل يصلي في قميص واحد (الحديث 632) . تحفة الاشراف (4533) .

تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِىَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا .

★★ حضرت سہل بن سعد ؓ بیان کرتے ہیں' کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے اور انہوں نے بچوں کی طرح اپنے تہبند باندھے ہوئے ہوتے تھے' تو خواتین کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اپنا سر اُس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد سیدھے ہو کر نہیں بیٹھ جاتے۔

766 - اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ لَمَّا رَجَعَ قَوْمِىْ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اِنَّهُ قَالَ "لِيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قِرَاءَةً لِلْقُرْاٰنِ". قَالَ فَدَعَوْنِىْ فَعَلَّمُوْنِى الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَكُنْتُ اُصَلِّىْ بِهِمْ وَكَانَتْ عَلَىَّ بُرْدَةٌ مَفْتُوْقَةٌ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاَبِىْ اَلَا تُغَطِّىْ عَنَّا اسْتَ ابْنِكَ .

★★ حضرت عمرو بن سلمہ ؓ بیان کرتے ہیں' جب میری قوم کے افراد نبی اکرم ﷺ کے پاس سے واپس آئے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تمہاری امامت وہ شخص کرے گا' جسے سب سے زیادہ قرآن آتا ہو''۔

راوی کہتے ہیں: پھر ان لوگوں نے مجھے بلایا اور انہوں نے مجھے رکوع اور سجدے کا طریقہ تعلیم دیا تو میں نے ان لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کر دی' میرے جسم پر جو چادر تھی' وہ پھٹی ہوئی تھی' تو لوگوں نے میرے والد سے کہا: تم اپنے بیٹے کی سرین کو ڈھانپو گے نہیں؟

17 - باب صَلَاةِ الرَّجُلِ فِىْ ثَوْبٍ بَعْضُهُ عَلَى امْرَاَتِهٖ

باب: آدمی کا ایسے کپڑے پر نماز ادا کرنا جس کا کچھ حصہ اس کی بیوی پر ہو

767 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ بِاللَّيْلِ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهٖ وَاَنَا حَائِضٌ وَعَلَىَّ مِرْطٌ بَعْضُهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کیا کرتے تھے' میں

765-اخرجه البخاري في الصلاة، باب اذا كان الثوب ضيقًا (الحديث 362) ، و في الاذان ، باب عقد الثياب و شدها (الحديث 814)، وفي العمل في الصلاة، باب اذا قيل للمصلي تقدم او انتظر فانتظر فلا باس (الحديث 1215) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب امر النساء المصليات وراء الرجال ان لا يرفعن رؤوسهن من السجود حتى يرفع الرجال (الحديث 133) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الرجل يعقد الثوب في قفاه ثم يصلي (الحديث 630) . تحفة الاشراف (4681) .

766-اخرجه البخاري في المغازي، باب 53 . (الحديث 4302) مطولًا واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 585 و586 و587) والحديث عند: النسائي في الاذان، اجتزاء المرء باذان غيره في الحضر (الحديث 635)، و في الامامة، امامة الغلام قبل ان يحتلم (الحديث 788) . تحفة الاشراف (4565) .

767-اخرجه مسلم في الصلاة، باب الاعتراض بين يدي المصلي (الحديث 274) . واخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الرخصة في ذلك (الحديث 370) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في الصلاة في ثوب الحائض (الحديث 652) . تحفة الاشراف (16308) .

آپ ﷺ کے پہلو میں ہوتی تھی' میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور مجھ پر ایسی چادر ہوتی تھی جس کا کچھ حصہ نبی اکرم ﷺ پر ہوتا تھا۔

18 - باب صَلَاةِ الرَّجُلِ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَىْءٌ

باب: آدمی کا ایسے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا کہ اس کے کندھے پر کوئی بھی چیز موجود نہ ہو

768 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهٖ مِنْهُ شَىْءٌ" .

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کوئی بھی شخص صرف ایک کپڑا پہن کر اس طرح سے نماز ادا نہ کرے کہ اس کے کندھے پر اس کا کچھ بھی حصہ نہ ہو''۔

19 - باب الصَّلَاةِ فِى الْحَرِيْرِ

باب: ریشمی کپڑا پہن کر نماز ادا کرنا

769 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِىَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ "لَا يَنْبَغِىْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ" .

★★ حضرت عقبہ بن عامر ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کو ریشم سے بنی ہوئی ''قبا'' تحفے کے طور پر پیش کی گئی' آپ ﷺ نے اسے پہنا اور آپ ﷺ نے وہ پہن کر نماز ادا کی۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُسے سختی سے اتار دیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں ہے''۔

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے ریشم پہننے کا جو ذکر ہے' یہ ریشم کی حرمت کے حکم کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

768-اخرجه مسلم في الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد و صفة لبسه (الحديث 277) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب جماع ابواب ما يصلي فيه (الحديث 626) بنحوه . تحفة الاشراف (13678) .

769-اخرجه البخاري في الصلاة، باب من صلى في فروج حرير ثم نزعه (الحديث 375) ، و في اللباس، باب القباء و فروج حرير و هو القباء (الحديث 5801) . واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء و خاتم الذهب و الحرير على الرجل و اباحته للنساء و اباحة العلم و نحوه للرجل ما لم يزد على اربع اصابع (الحديث 23) . تحفة الاشراف (9959) .

20 - باب الرُّخصَةِ فِي الصَّلاةِ فِي خَمِيصَةٍ لَّهَا اَعلامٌ

باب: ایسی چادر لپیٹ کرنماز ادا کرنا جس پر نقش ونگار بنے ہوئے ہوں

770 - اَخبَرَنَا اِسحَاقُ بنُ اِبرَاهِيمَ وَقُتَيبَةُ بنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفظُ لَهُ - عَن سُفيَانَ عَنِ الزُّهرِيِّ عَن عُروَةَ بنِ الزُّبَيرِ عَن عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي خَمِيصَةٍ لَّهَا اَعلامٌ ثُمَّ قَالَ "شَغَلَتنِي اَعلامُ هٰذِهِ اذهَبُوا بِهَا اِلٰى اَبِي جَهمٍ وَّائتُونِي بِاَنبِجَانِيَّتِهِ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسی چادر لپیٹ کرنماز ادا کی جس پر نقش ونگار بنے ہوئے تھے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اس کے نقش ونگار نے میری توجہ منتشر کردی تھی' تم یہ جا کر ابوجہم کو دے دو اور اس کی انبجانی چادر میرے پاس لے آؤ''۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام سیوطی فرماتے ہیں۔ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کا نام عامر تھا اور ایک قول کے مطابق عبید بن حذیفہ تھا۔ روایت میں استعمال ہونے والے لفظ انبجانی چادر کی نسبت انبجان نامی جگہ کی طرف ہے یہ ایسی چادر تھی جو اُون سے بنائی گئی تھی اور اس پر کوئی نقش ونگار وغیرہ نہیں بنے ہوئے تھے اور یہ ذرا کم موٹی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی پہلی چادر حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ کی طرف اس لئے بھجوادی تھی کیونکہ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے ہی وہ چادر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہدیے کے طور پر پیش کی تھی۔

اور ان سے نبی اکرم ﷺ نے انبجانی چادر اس لئے منگوائی تھی تا کہ یہ نہ سمجھا جائے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کا تحفہ مسترد کر دیا ہے۔

21 - باب الصَّلاةِ فِي الثِّيَابِ الحُمرِ

باب: سرخ کپڑے پہن کرنماز ادا کرنا

771 - اَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبدُ الرَّحمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفيَانُ عَن عَونِ بنِ اَبِي جُحَيفَةَ عَن اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ حَمرَاءَ فَرَكَزَ عَنَزَةً فَصَلّٰى اِلَيهَا يَمُرُّ مِن وَّرَائِهَا الكَلبُ وَالمَرأَةُ وَالحِمَارُ.

770-اخرجه البخاري في الاذان، باب الالتفات في الصلاة (الحديث 752) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب كراهة الصلاة، في ثوب له اعلام (الحديث 61) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب النظر في الصلاة (الحديث 914)، و في اللباس، باب من كرهه (الحديث 4053) . واخرجه ابن ماجه في اللباس، باب لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 3550) . تحفة الاشراف (16434) .
771-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11808) .

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سرخ رنگ کا حلہ پہن کر نکلے' آپ نے نیزہ گاڑا اور اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا شروع کی' اُس نیزے کے دوسری طرف سے کتے' خواتین اور گدھے بھی گزر رہے تھے۔

شرح

جس لباس کو پہن کر نماز ادا کرنا حرام ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم وہ ہے جو مردوں اور خواتین دونوں کے لئے عام ہے۔

اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو نجس ہو یعنی وہ کپڑا جو نجس ہو۔

ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا درست نہیں ہوتا اور ایسے کپڑے پر نماز ادا کرنا بھی درست نہیں ہوتا۔ کیونکہ نجاست سے پاک ہونا نماز کے درست ہونے کے لئے شرط ہے۔

دوسری قسم وہ ہے کہ جس کپڑے کو غصب کیا گیا ہو ایسے کپڑے میں حنابلہ کے نزدیک نماز ادا کرنا درست نہیں ہے' تاہم جمہور کے نزدیک ایسے کپڑے کو پہن کر نماز ادا کرنا درست ہے۔

لباس کی دوسری قسم جو مردوں کے لئے حرام ہے۔ عورتوں کے لئے حلال ہے اس میں ریشمی لباس' سونے کے ذریعے بنا گیا لباس شامل ہیں۔ مرد کے لئے اسے بچھا کر اس پر نماز ادا کرنا اور اسے پہننا حرام ہے۔

اس بارے میں فقہاء کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مردوں کے لئے ریشم پہننا حرام ہے البتہ کسی عارضے یا عذر کی وجہ سے اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

22 - باب الصَّلاةِ فِي الشِّعَارِ

باب: بڑی چادر میں نماز ادا کرنا

772 - اَخبَرَنَا عَمرُو بنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بنُ عَبدِ المَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحيَى بنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بنُ صُبحٍ قَالَ سَمِعتُ خِلاسَ بنَ عَمرٍو يَقُولُ سَمِعتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنتُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اَبُو القَاسِمِ فِي الشِّعَارِ الوَاحِدِ وَاَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَاِن اَصَابَهُ مِنِّي شَيءٌ غَسَلَ مَا اَصَابَهُ لَم يَعدُهُ اِلٰى غَيرِهِ وَصَلّٰى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ مَعِي فَاِن اَصَابَهُ مِنِّي شَيءٌ فَعَلَ مِثلَ ذٰلِكَ لَم يَعدُهُ اِلٰى غَيرِهِ.

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک بڑی چادر میں ہوتے تھے' حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' اگر آپ ﷺ کو مجھ سے کوئی چیز لگ جاتی' تو آپ ﷺ اس جگہ کو دھولیتے تھے جہاں وہ چیز لگی ہوتی تھی۔ آپ ﷺ اس کے علاوہ (چادر کے) کسی دوسرے حصے کو نہیں دھوتے تھے اور آپ ﷺ اسی میں نماز ادا کر

772-تقدم في الطهارة، باب مضاجعة الحائض (الحديث 283) .

لیتے تھے' پھر آپ ﷺ میرے قریب ہو جاتے تھے' پھر اگر آپ ﷺ کو مجھ سے کوئی چیز لگ جاتی' تو پھر آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے' لیکن (جہاں وہ چیز لگی ہوتی تھی) اس کے علاوہ (حصے کو نہیں دھوتے تھے)۔

23 - باب الصَّلاةِ فِي الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں میں نماز ادا کرنا

773 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ رَاَيْتُ جَرِيْرًا بَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا .

☆☆ ہمام بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے پیشاب کیا' پھر انہوں نے پانی منگوایا' پھر انہوں نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا' پھر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے' ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

شرح

اس حدیث میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے موزے پہن کر نماز ادا کی تھی۔ فقہاء کے مابین اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا کہ موزے پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہے۔

24 - باب الصَّلاةِ فِي النَّعْلَيْنِ

باب: جوتے پہن کر نماز ادا کرنا

774 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَغَسَّانَ بْنِ مُضَرَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ - وَاسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ بَصْرِيٌّ - ثِقَةٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ سعید بن یزید بصری بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا نبی اکرم ﷺ جوتے پہن کر نماز ادا کر لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

773-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في الخفاف (الحديث 387) . والحديث عند: مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 72) . والترمذي في الطهارة، باب في المسح على الخفين (الحديث 93) . و النسائي في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 118) . و ابن ماجه في الطهارة، و سننها، باب ما جاء في المسح على الخفين (الحديث 543) . تحفة الاشراف (3235) .

774-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في النعال (الحديث 386)، و في اللباس، باب النعال السبتية وغيرها (الحديث 5850). واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز الصلاة في النعلين (الحديث 60) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الصلاة في النعال (الحديث 400) . تحفة الاشراف (866) .

شرح

علامہ بدر الدین محمود عینی فرماتے ہیں: علامہ ابن بطال نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ علماء کے نزدیک اگر جوتوں میں نجاست نہ لگی ہوئی ہو تو انہیں پہن کر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر جوتوں میں نجاست لگی ہوئی ہو تو آدمی انہیں پونچھ لے اور ان جوتوں میں نماز ادا کر لے۔

علماء نے جوتے کو نجاست سے پاک کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی شخص تر نجاست پر پاؤں رکھ دے تو یہ بات جائز ہے کہ وہ اس جوتے کو مٹی کے ذریعے پونچھ لے اور نماز ادا کر لے۔

امام مالک اور امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں: تر نجاست کو صرف پانی کے ذریعے ہی دھویا جا سکتا ہے' لیکن اگر وہ نجاست خشک ہو تو اسے پونچھ کر صاف کرنا جائز ہے۔

جبکہ امام شافعی فرماتے ہیں: ایسا صرف پانی کے ذریعے کیا جا سکتا ہے خواہ وہ موزے پر لگی ہوئی ہو، جوتے پر لگی ہوئی ہو یا ان کے علاوہ کسی اور چیز پر لگی ہوئی ہو۔

شیخ ابن دقیق العید فرماتے ہیں: جوتے میں نماز ادا کرنا رخصت ہے یہ مستحب نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ چیز نماز کے اصل مقصود میں شامل ہے۔

(عینی فرماتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں' یہ مستحب کیوں نہیں ہوگا؟ بلکہ ایسا کرنا تو سنت ہے کیونکہ امام ابوداؤد نے اپنی "سنن" میں یہ بات نقل کی ہے۔

"یعلی بن شداد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، یہودیوں کی مخالفت کرو کیونکہ وہ لوگ جوتے پہن کر نماز ادا نہیں کرتے ہیں اور موزوں میں نماز ادا نہیں کرتے ہیں۔"

امام حاکم نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس اعتبار سے یہودیوں کی مخالفت کے ارادے کے تحت ایسا کرنا مستحب ہوگا تاہم ایسا کرنا سنت نہیں ہے کیونکہ جوتے پہن کر نماز ادا کرنا بذاتِ خود مقصود نہیں ہے۔

اسی طرح امام ابوداؤد نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔
"میں نے نبی اکرم ﷺ کو ننگے پاؤں (نماز ادا کرتے ہوئے) بھی دیکھا ہے اور جوتا پہن کر بھی دیکھا ہے۔"

تو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جوتے پہن کر نماز ادا کرنا کسی کراہت کے بغیر جائز ہے۔

امام غزالی نے "احیاء العلوم" میں اہل علم کا یہ بیان نقل کیا ہے' جوتے پہن کر نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔[1]

[1] عمدۃ القاری کتاب: نماز کا بیان ! باب: موزوں میں نماز ادا کرنا

25 - باب اَيْنَ يَضَعُ الْاِمَامُ نَعْلَيْهِ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ

باب: جب امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو اس وقت وہ اپنے جوتے کہاں رکھے گا؟

775 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّشُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهٖ .

★★ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر نماز ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے اپنے بائیں طرف رکھے۔

775-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الصلاة في النعل (الحديث 648) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في اين توضع النعل اذا خلعت في الصلاة (الحديث 1431) . تحفة الاشراف (5314) .

10 - كِتَابُ الْاِمَامَةِ

امامت (سے متعلق روایات)

امام نسائی نے اس کتاب ''امامت (سے متعلق روایات)'' میں 65 تراجم ابواب اور 98 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 64 ہوگی۔

1 - باب ذِكْرِ الْاِمَامَةِ وَالْجَمَاعَةِ اِمَامَةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ

امامت اور جماعت کا تذکرہ' اہلِ علم وفضل کا امامت کرنا

776 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ . فَاَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَيُّكُمْ تَطِيْبُ نَفْسُهٗ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ نَّتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ .

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو انصار نے یہ کہا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر آپ لوگوں میں سے ہوگا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے پاس آئے اور بولے: کیا تم لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' تو تم میں سے کس کو یہ بات اچھی لگے گی کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے نکل جائے' تو انصار نے کہا: ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں' کہ ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

شرح

ہر وہ شخص جس کی اقتدا کی جاتی ہے بھلائی یا برائی میں جس کی پیروی کی جاتی ہو وہ امام ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''اور ہم نے ان میں سے آئمہ بنائے جو ہمارے حکم کے تحت رہنمائی کرتے تھے۔'' (الانبیاء: 21)

776-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10587) .

اسی طرح ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

''اور ہم نے انہیں امام بنایا ہے جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔''

شریعت اسلامیہ کی روشنی میں امامت کی دو قسمیں ہیں:

امامت کبریٰ، اس سے مراد مسلمانوں کا خلیفہ ہونا ہے اور امامت صغریٰ اس سے مراد مسلمانوں کا نماز میں پیشوا ہونا ہے۔

کسی بھی شخص کے امام ہونے کے لئے درج ذیل شرائط پائی جاتی ہیں۔

(i) پہلی شرط یہ ہے کہ امام کو مسلمان ہونا چاہئے۔

اس لئے اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی بھی کافر کی امامت میں نماز ادا نہیں ہو سکتی۔

(ii) دوسری شرط امام کا عاقل ہونا ہے کیونکہ پاگل شخص کی نماز بذاتِ خود درست نہیں ہوگی۔

(iii) تیسری شرط یہ ہے کہ بالغ ہونا چاہئے کوئی بھی نابالغ سمجھدار شخص امامت نہیں کر سکتا فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو یہ حکم احناف کے نزدیک ہے۔

مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک نابالغ فرض نماز میں امامت نہیں کر سکتا' نوافل میں امامت کر سکتا ہے۔

ایسا بچہ جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو لیکن سمجھدار ہو اس کی اقتدا میں بالغ شخص نماز ادا کر سکتا ہے۔

(iv) چوتھی شرط امام کا مذکر ہونا ہے۔ اس لئے کوئی بھی عورت کسی مرد کی امام نہیں بن سکتی۔ اسی طرح کوئی ہیجڑا کسی مرد کا امام نہیں بن سکتا۔ فرض اور نفل کے بارے میں یہی حکم ہے۔

(v) امامت کے لئے پانچویں شرط یہ ہے کہ وہ حدث اور نجاست سے پاک ہو۔

(vi) امام کے لئے چھٹی شرط یہ ہے کہ وہ اچھے طریقے سے قرأت کر سکتا ہو' ارکان اچھے طریقے سے ادا کر سکتا ہو۔

اس لئے جو شخص قرآن اچھے طریقے سے پڑھ سکتا ہو وہ ایسے شخص کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھ سکتا جو قرآن اچھے طریقے سے نہیں پڑھ سکتا۔

(vii) ساتویں شرط یہ ہے کہ امام کسی دوسرے کا مقتدی نہ ہو۔

(viii) آٹھویں شرط حنابلہ اور احناف کے نزدیک ہے کہ امام میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہئے جیسے اس کی نکسیر نہ جاری رہتی ہو یا اسے پیشاب کے قطرے آنے کی بیماری نہ ہو۔ جس شخص کو کوئی عذر لاحق ہو وہ اپنے جیسے عذر والے لوگوں کی امامت کر سکتا ہے لیکن تندرست شخص کی امامت نہیں کر سکتا ہے۔

(ix) نویں شرط یہ ہے کہ امام کی زبان درست ہونی چاہئے یعنی وہ حروف کو صحیح طور پر ادا کر سکتا ہو اس لئے توتلے شخص کی امامت احناف کے نزدیک درست نہیں ہے۔

امام نسائی نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جو شخص علم یا فضیلت کا مالک ہو وہ امامت کا زیادہ حقدار ہوگا۔ اس کی مزید جزئیات ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

امامت کے احکام

جماعت کے احکام

مسئلہ: جماعت سنتِ مؤکدہ ہے' متون میں اسی طرح تحریر ہے۔ (خلاصہ' محیط' محیط سرخسی)

مسئلہ: ''الغایہ'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: بہت سے مشائخ نے اسے واجب قرار دیا ہے جبکہ ''المفید'' نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے' اسے سنت اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس کا وجوب سنت سے ثابت ہے۔

مسئلہ: باجماعت نماز ادا کرنا بالغ' عاقل' آزاد اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی قدرت رکھنے والے مردوں پر لازم ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: جب کسی شخص کی باجماعت نماز فوت ہو جاتی ہے' تو اب اس پر یہ بات لازم نہیں ہوگی کہ وہ کسی دوسری مسجد کو تلاش کرے وہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی کوشش کرے' اس بارے میں ہمارے فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے' تاہم اگر وہ کسی دوسری مسجد میں جا کر ان لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کر لے تو یہ بہتر ہے اور اگر وہ اپنے قبیلے (یعنی محلے) کی مسجد میں نماز ادا کر لے تو یہ بھی بہتر ہے۔

مسئلہ: امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ایسی صورت میں وہ اپنے گھر والوں کو اکٹھا کرے اور انہیں نماز پڑھا دے۔

مسئلہ: عذر کی وجہ سے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ساقط ہو جاتا ہے' اس لیے بیمار' لنگڑے' اپاہج' جس شخص کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کٹا ہوا ہو' یا اس کے برعکس کٹے ہوئے ہوں یا صرف پاؤں کٹے ہوئے ہوں یا جو شخص فالج کی بیماری کی وجہ سے چل نہ سکتا ہو یا بہت عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے جا نہ سکتا ہو یا نابینا ہو' تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان پر باجماعت نماز ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق بارش' کیچڑ' پیر دی' بہت زیادہ تاریکی کی وجہ سے بھی جماعت کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اندھیری رات میں اگر تیز ہوا چل رہی ہو' تو بھی جماعت کا حکم ساقط ہو جاتا ہے' تاہم دن کے وقت یہ عذر نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص کو پیشاب یا پاخانہ کی شدید حاجت ہو' تو جماعت ساقط ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے گھر سے باہر نکلا تو قرض خواہ اسے قید کروا دے گا یا کسی شخص نے سفر کے لیے روانہ ہونا ہے اور جماعت بھی کھڑی ہو گئی ہے اور اس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے جماعت کے ساتھ نماز ادا کی تو قافلہ رخصت ہو جائے گا یا کوئی شخص کسی بیمار کی خدمت کر رہا تھا (اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے بیمار کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہو) یا اپنے مال کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو یا جب کھانا سامنے موجود ہو اور شدید بھوک لگی ہوئی ہو' تو ان سب صورتوں میں جماعت کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: جمعہ کی نماز کے علاوہ ہر نماز میں جب ایک سے زیادہ آدمی موجود ہوں تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جاسکتی ہے' خواہ امام کے ہمراہ ایک سمجھ دار (نابالغ) لڑکا ہی کیوں نہ ہو۔ (سراجیہ)

مسئلہ: لوگوں کو اہتمام کے ساتھ بلا کر نفل نماز باجماعت ادا کرنا مکروہ ہے۔

2 - باب الصَّلَاةِ مَعَ اَئِمَّةِ الْجَوْرِ

باب: ظالم حکمرانوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا

777 - اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ اَخَّرَ زِيَادٌ الصَّلَاةَ فَاَتَانِي ابْنُ صَامِتٍ فَاَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهُ صُنْعَ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلٰى شَفَتَيْهِ وَضَرَبَ عَلٰى فَخِذِيْ وَقَالَ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَضَرَبَ فَخِذِيْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ اِنِّيْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ فَضَرَبَ فَخِذِيْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ اِنِّيْ صَلَّيْتُ فَلَا اُصَلِّيْ".

★★ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ زیاد (نامی گورنر) نے نماز تاخیر سے ادا کی۔ ابن صامت میرے پاس تشریف لائے' میں نے ان کے لیے کرسی رکھی' وہ اس پر تشریف فرما ہوئے' میں نے ان کے سامنے زیاد کے طرز عمل کا تذکرہ کیا' تو انہوں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے میرے زانو پر ہاتھ مارا اور بولے: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اس طرح کا سوال کیا تھا جس طرح کا تم نے مجھ سے کیا ہے' تو انہوں نے بھی میرے زانو پر اسی طرح ہاتھ مارا تھا' جس طرح میں نے تمہارے زانو پر ہاتھ مارا ہے۔ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی تھی' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا' جو سوال تم نے مجھ سے کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے زانو پر اسی طرح ہاتھ مارا تھا' جس طرح میں نے تمہارے زانو پر ہاتھ مارا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

"تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کرلو' اگر تم اس نماز کو (ظالم حکمرانوں) کے ساتھ پاتے ہو' تو پھر دوبارہ اسے ادا کرلو' یہ نہ کہنا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں' اس لیے اب نہیں پڑھوں گا"۔

778 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُوْنَ اَقْوَامًا يُصَلُّوْنَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا فَاِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُمْ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَصَلُّوْا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوْهَا سُبْحَةً".

777-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب كراهية تاخير الصلاة عن وقتها المختارت و ما يفعله المأموم اذا اخرها الامام (الحديث 241 و242 و 244) . واخرجه النسائي في الامامة، اعادة الصلاة بعد ذهاب وقتها مع الجماعة (الحديث 858) تحفة الاشراف (11948) .

778-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيما اذا اخروا الصلاة عن وقتها (الحديث 1255) . تحفة الاشراف (9211) .

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"عنقریب تمہارا ایسے لوگوں سے واسطہ پڑے گا جو نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا نہیں کریں گے' اگر تم ان لوگوں کو پالو تو تم نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لینا اور پھر ان لوگوں (یعنی سرکاری اماموں' یا حکمرانوں) کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینا اور اسے نفل قرار دینا"۔

شرح

اس بات کا تذکرہ کہ کون شخص امامت کرسکتا ہے؟

مسئلہ: مرغینانی فرماتے ہیں کہ خواہش نفس کے پیروکار اور بدعتی شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: رافضی' جہمی' قدری' مشبہ اور قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: اس تمام گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی بدعقیدہ شخص کا عقیدہ ایسا ہو کہ جس کے قائل کی تکفیر نہ کی جاتی ہو' تو اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنا کراہیت کے ساتھ جائز ہوگا' ورنہ جائز نہیں ہوگا۔ (تبیین' خلاصہ) یہی قول صحیح ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: جو شخص معراج کا انکار کرتا ہے' تو اس بات کا جائزہ لیا جائے گا' اگر وہ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک کے سفر کا انکار کرتا ہے' تو وہ کافر ہوگا اور اگر وہ بیت المقدس سے آگے (آسمانوں تک) معراج کا انکار کرتا ہے' تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی بدعتی یا فاسق کے پیچھے نماز ادا کر لیتا ہے' تو اسے باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب مل جائے گا لیکن اتنا ثواب حاصل نہیں ہوگا جو کسی پرہیزگار (صحیح العقیدہ) شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے حاصل ہوتا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: تیمم کر کے نماز ادا کرنے والے کا وضو کر کے نماز ادا کرنے والوں کی امامت کرنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: شیخ الاسلام نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ اختلاف اس وقت ہوگا جب وضو کر کے نماز ادا کرنے والوں کے پاس پانی موجود نہ ہو کیونکہ اگر ان کے پاس پانی موجود ہوگا تو پھر تیمم کرنے والا شخص ان وضو کرنے والوں کی امامت نہیں کر سکے گا۔ (نہایہ)

مسئلہ: وضو کر کے نماز ادا کرنے والے کا' تیمم کر کے نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نمازِ جنازہ ادا کرنا کسی اختلاف کے بغیر جائز ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ایک معذور دوسرے معذور کی اقتداء کرسکتا ہے' اگر ان دونوں کا عذر ایک ہو' لیکن اگر دونوں کا عذر مختلف ہو' تو پھر یہ جائز نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اس اصول کے پیش نظر جس شخص کو ہوا بکثرت خارج ہونے کی بیماری ہو' وہ اس شخص کی اقتداء نہیں کر سکے گا جسے پیشاب کے قطرے نکلنے کی بیماری ہو۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: البتہ کوئی پاک شخص ایسے شخص کی اقتداء نہیں کرے گا' جسے پیشاب کے قطرے آنے کی بیماری ہو' اسی طرح پاک عورتیں استحاضہ کا شکار عورت کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کریں گی۔ (زاہدی)

مسئلہ: جو شخص وضو کے دوران پاؤں دھوتا ہے' وہ اس شخص کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے جس نے وضو کے دوران موزے پر مسح کیا ہو یا پٹی پر مسح کیا ہو۔

مسئلہ: اشارے کے ساتھ نماز ادا کرنے والا شخص اس شخص کی امامت کر سکتا ہے جو اشارے کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو' اسی طرح برہنہ شخص اس شخص کی امامت کر سکتا ہے جو برہنہ ہو۔ (خلاصہ)

مسئلہ: افضل یہ ہے کہ برہنہ لوگ الگ الگ بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کریں گے' لیکن اگر وہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں' تو ان کا امام درمیان میں کھڑا ہو گا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ (جوہرہ نیرہ' سراج الوہاج)

مسئلہ: کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والا شخص اس شخص کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو' لیکن رکوع اور سجدہ کرتا ہو' لیکن جو شخص رکوع اور سجدہ کرتا ہے' وہ اس شخص کی اقتداء نہیں کر سکتا جو صرف اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتا ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: دیہاتی' نابینا' غلام' زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے شخص اور فاسق کی امامت جائز ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: تاہم مکروہ ہے' متون میں یہی بات تحریر ہے۔

مسئلہ: مرد خواتین کی امامت کر سکتا ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ خلوت نہ ہو' اگر خلوت ہو اور امام ان سب خواتین کا یا ان میں سے کچھ خواتین کا محرم ہو' تو جائز ہو گا' تاہم پھر بھی یہ مکروہ ہے۔ (نہایہ بحوالہ شرح طحاوی)

مسئلہ: جمعہ کی نماز میں عورت مرد کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتی ہے' اگرچہ مرد نے اس کی امامت کی نیت نہ کی ہو' اسی طرح عیدین کی نماز میں بھی اقتداء کر سکتی ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: خاتون کا صرف خواتین کی امامت کرنا مکروہ ہے خواہ فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو' البتہ جنازے کی نماز کا حکم مختلف ہو گا۔ (نہایہ)

مسئلہ: اگر صرف خواتین باجماعت نماز ادا کر رہی ہوں تو ان کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہو' تاہم امام کے درمیان میں کھڑی ہونے کے باوجود کراہت زائل نہیں ہو گی اور اگر امام آگے کھڑی ہو جاتی ہے' تو نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: خواتین کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ تنہا نماز ادا کریں۔ (خلاصہ)

مسئلہ: توتلہ شخص اگر بعض حروف کی ادائیگی پر قادر نہ ہو' تو اس کی امامت درست نہیں ہو گی' البتہ وہ اپنے جیسے دیگر توتلے افراد کی امامت کر سکتا ہے' اس وقت جب حاضرین میں کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو جو ان حروف کو صحیح طریقے سے ادا کر سکتا ہو' اگر حاضرین میں کوئی ایسا شخص موجود ہو' تو امام سمیت تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو گی۔

مسئلہ: جو شخص قرآن میں صحیح مقام پر وقف نہ کر سکتا ہو' اسے امامت نہیں کرنی چاہیے' اسی طرح جو شخص قرآن کی تلاوت کے دوران بہت زیادہ کھنکھارتا ہو' یا جس سے "ت" یا "ف" مشکل سے ادا ہوتی ہو' ایسے شخص کو بھی امامت نہیں کرنی چاہیے۔

مسئلہ: جو شخص مشقت کے ساتھ حروف کی ادائیگی کرتا ہے' لیکن جب وہ حروف ادا کرتا ہے' تو صحیح ادا کرتا ہے' ایسے شخص کی امامت مکروہ نہیں ہو گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر قاری کسی ان پڑھ (جسے قرآن صحیح پڑھنا نہ آتا ہو) کی اقتداء میں نماز شروع کر دے تو اس کی نماز شروع ہی نہیں ہو گی' یہاں تک کہ اس نے ان پڑھ کی اقتداء میں نفل نماز شروع کی اور بعد میں توڑ دی تو بعد میں اس پر قضاء واجب نہیں ہو گی۔

مسئلہ: اگر کوئی فاسق شخص جمعہ کی نماز کی امامت کرتا ہے اور لوگ اسے روکنے سے عاجز ہیں' تو بعض فقہاء کے قول کے مطابق جمعہ کی نماز میں اسی کی اقتداء کر لی جائے گی' اس کی امامت کی وجہ سے جمعہ کو ترک نہیں کیا جائے گا' البتہ جمعہ کی نماز کے علاوہ باقی تمام نمازیں کسی دوسرے امام کی اقتداء میں ادا کی جائیں گی' اس فاسق کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہو گا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: جب کوئی شخص امامت کرتا ہو اور اس کے مقتدی اسے ناپسند کرتے ہوں تو اگر لوگوں کی ناپسندیدگی کی وجہ اس شخص کا کوئی قصور ہے' تو ایسے شخص کا امام بننا مکروہ ہو گا' لیکن اگر وہی شخص امامت کا زیادہ مستحق ہے (اور لوگ ذاتی طور پر اسے پسند نہیں کرتے) تو مکروہ نہیں ہو گا۔ (محیط)

مسئلہ: امام کے لیے طویل نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: امام کو چاہیے کہ وہ مسنون مقدار سے زیادہ قرأت نہ کرے اور جماعت میں شریک افراد کی حالت کی رعایت کرے۔ (جوہرہ نیرہ)

3 - باب مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

باب: امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

779 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِى الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ فِى الْهِجْرَةِ فَاِنْ كَانُوْا فِى الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِى السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا تَؤُمَّ الرَّجُلَ فِىْ سُلْطَانِهٖ وَلَا تَقْعُدْ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَكَ".

779-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 290 و 291) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 582 و 583 و 584) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في احق بالامامة (الحديث 235) . واخرجه النسائي في الامامة، اجتماع القوم و فيهم الوالي (الحديث 782) مختصرًا واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من احق بالامامة (الحديث 980) . تحفة الاشراف (9976) .

☆☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"لوگوں کی امامت وہ شخص کرے گا جو اللہ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتا ہو (یعنی زیادہ آیات کا حافظ ہو) اگر وہ لوگ قرأت میں برابر ہوں' تو جس شخص نے ان میں پہلے ہجرت کی ہو' اگر وہ لوگ ہجرت کے حوالے سے بھی ایک جیسی حیثیت کے مالک ہوں' تو جو شخص سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو' اگر سنت کے علم کے حوالے سے بھی وہ لوگ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں' تو جس شخص کی عمر زیادہ ہو' تم کسی دوسرے شخص کی سربراہی کے علاقے میں اس کی اجازت کے بغیر اس کی امامت نہ کرنا اور نہ ہی اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر بیٹھنا"۔

شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں: امامت کا سب سے زیادہ حق دار وہ شخص ہے' جو نماز کے درست ہونے یا فاسد ہونے کے بارے میں زیادہ فقہی احکام کا علم رکھتا ہو۔ مزید یہ کہ وہ ظاہری گناہوں سے اجتناب کرتا ہو اور اسے فرض مقدار کے برابر قرآن آتا ہو' یعنی اتنا قرآن آتا ہو' جس کی تلاوت کے ذریعے نماز ادا کرنا درست ہو۔

اس کے بعد وہ جو قرات میں تلاوت اور تجوید اچھے طریقے سے کر سکتا ہو۔

اس کے بعد وہ شخص جو زیادہ پرہیزگار ہو یعنی مشتبہ چیزوں سے بچتا ہو۔

اس کے بعد وہ شخص جس کی عمر زیادہ ہو کیونکہ اس میں زیادہ خشوع وخضوع پایا جائے گا۔

اس کے بعد وہ شخص جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں یعنی اسے لوگ پسند کرتے ہوں۔

اس کے بعد وہ شخص جو تہجد کی نماز باقاعدگی سے ادا کرتا ہو۔

اس کے بعد وہ شخص جو نسب کے اعتبار سے شرف رکھتا ہو پھر وہ شخص جو ظاہری لباس کے اعتبار سے جامہ زیب ہو۔

اگر مختلف لوگ ان تمام حوالوں سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے گی یا پھر حاضرین کو یہ اختیار ہوگا وہ کسی ایک کو امام منتخب کر لیں۔ اگر لوگوں کے درمیان اختلاف ہو جائے تو جس شخص کے حق میں زیادہ لوگ ہوں اسے امام بنا لیا جائے۔

امام نسائی نے آگے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے زیادہ تر کی تشریح اسی شرح میں آجائے گی۔

امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

مسئلہ: امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہوگا جو نماز کے احکام کے بارے میں زیادہ واقفیت رکھتا ہو۔ (مضمرات' بحرالرائق)

مسئلہ: یہ حکم اس وقت ہوگا کہ جب وہ اتنی قرأت جانتا ہو کہ سنت طریقے کے مطابق قرأت کر سکے۔ (تبیین)

مسئلہ: اس کے لیے یہ بات بھی شرط ہوگی کہ اس کی دینی حیثیت پر کوئی الزام موجود نہ ہو۔ (نقایہ' نہایہ)

مسئلہ: ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ شخص ظاہری گناہوں سے بچتا ہو' خواہ کوئی دوسرا شخص اس سے زیادہ پرہیزگار ہی کیوں نہ ہو۔ (محیط' زاہدی)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو نماز سے متعلق مسائل کا علم ہو' اگرچہ وہ اس کے علاوہ دیگر علوم نہ جانتا ہو' تو وہی شخص اس کا زیادہ مستحق ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر نماز کے احکام کے حوالے سے دو آدمیوں کا علم برابر ہو' تو جس شخص کو علم قرأت میں زیادہ مہارت ہو' یعنی وہ وقف کی جگہ وقف کرتا ہو' وصل کی جگہ وصل کرتا ہو' شد کی جگہ شد کرتا ہو' تخفیف کی جگہ تخفیف کرتا ہو' وہ زیادہ مستحق ہوگا۔ (کفایہ)

مسئلہ: اگر اس حوالے سے بھی برابر ہوں' تو جو زیادہ پرہیزگار ہے' وہ زیادہ مستحق ہوگا۔

مسئلہ: اگر دو آدمی اس حوالے سے بھی برابر ہوں تو جو شخص زیادہ عمر والا ہے' وہ زیادہ مستحق ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر وہ دونوں اس حوالے سے بھی برابر ہوں تو جس کا اخلاق اچھا ہو' وہ زیادہ مستحق ہوگا' اگر وہ دونوں اس حوالے سے بھی برابر ہوں تو جس کا حسب زیادہ بہتر ہوگا وہ زیادہ مستحق ہوگا' اگر وہ دونوں اس حوالے سے بھی برابر ہوں تو جو زیادہ خوبصورت ہے' وہ زیادہ مستحق ہوگا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: یہاں خوبصورت ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو شخص رات کے وقت زیادہ نوافل ادا کرتا ہو۔ (کافی)

مسئلہ: اگر وہ دونوں اس حوالے سے بھی برابر ہوں تو جو شخص نسب کے اعتبار سے بہتر ہو' وہ مستحق ہوگا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: لہٰذا جو شخص زیادہ کامل ہوگا وہی زیادہ فضیلت رکھتا ہوگا' کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ جماعت میں زیادہ سے زیادہ افراد شریک ہوں اور ایسے افراد کی طرف لوگوں کی رغبت زیادہ ہوتی ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر گھر میں باجماعت نماز ادا کی جا رہی ہو اور مہمان بھی آئے ہوئے ہوں تو گھر کا مالک امامت کا زیادہ مستحق ہوگا' لیکن اگر کوئی بادشاہ' قاضی (یا عالم) گھر آیا ہوا ہو' تو اس کی تعظیم کے لیے اسے مصلیٰ امامت پر آگے کر دیا جائے تو یہ افضل ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی گھر میں کرائے دار بھی ہو اور مالک مکان بھی ہو اور مہمان بھی موجود ہوں تو جماعت کی اجازت دینے کا حق کرایہ دار کو حاصل ہوگا اور اسی سے اجازت طلب کی جائے گی۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی دوسرے کو مکان مستعار دیا تو مستعار دینے والے کے مقابلے میں مستعار لینے والا شخص زیادہ حقدار ہوگا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر مسجد میں کوئی ایسا شخص آ جائے جو اس مسجد کے امام سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو تو بھی اس مسجد کا امام نماز پڑھانے کا زیادہ حقدار ہوگا۔ (قنیہ)

مسئلہ: اگر محلے میں صرف ایک ہی شخص امامت کے لائق ہو' تو اس پر امامت کرنا لازم نہیں ہوگا اور اگر وہ امامت نہیں کرتا تو گنہگار نہیں ہوگا۔ (قنیہ)

4- بَاب تَقْدِيمِ ذَوِي السِّنِّ

باب: عمر رسیدہ شخص (کو امامت کے لیے آگے کرنا)

780 - أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِجِيُّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي - وَقَالَ مَرَّةً أَنَا وَصَاحِبٌ لِي - فَقَالَ "إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا".

★★ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرا ایک چچازاد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) میرا ایک ساتھی۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب تم دونوں سفر کرو تو تم دونوں اذان دو' تم دونوں اقامت کہو اور تم دونوں میں سے امامت وہ شخص کرے جس کی عمر زیادہ ہے"۔

5- بَاب اجْتِمَاعِ الْقَوْمِ فِي مَوْضِعٍ هُمْ فِيهِ سَوَاءٌ

باب: کچھ لوگوں کا ایسی جگہ پر جمع ہونا جہاں وہ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں

781 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ".

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تین لوگ موجود ہوں' تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرے اور ان میں سے امامت کا زیادہ حقدار شخص وہ ہوگا جو قرآن کا زیادہ علم رکھتا ہو (یعنی زیادہ آیات کا حافظ ہو)"۔

6- بَاب اجْتِمَاعِ الْقَوْمِ وَفِيهِمُ الْوَالِي

باب: لوگوں کا اکٹھے ہونا' جبکہ ان کے درمیان والی (حکمران' سردار یا محلے کا مخصوص امام) موجود ہو

782 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ".

780-تقدم في الاذان، باب اذان المنفردين في السفر (الحديث 633) .

781-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 289) . واخرجه النسائي في الامامة، الجماعة اذا كانوا ثلاثة (الحديث 839) . تحفة الاشراف (4372) .

782-تقدم في الامامة، من احق بالامامة (الحديث 779) .

★★ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"کوئی بھی شخص کسی دوسرے شخص کی سربراہی میں اس کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے"۔

7- بَاب إِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الرَّعِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْوَالِي هَلْ يَتَأَخَّرُ

باب: جب رعایا میں سے کوئی شخص آگے ہو کر نماز پڑھانا شروع کر دے اور پھر والی بھی آ جائے تو کیا وہ (رعایا کا فرد) پیچھے ہٹ جائے گا؟

783 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَانَتِ الْأُولَى فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ. فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ بِالنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ وَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ "يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَّا الْتَفَتَ إِلَيْهِ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ". قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

★★ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان لڑائی ہونے والی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے' آپ کے ساتھ کچھ دیگر افراد بھی تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں خاصی دیر مصروف رہے' نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت ابوبکر! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو تشریف نہیں لا سکے ہیں' نماز کا وقت ہو چکا ہے' کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھیک ہے! اگر تم یہ چاہتے ہو (تو میں نماز پڑھا دیتا ہوں) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے' انہوں نے لوگوں کے لیے تکبیر کہہ دی' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کے درمیان

783-اخرجه البخاري في السهو، باب الاشارة في الصلاة (الحديث 1234) . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تاخر الامام و لم يخافوا مفسدة بالتقديم (الحديث 102) . تحفة الاشراف (4776) .

ہوتا ہے' تو میری نظر کمزور ہے (اس لیے میں مسجد تک نہیں جا پاتا) یارسول اللہ! آپ ﷺ میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا کر لیجیے تاکہ میں اس جگہ کو اپنے لیے جائے نماز بنا لوں۔ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم کہاں یہ پسند کرتے ہو کہ میں وہاں تمہارے لیے نماز ادا کر لوں؟ انہوں نے اپنے گھر کی ایک مخصوص جگہ کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس جگہ نماز ادا کی۔

شرح

احناف، مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک نابینا کی امامت مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ وہ صحیح طریقے سے نجاست سے نہیں بچ سکتا۔ تاہم احناف نے ایک صورت کا استثناء کیا ہے وہ یہ کہ اگر وہ نابینا تمام حاضرین سے زیادہ علم رکھتا ہو تو پھر وہ امامت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

شوافع نے کسی کراہت کے بغیر نابینا شخص کی امامت کو درست قرار دیا ہے کیونکہ نابینا شخص میں خشوع وخضوع زیادہ پایا جاتا ہے۔

11 - باب اِمَامَةِ الْغُلَامِ قَبْلَ اَنْ یَّحْتَلِمَ

باب: بچے کا بالغ ہونے سے پہلے امامت کرنا

788 - اَخْبَرَنَا مُوْسَی بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوْقِیُّ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ سَلِمَةَ الْجَرْمِیُّ قَالَ کَانَ یَمُرُّ عَلَیْنَا الرُّکْبَانُ فَنَتَعَلَّمُ مِنْهُمُ الْقُرْاٰنَ فَاَتٰی اَبِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لِیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْاٰنًا". فَجَآءَ اَبِی فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لِیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْاٰنًا". فَنَظَرُوْا فَکُنْتُ اَکْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَکُنْتُ اَؤُمُّهُمْ وَاَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِیْنَ.

★★ حضرت عمرو بن سلمہ جرمی بیان کرتے ہیں' ہمارے علاقے سے قافلے گزرا کرتے تھے' تو میں نے ان سے قرآن سیکھ لیا تھا' (فتح مکہ کے بعد) میرے والد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگوں کی امامت وہ شخص کرے گا' جس کو زیادہ قرآن آتا ہو"۔

میرے والد (ہمارے علاقے میں) واپس آئے اور یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"تمہاری امامت وہ شخص کرے گا جو تم میں سب سے زیادہ قرآن کا علم رکھتا ہو"۔

جب لوگوں نے اس بارے میں تحقیق کی تو مجھے سب سے زیادہ قرآن کی آیات یاد تھیں' تو میں نے ان لوگوں کی امامت شروع کر دی' حالانکہ اس وقت میری عمر آٹھ سال تھی۔

788-اخرجه البخاري في المغازي، باب . 53 . (الحديث 4302) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 585 و 586 و 587) بنحوه . و اخرجه النسائي في القبلة، الصلاة في الازار (الحديث 766) بنحوه . و الحديث عند: النسائي في الاذان، اجتزاء المرء باذان غيره في الحضر (الحديث 635) . تحفة الاشراف (4565) .

شرح

احناف کے نزدیک کوئی نابالغ بچہ بالغ افراد کی امامت نہیں کر سکتا۔ فرض نماز میں بھی نہیں اور نفل میں بھی نہیں' جبکہ مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک فرض نماز میں نابالغ امامت نہیں کر سکتا۔ نفل نماز میں، جیسے نماز تراویح، نماز کسوف میں اسے امام بنایا جا سکتا ہے۔

جبکہ شوافع کے نزدیک اگر نابالغ بچہ سمجھ دار ہو تو اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز ہے۔

12 - باب قِیَامِ النَّاسِ اِذَا رَاَوُا الْاِمَامَ

باب: لوگوں کا امام کو دیکھ کر کھڑے ہونا

789 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ".

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب اقامت کہہ دی جائے' تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہیں لیتے"۔

13 - باب الْاِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْاِقَامَةِ

باب: اگر امام کو اقامت کہنے کے بعد کوئی کام پیش آ جائے

790 - اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَجِیٌّ لِرَجُلٍ فَمَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ حَتّٰی نَامَ الْقَوْمُ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی' لیکن نبی اکرم ﷺ پست آواز میں ایک صاحب کے ساتھ گفتگو کرتے رہے' آپ ﷺ (کی گفتگو اتنی طویل تھی) کہ آپ ﷺ نماز کے لیے اس وقت کھڑے ہوئے جب لوگ (درمیان میں) سو چکے تھے۔

14 - باب الْاِمَامِ یَذْکُرُ بَعْدَ قِیَامِهٖ فِیْ مُصَلَّاهُ اَنَّهٗ عَلٰی غَیْرِ طَهَارَةٍ

باب: اگر امام کو اپنی جائے نماز پر کھڑے ہونے کے بعد یہ بات یاد آئے کہ وہ پاک نہیں ہے

791 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدِ بْنِ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَیْدِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ

789-تقدم في الاذان، اقامة المؤذن عند خروج الامام (الحديث 686) .

790-اخرجه مسلم في الحيض ، باب الدليل على ان نوم الجالس لا ينقض الوضوء (الحديث 123) . تحفة الاشراف (1003) .

وَالْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَفَّ النَّاسُ صُفُوْفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ ذَكَرَ اَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ "مَكَانَكُمْ". ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطِفُ رَاْسُهُ فَاغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوْفٌ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نماز کے لیے اقامت کہہ لی گئی' لوگوں نے صفیں درست کرلیں' پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور اپنی جائے نماز پر آ کر کھڑے ہوگئے' پھر آپ ﷺ کو یہ بات یاد آئی کہ آپ ﷺ نے تو غسل ہی نہیں کیا' آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: پھر آپ ﷺ اپنے گھر واپس تشریف لے گئے' پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے' تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔
آپ ﷺ نے غسل کیا تھا' ہم لوگ (اس دوران) صفوں میں ہی موجود رہے۔

15 - باب اسْتِخْلَافِ الْاِمَامِ اِذَا غَابَ

باب: جب امام خود موجود نہ ہو' تو اس کا کسی کو اپنا نائب مقرر کرنا

792 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ "يَا بِلَالُ اِذَا حَضَرَ الْعَصْرُ وَلَمْ اٰتِ فَمُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ". فَلَمَّا حَضَرَتْ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَقَدَّمْ . فَتَقَدَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ فَدَخَلَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَاٰى اَبُوْ بَكْرٍ التَّصْفِيْحَ لَا يُمْسَكُ عَنْهُ الْتَفَتَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ امْضِهْ ثُمَّ مَشٰى اَبُوْ بَكْرٍ الْقَهْقَرٰى عَلٰى عَقِبَيْهِ فَتَاَخَّرَ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ "يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اِذْ اَوْمَاْتُ اِلَيْكَ اَنْ لَا تَكُوْنَ مَضَيْتَ". فَقَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يَؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . وَقَالَ لِلنَّاسِ "اِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ".

★★ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' بنو عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہو گیا' اس بات کی اطلاع

791-اخرجه البخاري في الاذان، باب هل يخرج من المسجد لعلة (الحديث 639) بنحوه، و باب اذا قال الامام (مكانكم) حتى رجع انتظروه (الحديث 640) بنحوه . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، متى يقوم الناس للصلاة (الحديث 158) بنحوه . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الجنب يصلي بالقوم و هو ناس (الحديث 235) و الحديث عند: مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، متى يقوم الناس للصلاة (الحديث 159) . و ابي داؤد في الصلاة باب في الصلاة تقام ولم يات الامام ينتظرونه قعودًا (الحديث 541) . تحفة الاشراف (15200) .

792-اخرجه ابوداؤد في الصلاة باب التصفيق في الصلاة (الحديث 941) مختصرًا . والحديث عند : البخاري في الاحكام، باب الامام ياتي قومًا فيصلح بينهم (الحديث 7190) . تحفة الاشراف (4669) .

نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر ان کے درمیان صلح کروانے کے لیے ان کی طرف تشریف لے جانے لگے تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
"اے بلال! جب عصر کا وقت ہو جائے اور میں نہ آؤں' تو تم ابوبکر سے کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے"۔
جب نماز کا وقت ہوا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' پھر انہوں نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ آگے ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے ہوئے' انہوں نے نماز شروع کر دی' اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے' آپ صفوں میں سے گزرتے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے آ کر کھڑے ہوگئے' لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تھے' تو اِدھر اُدھر توجہ نہیں دیتے تھے' جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو زیادہ تالیاں محسوس ہوئیں' تو انہوں نے توجہ کی (انہیں نبی اکرم ﷺ نظر آ گئے) نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے انہیں اشارہ کیا (کہ تم نماز پڑھاتے رہو) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا ہے' کہ تم نماز پڑھاتے رہو' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اُلٹے قدموں چلتے ہوئے پیچھے ہو گئے' جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ملاحظہ کی تو آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا تو تم نے کیوں نماز جاری نہیں رکھی؟
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے' کہ وہ اللہ کے رسول کی امامت کرے' پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا:
"جب تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے' تو مرد سبحان اللہ کہیں اور خواتین تالیاں بجائیں گی"۔

16 - باب الْاِئْتِمَامِ بِالْاِمَامِ

باب: امام کی پیروی کرنا

793 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ يَعُوْدُوْنَهٗ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ "اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ دائیں پہلو کے بل گھوڑے سے گر گئے' صحابہ کرام آپ ﷺ کی عیادت کرنے کے لیے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نماز کا وقت ہو گیا (نبی اکرم ﷺ نے نماز

793-اخرجه البخاري في الاذان، باب يهوي بالتكبير حين يسجد (الحديث 705) مطولاً . واخرجه مسلم مطولاً، باب ائتمام المأموم بالامام (الحديث 771) مطولاً . و اخرجه النسائي في التطبيق، باب ما يقول المأموم (الحديث 1060) واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في انما جعل الامام ليؤتم به (الحديث 1238) مطولاً . تحفة الاشراف (1485) .

پڑھائی) جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے، جب وہ رکوع میں جائے تو تم بھی رکوع میں جاؤ جب وہ سر اُٹھائے تو تم بھی سر اُٹھاؤ جب وہ سجدے میں جائے تو تم بھی سجدے میں جاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو"۔

شرح

کن چیزوں میں امام کی متابعت کی جائے گی اور کن چیزوں میں امام کی متابعت نہیں کی جائے گی؟

مسئلہ: پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام انہیں ترک کر دیتا ہے تو مقتدی بھی امام کی متابعت کرتے ہوئے اسے ترک کر دے گا۔

مسئلہ: نمازِ عید کی اضافی تکبیریں، پہلا قعدہ، سجدہ تلاوت، سجدہ سہو، دعائے قنوت، اگر رکوع کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو (الجوہرۃ النیرۃ)

مسئلہ: لیکن رکوع کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو وہ مقتدی دعائے قنوت پڑھنے کے بعد رکوع میں جائے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام جان بوجھ کر انہیں ترک کر دیتا ہے تو مقتدی امام کی پیروی نہیں کرے گا۔

مسئلہ: اگر امام جان بوجھ کر نماز میں کوئی اضافہ سجدہ کر لیتا ہے یا پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے۔ (الجوہرۃ النیرۃ)

مسئلہ: اگر امام پانچویں رکعت میں سجدہ کرنے سے پہلے بیٹھ گیا اور پھر بعد میں سلام پھیرا تو مقتدی بھی اس کے ساتھ سلام پھیر دے گا لیکن اگر امام پانچویں رکعت کے سجدے میں چلا گیا تو مقتدی اسی وقت سلام پھیر دے گا۔

مسئلہ: ۹ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام انہیں ترک کر دے تو مقتدی انہیں ادا کرے گا۔

مسئلہ: تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا، ثناء پڑھنا، اگر امام سورۂ فاتحہ کی تلاوت شروع کر چکا ہو یا کسی دوسری سورت کی تلاوت شروع کر چکا ہو تو امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اس وقت مقتدی ثناء نہیں پڑھے گا، جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی رائے مختلف ہے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر امام رکوع یا سجدے میں جانے کی تکبیر چھوڑ دیتا ہے یا رکوع یا سجدے میں تسبیح نہیں پڑھتا یا سمع اللہ لمن حمدہ کہنا ترک کر دیتا ہے یا تشہد نہیں پڑھتا یا سلام پھیرتے وقت سلام کے الفاظ استعمال نہیں کرتا یا تشریق کی تکبیریں نہیں کہتا تو مقتدی انہیں ادا کرے گا۔

17 - باب الْإِئْتِمَامِ بِمَنْ يَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ

باب: اس شخص کی پیروی کرنا جو امام کی پیروی کر رہا ہو

794 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي

سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا فَقَالَ "تَقَدَّمُوا فَأْتَمُّوا بِي وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ".

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے بعض اصحاب کو دیکھا، وہ پیچھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ آگے جاؤ اور میری پیروی کرو اور جو تم سے پیچھے ہیں وہ تمہاری پیروی کریں جو لوگ پیچھے ہٹنے کی کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے کر دے گا"۔

795 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ نَحْوَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

796 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ فَصَلَّى قَاعِدًا وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے موجود تھے اور بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے موجود تھے۔

شرح

بیمار شخص کی نماز کے احکام

مسئلہ: جب کوئی بیمار کھڑا ہونے کے قابل نہ ہو تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا اور بیٹھ کر ہی رکوع اور سجدہ کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: قابل نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ کھڑا ہونے کے نتیجے میں اُسے ضرر لاحق ہو، فتویٰ اسی قول پر ہے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: اگر کھڑا ہونے کی وجہ سے بیماری میں اضافے، صحت میں تاخیر یا چکر آنے کی شکایت ہو تو بھی یہی حکم ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کھڑے ہونے سے جسم کے کسی بھی حصے میں درد محسوس ہوتا ہے تو بھی یہی حکم ہوگا۔

794- أخرجه مسلم في الصلاة، باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول منها و الازدحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تقريبهم من الامام (الحديث 130) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب صف النساء و كراهية التاخر عن الصف الاول (الحديث 680) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من يستحب ان يلي الامام (الحديث 978) . تحفة الاشراف (4309) .

795- اخرجه مسلم في الصلاة، باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول منها و الازدحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تقريبهم من الامام (الحديث 130م) . تحفة الاشراف (4331) .

796- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16319) .

مسئلہ: لیکن اگر تھوڑی تکلیف ہو تو پھر قیام کو ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (کافی)

کچھ دیر کے لیے قیام کے قابل ہونے کا حکم

مسئلہ: اگر کوئی شخص تھوڑی دیر کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے' تو جتنی دیر تک وہ کھڑا ہو سکتا ہے' اتنی دیر قیام کرے گا' اُس کے بعد بیٹھ جائے گا۔

مسئلہ: شمس الائمہ حلوانی کے نزدیک یہی حکم ہے' وہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اگر قیام کو چھوڑ دے گا تو اُس کے بارے میں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اُس کی نماز درست نہیں ہوگی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سہارا لے کر کھڑا ہونے پر قادر ہو' تو صحیح یہ ہے کہ وہ سہارا لے کر کھڑا ہو جائے گا' اُس کے لیے بیٹھنا جائز نہیں ہوگا' خواہ وہ سہارا عصا کے سہارے ہو' یا اپنے خادم کے سہارے ہو۔ (تبیین)

مسئلہ: کوئی ایسا بیمار ہے جو اپنے گھر میں کھڑا ہو کر نماز ادا کر سکتا ہے لیکن اگر گھر سے باہر نکلے تو کھڑا نہیں ہو سکے گا تو اس کے بارے میں مشائخ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' مختار یہی ہے کہ وہ شخص اپنے گھر میں ہی کھڑا ہو کر نماز ادا کرے' فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: جب کوئی شخص بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے' تو وہ کس طرح نماز ادا کرے گا؟ اس بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ جس طرح بیٹھنا اُس کے لیے آسان ہوگا' اُسی طرح بیٹھ جائے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (عینی شرح ہدایہ)

بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے احکام

مسئلہ: اگر وہ بیمار سیدھا بیٹھنے پر قادر نہ ہو اور کسی دیوار یا آدمی کا سہارا لے کر بیٹھنے پر قادر ہو' تو اُس پر لازم ہے کہ وہ اس طرح سہارا لے کر بیٹھ کر نماز ادا کرلے۔

مسئلہ: مختار قول کے مطابق ایسے شخص کے لیے لیٹ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: جب کوئی شخص قیام نہیں کر سکتا' رکوع نہیں کر سکتا' سجدہ نہیں کر سکتا' لیکن بیٹھ سکتا ہے' تو وہ بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کرلے گا۔

مسئلہ: اور سجدہ کرتے ہوئے رکوع کے مقابلے میں اپنے سر کو زیادہ جھکا دے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر وہ شخص رکوع اور سجدہ برابر کرتا ہے' تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص قیام کر سکتا ہے لیکن رکوع اور سجدہ نہیں کر سکتا تو اُس کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کرے۔

مسئلہ: اگر وہ کھڑا ہو کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کر لیتا ہے' تو ہمارے نزدیک یہ جائز ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اشارے کے ساتھ نماز ادا کرنے والا شخص سجدۂ سہو بھی اشارے کے ساتھ ہی کرے گا۔ (محیط)

مسئلہ: اشارے سے نماز ادا کرنے والے شخص کے سامنے کوئی لکڑی یا تکیہ وغیرہ رکھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص رکوع اور سجدے میں سر نہیں جھکا سکتا اور لکڑی اُس کی پیشانی سے لگا دی جائے تو نماز درست نہیں ہوگی' یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر تکیہ زمین پر رکھا ہو اور وہ شخص اُس پر سجدہ کرتا ہے' تو نماز جائز ہوگی۔ (خلاصہ)

بیٹھ کر نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہونا

مسئلہ: جب کوئی شخص بیٹھ کر بھی نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہو' تو وہ دونوں پاؤں قبلہ کی طرف کرلے گا اور اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرے گا۔

مسئلہ: مناسب یہ ہوگا کہ اُس کے سر کے نیچے ایک تکیہ رکھ دیا جائے' تاکہ بیٹھنے کے مشابہ ہو جائے اور رکوع اور سجدے کا اشارہ اچھی طرح سے کر سکے۔

مسئلہ: اگر وہ شخص پہلو کے بل لیٹ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے اشارے کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے' تو یہ بھی جائز ہے۔ تاہم پہلی صورت زیادہ بہتر ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اگر وہ شخص دائیں کروٹ لیٹنے پر قادر نہ ہو' تو بائیں کروٹ کے بل لیٹ جائے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: تندرست آدمی نے نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا شروع کی' پھر اُسے کوئی ایسی بیماری لاحق ہو گئی جس کے نتیجے میں وہ قیام نہیں کر سکتا تو اب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا اور بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کرے گا۔

مسئلہ: اگر رکوع اور سجدہ کرنے پر بھی قادر نہیں ہے' تو بیٹھ کر اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے گا اور اگر بیٹھنے پر بھی قادر نہیں ہے' تو لیٹ کر اشارے کے ذریعے نماز ادا کرلے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: جب کوئی شخص بیٹھ کر رکوع اور سجدے کے ہمراہ نماز ادا کر رہا ہو اور نماز کے دوران ہی وہ تندرست ہو جائے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ باقی نماز کھڑے ہو کر ادا کرے گا۔

مسئلہ: لیکن اگر وہ تھوڑی نماز اشارے کے ساتھ ادا کر چکا ہو اور پھر رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر ہو' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ از سرِ نو نماز ادا کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہ حکم اُس وقت ہے کہ جب اُسے یہ قدرت اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ اشارے کے ذریعے رکوع اور سجدہ کر چکا تھا' لیکن اگر اس نے اشارے کے ذریعے صرف نماز کا آغاز کیا تھا اور پہلی رکعت کا رکوع یا سجدہ نہیں کیا تھا تو اب وہ اُسی نماز کو آگے جاری رکھ سکتا ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر بیمار شخص سر کا اشارہ کرنے سے بھی عاجز ہو' تو ظاہر الروایہ کے مطابق اُس سے نماز کی فرضیت ساقط ہو جائے گی۔

آنکھ یا بھنوؤں کے ذریعے اشارے کا اعتبار نہیں ہوگا

مسئلہ: آنکھ یا بھنوؤں کے اشارے کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا' پھر جب اس شخص کی صحت بہتر ہو جاتی ہے' تو کیا اس پہلو نمازوں کی قضاء لازم ہوگی؟ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' بعض فقہاء نے یہ بات کہی ہے کہ اگر ایک دن اور ایک رات سے زیادہ عرصے تک یہ حالت برقرار رہتی ہے' تو قضاء لازم نہیں ہوگی اور اگر اس سے کم عرصے تک برقرار رہتی ہے' تو قضاء لازم ہوگی اور اس کا حکم بے ہوشی کی مانند ہوگا یہی قول صحیح ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اگر وہ شخص ایسی بیماری کے دوران ہی انتقال کر جاتا ہے' تو اس پر وہ نمازیں لازم نہیں ہوں گی اور ان نمازوں کا فدیہ بھی لازم نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: "تجرید" نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے کہ بیمار شخص نماز میں تندرست آدمی کی طرح قرأت کرے گا' تسبیح پڑھے گا' تشہد پڑھے گا' اگر وہ اس قابل نہ ہو' تو وہ نماز کو ترک کر دے گا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص مسلسل پانچ نمازوں کے اوقات تک بے ہوش رہتا ہے' تو وہ ان نمازوں کی بعد میں قضاء کرے گا' لیکن اگر اس سے زیادہ وقت گزر جائے تو پھر وہ قضاء نہیں کرے گا۔ جنون کا حکم بھی بے ہوشی کی مانند ہے۔

•••———•••———•••

797 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - يَعْنِى ابْنَ يَحْيٰى - قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَاَبُوْ بَكْرٍ خَلْفَهُ فَاِذَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ اَبُوْ بَكْرٍ يُسْمِعُنَا .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے موجود تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں تکبیر کہہ کر ہمیں سناتے تھے۔

18 - باب مَوْقِفِ الْاِمَامِ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً وَّالْاِخْتِلَافِ فِىْ ذٰلِكَ

باب: جب تین افراد موجود ہوں' تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ (کون سی ہوگی؟)

اس بارے میں اختلاف کا بیان

798 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوْفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ هَارُوْنَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ اُمَرَاءُ يَشْتَغِلُوْنَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلُّوْا لِوَقْتِهَا . ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بَيْنِىْ وَبَيْنَهُ فَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ

797- اخرجه مسلم في الصلاة، باب النهي عن سبق الامام ... (الحديث 85) . تحفة الاشراف (2786) .

798- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اذا كانوا ثلاثة كيف يقومون (الحديث 613) مختصرا . تحفة الاشراف (9173) .

★★ اسود اور علقمہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ دوپہر کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے فرمایا: عنقریب ایسے حکمران آ جائیں گے جو نماز کو تاخیر سے ادا کیا کریں گے' تو تم لوگ نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا کرنا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے میرے اور میرے ساتھی کے درمیان کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ اور یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

شرح

باجماعت نماز ادا کرنے کا ایک منظم طریقہ ہے جو سنت سے ثابت ہے وہ طریقہ یہ ہے کہ امام آگے کھڑا ہوگا اور مقتدی اس کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔ خواہ وہ مقتدی مرد ہوں یا خواتین ہوں۔

صرف ایک صورت میں حکم مختلف ہے وہ یہ کہ اگر کچھ لوگ برہنہ حالت میں ہوں اور انہوں نے باجماعت نماز ادا کرنا ہو تو ان کا امام ان کے درمیان میں کھڑا ہوگا۔ یہ حکم حنابلہ کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک مستحب ہے۔

اگر امام کے ہمراہ ایک فرد ہو تو مستحب یہ ہے کہ وہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور امام سے کچھ پیچھے کھڑا ہوگا۔

جمہور کے نزدیک اس ایک مقتدی کا امام کے برابر کھڑے ہونا' امام کے بائیں طرف کھڑے ہونا یا امام کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہوگا کیونکہ یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص اس طرح کھڑے ہو کر نماز ادا کر لیتا ہے' تو اس کی نماز درست ہوگی۔ فاسد نہیں ہوگی البتہ حنابلہ کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

اگر امام کی اقتداء میں ایک مرد اور ایک خاتون ہوں تو مرد امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور خاتون اس مرد کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

اگر امام کے ساتھ دو مرد ہوں تو وہ دونوں امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے مختلف ہے کیونکہ ان کے نزدیک اس صورت میں امام ان دونوں کے درمیان میں کھڑا ہوگا۔

اگر امام کی اقتداء میں کچھ مرد کچھ بچے کچھ لڑکے اور کچھ خواتین ہوں تو امام کے پیچھے پہلے مردوں کی صف ہوگی پھر بچوں کی پھر لڑکوں کی اور پھر خواتین کی ہوگی۔

799 - اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ فَرْوَةَ الْاَسْلَمِيُّ عَنْ غُلَامٍ لِجَدِّهِ يُقَالُ لَهُ مَسْعُوْدٌ فَقَالَ مَرَّ بِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لِىْ اَبُوْ بَكْرٍ يَا مَسْعُوْدُ ائْتِ اَبَا تَمِيْمٍ - يَعْنِىْ مَوْلَاهُ - فَقُلْ لَهُ يَحْمِلُكَ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّيَبْعَثُ اِلَيْنَا بِزَادٍ وَّدَلِيْلٍ يَدُلُّنَا . فَجِئْتُ اِلٰى مَوْلَاىَ فَاَخْبَرْتُهُ فَبَعَثَ مَعِىْ بِبَعِيْرٍ وَّوَطْبٍ مِّنْ لَبَنٍ فَجَعَلْتُ اٰخُذُ بِهِمْ فِىْ اِخْفَاءِ الطُّرُقِ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ وَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَّمِيْنِهِ وَقَدْ عَرَفْتُ الْاِسْلَامَ وَاَنَا مَعَهُمَا فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُمَا فَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ صَدْرِ اَبِىْ بَكْرٍ فَقُمْنَا

799- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11264) .

خَلْفَهُ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بُرَيْدَةُ هٰذَا لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ .

★★ بریدہ بن سفیان اپنے دادا کے غلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ان کا نام مسعود تھا' وہ صاحب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے مسعود! تم ابوتمیم کے پاس جاؤ' یعنی اپنے آقا کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ ہمیں سواری کے لیے اونٹ دے اور ہماری طرف زادِ سفر اور رہنمائی کرنے والا ایک شخص بھی بھیج دے جو ہماری رہنمائی کر سکے۔ مسعود بیان کرتے ہیں' میں اپنے آقا کے پاس آیا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو اس نے میرے ساتھ ایک اونٹ اور دودھ کا ایک مشکیزہ بھیج دیا۔ میں ان حضرات کو ساتھ لے کر خفیہ راستے پر چلتا رہا' نماز کا وقت ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے دائیں طرف کھڑے ہو گئے' مجھے اسلامی تعلیمات کا علم تھا اور میں ان دونوں کے ساتھ ہی تھا' اس لیے میں آگے ہوا اور ان دونوں کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیچھے کر دیا اور ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں' اس روایت کا راوی بریدہ مستند نہیں ہے۔

شرح

امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کے احکام

مسئلہ: اگر امام کے ہمراہ ایک شخص ہو یا ایک قریب البلوغ لڑکا ہو جو نماز کے احکام کو سمجھتا ہو' تو امام اسے اپنے دائیں طرف کھڑا کرے گا' مختار قول یہی ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر امام اسے اپنے بائیں طرف کھڑا کر لیتا ہے' تو بھی جائز ہے' لیکن ایسا کرنا بُرا ہو گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر امام اسے اپنے پیچھے کھڑا کر لے تو بھی جائز ہو گا' تاہم بعض فقہاء نے اسے مکروہ کہا ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: اگر امام کے ہمراہ دو مقتدی ہوں تو وہ دونوں اس کے پیچھے کھڑے ہوں گے' اگر امام کے ہمراہ ایک مرد ہو اور ایک قریب البلوغ لڑکا ہو' تو وہ بھی اس کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔

مسئلہ: اگر امام کی اقتداء میں ایک مرد اور ایک عورت ہو' تو مرد امام کے دائیں طرف کھڑا ہو گا اور خاتون امام کے پیچھے کھڑی ہو گی۔

مسئلہ: اگر امام کے ہمراہ دو مرد اور ایک خاتون ہوں تو دونوں مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے اور خاتون ان کے پیچھے کھڑی ہو گی۔

مسئلہ: اگر امام کے ہمراہ صرف دو مرد ہوں تو امام ان کے درمیان کھڑا ہو جائے تو وہ نماز جائز ہو گی۔

مسئلہ: امام کے بعد مردوں کی صف ہو گی' مردوں کے بعد لڑکوں کی صف ہو گی' لڑکوں کے بعد ہیجڑوں کی صف ہو گی۔ ان

کے بعد خواتین کی صف ہو گی اور ان کے بعد قریب البلوغ لڑکیوں کی صف ہو گی۔

مسئلہ: خواتین کا باجماعت نماز میں شریک ہونا مکروہ ہے' البتہ عمر رسیدہ خواتین فجر' مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہو سکتی ہیں' لیکن ہمارے زمانے کی صورتِ حال کے مطابق کسی بھی نماز میں کسی بھی خاتون کا مسجد میں آنا مکروہ ہے۔ (کافی)

مسئلہ: یہی قول مختار ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: امام کو چاہیے کہ صف کے بالکل درمیان کے مقابلے میں کھڑا ہو' اگر امام دائیں طرف ہو جاتا ہے یا بائیں طرف ہو جاتا ہے' تو سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے ایسا کرنا بُرا ہو گا۔ (تبیین)

مسئلہ: امام کے عین پیچھے وہ شخص کھڑا ہونا چاہیے' جو مقتدیوں میں سب سے افضل ہو۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: دوسری صف کے مقابلے میں پہلی صف میں کھڑا ہونا اور تیسری صف کے مقابلے میں دوسری صف میں کھڑا ہونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

مسئلہ: مقتدی کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ امام کے قریب ترین کھڑا ہو' اگر مختلف مقامات امام کے قریب ترین ہوں تو دائیں طرف والے حصے کو زیادہ فضیلت حاصل ہو گی۔ (محیط)

مسئلہ: باجماعت نماز میں اگر کوئی عورت مرد کے برابر آ کر کھڑی ہو جاتی ہے' تو اس کے نتیجے میں مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی' لیکن اس کے لیے کچھ شرائط ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ عورت صحبت کے قابل ہو' یہاں تک کہ کوئی ایسی لڑکی ہو جو نماز کے احکام کو سمجھتی ہو' لیکن کم عمری کی وجہ سے اس کی طرف رغبت نہ ہوتی ہو' تو اگر وہ نماز میں مرد کے ساتھ آ کر کھڑی ہو جاتی ہے' تو نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (کافی)

مسئلہ: دوسری شرط یہ ہے کہ وہ نماز رکوع اور سجدے والی ہونی چاہیے' اگرچہ مرد اور عورت دونوں اشارے کے ساتھ ہی نماز ادا کر رہے ہوں۔

مسئلہ: تیسری شرط یہ ہے کہ مرد اور خاتون تکبیر تحریمہ کے اعتبار سے نماز میں شریک ہوں۔

مسئلہ: چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ دونوں ایک ہی جگہ پر کھڑے ہوں' یہاں تک کہ اگر مرد چبوترے پر ہو' عورت زمین پر ہو اور وہ چبوترا ایک عام انسان کے قد جتنا اونچا ہو' تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔

مسئلہ: پانچویں شرط یہ ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہونی چاہیے' اگر ان دونوں کے درمیان ستون حائل ہو جاتا ہے' تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔

مسئلہ: درمیان میں حائل ہونے والی چیز کی مقدار وہ ہو گی جسے سترے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہو۔

مسئلہ: چھٹی شرط یہ ہے کہ عورت ایسی ہونی چاہیے جس کی نماز صحیح ہوتی ہے' اس اعتبار سے اگر کوئی پاگل عورت مرد کے ساتھ آ کر کھڑی ہو جاتی ہے' تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (کافی)

مسئلہ: ساتویں شرط یہ ہے کہ امام نے خواتین کو نماز پڑھانے کی نیت کی ہو۔

مسئلہ: اس کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ وہ عورت ایک پورے رکن کی ادائیگی کے دوران مرد کے ساتھ کھڑی رہی ہو۔

مسئلہ: ایک یہ بات بھی شرط ہے کہ ان دونوں کی نماز پڑھنے کی جہت ایک ہونی چاہیے' یہاں تک کہ اگر ان کی جہت مختلف ہو' تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: جہت کا یہ اختلاف صرف دو صورتوں میں ہو سکتا ہے' ایک یہ کہ وہ دونوں خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھ رہے ہوں اور (دونوں نے مخالف سمت کا رخ کیا ہوا ہو) دوسری صورت یہ ہے کہ وہ دونوں اندھیرے میں نماز پڑھ رہے ہوں اور دونوں نے اپنی اپنی رائے کے ساتھ مختلف جہت کو قبلہ مقرر کیا ہو۔

مسئلہ: یہاں یہ اصول یاد رکھنا چاہیے کہ اس حکم میں تمام خواتین شامل ہوں گی خواہ مرد کے ساتھ آ کر کھڑے ہونے والی اجنبی عورت ہو یا محرم ہو یا اس کی بیوی ہو یا کم عمر لڑکی ہو' جس کی طرف رغبت کی جاتی ہو یا بوڑھی عورت ہی کیوں نہ ہو' جس میں مردوں کو دلچسپی نہیں ہوتی ہے۔ (کتاب)

مسئلہ: خاتون کے ساتھ آ کر کھڑے ہونے سے صرف تین قسم کے مردوں کی نماز فاسد ہوتی ہے' ایک وہ جو اس کے دائیں طرف کھڑا ہو' ایک وہ جو اس کے بائیں طرف کھڑا ہو' ایک وہ جو اس کے پیچھے کھڑا ہو' اس کے علاوہ اور کسی کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (تبیین)

مسئلہ: فتویٰ اسی پر ہے۔ (تاتارخانیہ)

19 - باب إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً وَامْرَأَةً

باب: جب تین آدمی اور ایک خاتون موجود ہوں' تو کھڑے ہونے کی ترتیب کیا ہوگی؟

800 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ قَدْ صَنَعَتْهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ "قُومُوا فَلأُصَلِّيَ لَكُمْ". قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

★★ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں' ان کی دادی (یا نانی) سیدہ ملیکہ ؓ نے نبی اکرم ﷺ کی کھانے کی دعوت کی' جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے تیار کیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے وہ کھانا کھایا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اٹھو! تاکہ میں تم لوگوں کو نماز پڑھاؤں"۔

800-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة على الحصير (الحديث 380)، و في الاذان، باب وضوء الصبيان (الحديث 860). واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز الجماعة في النافلة و الصلاة على حصير و خمرة و ثوب و غيرها من الطاهرات (الحديث 266). واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اذا كانوا ثلاثة كيف يقومون (الحديث 612). واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الرجل يصلي و معه الرجال و النساء (الحديث 234). تحفة الاشراف (197).

حضرت انس ؓ کہتے ہیں: میں اٹھ کر چٹائی کے پاس آیا' جو طویل استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی' میں نے اس پر پانی چھڑکا' نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے' میں اور یتیم (لڑکا) آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے جبکہ بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو رکعات نماز پڑھائی' پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے۔

20 - باب إِذَا كَانُوا رَجُلَيْنِ وَامْرَأَتَيْنِ

باب: جب دو آدمی اور دو خواتین موجود ہوں (تو ان کا نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہوگا؟)

801 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ إِلاَّ أَنَا وَأُمِّي وَالْيَتِيمُ وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَ "قُومُوا فَلأُصَلِّيَ بِكُمْ". قَالَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلاَةٍ - قَالَ - فَصَلَّى بِنَا.

★★ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے' وہاں اس وقت میں تھا' میری والدہ تھیں' ایک یتیم لڑکا تھا اور سیدہ ام حرام ؓ تھیں' جو میری خالہ تھیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں"۔

راوی کہتے ہیں: اس وقت نماز کا وقت نہیں تھا۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی (یعنی نفل) نماز پڑھائی۔

802 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُخْتَارِ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّهُ وَخَالَتُهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَنَسًا عَنْ يَمِينِهِ وَأُمَّهُ وَخَالَتَهُ خَلْفَهُمَا.

★★ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ وہ' نبی اکرم ﷺ' ان کی والدہ اور ان کی خالہ (گھر میں موجود تھے) تو نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی' آپ ﷺ نے حضرت انس ؓ کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا' جبکہ حضرت انس ؓ کی والدہ اور ان کی خالہ ان دونوں حضرات کے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔

21 - باب مَوْقِفِ الإِمَامِ إِذَا كَانَ مَعَهُ صَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ

باب: جب امام کے ہمراہ ایک بچہ اور ایک خاتون ہو' تو وہ کہاں کھڑا ہوگا؟

801-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز الجماعة في النافلة و الصلاة على حصير و خمرة و ثوب و غيرها من الطاهرات (الحديث 268) مطولاً. والحديث عند: مسلم في فضائل الصحابة، باب من فضائل انس بن مالك رضي الله عنه (الحديث 142). تحفة الاشراف (409).

802-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز الجماعة في النافلة و الصلاة على حصير و خمرة و ثوب و غيرها من الطاهرات (الحديث 269) بنحوه. و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الرجلين يؤم احدهما صاحبه كيف يقومان (الحديث 609) بنحوه مختصراً. و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الاثنان جماعة (الحديث 975) بنحوه مختصراً. و اخرجه النسائي في الامامة، موقف الامام اذا كان معه صبي و امراة (الحديث 804) بنحوه مختصراً. تحفة الاشراف (1609).

803 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ قَزَعَةَ مَوْلًى لِعَبْدِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّي مَعَنَا وَأَنَا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّي مَعَهُ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں نماز ادا کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں وہ بھی ہمارے ساتھ نماز ادا کر رہی تھیں میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں کھڑا تھا میں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

804 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَنَا .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اور ہمارے گھر کی ایک خاتون کو نماز پڑھائی آپ ﷺ نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور وہ خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی تھیں۔

22 - باب مَوْقِفِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومُ صَبِيٌّ

باب: جب مقتدی بچہ ہو تو امام کس جگہ کھڑا ہوگا؟

805 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ بِي هٰكَذَا فَأَخَذَ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات میں اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کرنے کے لیے اٹھے تو میں آپ ﷺ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اس طرح پھر میرا سر پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا۔

23 - باب مَنْ يَلِي الْإِمَامَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ

باب: امام کے پیچھے اس کے قریب کون ہوگا اور پھر اس کے بعد کون ہوگا؟

806 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ "لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ

803-انفرد به النسائي و سياتي في الامامة، الجماعة اذا كانوا ثلاثة رجل و صبي و امرأة (الحديث 840) . تحفة الاشراف (6206) .
804-تقدم في الامامة ، اذا كانوا رجلين و امرأتين (الحديث 802) .
805-اخرجه البخاري في الاذان، باب اذا لم ينو الامام ان يؤم ثم جاء قوم فامهم (الحديث 699) . تحفة الاشراف (5529) .

قُلُوبُكُمْ لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ". قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ .

★★ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز شروع ہونے سے پہلے ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ اختلاف نہ کرو (یعنی آگے پیچھے کھڑے نہ ہو) ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں اور اس کے بعد (کے مرتبے کے لوگ) ان کے پیچھے کھڑے ہوں پھر اس کے بعد کے لوگ ان کے پیچھے کھڑے ہوں۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آج تم لوگوں کے درمیان شدید ترین اختلافات پائے جاتے ہیں۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ابو معمر نامی راوی کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے۔

شرح

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام کی اقتداء میں امام کے قریب وہ لوگ ہونے چاہئیں جو زیادہ سمجھدار اور تجربہ کار ہوں۔ روایت کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ "احلام" لفظ "حلم" کی جمع ہے جس کا مطلب عقل ہے۔ اسی طرح لفظ "النہی" لفظ "نہیۃ" کی جمع ہے اور اس کا معنی بھی عقل ہے۔

ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے: میرے قریب مرد کھڑے ہوں پھر ان کے بعد قریب البلوغ لڑکے پھر ان کے بعد خواتین کی صف ہو۔

807 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُوءُكَ اللّٰهُ إِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ أَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى وَلٰكِنْ آسَى عَلَى مَنْ أَضَلُّوا . قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا يَعْنِي بِأَهْلِ الْعَقْدِ قَالَ الْأُمَرَاءُ .

★★ قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: میں مسجد میں آگے والی صف میں موجود تھا میرے پیچھے موجود ایک شخص نے مجھے

806-اخرجه مسلم في الصلاة، باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول منها و الازدحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تقريبهم من الامام (الحديث 122) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من يستحب ان يلي الامام في الصف و كراهية التأخر (الحديث 674) مختصراً . و اخرجه النسائي في الامامة ما يقول الامام اذا تقدم في تسوية الصفوف (الحديث 811) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من يستحب ان يلي الامام (الحديث 976) . تحفة الاشراف (9994) .
807-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (72) .

زور سے کھینچا اور مجھے پیچھے ہٹا کر خود اس جگہ کھڑا ہو گیا' اللہ کی قسم! اپنی نماز کی وجہ سے مجھے سمجھ نہیں آ سکی۔ جب اس شخص نے نماز مکمل کی تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے فرمایا:

اے لڑکے! اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ کچھ برا نہ کرے' یہ نبی اکرم ﷺ کی ہمیں ہدایت تھی کہ ہم آپ ﷺ کے قریب کھڑے ہوں' پھر انہوں نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور بولے: رب کعبہ کی قسم! اہل عقد ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ یہ جملہ انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا' پھر بولے: اللہ کی قسم! ان لوگوں پر کوئی افسوس نہیں ہے' افسوس ان لوگوں پر ہے جنہیں ان لوگوں نے گمراہ کیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا' کہ اے ابو یعقوب! اہل عقد سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: حکمران۔

24 - باب اِقَامَةِ الصُّفُوفِ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ

باب: امام کے آنے سے پہلے صفیں درست کرنا

808 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقُمْنَا فَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ قَبْلَ اَنْ يُكَبِّرَ فَانْصَرَفَ فَقَالَ لَنَا "مَكَانَكُمْ". فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا قَدِ اغْتَسَلَ يَنْطِفُ رَاْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ وَصَلّٰى.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی' ہم لوگ کھڑے ہو گئے' صفیں ٹھیک کر لی گئیں' نبی اکرم ﷺ کے ہمارے پاس تشریف لانے سے پہلے ایسا ہو گیا' پھر نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ اپنی جائے نماز پر کھڑے ہوئے' لیکن تکبیر کہنے سے پہلے آپ ﷺ واپس چلے گئے' آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم لوگ اپنی جگہ پر رہنا! تو ہم کھڑے ہو کر ہی آپ ﷺ کا انتظار کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ ﷺ پھر ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے غسل کیا تھا اور آپ ﷺ کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور نماز پڑھانا شروع کی۔

25 - باب كَيْفَ يُقَوِّمُ الْإِمَامُ الصُّفُوفَ

باب: امام صفیں کس طرح درست کروائے؟

809 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ الصُّفُوفَ كَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ فَاَبْصَرَ رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَلَقَدْ رَاَيْتُ

808-اخرجه البخاري في الغسل، باب اذا ذكر في المسجد انه جنب خرج كما هو ولا يتيمم (الحديث 275) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب متى يقوم الامام (الحديث 167) . واخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الجنب يصلي بالقوم و هو ناس (الحديث 235) بنحوه . تحفة الاشراف (15309) .

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ".

★★ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ اس طرح صفیں درست کروایا کرتے تھے' جس طرح تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے آگے نکلا ہوا تھا تو یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے' کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ یا تو صفیں ٹھیک رکھو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا"۔

شرح

امام کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ صفیں درست کرنے، آدمیوں کے درمیان خالی جگہ پر کرنے اور کندھے برابر رکھنے کی ہدایت کرے۔

810 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ مِنْ نَاحِيَةٍ اِلٰى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُورَنَا وَيَقُولُ "لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ". وَكَانَ يَقُولُ "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُتَقَدِّمَةِ".

★★ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک صفیں درست کروایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ہمارے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: اختلاف نہ کرو (یعنی آگے پیچھے نہ کھڑے ہو)' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا)

آپ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آگے والی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

26 - باب مَا يَقُولُ الْإِمَامُ اِذَا تَقَدَّمَ فِي تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

باب: جب امام صفیں درست کرنے کے لیے آگے بڑھے تو اُس وقت کیا' کہے؟

811 - اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَيَقُولُ "اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَلْيَلِيَنِي مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ".

809-اخرجه مسلم في الصلاة، باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول منها و الازدحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تقريبهم من الامام (الحديث 128) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 663) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب اقامة الصفوف (الحديث 994) بنحوه . و الحديث عند: ابي داؤد في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 665) . والترمذي في الصلاة، باب ما جاء في اقامة الصف (الحديث 227) تحفة الاشراف (11620) .

810-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 664) بنحوه . تحفة الاشراف (1776) .

811-تقدم في الامامة، من يلي الامام ثم الذي يليه (الحديث 806) .

★★ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ارشاد فرمایا کرتے تھے: سیدھے رہو اختلاف نہ کرو (یعنی آگے پیچھے کھڑے نہ ہو) ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں' اس کے بعد ان سے کم مرتبے کے لوگ ہوں' اس کے بعد ان سے کم مرتبے کے لوگ ہوں۔

27 - باب كَمْ مَرَّةٍ يَقُولُ اسْتَوُوا

باب: کتنی مرتبہ یہ کہا جائے گا: "سیدھے ہو جاؤ"

812 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ "اسْتَوُوا اسْتَوُوا اسْتَوُوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

"سیدھے ہو جاؤ' سیدھے ہو جاؤ' سیدھے ہو جاؤ' اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' میں اپنے پیچھے بھی تمہیں اسی طرح دیکھ لیتا ہوں جس طرح میں تمہیں اپنے سامنے دیکھ سکتا ہوں"۔

28 - باب حَثِّ الْإِمَامِ عَلَى رَصِّ الصُّفُوفِ وَالْمُقَارَبَةِ بَيْنَهَا

باب: امام کا صفوں کو ملانے اور ایک دوسرے کے قریب رکھنے کی ترغیب دینا

813 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ "أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو تکبیر کہنے سے پہلے آپ ﷺ نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا:

"صفیں قائم رکھو انہیں ملا کے رکھو' کیونکہ میں اپنی پشت کے پیچھے بھی تمہیں دیکھ لیتا ہوں"۔

814 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "رَاصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيَاطِينَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ".

812-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (381) .

813-انفرد به النسائي و سيأتي في الامارة، الجماعة للفائت من الصلاة (الحديث 844) . تحفة الاشراف (595) .

814-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 667) . تحفة الاشراف (1132) .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"صفوں کو ملا کر رکھو اور ایک دوسرے کے قریب قریب رہو' گردنوں کو برابر رکھو' اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے' میں شیاطین کو دیکھتا ہوں کہ وہ صف کے درمیان موجود خالی جگہ میں داخل ہو جاتے ہیں' یوں جیسے وہ چھوٹی بکریاں (یعنی بکری کے بچے) ہوں"۔

815 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ". قَالُوا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ "يُتِمُّونَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ يَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ".

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ اس طرح صف قائم کیوں نہیں کرتے' جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صف قائم کرتے ہیں"۔

لوگوں نے عرض کی: فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کس طرح صف بناتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ پہلی صف کو مکمل کرتے ہیں' پھر دوسری صف اس کے قریب بناتے ہیں"۔

29 - باب فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ عَلَى الثَّانِي

باب: پہلی اور دوسری صف (میں شامل ہونے) کی فضیلت

816 - أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً.

★★ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ پہلی صف والوں کے لیے تین مرتبہ دعائے رحمت کرتے تھے اور دوسری صف والوں کے لیے ایک مرتبہ دعائے رحمت کرتے تھے۔

30 - باب الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ

باب: آخری صف (کے بارے میں روایت)

815-اخرجه مسلم في الصلاة، باب الامر بالسكون في الصلاة و النهي عن الاشارة باليد و رفعها عند السلام و اتمام الصفوف و التراص فيها و الامر بالاجتماع (الحديث 119) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 661) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب اقامة الصفوف (الحديث 992) . تحفة الاشراف (2127) .

816-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة، السنة فيها، باب فضل الصف المقدم (الحديث 996) بمعناه . تحفة الاشراف (9884) .

817 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَتِمُّوا الصَّفَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَاِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ".

☆☆ حضرت انس ﷜ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"پہلی صف کو مکمل کرو' پھر اس کے بعد والی (صفوں کو مکمل کرو) اگر کوئی کمی ہو' تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے"۔

31 - باب مَنْ وَّصَلَ صَفًّا

باب: جو شخص صف کو ملاتا ہے (اس کی فضیلت)

818 - اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَثْرُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَّصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر ﷜ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص صف کو ملاتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے اور جو شخص صف کو توڑ دیتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے توڑ دیتا ہے"۔

32 - باب ذِكْرِ خَيْرِ صُفُوْفِ النِّسَآءِ وَشَرِّ صُفُوْفِ الرِّجَالِ

باب: خواتین کی سب سے زیادہ بہتر اور مردوں کی سب سے کم بہتر صف کا تذکرہ

819 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا".

☆☆ حضرت ابوہریرہ ﷜ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"مردوں کی سب سے بہترین صف سب سے پہلی صف ہوتی ہے اور سب سے کم بہتر صف سب سے آخری ہوتی ہے' جبکہ خواتین کی سب سے بہتر صف سب سے آخری ہوتی ہے اور سب سے کم بہتر سب سے پہلی ہوتی ہے"۔

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: حدیث کے الفاظ میں "سب سے بہتر" سے مراد وہ صف ہے' جس میں زیادہ اجر پایا جاتا ہے اور "کم بہتر" سے مراد وہ صف ہے' جس میں کم اجر پایا جاتا ہے۔

817-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 671) . تحفة الاشراف (1195) .

818-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 666) . مطولاً تحفة الاشراف (7380) .

819-اخرجه مسلم في الصلاة، باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول منها والازدحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تقريبهم من الامام (الحديث 132) . تحفة الاشراف (12596) .

33 - باب الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي

باب: ستونوں کے درمیان صف قائم کرنا

820 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ اَنَسٍ فَصَلَّيْنَا مَعَ اَمِيْرٍ مِّنَ الْاُمَرَاءِ فَدَفَعُوْنَا حَتّٰى قُمْنَا وَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَجَعَلَ اَنَسٌ يَّتَاَخَّرُ وَقَالَ قَدْ كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ عبدالحمید بن محمود بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت انس ﷜ کے ساتھ تھے' ہم نے ایک حکمران کے پیچھے نماز ادا کی' لوگوں نے ہمیں پرے کر دیا' یہاں تک کہ ہم کھڑے ہوئے اور ہم نے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی۔ حضرت انس ﷜ پیچھے ہٹے اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم اس سے بچا کرتے تھے۔

شرح

اس روایت کی بنیاد پر بعض فقہاء نے ستونوں کے درمیان کھڑے ہونے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

ان چیزوں کا بیان جو اقتداء کے درست ہونے میں رکاوٹ بنتی ہیں یا رکاوٹ نہیں بنتی ہیں

مسئلہ: اقتداء میں تین چیزیں رکاوٹ بنتی ہیں' ان میں سے پہلی چیز عام راستہ ہے' جس پر سے (سامان کی) گاڑیاں اور سامان سے لدے ہوئے اونٹ گزرتے ہیں۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر امام اور مقتدی کے درمیان ایسا راستہ ہو جس پر سے (سامان کی لدی ہوئی) گاڑیاں اور (سامان سے لدے ہوئے) جانور نہیں گزر سکتے تو وہ راستہ اقتداء میں رکاوٹ نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: یہ حکم اس وقت ہوگا جب اس راستے پر بھی صفیں نہ بنی ہوئی ہوں لیکن اگر صفیں بنی ہوئی ہوں تو اقتداء میں بڑا راستہ بھی رکاوٹ نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر امام سڑک پر کھڑا ہوا ہے اور سڑک کی لمبائی کی سمت میں لوگ اس کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے ہوئے ہیں' تو اگر امام اور اس کے پیچھے موجود صف میں اتنا فاصلہ نہیں ہے کہ درمیان میں سے گاڑی گزر سکے تو نماز جائز ہوگی اور یہی حکم پیچھے کی تمام صفوں کے بارے میں ہوگا' یعنی دو صفوں کے درمیان اتنا فاصلہ نہیں ہونا چاہیے کہ ان کے درمیان میں سے گاڑی گزر جائے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جنگل (یا ویرانے) میں اگر دو صفوں کے درمیان اتنا فاصلہ آ جائے جو دو صفوں کے برابر ہو' تو یہ اقتداء میں رکاوٹ بنے گا۔

مسئلہ: لیکن عیدگاہ میں اگر دو صفوں کے برابر یا اس سے زیادہ فاصلہ آ جاتا ہے' تو یہ اقتداء میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔

820-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الصفوف بين السواري (الحديث 673) بنحوه مختصراً . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية الصف بين السواري (الحديث 229) بنحوه . تحفة الاشراف (980) .

مسئلہ: جنازگاہ میں اس صورت حال کے حکم کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔
مسئلہ: نوازل کے بیان کے مطابق جنازگاہ بھی مسجد کے حکم میں شمار ہوگی۔ (خلاصہ)
مسئلہ: دوسری رکاوٹ بڑی نہر ہے جسے پل کے بغیر پار کرنا ممکن نہ ہو۔ (شرح طحاوی)
مسئلہ: لیکن اگر نہر پر پل موجود ہو اور اس پر بھی صفیں کھڑی ہوئی ہوں تو اب نہر کے دوسری طرف موجود افراد کے لیے اقتداء میں رکاوٹ نہیں ہوگی۔
مسئلہ: تیسری رکاوٹ خواتین کی پوری صف کا (مقتدی اور امام) کے درمیان آ جانا ہے۔
مسئلہ: اگر مقتدی اور امام کے درمیان خواتین کی پوری صف موجود ہو تو خواتین کی اس صف سے پیچھے کھڑے ہونے والے مردوں کی نماز استحسان کے اعتبار سے فاسد ہوگی۔

34 - باب الْمَكَانِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ

باب: صف میں کون سی جگہ کھڑے ہونا مستحب ہے؟

821 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ .

★★ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف کھڑے ہوں۔

35 - باب مَا عَلَى الْإِمَامِ مِنَ التَّخْفِيفِ

باب: امام پر لازم ہے کہ وہ مختصر نماز ادا کرے

822 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو مختصر نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں بیمار، کمزور اور عمر رسیدہ افراد بھی ہوتے ہیں، البتہ جب کوئی شخص اکیلا نماز ادا کر رہا ہو تو جتنا اس کا جی چاہے طویل نماز ادا کرے"۔

821- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب يمين الامام (الحديث 62) مطولاً و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الامام ينحرف بعد التسليم (الحديث 615) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب فضل ميمنة الصف (الحديث 1006) بنحوه . تحفة الاشراف (1789) .

822- اخرجه البخاري في الاذان، باب اذا صلى لنفسه فليطول ما شاء (الحديث 703) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في تخفيف الصلاة (الحديث 794) . تحفة الاشراف (13815) .

شرح
امام کے لئے اس بات کو مستحب قرار دیا گیا ہے کہ وہ لوگوں کی حالت کی رعایت کرتے ہوئے نماز میں اتنی طویل قرأت نہ کرے کہ جس کی وجہ سے کچھ لوگ اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں تاہم اگر امام کو یہ اطمینان ہو کہ لوگ طویل قرأت کرنے سے اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوں گے تو وہ طویل قرأت بھی کر سکتا ہے جیسا کہ اگلے باب کی روایت میں یہی بات موجود ہے۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طویل سورت کی قرأت بھی کر لیا کرتے تھے۔

823 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکمل لیکن سب سے مختصر نماز ادا کرتے تھے۔

824 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأُوجِزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ" .

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں پھر مجھے کسی بچے کے رونے کی آواز آتی ہے تو میں اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ میں اس کی والدہ کو مشقت کا شکار کروں"۔

36 - باب الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ فِي التَّطْوِيلِ

باب: امام کے لیے طویل نماز پڑھانے کی اجازت

825 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالتَّخْفِيفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختصر نماز پڑھانے کا حکم دیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے سورۃ الصّٰفّٰت کی تلاوت کرتے تھے

823- اخرجه مسلم في الصلاة، باب امر الائمة بتخفيف الصلاة في تمام (الحديث 189) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء اذا ام احدكم الناس فليخفف (الحديث 237) . تحفة الاشراف (1432) .

824- اخرجه البخاري في الاذان، باب من اخف الصلاة عند بكاء الصبي (الحديث 707)، و باب انتظار الناس قيام الامام العالم (الحديث 868) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تخفيف الصلاة للامر يحدث (الحديث 789) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الامام يخفف الصلاة اذا حدث امر (الحديث 991) . تحفة الاشراف (12110) .

825- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6749) .

37 - باب مَا يَجُوزُ لِلإِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلاةِ

باب: نماز کے دوران امام کے لیے کس حد تک کوئی عمل کرنا جائز ہے؟

826 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهِ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُوْدِهِ اَعَادَهَا .

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا (جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی تھیں) کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نیچے کھڑا کر دیا' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا تو انہیں دوبارہ اٹھا لیا۔

38 - باب مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ

باب: امام سے پہلے (کوئی رکن ادا کرنا)

827 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلاَ يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَاْسَ حِمَارٍ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجدے سے) سر اٹھا لیتا ہے' کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے"۔

شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں۔ نماز کے فرائض میں امام کی متابعت کرنا فرض ہے۔ واجبات میں متابعت کرنا واجب ہے اور سنتوں میں متابعت کرنا سنت ہے اس لئے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع کو ترک کر دیتا ہے یعنی امام سے پہلے رکوع کر لیتا ہے یا اس کے بعد رکوع کرتا ہے امام کے ساتھ رکوع نہیں کرتا۔

امام سے پہلے سجدہ کر لیتا ہے یا اس کے بعد سجدہ کرتا ہے۔ امام کے ساتھ سجدہ نہیں کرتا تو اس کی وہ رکعت لغو ہو جائے گی: جس میں متابعت نہیں پائی گئی ہے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس شخص پر یہ بات واجب ہوگی وہ اس ایک رکعت کی قضا

826-تقدم في المساجد ، ادخال الصبيان المساجد (الحديث 710) .

827-اخرجه مسلم في الصلاة، باب تحريم سبق الامام بركوع او سجود و نحوهما . (الحديث 114) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء من التشديد في الذي يرفع راسه قبل الامام (الحديث 582) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب النهي ان يسبق الامام بالركوع و السجود (الحديث 961) . تحفة الاشراف (14362) .

کرے ورنہ اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

اگر کوئی شخص دعائے قنوت میں امام کی متابعت ترک کر دیتا ہے' تو وہ گناہ گار ہوگا کیونکہ اس نے ایک واجب کو ترک کیا ہے اور اگر کوئی شخص رکوع کی تسبیحات میں متابعت کو ترک کر دیتا ہے' تو وہ سنت کو ترک کرنے والا شمار ہوگا۔

اس حدیث میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں: "اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے"۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام سیوطی نے یہ بات بیان کی ہے: اس کے مفہوم کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ راجح قول یہی ہے کہ اس سے ظاہری مفہوم مراد ہے۔

تاہم ایک قول کے مطابق اس سے مراد مجازی طور پر بے وقوفی اور حماقت ہے۔

828 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوبٍ اَنَّهُمْ كَانُوا اِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ سَاجِدًا ثُمَّ سَجَدُوا .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تو لوگ اس وقت تک کھڑے رہتے تھے جب تک وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدے میں نہیں دیکھ لیتے تھے' پھر وہ لوگ سجدے میں جایا کرتے تھے۔

829 - اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُو مُوسٰى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ اُقِرَّتِ الصَّلاَةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ . فَلَمَّا سَلَّمَ اَبُو مُوسٰى اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ . قَالَ يَا حِطَّانُ لَعَلَّكَ قُلْتَهَا قَالَ لاَ وَقَدْ خَشِيتُ اَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلاَتَنَا وَسُنَّتَنَا فَقَالَ "اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ) فَقُولُوا اٰمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَاِذَا رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ ." قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتِلْكَ بِتِلْكَ ."

828-اخرجه البخاري في الاذان، باب متى يسجد من خلف الامام (الحديث 690) بنحوه، و باب رفع البصر الى الامام في الصلاة (الحديث 747)، و باب السجود على سبعة اعظم (الحديث 811) بنحوه . واخرجه مسلم في الصلاة، باب متابعة الامام والعمل بعده (الحديث 197 و198) بنحوه . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يؤمر به الماموم من اتباع الامام (الحديث 620) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية ان يبادر الامام بالركوع و السجود (الحديث 281) بنحوه . تحفة الاشراف (1772) .

829-اخرجه مسلم في الصلاة، باب التشهد في الصلاة (الحديث 62 و63 و 64) مطولاً . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب التشهد (الحديث 972 و973) مطولاً . و اخرجه النسائي في الافتتاح، باب قوله ربنا ولك الحمد (الحديث 1063) و نوع آخر من التشهد (الحديث 1172) و في السهو، نوع آخر من التشهد (الحديث 1279) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب اذا قرا الامام فانصتوا (الحديث 847) مختصرًا والحديث عند: ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في التشهد (الحديث 901) . تحفة الاشراف (8987) .

★★ حطان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی جب وہ قعدہ میں
تھے' اس وقت ایک شخص اندر آیا اور بولا: نماز کو نیکی اور زکوۃ کے ساتھ ملا دیا ہے۔ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سلام
پھیرا تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا:
یہ کلمہ کس شخص نے کہا ہے؟ تو لوگ خاموش رہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حطان! شاید تم نے یہ کلمہ کہا
ہے' تو حطان نے کہا: نہیں! حطان کہتے ہیں: کہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ شاید وہ اس حوالے سے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کریں گے
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھنے کے طریقے اور آداب کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ
نے ارشاد فرمایا:

"امام اس لیے ہوتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو' جب وہ غیر المغضوب
علیھم ولا الضالین کہے' تو تم لوگ آمین کہو۔
اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا' جب وہ رکوع میں جائے' تو تم لوگ بھی رکوع میں چلے جاؤ' جب وہ سر اُٹھائے
اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو اللہ تعالیٰ تمہاری اس بات کو سن لے گا' جب وہ
سجدے میں جائے گا' تو تم لوگ بھی سجدے میں چلے جاؤ' جب وہ سر اُٹھائے' تو تم لوگ بھی اُٹھ جاؤ' امام کو تم سے
پہلے سجدے میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے اُٹھنا چاہیے"۔
نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"یہ اس کے بدلے میں ہو جائے گا"۔

39 - باب خُرُوْجِ الرَّجُلِ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَفَرَاغِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ

باب: کسی شخص کا امام کی نماز سے الگ ہو کر مسجد کے کونے میں اکیلے نماز ادا کر لینا

830 - اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَّاَبِيْ
صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ مُعَاذٍ فَطَوَّلَ
بِهِمْ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَمَّا قَضٰى مُعَاذٌ الصَّلَاةَ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ فُلَانًا فَعَلَ كَذَا
وَكَذَا . فَقَالَ مُعَاذٌ لَئِنْ اَصْبَحْتُ لَاَذْكُرَنَّ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَاَتٰى مُعَاذٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ فَقَالَ "مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِيْ
صَنَعْتَ" . فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَمِلْتُ عَلٰى نَاضِحٍ مِّنَ النَّهَارِ فَجِئْتُ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

830-اخرجه البخاري في الاذان، باب من شكا امامه اذا طول (الحديث 705) بمعناه مختصرًا و اخرجه النسائي في الافتتاح، القراءة في
المغرب بسبح اسم ربك الاعلى (الحديث 893) مختصراً . والحديث عند: النسائي في الافتتاح، القراءة في العشاء الآخرة بسبح اسم ربك الا
على (الحديث 996) . تحفة الاشراف (2582) .

لِمَا دَخَلْتُ مَعَهٗ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا فَطَوَّلَ فَانْصَرَفْتُ فَصَلَّيْتُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ . فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَفَتَّانٌ يَّا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَّا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَّا مُعَاذُ".

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک انصاری آیا' نماز کھڑی ہو چکی تھی' وہ شخص مسجد میں آیا' اس نے
حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا شروع کی۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے طویل قرأت شروع کر دی' وہ شخص پیچھے ہٹا تو اس
نے مسجد کے کونے میں نماز ادا کی اور چلا گیا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی تو ان سے کہا گیا: فلاں شخص نے اس طرح
کیا ہے۔ تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ ضرور کروں گا۔
پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی
اکرم ﷺ نے اس شخص کو بلوایا اور دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں سارا دن اونٹ کے
ذریعے پانی لاتا رہا ہوں' پھر میں آیا' اس وقت نماز کھڑی ہو چکی تھی' میں مسجد میں آیا' میں ان کی اقتداء میں نماز میں شریک ہوا تو
انہوں نے فلاں فلاں سورت پڑھنی شروع کر دی اور نماز لمبی کر دی' تو میں اس سے پیچھے ہٹا' میں نے مسجد کے کونے میں نماز ادا
کی (اور چلا گیا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو!
اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو!
اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو!

40 - باب الْاِئْتِمَامِ بِالْاِمَامِ يُصَلِّيْ قَاعِدًا

باب: ایسے امام کی پیروی کا حکم جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو

831 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلَاةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا
انْصَرَفَ قَالَ "اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ".

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے' تو اس سے گر گئے'
جس کے نتیجے میں آپ ﷺ کے دائیں پہلو پر چوٹ آئی' تو آپ ﷺ نے کچھ نمازیں بیٹھ کر ادا کیں' ہم نے آپ کی اقتداء
میں نماز ادا کی اور بیٹھ گئے' جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

831-اخرجه البخاري في الاذان، باب انما جعل الامام ليؤتم به (الحديث 689) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب ائتمام المأموم بالامام
(الحديث 80 . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الامام يصلي من قعود (الحديث 601) . تحفة الاشراف (1529) .

"امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو جب وہ رکوع میں جائے تو تم لوگ بھی رکوع میں جاؤ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو"۔

832 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ "مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ". قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُومُ فِي مَقَامِكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ. فَقَالَ "مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ". فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ فَقَالَتْ لَهُ. فَقَالَ "إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ". قَالَتْ فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً. قَالَتْ فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ فَذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ قُمْ كَمَا أَنْتَ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَامَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ جَالِسًا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی طبیعت زیادہ خراب ہوگئی حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلانے آئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل کے آدمی ہیں جب وہ آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو بلند آواز میں قرأت نہیں کر سکیں گے اگر آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیں تو یہ مناسب ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:) میں نے حفصہ سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ سے کہو! سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے"۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ کہا گیا جب انہوں نے نماز شروع کی تو نبی اکرم ﷺ کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر

832- اخرجه البخاري في الاذان، باب حد المريض ان يشهد الجماعة (الحديث 664)، و باب من اسمع الناس تكبير الامام (الحديث 712 و 713). واخرجه مسلم في الصلاة، باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض و سفر و غيرهما من يصلي بالناس و ان من صلى خلف امام جالس لعجزه عن القيام لزمه القيام اذا قدر عليه و نسخ القعود خلف القاعد في حق من قدر على القيام (الحديث 95 و 96). واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه (الحديث 1232). تحفة الاشراف (15945).

چلتے ہوئے آئے آپ ﷺ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے جب آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کی آہٹ محسوس ہوئی وہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اسی طرح کھڑے رہو پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر کے بائیں طرف آکر بیٹھ گئے تو نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔

833 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَصَلَّى النَّاسُ". فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ "ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ". فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ "أَصَلَّى النَّاسُ". قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ "ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ". فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ قَوْلِهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ "أَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ". فَجَاءَهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا رَقِيقًا فَقَالَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ. فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ. فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَجَاءَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَأَمَرَهُمَا فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِهِ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا. فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ. فَحَدَّثْتُهُ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا. قَالَ هُوَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ.

★★ عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: کیا آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہوگئی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! وہ آپ ﷺ کا انتظار کر رہے ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے ایک بڑے برتن میں پانی رکھو۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) ہم نے ایسا ہی

831- اخرجه البخاري في الاذان، باب انما جعل الامام ليؤتم به (الحديث 687). واخرجه مسلم في الصلاة، باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض و سفر و غيرهما من يصلي بالناس و ان من صلى خلف امام جالس لعجزه عن القيام لزمه القيام اذا قدر عليه و نسخ القعود خلف القاعد في حق من قدر على القيام (الحديث 90). تحفة الاشراف (16317).

کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے غسل کیا پھر آپ ﷺ اٹھنے لگے تو آپ ﷺ پر غشی کی کیفیت طاری ہوگئی پھر آپ ﷺ کو افاقہ محسوس ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے کسی بڑے برتن میں پانی رکھو پھر ہم نے ایسا ہی کیا آپ ﷺ نے اس کے ذریعے غسل کیا پھر جب آپ ﷺ اٹھنے لگے تو پھر آپ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوگئی۔ پھر تیسری مرتبہ بھی آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔ سیدہ عائشہ ؓ کہتی ہیں' کہ لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے نبی اکرم ﷺ کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ کو پیغام بھجوایا' کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں' قاصد ان کے پاس آیا اور بولا: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے' کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ (سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں:) حضرت ابوبکر ؓ ایک نرم دل آدمی تھے انہوں نے فرمایا' کہ اے عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ تو انہوں نے عرض کی: آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں' ان دنوں میں حضرت ابوبکر ؓ نے ہی لوگوں کو نماز پڑھائی۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ کو طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی تو آپ ﷺ دو آدمیوں کا سہارا لے کر تشریف لے گئے' ان دو میں سے ایک حضرت عباس ؓ تھے۔ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے آپ ﷺ کو دیکھا' تو وہ پیچھے ہٹنے لگے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ پیچھے نہ ہٹیں۔ آپ ﷺ نے ان دونوں صاحبان کو ہدایت کی کہ آپ ﷺ کو حضرت ابوبکر ؓ کے پہلو میں بٹھا دیں' تو حضرت ابوبکر ؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے اور لوگ حضرت ابوبکر ؓ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے رہے' جبکہ نبی اکرم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی (اور حضرت ابوبکر ؓ نے نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں نماز ادا کی)۔

راوی کہتے ہیں: بعد میں' میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: کیا میں آپ کو وہ حدیث سناؤں جو سیدہ عائشہ ؓ نے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں مجھے سنائی تھی' انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو میں نے انہیں یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اس کی کسی بھی بات کا انکار نہیں کیا' البتہ انہوں نے یہ دریافت کیا' کہ سیدہ عائشہ ؓ نے اُن صاحب کا نام تمہارے سامنے لیا تھا؟ جو حضرت عباس ؓ کے ساتھ تھے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے جواب دیا: وہ حضرت علی ؓ تھے۔

41 - باب اخْتِلَافِ نِيَّةِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ

باب: امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف کا حکم

834 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ يَؤُمُّهُمْ فَأَخَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الصَّلَاةَ وَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ يَؤُمُّهُمْ فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ تَأَخَّرَ فَصَلَّى ثُمَّ

834- اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في العشاء (الحديث 178) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب امامة من يصلي بقوم وقد صلى تلك الصلاة (الحديث 600) مختصراً . و باب في تخفيف الصلاة (الحديث 790) . تحفة الاشراف (2532) .

خَرَجَ فَقَالُوا نَافَقْتَ يَا فُلَانُ . فَقَالَ وَاللَّهِ مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرُهُ . فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَأْتِينَا فَيَؤُمُّنَا وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الصَّلَاةَ الْبَارِحَةَ فَصَلَّى مَعَكَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَّنَا فَاسْتَفْتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَلِكَ تَأَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ وَإِنَّمَا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اقْرَأْ بِسُورَةِ كَذَا وَسُورَةِ كَذَا .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت معاذ ؓ' نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ اپنی قوم میں واپس جاتے تھے اور ان لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی' حضرت معاذ ؓ نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' پھر وہ اپنی قوم میں واپس گئے اور انہیں نماز پڑھانا شروع کی' انہوں نے سورۃ البقرہ پڑھنی شروع کردی' ان کے پیچھے موجود افراد میں سے ایک شخص نے یہ سنا تو پیچھے ہٹا' اس نے اکیلے نماز ادا کی اور چلا گیا۔ لوگوں نے کہا: اے فلاں! تم منافق ہو گئے ہو۔ تو وہ شخص بولا: اللہ کی قسم! میں منافق نہیں ہوا' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ضرور جاؤں گا اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتاؤں گا۔ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضرت معاذ نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' پھر وہ ہمارے پاس آئے اور ہمیں نماز پڑھانا شروع کی' گزشتہ رات آپ ﷺ نے نماز تاخیر سے ادا کی تھی' حضرت معاذ نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی پھر یہ واپس آئے' انہوں نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی اور سورۃ البقرہ پڑھنی شروع کردی' میں نے یہ سنا تو میں پیچھے ہٹا' میں نے اکیلے نماز ادا کر لی' ہم لوگ کھیتوں میں محنت مزدوری کرنے والے لوگ ہیں (ہم سے اتنا طویل قیام نہیں ہوتا)۔ تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ ؓ سے فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو' تم فلاں فلاں سورت پڑھ لیا کرو۔

شرح

اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: امام اور مقتدی کی نماز میں اتحاد ہونا چاہئے اور اس اتحاد کی صورت یہ ہے' مقتدی کے لئے یہ بات ممکن ہو کہ وہ اسی نماز میں شامل ہو سکے جس نماز کی نیت امام نے کی تھی۔

اسی طرح امام کی نماز مقتدی کو متضمن ہو سکے۔

اس اعتبار سے فرض نماز ادا کرنے والا' نفل نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کر سکتا' کیونکہ اقتداء کرتے ہوئے بنا کی جاتی ہے اور فرضیت کی صفت امام کے حق میں موجود نہیں ہے۔ اس لئے معدوم چیز پر بنا درست نہیں ہو گی۔

اسی طرح جو شخص کوئی ایک فرض نماز ادا کر رہا ہے وہ دوسری فرض نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کر سکتا کیونکہ اقتداء میں شرکت اور موافقت پائی جاتی ہے۔ اس اعتبار سے جب فعل اور صفت کے اندر متحد ہونا ضروری ہو گا۔

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اقتدا میں تکبیر تحریمہ کی بناء تکبیر تحریمہ پر کی جاتی ہے۔

تاہم نفل نماز ادا کرنے والا شخص فرض نماز ادا کرنے والے کی اقتدا میں نماز ادا کرسکتا ہے' کیونکہ اس صورت میں کمزور چیز کی بناء قوی چیز پر کی گئی ہے اور یہ جائز ہے۔

تاہم صحیح قول کے مطابق تراویح میں ایسا نہیں ہوسکتا یعنی کوئی تراویح کی نماز ادا کرنے والا کسی فرض نماز ادا کرنے والے کی اقتدا نہیں کرسکتا کیونکہ یہ ایک مخصوص طرز اور طریقے کی سنت ہے اس لئے اس میں اس مخصوص طرز اور طریقے کی رعایت کی جائے گی۔

835 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰى بِالَّذِيْنَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَبِالَّذِيْنَ جَاءُوْا رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعًا وَّلِهٰؤُلَاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے نماز خوف پڑھاتے ہوئے اپنے پیچھے موجود افراد کو دو رکعات پڑھائیں' پھران کے بعد جو لوگ آئے' آپ ﷺ نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں' اس طرح نبی اکرم ﷺ کی چار رکعات ہوگئیں اور ان سب لوگوں نے دو' دو رکعات ادا کیں۔

42 - باب فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

836 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔

شرح

باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے فضیلت رکھتا ہے۔ اس بارے میں مختلف روایات منقول ہیں جن میں باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت کا تذکرہ ہے۔ ایک روایت لفظی اختلاف کے ساتھ امام نسائی نے یہاں نقل کی ہے جب کہ ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے۔

835-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من قال: يصلي بكل طائفة ركعتين (الحديث 1248) بنحوه مطولاً . و اخرجه النسائي في صلاة الخوف (حديث 1550 و 1554) . تحفة الاشراف (11663) .

836-اخرجه البخاري في الاذان، باب فضل صلاة الجماعة (الحديث 645) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد في التخلف عنها (الحديث 249) . تحفة الاشراف (8367) .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ کل جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو مسلمان حاضر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ نمازوں کی حفاظت کرے' جیسے ہی ان کے لئے اذان دی جائے تو وہ (باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے چل پڑے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت سے متعلق کچھ سنتیں مقرر کی ہیں اور یہ نمازیں (باجماعت ادا کرنا) ان ہدایت والی سنتوں میں شامل ہے۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے ہو جس طرح باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے شخص نے اپنے گھر میں نماز ادا کی ہے' تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو ترک کردو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کردو گے' تو تم گمراہ ہو جاؤ گے' جو شخص بھی وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور کسی مسجد کی طرف جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں' جو وہ شخص اٹھاتا ہے' اسے ایک نیکی عطا کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے ایک درجے کو بلند کرتا ہے اور اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' ہم لوگ جماعت سے پیچھے رہ جانے والے کو طے شدہ منافق سمجھتے تھے اور ایسا بھی ہوا کہ کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر لایا گیا اور صف میں لا کر کھڑا کیا گیا"۔[1]

اسی طرح باجماعت نماز ادا کرنا قیامت کے دن مسلمان کے لئے نور کے حصول کا باعث ہوگا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"تاریکیوں میں مسجد کی طرف چل کے جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری دے دو"۔[2]

باجماعت نماز کا حکم

احناف اور مالکیہ اس بات کے قائل ہیں۔ جمعہ کے علاوہ دیگر تمام فرض نمازوں کو باجماعت ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے اور یہ حکم ان مردوں کے لئے ہے جو عاقل ہوں اور کسی حرج کے بغیر مسجد تک آنے کی قدرت رکھتے ہوں۔

اس اعتبار سے خواتین، بچوں، پاگلوں، غلاموں، لنگڑوں، بیماروں، انتہائی بوڑھے افراد وغیرہ پر باجماعت نماز ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔

اس عمل کو سنت اس لئے قرار دیا گیا ہے کیونکہ امام نسائی نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس میں باجماعت نماز ادا کرنے کی زیادہ فضیلت کا تذکرہ ہے۔

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ باجماعت نماز ادا کرنا مستحب اُمور سے تعلق رکھتا ہے اور گویا کہ یہ ایک ایسا کام ہے جو واجب نماز سے اضافی ہے اور نبی اکرم ﷺ کے فرمان کا یہ مطلب بنتا ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے زیادہ کامل ہوتا ہے اور کمال وہ چیز ہوتی ہے جو اصل اجزاء سے اضافی ہوتی ہے۔

[1] صحیح مسلم، ابوداؤد، بحوالہ الفقہ الاسلامی وادلتہ [2] سنن ابوداؤد، جامع ترمذی، بحوالہ الفقہ الاسلامی وادلتہ

فقہائے شوافع اس بات کے قائل ہیں: باجماعت نماز ادا کرنا آزاد اور مقیم مردوں کے لئے فرض کفایہ ہے تا کہ باجماعت نماز ادا کرنے کے شعار کو باقی رکھا جا سکے اور یہ ہر چھوٹے اور بڑے شہر میں باقی رہے گا یہاں تک کہ اگر کسی بستی کے لوگ اجتماعی طور پر باجماعت نماز ادا نہیں کرتے تو ان سے جنگ کی جائے گی۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔

837 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهُ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"باجماعت نماز ادا کرنا کسی شخص کے تنہا نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔

838 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِى الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلَاةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً".

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے"۔

43 - باب الْجَمَاعَةُ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً

باب: جب تین آدمی موجود ہوں تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے

839 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَؤُهُمْ".

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تین آدمی موجود ہوں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرے اور ان میں سے امامت کا زیادہ حقدار وہ شخص ہوگا جو زیادہ آیات کا حافظ ہو"۔

44 - باب الْجَمَاعَةُ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً رَجُلٌ وَّصَبِيٌّ وَّامْرَاَةٌ

باب: جب تین افراد میں سے ایک مرد ایک بچہ اور ایک خاتون ہو تو ان کی جماعت کا حکم

837-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد في التخلف عنها (الحديث 245). واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في فضل الجماعة (الحديث 216) تحفة الاشراف (13239) .

838-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17471) .

839-تقدم في الامامة، اجتماع القوم في موضع هم فيه سواء (الحديث 781) .

840 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ زِيَادٌ اَنَّ قَزَعَةَ مَوْلًى لِعَبْدِ الْقَيْسِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّىْ مَعَنَا وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّىْ مَعَهُ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں نماز ادا کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے موجود تھیں وہ بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھ رہی تھیں اور میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو کر آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا۔

45 - باب الْجَمَاعَةُ اِذَا كَانُوْا اثْنَيْنِ

باب: جب دو افراد ہوں تو باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم

841 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَاَخَذَنِىْ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَاَقَامَنِىْ عَنْ يَمِيْنِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی میں آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے مجھے پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا۔

842 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَصِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ - قَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَمِنْ اَبِيْهِ - قَالَ سَمِعْتُ اُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُوْلُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَالَ "اَشَاهِدٌ فُلَانٌ الصَّلَاةَ". قَالُوْا لَا. قَالَ "فَفُلَانٌ". قَالُوْا لَا. قَالَ "اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ اَثْقَلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَّالصَّفُّ الْاَوَّلُ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِيْلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَانُوْا اَكْثَرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ".

★★ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص نماز میں شریک ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: فلاں شخص

840-تقدم في الامامة، موقف الامام اذا كان معه صبي و امراة (الحديث 803) .

841-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء في صلاة الليل و قيامه (الحديث 193) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الرجلين يوم احدهما صاحبه كيف يقومان (الحديث 610) مطولاً . تحفة الاشراف (5908) .

842-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة (الحديث 554) . والحديث عند: ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب فضل الصلاة في جماعة (الحديث 790) . تحفة الاشراف (36) .

شریک ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ دو نمازیں (یعنی فجر اور عشاء کی نماز) منافقین پر بھاری ہوتی ہیں اگر انہیں یہ پتا ہو کہ ان دونوں کا اجر و ثواب کیا ہے تو وہ ان دونوں میں شریک ہوں خواہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے۔

(باجماعت نماز میں) پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہوتی ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت کا پتا چل جائے تو تم جلدی اس تک پہنچنے کی کوشش کرو کسی شخص کا کسی دوسرے کے ساتھ مل کر نماز ادا کر لینا اس کے اکیلے نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور ایک شخص کا دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا ایک شخص کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہے (یعنی جماعت میں جتنے افراد زیادہ ہوں گے اتنی ہی زیادہ فضیلت حاصل ہوگی)"۔

46- باب الْجَمَاعَةُ لِلنَّافِلَةِ

باب: باجماعت نوافل ادا کرنا

843- اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودٍ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ السُّيُوْلَ لَتَحُوْلُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِيْ فَاُحِبُّ اَنْ تَاْتِيَنِيْ فَتُصَلِّيَ فِيْ مَكَانٍ مِّنْ بَيْتِيْ اَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "سَنَفْعَلُ". فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَيْنَ تُرِيْدُ". فَاَشَرْتُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ.

★★ محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں: حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! جب سیلابی پانی آتا ہے تو میرے اور میرے محلے (کی مسجد) کے درمیان حائل ہو جاتا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے ہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا کریں تاکہ میں اسی جگہ کو نماز کے لیے مخصوص کر لوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم ایسا کریں گے۔ پھر نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو دریافت کیا: تم کہاں چاہتے ہو (کہ وہاں میں نماز ادا کروں) انہوں نے مکان کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا' نبی اکرم ﷺ وہاں کھڑے ہوئے' ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنالی

843- اخرجه البخاري في الصلاة، باب اذا دخل بيتا يصلي حيث شاء او حيث امر و لا يتجسس (الحديث 424) مختصرًا، و باب المساجد في البيوت (الحديث 425) مطولًا، و باب اذا زاد الامام قرنا لما لهم (الحديث 686) مختصرًا، و باب من لم يرد السلام على الامام واكتفى بتسليم الامام (الحديث 839 و 840) و في التهجد، باب صلاة النوافل جماعة (الحديث 1185 و 1186) مطولًا، و في الاطعمة، باب الخزيرة (الحديث 5401) مطولًا. و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب الرخصة في التخلف عن الجماعة بعذر (الحديث 263 و 264 و 265) مطولًا. و اخرجه النسائي في السهو، تسليم المأموم حين يسلم الامام (الحديث 1326) و اخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب المساجد في الدور (الحديث 754) مطولًا. والحديث عند: البخاري في الاذان، باب يسلم حين يسلم الامام (الحديث 838)، و باب الرخصة في المطر و العلة ان يصلي في رحله (الحديث 667)، و في المغازي، باب 12. (الحديث 4009 و 4010)، و في الرقاق، باب العمل الذي يبتغى به وجه الله (الحديث 6423)، و في استتابة المرتدين و المعاندين و قتالهم (الحديث 6938). و مسلم في الايمان، باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة قطعًا (الحديث 54 و 55). و النسائي في الامامة، امامة الاعمى (الحديث 787). تحفة الاشراف (9750).

آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعات نماز پڑھائی۔

47- باب الْجَمَاعَةُ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: قضاء نماز کو باجماعت ادا کرنا

844- اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَقَالَ "اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو آپ ﷺ تکبیر کہنے سے پہلے ہماری طرف رخ کر کے ارشاد فرماتے تھے:

"اپنی صفیں درست رکھو ان کے درمیان فاصلہ کم رکھو کیونکہ میں اپنی پشت کے پیچھے بھی تمہیں دیکھ لیتا ہوں"۔

845- اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُبَيْدٍ - وَاسْمُهٗ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ - عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. قَالَ "اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوْا عَنِ الصَّلَاةِ". قَالَ بِلَالٌ اَنَا اَحْفَظُكُمْ. فَاضْطَجَعُوْا فَنَامُوْا وَاَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهٗ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ "يَا بِلَالُ اَيْنَ مَا قُلْتَ". قَالَ مَا اُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِّثْلُهَا قَطُّ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ اَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَاءَ فَرَدَّهَا حِيْنَ شَاءَ قُمْ يَا بِلَالُ فَاٰذِنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ". فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَتَوَضَّئُوْا - يَعْنِيْ حِيْنَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ - ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بِهِمْ.

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ اسی دوران حاضرین میں سے کسی نے گزارش کی: یارسول اللہ! اگر آپ ﷺ رات کے وقت پڑاؤ کر لیں تو مناسب ہوگا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم لوگ نماز کے وقت سوئے رہ جاؤ گے"۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ لوگوں کی حفاظت کروں گا (یعنی نماز کے وقت کا خیال رکھوں گا) تو سب لوگ لیٹ گئے اور سو گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے پالان کے ساتھ اپنی پشت لگائی اور (وہ بھی سو گئے) نبی اکرم ﷺ جب بیدار ہوئے تو اس وقت سورج نکل چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! تم نے جو کہا تھا وہ کیا ہوا؟ تو انہوں نے عرض کی: ایسی گہری نیند

844- تقدم في الامامة، حث الامام على رص الصفوف و المقاربة بينها (الحديث 813).

845- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في من نام عن الصلاة او نسيها (الحديث 439 و 440). والحديث عند: البخاري في الصلاة، باب الاذان بعد ذهاب الوقت (الحديث 595)، و في التوحيد، باب في المشيئة والارادة (الحديث 7471). تحفة الاشراف (12096).

مجھے کبھی نہیں آئی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب چاہا اس نے تمہاری ارواح کو قبض کرلیا اور جب چاہا انہیں واپس کردیا' اے بلال! تم اٹھو اور لوگوں کی نماز کے لیے اذان دو۔ تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' انہوں نے اذان دی' لوگوں نے وضو کیا' یعنی اس وقت جب سورج بلند ہو چکا تھا' اس وقت نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

48 - باب التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت

846 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ الْكَلَاعِيُّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُو الدَّرْدَاءِ اَيْنَ مَسْكَنُكَ قُلْتُ فِيْ قَرْيَةٍ دُوْنَ حِمْصَ . فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ وَّلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلَاةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ ." قَالَ السَّائِبُ يَعْنِيْ بِالْجَمَاعَةِ الْجَمَاعَةَ فِي الصَّلَاةِ .

☆☆ معدان بن ابوطلحہ یعمری بیان کرتے ہیں' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا' کہ تم کہاں رہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: حمص کے قریب ایک گاؤں میں' تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جس بستی میں یا جس جنگل میں تین افراد رہتے ہوں اور وہاں نماز قائم نہ کی جائے' تو شیطان ان لوگوں پر غالب آجاتا ہے اس لیے تم پر باجماعت نماز ادا کرنا لازم ہے' کیونکہ بھیڑیا اس بکری کو کھالیتا ہے' جو الگ ہوتی ہے"۔

سائب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' کہ یہاں جماعت سے مراد باجماعت نماز ادا کرنا ہے۔

49 - باب التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت

847 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَظْمًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ ."

846-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في التشديد في ترك الجماعة (الحديث 547) . تحفة الاشراف (10967) .

847-اخرجه البخاري في الاذان، باب وجوب صلاة الجماعة (الحديث 644) و في الاحكام، باب اخراج الخصوم و اهل الريب من البيوت بعد المعرفة (الحديث 7224) . تحفة الاشراف (13832) .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' میں نے ارادہ کیا' کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں' وہ اکٹھی ہو جائیں' تو پھر میں نماز کے لیے حکم دوں' اس کے لیے اذان دی جائے' پھر میں کسی شخص کو کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں شریک نہیں ہوئے) اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں' اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' اگر انہیں یہ پتا ہو کہ انہیں گوشت سے بھرپور کوئی ہڈی مل جائے گی' یا دو اچھی قسم کے پائے مل جائیں گے تو وہ عشاء کی نماز (باجماعت) میں ضرور شریک ہوں"۔

50 - باب الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ

باب: ایسی جگہ باقاعدگی کے ساتھ نمازیں ادا کرنا' جہاں سے ان نمازوں کے لیے بلایا جاتا ہے

848 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَرَعَ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَاِنِّيْ لَا اَحْسَبُ مِنْكُمْ اَحَدًا اِلَّا لَهٗ مَسْجِدٌ يُصَلِّيْ فِيْهِ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَمْشِيْ اِلٰى صَلَاةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً اَوْ يَرْفَعُ لَهٗ بِهَا دَرَجَةً اَوْ يُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَّلَقَدْ رَاَيْتُنَا نُقَارِبُ بَيْنَ الْخُطَا وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمٌ نِفَاقُهٗ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں' جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ کل جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو اس وقت وہ مسلمان شمار ہو' اُسے ان پانچ نمازوں کو باقاعدگی کے ساتھ وہاں ادا کرنا چاہیے جہاں سے ان کے لیے بلایا جاتا ہے (یعنی مسجد میں باجماعت ادا کرنا چاہیے)۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لیے ہدایت سے متعلق طریقے مقرر کیے ہیں' اور یہ (نمازیں) ہدایت کے ان طریقوں میں شامل ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اپنے لیے نماز کی جگہ مخصوص کر لیتا ہے' اور اپنے گھر میں اس مخصوص جگہ پر نماز ادا کرتا ہے' تو اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرو گے' اور مسجدوں کو چھوڑ دو گے تو تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کرنے والے شمار ہو گے' اگر تم اپنے نبی ﷺ کی سنت کو ترک کر دو گے تو تم لوگ گمراہی کا شکار ہو جاؤ گے' جو بندہ مسلم وضو کرتا ہے اور اچھی

848-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى (الحديث 257) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب التشديد في ترك الجماعة (الحديث 550) مختصرًا تحفة الاشراف (9502) .

طرح وضو کرتا ہے' پھر وہ نماز ادا کرنے کے لیے (مسجد کی طرف) جاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے اُٹھنے والے ہر قدم کے عوض میں اسے ایک نیکی نصیب کرتا ہے یا اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے' یا اس کا ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔ مجھے اپنے (یعنی صحابہ کرام) کے بارے میں یہ بات یاد ہے' کہ ہم لوگ چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھایا کرتے تھے (تا کہ ہمارے قدم زیادہ شمار ہوں) اور مجھے یہ بھی یاد ہے ہم یہ سمجھتے تھے کہ باجماعت نماز سے وہی شخص پیچھے رہتا تھا جس کا منافق ہونا متعین ہو' مجھے ایک شخص کے بارے میں یہ بات یاد ہے' کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر (باجماعت نماز میں شریک ہونے کے لیے) آیا تھا' یہاں تک کہ اسے صف میں کھڑا کر دیا گیا۔

849 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ اَعْمٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الصَّلَاةِ فَسَاَلَهُ اَنْ يُرَخِّصَ لَهُ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهِ فَاَذِنَ لَهُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ لَهُ "اَتَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ." قَالَ نَعَمْ. قَالَ "فَاَجِبْ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک نابینا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میرے ساتھ مجھے (مسجد) لے کر جانے والا کوئی شخص نہیں ہے' جو نماز کے لیے مجھے ساتھ لے جایا کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اُس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اجازت مانگی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ اجازت دیں کہ وہ اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کریں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دے دی' جب وہ مڑ کر واپس جانے لگے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اُس سے دریافت کیا' کہ کیا تمہیں اذان کی آواز آتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اس کا جواب دو (یعنی باجماعت نماز میں شریک ہوا کرو)۔

850 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ. قَالَ "هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ." قَالَ نَعَمْ. قَالَ "فَحَيَّ هَلًا." وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ.

☆☆ حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے زیادہ ہوتے ہیں (اس لیے میرے لیے مسجد تک آنا مشکل ہوتا ہے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح (یعنی اذان کے کلمات) سنائی دیتے ہیں' انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم ان کی طرف آیا کرو۔

849-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب يجب اتيان المسجد على من سمع النداء (الحديث 255). تحفة الاشراف (14822).

850-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في التشديد في ترك الجماعة (الحديث 553). تحفة الاشراف (10787).

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس بات کی اجازت نہیں دی۔

51 - باب الْعُذْرِ فِيْ تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کا عذر

851 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَرْقَمَ كَانَ يَؤُمُّ اَصْحَابَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَاْ بِهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ."

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کی امامت کیا کرتے تھے' ایک دن نماز کا وقت ہوا' تو وہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے' جب واپس آئے' تو فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب کسی شخص کو قضائے حاجت کی ضرورت محسوس ہو' تو نماز سے پہلے وہ اس سے فارغ ہو جائے"۔

852 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَئُوْا بِالْعَشَاءِ."

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کسی شخص کے لیے کھانا آ جائے اور نماز کا وقت بھی ہو چکا ہو' تو پہلے کھانا کھا لو"۔

853 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ.

☆☆ ابوملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین میں موجود تھے' وہاں بارش شروع ہو گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک شخص نے یہ اعلان کیا' کہ تم لوگ اپنی رہائش کی جگہ پر ہی (یعنی جہاں تم نے پڑاؤ کیا ہوا ہے) وہاں نماز ادا کر لو۔

851-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب ايصلي الرجل و هو حاقن (الحديث 88) مطولاً. و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء اذا اقيمت الصلاة و وجد احدكم الخلاء فليبدا بالخلاء (الحديث 142) مطولاً. و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في النهي للحاقن ان يصلي (الحديث 616). تحفة الاشراف (5141).

852-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذي يريد اكله في الحال و كراهة الصلاة مع مدافعة الاخبثين (الحديث 64). و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء اذا حضر العشاء و اقيمت الصلاة فابدءوا بالعشاء (الحديث 353). و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب اذا حضرت الصلاة و وضع العشاء (الحديث 933). تحفة الاشراف (1486).

853-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الجمعة في اليوم المطير (الحديث 1057) و (الحديث 1059) بمعناه مطولاً. و الحديث عند: ابي داؤد في الصلاة، باب الجمعة في اليوم المطير (الحديث 1058). تحفة الاشراف (133).

52 - باب حَدِّ اِدْرَاكِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت کو پانے کی حد کیا ہے؟

854 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ طَحْلَاءَ عَنْ مُحْصِنِ بْنِ عَلِيٍّ الْفِهْرِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ حَضَرَهَا وَلَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے' پھر وہ نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اور لوگوں کو پاتا ہے' کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں' تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو نماز میں شریک ہونے والوں کی مانند اجر دے گا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی''۔

855 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ الْحُكَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَّعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ اَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ".

★★ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لیے چل کر جائے اور لوگوں کے ساتھ اُسے ادا کرے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) جماعت کے ساتھ ادا کرے' یا شاید یہ الفاظ ہیں: مسجد میں ادا کرے' تو اللہ تعالیٰ اُس کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے''۔

53 - باب اِعَادَةِ الصَّلَاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ بَعْدَ صَلَاةِ الرَّجُلِ لِنَفْسِهٖ

باب: آدمی کا تنہا نماز ادا کر لینے کے بعد اسی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا

856 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ يُقَالُ لَهٗ بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ عَنْ

854-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب فيمن خرج يريد الصلاة فسبق بها (الحديث 564) . تحفة الاشراف (14281) .

855-اخرجه مسلم في الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه (الحديث 13) . والحديث عند: البخاري في الرقاق باب قول الله تعالى: يا ايها الناس ان وعد الله حق فلا تغرنكم الحياة الدنيا و لا يغرنكم بالله الغرور . وان الشيطان لكم عدو فاتخذوه عدواً . انما يدعو حزبه ليكونوا من اصحاب السعير) (الحديث 6433) . تحفة الاشراف (9797) .

مِحْجَنٍ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلَاةِ - فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ - فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ". قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ".

★★ حضرت محجن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی محفل میں موجود تھے' نماز کے لیے اذان ہوئی' نبی اکرم ﷺ اُٹھے (اور نماز ادا کرنے کے لیے) تشریف لے گئے' جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے' تو حضرت محجن رضی اللہ عنہ اسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی' کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! لیکن میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لیا کرو' اگرچہ تم پہلے ہی اسے ادا کر چکے ہو۔

شرح

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو اگر وہ بعد میں اسی نماز کو جماعت کے ساتھ پا لیتا ہے' تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اس نماز کو جماعت کے ساتھ بھی ادا کر لے اور اس کی یہ بعد والی نماز اس کے حق میں نفل بن جائے گی۔

54 - باب اِعَادَةِ الْفَجْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ لِمَنْ صَلّٰى وَحْدَهٗ

باب: جو شخص تنہا فجر کی نماز ادا کر چکا ہو' اس کا جماعت کے ساتھ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا

857 - اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ اِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ قَالَ "عَلَيَّ بِهِمَا". فَاُتِيَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ "مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا". قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا . قَالَ "فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ".

★★ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں مسجد خیف میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز میں شریک ہوا' جب آپ ﷺ نے اپنی نماز مکمل کر لی تو وہاں حاضرین کے پیچھے دو افراد موجود تھے' جنہوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی' نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا' کہ انہیں میرے پاس لاؤ' انہیں آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو وہ دونوں کانپ رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ!

856-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11219) .

857-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب فيمن صلى في منزله ثم ادرك الجماعة يصلي معهم (الحديث 575 و 576) بمعناه . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ماجاء في الرجل يصلي وحده ثم يدرك الجماعة (الحديث 219) . تحفة الاشراف (11822) .

ہم نے اپنے پڑاؤ کی جگہ پر ہی نماز ادا کر لی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو جب تم اپنے پڑاؤ کی جگہ پر نماز ادا کر چکے ہو' پھر تم باجماعت نماز والی مسجد میں آؤ تو تم لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لیا کرو' یہ نماز تم دونوں کے لیے نفل بن جائے گی۔

55 - باب اِعَادَةِ الصَّلاةِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ

باب: نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد اُسے باجماعت ادا کرنا

858 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِي "كَيْفَ اَنْتَ اِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلاةَ عَنْ وَقْتِهَا" . قَالَ مَا تَاْمُرُ قَالَ "صَلِّ الصَّلاةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَاِنْ اُقِيمَتِ الصَّلاةُ وَاَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ" .

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا' آپ نے میرے زانو پر ہاتھ مارا (اور پھر فرمایا:) اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم ایسے لوگوں کے درمیان باقی رہ جاؤ گے جو نمازوں کو تاخیر سے ادا کریں گے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لو' پھر اپنے کام کے لیے چلے جاؤ' پھر اگر نماز کے لیے اقامت کہی جائے اور تم مسجد میں موجود ہو تو تم (جماعت کے ساتھ) نماز ادا کر لو۔

56 - باب سُقُوطِ الصَّلاةِ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً

باب: جو شخص مسجد میں جماعت کے ساتھ امام کی اقتداء میں نماز ادا کر لے' اُس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے

859 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُونَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى الْبَلاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا لَكَ لاَ تُصَلِّي قَالَ اِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لاَ تُعَادُ الصَّلاةُ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ" .

☆☆ سلیمان' جو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو بلاط میں بیٹھے ہوئے دیکھا' لوگ اس وقت کوئی نماز پڑھ رہے تھے' میں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا وجہ ہے' کہ آپ نماز نہیں ادا کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نماز ادا کر لی ہے اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' کہ ایک ہی دن میں ایک نماز کو دو مرتبہ ادا نہیں کیا جا سکتا۔

858-تقدم في الامامة، الصلاة مع ائمة الجور (الحديث 777) .

859-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب فيمن صلى في منزله ثم ادرك الجماعة يصلي معهم (الحديث 579) . تحفة الاشراف (7094) .

57 - باب السَّعْيِ اِلَى الصَّلاةِ

باب: نماز کے لیے تیزی سے جانا

860 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلاةَ فَلاَ تَاْتُوهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تم نماز کے لیے آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے آؤ' تم پر سکون لازم ہے' جو حصہ تمہیں مل جائے اسے ادا کر لو اور جو گزر چکا ہو' اُسے بعد میں پورا کر لو"۔

شرح

مسبوق اور لاحق شخص کے احکام

مسئلہ: مسبوق اس شخص کو کہا جاتا ہے جو پہلی رکعت میں امام کے ساتھ شریک نہ ہوا ہو۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: مسبوق کے لیے ایک حکم یہ ہے کہ اگر وہ ایسی رکعت میں شریک ہوا ہے' جس میں امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو' تو اس وقت وہ ثناء نہیں پڑھے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس بارے میں یہ حکم برابر ہے کہ وہ امام کے قریب کھڑا ہوا ہے یا امام سے دور ہے یا امام کی آواز اس تک نہیں آ رہی ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ایسا شخص جب بعد میں اپنی نماز قضاء کرنے کے لیے کھڑا ہوگا تو اس وقت ثناء بھی پڑھ لے گا اور اعوذ باللہ بھی پڑھ لے گا۔ (قاضی خان' خلاصہ' ظہیریہ)

مسئلہ: لیکن اگر امام بلند آواز میں قرأت نہ کر رہا ہو' تو مقتدی اسی وقت ثناء پڑھ لے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس بارے میں دوسرا حکم یہ ہے کہ مسبوق شخص پہلے امام کے ساتھ نماز ادا کرے گا' اس کے بعد جو نماز پہلے گزر چکی تھی' اُسے قضاء کرے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی گزری ہوئی نماز کو پہلے پڑھ لے' اور بعد میں امام کے ساتھ شامل ہو' تو بعض فقہاء کے قول کے مطابق اس شخص کی نماز فاسد ہوگی اور یہی قول درست ہے۔

مسئلہ: تیسرا حکم یہ ہے کہ تشہد کی مقدار کے بعد امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کو کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔

مسئلہ: ایک حکم یہ ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق اس وقت تک اپنی رہ جانے والی نماز ادا کرنے کے لیے

860-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب اتيان الصلاة بوقار و سكينة و النهي عن اتيانها سعيا (الحديث 151) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في المشي الى المسجد (الحديث 329) . تحفة الاشراف (13137) .

کھڑا نہ ہو جب تک اتنا وقت نہیں گزر جاتا کہ اگر امام پر سجدۂ سہو لازم ہوتا تو وہ سجدہ سہو کر لیتا۔

مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم یہ ہے کہ آخری تشہد میں مسبوق امام کی متابعت کرے گا' لیکن تشہد پڑھ لینے کے بعد دعا نہیں مانگے گا۔

مسئلہ: اگر وہ دعا نہیں مانگے گا تو پھر وہ کیا کرے گا' اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ اشهد ان لا اله الا الله مقتدی بار بار پڑھتا رہے گا' یہی قول مختار ہے۔ (غیاثیہ)

مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم یہ ہے کہ اگر مسبوق بھول کر امام کے ساتھ یا امام سے پہلے سلام پھیر دیتا ہے' تو اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا لیکن اگر وہ امام کے بعد سلام پھیرتا ہے' تو سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: لیکن اگر مسبوق جان بوجھ کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیتا ہے' یہ سوچ کر کہ اسے امام کے ساتھ سلام پھیر دینا چاہیے' اس صورت میں اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: مسبوق شخص کے لیے ایک حکم یہ ہے کہ جو نماز وہ پڑھ رہا ہے' قرأت کے حق میں وہ اس کی پہلی نماز ہے اور تشہد کے حق میں وہ اس کی آخری نماز ہے' اس لیے اگر وہ مغرب کی تیسری رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہوا' بعد میں جب وہ پہلے رہ جانے والی دو رکعات ادا کرے گا تو ان دونوں کے درمیان قعدہ کرے گا اور ان دونوں میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھے گا اور اس کے ساتھ دوسری سورت بھی پڑھے گا' اگر وہ ان دونوں رکعات میں سے کسی ایک میں قرأت کو ترک کر دیتا ہے' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم یہ ہے کہ مسبوق شخص جب اپنی نماز ادا کرے گا تو وہ تنہا نماز ادا کرنے والے کی مانند شمار ہو گا' البتہ چار احکام میں اس کا حکم منفرد شخص کی مانند نہیں ہوگا۔

مسئلہ: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ وہ کسی کی اقتداء نہیں کر سکتا اور کوئی اس کی اقتداء نہیں کر سکتا' یہاں تک کہ اگر کوئی ایک مسبوق دوسرے مسبوق کی اقتداء کر لیتا ہے' تو اقتداء کرنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی' جس کی اقتداء کی گئی ہے اس کی نماز درست ہو جائے گی۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: دوسرا حکم یہ مختلف ہے کہ اگر مسبوق شخص نئے سرے سے نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتا ہے' تو اس کی نماز از سر نو شروع ہو جائے گی اور پچھلی نماز منقطع ہو جائے گی' لیکن منفرد کا یہ حکم نہیں ہے۔

مسئلہ: تیسرا اختلاف یہ ہے کہ اگر مسبوق اپنی نماز قضاء کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور مسبوق کے نماز میں شامل ہونے سے پہلے امام پر سہو کے دو سجدے لازم ہو چکے تھے اور نماز کے آخر میں امام نے وہ سجدۂ سہو کیا تو مسبوق ان سجدوں میں شریک ہو گا' لیکن تنہا نماز ادا کرنے والا کسی دوسرے کے سہو کی وجہ سے سجدۂ سہو نہیں کرتا۔

مسئلہ: چوتھا حکم یہ مختلف ہے کہ مسبوق شخص تشریق کی تکبیریں کہتا ہے جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تنہا نماز ادا کرنے والا شخص تشریق کی تکبیریں نہیں کہتا۔ (فتح القدیر' بحرالرائق)

مسئلہ: مسبوق کے لیے ایک حکم یہ ہے کہ وہ سہو میں امام کی پیروی کرے گا لیکن سلام پھیرنے میں تکبیر کہنے میں اور تلبیہ پڑھنے میں امام کی متابعت نہیں کرے گا' اگر وہ سلام پھیرنے اور تلبیہ پڑھنے میں امام کی متابعت کر لیتا ہے' تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: لیکن اگر وہ تکبیر کہنے میں امام کی متابعت کرتا ہے اور اسے یہ پتہ ہے کہ وہ مسبوق ہے' تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی' شمس الائمہ سرخسی اسی بات کے قائل ہیں۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: یہاں تکبیر سے مراد تشریق کی تکبیر کہنا ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اسی حوالے سے ایک حکم یہ ہے کہ اگر امام کو سجدۂ تلاوت یاد آ جاتا ہے اور وہ اسے ادا کرنا چاہتا ہے' تو اگر مسبوق نے اپنی رکعت کا سجدہ نہیں کیا تھا تو وہ اسے چھوڑ دے گا اور امام کی متابعت کرے گا اور امام کے ساتھ سجدۂ تلاوت کرے گا' پھر اپنی نماز قضاء کرنے کے لیے کھڑا ہوگا' اگر ایسی صورت میں مقتدی نہیں لوٹتا ہے' تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: لاحق اس شخص کو کہا جاتا ہے جو نماز کے آغاز میں امام کے ساتھ شامل ہو لیکن اس کی باقی نماز فوت ہو جائے' خواہ وہ نیند کی وجہ سے ہو' وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے ہو' ہجوم زیادہ ہونے کی وجہ سے ہو' نماز خوف کا پہلا گروہ بھی لاحق شمار ہوگا۔

مسئلہ: لاحق شخص امام کی اقتداء میں ہوتا ہے' اس لیے وہ قرأت نہیں کرے گا' سجدۂ سہو نہیں کرے گا۔ (الوجیز از کردری)

مسئلہ: اگر امام سجدۂ سہو کرتا ہے تو لاحق اپنی باقی نماز ادا کرنے سے پہلے اس کی متابعت نہیں کر سکے گا جبکہ مسبوق کا حکم اس کے برخلاف ہے۔

مسئلہ: چھ احکام ایسے ہیں جن میں مسبوق اور لاحق کا حکم مختلف ہے۔

مسئلہ: اگر عورت برابر آ کر کھڑی ہو جائے' نماز میں قرأت کرنا' سجدۂ سہو میں شامل ہونا' امام کا پہلا قعدہ چھوڑ دینا' سلام کی جگہ امام کا ہنس دینا' امام کا مسافر ہونا اور اس دوران اقامت کی نیت کر لینا' مسبوق کا اپنی نماز میں ایک رکعت میں سجدہ کر لینا۔

امام اور مقتدی کے درمیان اختلاف سے متعلق چند ذیلی مسائل

مسئلہ: اگر امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہو جائے' مقتدی یہ کہیں کہ آپ نے تین رکعات ادا کی ہیں اور امام یہ کہے کہ میں چار رکعات ادا کر چکا ہوں تو اگر امام کو اپنی بات کا یقین ہو' تو وہ اپنی نماز کو نہیں دُہرائے گا' اگر یقین نہ ہو تو دوبارہ ادا کرے گا۔

مسئلہ: اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہو' کچھ کہہ رہے ہوں کہ تین رکعات ادا کی ہیں اور کچھ کہہ رہے ہوں کہ چار رکعات ادا کی ہیں اور امام ان دونوں میں سے کسی ایک فریق کے ساتھ ہو' تو جس فریق کے ساتھ امام ہوگا' اس کے قول کو اختیار کیا جائے گا' اگرچہ وہ فریق ایک ہی شخص ہو۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر امام کے ساتھ کوئی بھی شخص نہیں ہے اور امام دوبارہ اس نماز کو ادا کرتا ہے اور وہ سب لوگ دوبارہ اس کی اقتداء میں نماز ادا کر لیتے ہیں' تو ان کی اقتداء صحیح ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر مقتدیوں میں سے ایک شخص کو یقین ہو کہ امام نے تین رکعات ادا کی ہیں اور دوسرے کو یہ یقین ہو کہ امام نے

چار رکعات ادا کی ہیں لیکن باقی سب لوگ شک وشبہ میں مبتلا ہوں تو امام اور باقی لوگوں پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ ([illegible])

مسئلہ: جس شخص کو نماز پوری ہونے کا یقین ہو اس پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (محیط)

58 - باب الإسراع إلى الصلاة من غير سعي

باب: دوڑے بغیر تیزی سے نماز کے لیے جانا

861 - أخبرنا عمرو بن سواد بن الأسود بن عمرو قال أنبأنا ابن وهب قال أنبأنا ابن جريج عن منبوذ عن الفضل بن عبيد الله عن أبي رافع قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا صلى العصر ذهب إلى بني عبد الأشهل فيتحدث عندهم حتى ينحدر للمغرب. قال أبو رافع فبينما النبي صلى الله عليه وسلم يسرع إلى المغرب مررنا بالبقيع فقال "أف لك أف لك". قال فكبر ذلك في ذرعي فاستأخرت وظننت أنه يريدني فقال "ما لك امش". فقلت أحدثت حدثا. قال "ما ذاك". قلت أففت بي. قال "لا ولكن هذا فلان بعثته ساعيا على بني فلان فغل نمرة فدرع الآن مثلها من نار".

★★ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی اور بنو عبدالاشہل کے ہاں تشریف لے گئے آپ ﷺ ان کے ہاں بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کے لیے آپ ﷺ تیزی سے واپس آئے۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مغرب کے لیے تیزی سے آرہے تھے جب ہم بقیع کے (میدان کے) پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

تم پر افسوس ہے! تم پر افسوس ہے!

تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہ یہ بات میرے لیے بڑی پریشانی کا باعث ہوئی میں کچھ پیچھے ہو گیا میں نے یہ خیال کیا کہ شاید آپ ﷺ نے میرے بارے میں یہ کلمات ارشاد فرمائے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا چلو میں نے عرض کی: آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا؟ میں نے عرض کی: آپ ﷺ نے میرے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ تم پر افسوس ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! یہ الفاظ فلاں شخص کے بارے میں ہیں جسے میں نے بنو فلاں سے وصولی کرنے کے لیے مقرر کیا تھا تو اس نے ایک چادر کی خیانت کی ہے تو اب وہ چادر آگ کی زرہ کے طور پر اسے پہنائی گئی ہے۔

862 - أخبرنا هارون بن عبد الله قال حدثنا معاوية بن عمرو قال حدثنا أبو إسحاق عن ابن جريج قال أخبرني منبوذ - رجل من آل أبي رافع - عن الفضل بن عبيد الله بن أبي رافع عن أبي رافع نحوه. (ک)

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

861- انفرد به النسائي. وسيأتي في الامامة، الاسراع الى الصلاة من غير سعي (الحديث 862) . تحفة الاشراف (12028) .

862- تقدم في الامامة، الاسراع الى الصلاة من غير سعي (الحديث 861) .

59 - باب التهجير إلى الصلاة

باب: نماز ادا کرنے کے لیے جلدی جانا

863 - أخبرنا أحمد بن محمد بن المغيرة قال حدثنا عثمان عن شعيب عن الزهري قال أخبرني أبو سلمة بن عبد الرحمن وأبو عبد الله الأغر أن أبا هريرة حدثهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال "إنما مثل المهجر إلى الصلاة كمثل الذي يهدي البدنة ثم الذي على إثره كالذي يهدي البقرة ثم الذي على إثره كالذي يهدي الكبش ثم الذي على إثره كالذي يهدي الدجاجة ثم الذي على إثره كالذي يهدي البيضة".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"نماز کے لیے جلدی جانے والا شخص اس طرح ہے جیسے کوئی شخص اونٹ صدقہ کرتا ہے پھر اس کے بعد جانے والا اس طرح ہے جیسے کوئی گائے صدقہ کرتا ہے پھر اس کے بعد جانے والا اس طرح ہے جیسے کوئی دنبہ صدقہ کرتا ہے پھر اس کے بعد جانے والا اس طرح ہے جیسے کوئی مرغی صدقہ کرتا ہے پھر اس کے بعد جانے والا اس طرح ہے جیسے وہ انڈا صدقہ کرتا ہے"۔

60 - باب ما يكره من الصلاة عند الإقامة

باب: اقامت کے وقت نماز ادا کرنا مکروہ ہے

864 - أخبرنا سويد بن نصر قال أنبأنا عبد الله بن المبارك عن زكريا قال حدثني عمرو بن دينار قال سمعت عطاء بن يسار يحدث عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "إذا أقيمت الصلاة فلا صلاة إلا المكتوبة".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب اقامت کہہ دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی"۔

865 - أخبرنا أحمد بن عبد الله بن الحكم ومحمد بن بشار قالا حدثنا محمد عن شعبة عن ورقاء بن عمر عن عمرو بن دينار عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال "إذا أقيمت

863- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13473 و 15182) .

864- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن (الحديث 63 و 64) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اذا ادرك الامام ولم يصل ركعتي الفجر (الحديث 1266) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (الحديث 421) . و اخرجه النسائي في الامامة، ما يكره من الصلاة عند الاقامة (الحديث 865) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (الحديث 1151) . تحفة الاشراف (14228) .

865- تقدم في الامامة، ما يكره من الصلاة عند الاقامة (الحديث 864) .

الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ".

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے' تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی"۔

866 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيمُ فَقَالَ "أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا".

★★ حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' فجر کی نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی' نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جبکہ مؤذن اس وقت اقامت کہہ رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم صبح کی نماز میں چار رکعات پڑھو گے؟

61 - باب فِيمَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ

باب: جو شخص فجر کی سنتیں اس وقت ادا کرے جبکہ امام باجماعت نماز شروع کر چکا ہو

867 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ "يَا فُلَانُ أَيُّهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِي صَلَّيْتَ مَعَنَا أَوِ الَّتِي صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ".

★★ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص آیا' نبی اکرم ﷺ اس وقت فجر کی نماز پڑھا رہے تھے اس شخص نے دو رکعات ادا کیں' پھر اس کے بعد باجماعت نماز میں شریک ہوا' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے فلاں! تمہاری نماز کون سی والی تھی' وہ جو تم نے ہمارے ساتھ ادا کی ہے' یا پھر وہ جو تم نے اکیلے ادا کی ہے"۔

62 - باب الْمُنْفَرِدِ خَلْفَ الصَّفِّ

باب: صف کے پیچھے کسی شخص کا اکیلے کھڑے ہو کر (باجماعت نماز ادا کرنا)

866-اخرجه البخاري في الاذان، باب اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (الحديث 663) بنحوه . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن (الحديث 65) بنحوه . واخرجه ابن ما جه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (الحديث 1153) بنحوه . تحفة الاشراف (9155) .

867-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن (الحديث 67) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب اذا ادرك الامام ولم يصل ركعتي الفجر (الحديث 1265) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (الحديث 1152) . تحفة الاشراف (5319) .

868 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِنَا فَصَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ لَنَا خَلْفَهُ وَصَلَّتْ أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے' میں نے اور ہمارے ہاں رہنے والے یتیم لڑکے نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی' جبکہ سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے ہمارے پیچھے نماز ادا کی۔

869 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحٌ - يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ - عَنِ ابْنِ مَالِكٍ - وَهُوَ عَمْرٌو - عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءُ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ - قَالَ - فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ).

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والی ایک خاتون بہت خوبصورت تھیں' (آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے مردوں میں سے) بعض افراد اہتمام کے ساتھ اگلی صفوں میں شریک ہوتے تھے' تاکہ اس کو دیکھ ہی نہ سکیں' جبکہ بعض لوگ اہتمام کے ساتھ پچھلی صف میں شامل ہوتے تھے تاکہ جب وہ سب سے آخر والی صف میں موجود ہوں گے تو جب رکوع میں جائیں گے تو اپنی بغل کے نیچے سے اُسے دیکھ لیں گے' تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"اور ہم تم میں سے آگے ہونے والوں کے بارے میں بھی علم رکھتے ہیں اور پیچھے رہنے والوں کے بارے میں بھی علم رکھتے ہیں"۔

63 - باب الرُّكُوعِ دُونَ الصَّفِّ

باب: صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع میں چلے جانا

870 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ زِيَادٍ الْأَعْلَمِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ أَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُونَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ".

868-اخرجه البخاري في الاذان، باب المراة و حدها تكون صفًا (الحديث 727) . وباب صلاة النساء خلف الرجال (الحديث 871) . تحفة الاشراف (172) .

869-اخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة الحجر) (الحديث 3122) واخرجه النسائي في التفسير: سورة الحجر، قوله تعالى: (ولقد علمنا المستقدمين منكم و لقد علمنا المستاخرين) (الحديث 293) و اخرجه ابن ما جه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الخشوع في الصلاة (الحديث 1046) تحفة الاشراف (5364) .

870-اخرجه البخاري في الاذان، باب اذا ركع دون الصف (الحديث 783) بنحوه و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الرجل يركع دون الصف (الحديث 683 و 684) . تحفة الاشراف (11659) .

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ وہ مسجد میں داخل ہوئے' نبی اکرم ﷺ اس وقت رکوع میں جا چکے تھے تو وہ صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع میں چلے گئے' (بعد میں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''اللہ تعالیٰ (نیکی کے بارے میں) تمہاری حرص میں اضافہ کرے' لیکن تم آئندہ ایسا نہ کرنا''۔

شرح

فرض میں شامل ہونے کے احکام

مسئلہ: اگر کوئی شخص فجر یا مغرب کی فرض نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور اسی دوران جماعت شروع ہو جاتی ہے' تو وہ اس اُس ایک رکعت کو توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر دوسری رکعت ادا کر رہا ہو' تو اگر دوسری رکعت کا سجدہ نہیں کیا تو اُسے بھی توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے گا' لیکن اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہے' تو پھر اُسے نہیں توڑے گا بلکہ اُس نماز کو مکمل کرے گا اور بعد میں امام کے ساتھ شریک نہیں ہوگا کیونکہ صبح کی نماز کے بعد نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے' جبکہ مغرب کی نماز میں یہ حکم اس لیے نہیں ہے کیونکہ نیا تو نفل طاق ہو جائیں گے' جو ہو نہیں سکتے ہیں یا پھر وہ چار رکعات پڑھ لے گا اور اس صورت میں امام کی مخالفت ہو جائے گی' کیونکہ امام نے تو تین رکعات ادا کی ہیں۔ (تبیین)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص ایسی صورتِ حال میں باجماعت نمازِ مغرب میں شریک ہو جاتا ہے' تو وہ چار رکعات پوری کرے گا' کیونکہ اس طرح سنت کی موافقت ہو جائے گی اور سنت کی موافقت امام کی موافقت سے زیادہ ضروری ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اس طرح کی صورتِ حال میں اگر وہ شخص امام کے ساتھ سلام بھی پھیر لیتا ہے' تو اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی' اب اُس پر چار رکعات قضاء کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ: جو شخص ظہر کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور اسی دوران جماعت کھڑی ہو جائے تو وہ ایک رکعت اور پڑھ کر امام کے ساتھ شریک ہو جائے' لیکن اگر اُس نے پہلی رکعت میں سجدہ نہیں کیا تھا تو اُس کو توڑ کر امام کے ساتھ شریک ہو جائے' یہی صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہاں جماعت قائم ہونے سے مراد امام کا نماز شروع کرنا ہے' مؤذن کا اقامت کہنا نہیں ہے۔

مسئلہ: جو شخص ظہر کی ایک رکعت امام کے ساتھ ادا کرتا ہے' تمام فقہاء کے نزدیک اُس شخص نے ظہر کی نماز باجماعت ادا نہیں کی' تاہم تمام فقہاء کے نزدیک وہ جماعت کی فضیلت کو پا لے گا اور اگر کوئی شخص تین رکعات امام کے ساتھ ادا کرتا ہے' تو اس پر اتفاق ہے' اُس نے ظہر کی نماز امام کے ساتھ ادا کی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نفل نماز شروع کرتا ہے اور اس دوران فرض کی جماعت کھڑی ہو جاتی ہے' تو جو دوگانہ پڑھ رہا تھا' اُسے مکمل کر لے' اُس میں اضافہ نہ کرے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ظہر یا جمعہ کی سنتیں ادا کر رہا تھا اور ظہر کی جماعت کھڑی ہو گئی یا جمعے کا خطبہ شروع ہو گیا تو دو رکعات ادا

کرنے کے بعد نماز کو ختم کر دے' یہ قول امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے' جبکہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ وہ اُس نماز کو پورا کرے گا۔ (ہدایہ) یہی قول صحیح ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: یہی صحیح ہے۔ (سراج الوہاج)

فجر کی سنتیں اور نماز باجماعت کا حکم

مسئلہ: جو شخص امام کو فجر کی باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے پائے اور اُس شخص نے ابھی فجر کی سنتیں ادا نہ کی ہوں تو اگر اُسے یہ اندیشہ ہو کہ ایک رکعت فوت ہو جائے گی اور دوسری رکعت امام کے ساتھ مل جائے گی تو وہ جماعت سے ذرا ہٹ کر فجر کی دو سنتیں ادا کرنے کے بعد نماز باجماعت میں شریک ہو' لیکن اگر اُسے امام کی اقتداء میں دونوں رکعات کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو' تو وہ پھر سنتیں نہیں پڑھے گا اور امام کے ساتھ شریک ہو جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ اگر اُس شخص کو قعدہ میں شامل ہونے کی توقع ہو' تو وہ سنتیں پڑھ لے' کیونکہ ان دونوں حضرات کے نزدیک تشہد میں شامل ہونا' رکعت میں شامل ہونے کے برابر ہے۔ (کفایہ)

مسئلہ: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور اذان ہو چکی ہو' تو وہ اب نماز پڑھے بغیر مسجد سے باہر نہ جائے' اگر جاتا ہے' تو ایسا کرنا مکروہ ہوگا' لیکن اگر وہ خود کسی دوسری مسجد کا مؤذن یا امام ہے اور اُس کے وہاں موجود نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی ہوگی تو اس وجہ سے مسجد سے باہر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: یہ حکم بھی اُس شخص کے لیے ہے' جس نے ابھی وہ نماز ادا نہ کی ہو' اگر وہ شخص پہلے ہی اُس نماز کو ادا کر چکا ہو' تو عشاء اور ظہر کی نماز میں جب تک مؤذن اقامت نہیں کہتا' اُس سے پہلے مسجد سے باہر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن اگر مؤذن اقامت کہہ دیتا ہے' تو اب مسجد سے باہر نہیں جائے گا اور نفل کی نیت کے ساتھ ان نمازوں میں شامل ہو جائے گا جبکہ عصر' مغرب اور فجر کی نمازوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ مسجد سے باہر چلا جائے گا۔

اگر وہ مسجد میں رہتا ہے اور جماعت کے ساتھ شریک نہیں ہوتا تو یہ مکروہ ہوگا۔ (محیط سرخسی)

امام کو رکوع کی حالت میں پانا

مسئلہ: اگر کوئی شخص امام کو رکوع کی حالت میں پاتا ہے اور ابھی یہ تکبیر کہہ کر کھڑا ہی ہوا تھا کہ اسی دوران امام نے رکوع سے سر اُٹھا لیا تو اس شخص کو وہ رکعت نہیں ملی۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے اور امام اُس وقت رکوع کی حالت میں ہوتا ہے' تو ہمارے بعض مشائخ نے کہا ہے کہ اُس شخص کو چاہیے کہ وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور پھر چلتا ہوا صف میں آ کر شامل ہو جائے' تاکہ اُس کی ایک رکعت فوت نہ ہو' ہمارے نزدیک اگر کوئی شخص مسلسل تین قدم ایک ساتھ چلتا ہے' تو اُس کی نماز باطل ہو جائے گی ورنہ مکروہ ہوگی' تاہم اکثر مشائخ کا قول یہ ہے کہ وہ تکبیر نہیں کہے گا تاکہ اُسے نماز کے دوران چلنا نہ پڑے۔

مسئلہ: تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ جب کوئی شخص امام کو قیام کی حالت میں پالے اور اسی دوران تکبیر کہہ دے پھر امام رکوع میں چلا جائے لیکن وہ شخص امام کے ساتھ رکوع نہ کرے اور امام کے رکوع کر لینے کے بعد وہ شخص رکوع کر جائے تو اس شخص کو وہ رکعت مل جائے گی اسی طرح تمام فقہاء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص قومہ میں امام کے ساتھ شامل ہوتا تو اُسے وہ رکعت نہیں ملے گی۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: جب کوئی شخص امام کو رکوع میں پالے تو وہ کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے اگر اُسے یہ گمان ہو کہ وہ رکوع میں شامل ہو سکتا ہے تو پہلے ثناء بھی پڑھ لے اور اگر عید کی نماز ہو تو اس میں پہلے تکبیریں بھی کہے لیکن اگر اُسے یہ اندیشہ ہو کہ رکوع ختم ہو جائے گا تو رکوع میں چلا جائے اور رکوع کے درمیان ہی عید کی تکبیریں کہہ دے۔ (کافی)

مسئلہ: جب کوئی شخص کسی مسجد میں داخل ہوتا ہے اور وہاں نماز ہو چکی ہو تو اگر نماز کا وقت باقی ہو تو فرض سے پہلے چاہے نوافل ادا کر لے اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر وقت تنگ ہے تو فرض سے پہلے کوئی نفل ادا نہیں کرے گا مگر ظہر اور فجر کی سنتیں ادا کرے گا۔ اولیٰ یہ ہے کہ ان سنتوں کو کسی صورت میں بھی نہ چھوڑا جائے خواہ فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کی ہو یا ادا نہ کی ہو لیکن اگر فرض کا وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہو تو پھر انہیں چھوڑ دے گا۔ (کفایہ)

•••———•••———•••

871 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ "يَا فُلَانُ اَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ اَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّيْ كَيْفَ يُصَلِّيْ لِنَفْسِهِ اِنِّيْ اُبْصِرُ مِنْ وَّرَائِيْ كَمَا اُبْصِرُ بَيْنَ يَدَيَّ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی جب آپ ﷺ اس سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم اپنی نماز کو بہتر نہیں کرنا چاہو گے؟ نمازی کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ وہ کس طرح ادا کر رہا ہے؟ کیونکہ میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتا ہوں جس طرح میں اپنے آگے دیکھتا ہوں۔

84 - بَاب الصَّلَاةِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب: ظہر کے بعد (سنت یا نفل) نماز ادا کرنا

872 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ

871- اخرجه مسلم في الصلاة، باب الامر بتحسين الصلاة و اتمامها و الخشوع فيها (الحديث 108) . تحفة الاشراف (14334) .

872- اخرجه البخاري في الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة و قبلها (الحديث 937) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تفريع ابواب التطوع و ركعات السنة (الحديث 1252) . والحديث عند: مسلم في الجمعة باب الصلاة بعد الجمعة (الحديث 71) . والنسائي في الجمعة صلاة الامام بعد الجمعة (الحديث 1426)، و في الجمعة من الكبرى، الصلاة بعد الجمعة (الحديث 87) تحفة الاشراف (8343) .

[illegible] وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے اور اس کے بعد بھی دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے آپ ﷺ مغرب کے بعد دو رکعات (سنت) اپنے گھر میں ادا کرتے تھے نیز عشاء کے بعد دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے آپ ﷺ جمعہ کے بعد مسجد میں کوئی نماز ادا نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ واپس تشریف لے جاتے (اور اپنے گھر میں) دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے۔

85 - بَاب الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ فِيْ ذٰلِكَ

باب: عصر سے پہلے (سنت) نماز ادا کرنا

ابواسحاق کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں نقل کرنے والوں میں اختلاف کا تذکرہ

873 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّكُمْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ قُلْنَا اِنْ لَّمْ نُطِقْهُ سَمِعْنَا. قَالَ كَانَ اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا كَانَتْ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى اَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا ثِنْتَيْنِ وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِتَسْلِيْمٍ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ.

★★ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم اس کی طاقت تو نہیں رکھتے لیکن ہم اس کے بارے میں سن تو سکتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جب سورج اس طرف سے یوں ہوتا تھا جیسے عصر کے وقت اس طرف یوں ہوتا ہے تو نبی اکرم ﷺ اس وقت دو رکعات ادا کیا کرتے تھے پھر جب سورج اس طرف سے یوں ہوتا تھا جو ظہر کے وقت اس طرف یوں ہوتا ہے تو آپ ﷺ اس وقت چار رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور ان کے درمیان میں ایک مرتبہ سلام پھیر کر فصل کرتے تھے وہ سلام آپ ﷺ مقرب فرشتوں، انبیاء کرام اور ان کی پیروی کرنے والے اہل ایمان اور مسلمانوں پر بھیجا کرتے تھے۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ جب سورج

873- اخرجه الترمذي في الصلاة، باب كيف كان تطوع النبي صلى الله عليه وسلم بالنهار (الحديث 598 و 599) . واخرجه النسائي في الامامة، الصلاة قبل العصر و ذكر اختلاف الناقلين عن ابي اسحاق في ذلك (الحديث 874) بنحوه مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة، باب ما جاء فيما يستحب من التطوع بالنهار (الحديث 1161) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (10137) .

مشرق کی سمت میں اتنا ہوتا تھا' جتنا عصر کے وقت مغرب کی سمت میں ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت دو رکعات نماز ادا کیا کرتے تھے اور زوال سے کچھ پہلے چار رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ اس نماز کا نام "نماز اوابین" تھا۔

یہاں فرشتوں پر سلام بھیجنے سے مراد تشہد پڑھنا ہے جیسا کہ اسحاق بن ابراہیم نے یہ بات نقل کی ہے۔

874 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى النَّهَارِ قَبْلَ الْمَكْتُوْبَةِ قَالَ مَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ ثُمَّ اَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ حِيْنَ تَزِيْغُ الشَّمْسُ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَّجْعَلُ التَّسْلِيْمَ فِىْ اٰخِرِهٖ.

☆☆ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض سے پہلے ادا کرتے تھے' تو انہوں نے فرمایا: کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ پھر انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سورج بلند ہو جانے کے بعد دو رکعات نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نصف النہار سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے' ان کے آخر میں سلام پھیرا کرتے تھے۔

874-تقدم في الامامة، الصلاة قبل العصر وذكر اختلاف الناقلين عن ابي اسحاق في ذلك (الحديث 873) .
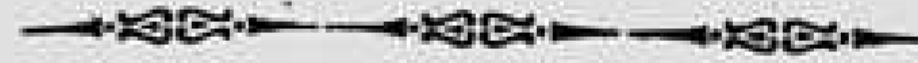
11 - كِتَابُ الْاِفْتِتَاحِ

(نماز کے) آغاز (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "(نماز کے) آغاز (کے بارے میں روایات)" میں 89 تراجم ابواب اور 152 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 91 ہوگی۔

1 - باب الْعَمَلِ فِى افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے آغاز کا طریقہ

875 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَالِمٌ ح وَاَخْبَرَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ - عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ الزُّهْرِيُّ - قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيْرَ فِى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اِذَا قَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ." فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ."
وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَسْجُدُ وَلَا حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات یاد ہے' کہ نماز کے آغاز میں جب آپ نے تکبیر کہی تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا' اُس وقت جب آپ نے تکبیر کہی تھی اور انہیں دونوں کندھوں کے برابر لے آئے' جب آپ نے رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہی تو پھر آپ نے ایسا ہی کیا' پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا تو پھر ایسا ہی کیا' پھر آپ نے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھا پھر جب آپ سجدے میں گئے' تو آپ نے ایسا نہیں کیا اور نہ ہی اس وقت ایسا کیا جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تھا۔

شرح

نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہنا امام ابوحنیفہ کے نزدیک شرط ہے' جبکہ امام مالک' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ نماز

875-اخرجه البخاري في الاذان، باب الى اين برفع يديه (الحديث 738) . تحفة الاشراف (6841) .

کارکن ہے۔

جمہور فقہاء نے اسے واجب قرار دیا ہے' جبکہ بعض اہل علم کے نزدیک یہ سنت ہے۔

امام مالک سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' اگر کوئی مقتدی تکبیر تحریمہ کہنا بھول جاتا ہے' تو جب وہ رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہے گا' تو یہ تکبیر اس کے لئے تکبیر تحریمہ کی جگہ کفایت کر جائے گی۔

فقہائے حنابلہ اور مالکیہ کے نزدیک نماز کے آغاز میں صرف "اللہ اکبر" کہا جا سکتا ہے۔

امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: نماز کے آغاز میں "اللہ الاکبر" بھی کہا جا سکتا ہے۔

اس بارے میں امام ابوحنیفہ کا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی ایسے اسم کے ساتھ نماز کا آغاز کیا جا سکتا ہے جو تعظیم پر مشتمل ہو جیسے اللہ عظیم، اللہ کبیر، اللہ جلیل۔

نماز کی شرائط کے احکام

مسئلہ: نماز کی شرائط ہمارے نزدیک سات ہیں:

احداث سے پاک ہونا' انجاس سے پاک ہونا' سترِ عورت ہونا' قبلہ کی طرف رخ ہونا' (نماز کا) وقت ہونا' نیت کرنا' تکبیر تحریمہ کہنا۔ (زاہدی)

طہارت اور سترِ عورت کے احکام

مسئلہ: نمازی کے جسم' لباس اور نماز ادا کرنے کی جگہ کا نجاست سے پاک ہونا واجب ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: یہ حکم اس وقت ہے جب اتنی نجاست لگی ہوئی ہو کہ نماز کے لیے مانع ہو اور اس نجاست کو دور کرنے میں اس نجاست سے بڑھ کر کوئی خرابی موجود نہ ہو' یہاں تک کہ اگر اس طرح کی صورتِ حال درپیش ہو جائے کہ لوگوں کے سامنے ستر کھولے بغیر اس نجاست کو دور نہیں کیا جا سکتا تو اس نجاست کے ہمراہ ہی نماز ادا کر لی جائے گی' ایسی صورت میں اگر کوئی شخص نجاست دور کرنے کے لیے لوگوں کے سامنے ستر کھول لیتا ہے' تو فاسق ہو گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: نجاست میں جسم کے ظاہری حصے کا اعتبار کیا جائے گا' اس لیے اگر کوئی شخص آنکھوں میں کوئی نجس سرمہ لگا لیتا ہے' تو اب اس کے لیے آنکھوں کا دھونا واجب نہیں ہو گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر غلیظ نجاست درہم کی مقدار سے زیادہ ہو' تو اسے دھونا فرض ہے اور ایسی نجاست کے ہمراہ نماز ادا کرنا باطل ہے' لیکن اگر وہ درہم کی مقدار کے برابر ہو' تو اسے دھونا واجب ہو گا' اس کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہو گا اور اگر وہ درہم کی مقدار سے کم ہو' تو اسے دھونا سنت ہو گا۔

مسئلہ: اگر خفیف نجاست ہو اور زیادہ نہ ہو' تو یہ نماز کے جواز میں رکاوٹ نہیں بنتی ہے۔ (مضمرات)

ستر کے احکام

مسئلہ: نماز کے صحیح ہونے کے لیے ستر کو ڈھانپنا شرط ہے' اگر آدمی اس پر قدرت رکھتا ہو۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: مرد کا ستر ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک ہے۔

مسئلہ: ہمارے تینوں آئمہ کے نزدیک مرد کی ناف ستر میں شامل نہیں ہو گی اور تمام فقہاء کے نزدیک گھٹنے ستر میں شامل ہوں گے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: آزاد عورت کے چہرے' دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے علاوہ پورا جسم ستر ہے' یہ بات متون میں تحریر ہے' عورت کے سر کے بال ستر شمار ہوں گے' جو بال لٹکے ہوئے ہوتے ہیں' ان کے بارے میں دو روایات ہیں' صحیح قول کے مطابق وہ بھی ستر میں شمار ہوں گے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: کنیز کا ستر وہی ہے جو مرد کا ستر ہوتا ہے' البتہ اس کا پیٹ اور اس کی پیٹھ بھی ستر میں شامل ہوں گے۔

مسئلہ: کنیز کے حکم میں کنیزوں کی تمام اقسام شامل ہوں گی' جن میں اُم ولد' مدبرہ' مکاتبہ وغیرہ شامل ہیں۔ (تبیین)

مسئلہ: جو لڑکی قریب البلوغ ہو' اگر وہ سر پر کوئی چیز لیے بغیر نماز پڑھ لے تو استحسان کے پیش نظر اس کی نماز درست قرار دی جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: نماز پڑھتے ہوئے اپنے ستر کو دوسروں سے چھپانا بالاتفاق فرض ہے' البتہ اپنے آپ سے چھپانا اکثر مشائخ کے نزدیک فرض نہیں ہے' اس لیے اگر کوئی شخص صرف قمیص پہن کر نماز ادا کر لیتا ہے' تہبند یا شلوار نہیں پہنتا اور وہ قمیص ایسی ہو کہ گریبان میں دیکھنے سے ستر نظر نہ آتا ہو' تو اکثر مشائخ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہو گی' اگر کوئی شخص اندھیری جگہ پر برہنہ ہو کر نماز ادا کرتا ہے اور اس کے پاس کپڑا بھی موجود ہو' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کی نماز درست نہیں ہو گی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: ایسے باریک کپڑے کو پہن کر نماز ادا کرنا جس میں سے بدن نظر آتا ہو' ایسی نماز جائز نہیں ہو گی۔ (تبیین)

قابل ستر حصے کا کھل جانا

مسئلہ: قابل ستر حصے میں سے اگر تھوڑا سا حصہ کھول جائے تو وہ معاف ہے' کیونکہ اگر معاف نہ کیا جائے تو اس میں حرج پایا جائے گا' لیکن اگر زیادہ حصہ کھل جائے تو پھر وہ معاف نہیں ہو گا' کیونکہ اس میں حرج بھی نہیں ہو گا اور تھوڑے حصے سے مراد چوتھائی حصے یا اس سے کم حصے کا کھل جانا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کسی شخص کا نماز کے دوران ستر کھل جاتا ہے اور وہ کسی توقف کے بغیر اسی وقت چھپا لیتا ہے' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کی نماز جائز ہو گی' لیکن اگر کوئی شخص کھلے ہوئے ستر کے ساتھ ایک رکن ادا کر لیتا ہے' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کی نماز فاسد ہو جائے گی' اسی طرح اگر وہ شخص کھلے ہوئے ستر کے ساتھ اتنی دیر ٹھہرا رہتا ہے' جتنی دیر میں کوئی رکن ادا ہوتا ہے' تو امام ابویوسف ؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور امام محمد ؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہو گی' البتہ اس مسئلے کے حوالے سے امام ابوحنیفہ ؒ سے کوئی تصریح منقول نہیں ہے۔ (شرح نقایہ از الشیخ ابوالمکارم)

مسئلہ: کوئی کنیز اوڑھنی (یعنی سر کی چادر) کے بغیر نماز ادا کر رہی تھی اور نماز کے دوران ہی وہ آزاد ہو گئی تو اگر وہ اسی وقت تھوڑے عمل کے ذریعے سر پر چادر نہیں لیتی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: تھوڑے عمل سے مراد یہ ہے کہ ایک ہاتھ کے ذریعے وہ عمل کیا جائے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: جس شخص کو جسم ڈھانپنے کے لیے کوئی کپڑا نہیں ملتا' وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا اور اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرے گا' اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے' تو رکوع اور سجدہ کرے گا' تاہم پہلا طریقہ افضل ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اس بارے میں دن اور رات' گھر اور جنگل سب کا حکم برابر ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اسی طرح کسی شخص کے پاس کپڑا موجود نہیں تھا اور اس کے پاس کوئی ایسا شخص موجود تھا' جس کے پاس لباس ہو تو وہ برہنہ نماز ادا کرے گا اور اگر کسی کو نماز کے درمیان کپڑا مل جاتا ہے' تو وہ از سر نو نماز ادا کرے گا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر کپڑا ملنے کی اُمید ہو' تو نماز کو اس وقت تک مؤخر کر دے گا جب تک اس کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو' یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے اگر کسی شخص کو نماز ادا کرنے کے لیے پاک جگہ نہیں ملتی' لیکن پاک جگہ ملنے کی اُمید ہو تو وہ اتنی دیر تک مؤخر کرے گا کہ نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ (قنیہ)

مسئلہ: اگر مرد ریشمی کپڑا پہن کر نماز پڑھتا ہے' تو اس کی نماز جائز نہیں ہو گی' البتہ اگر اس ریشمی کپڑے کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہ ہو' تو پھر برہنہ پڑھنے کی بجائے وہی کپڑا پہن کر نماز پڑھ لی جائے گی۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: مرد کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ تین کپڑے پہن کر نماز ادا کرے' ازار (یعنی تہبند' شلوار یا پاجامہ)' قمیض' عمامہ' البتہ اگر مرد ایک ہی کپڑے کے ذریعے پورا جسم ڈھانپ کر نماز پڑھ لیتا ہے' تو کسی کراہت کے بغیر جائز ہو گا' اسی طرح اگر صرف ازار (یعنی پاجامہ' شلوار یا تہبند) پہن کر پڑھ لیتا ہے' تو یہ بھی جائز ہو گا' لیکن ایسا کرنا مکروہ ہو گا۔

مسئلہ: عورت کے لیے بھی یہ بات مستحب ہے کہ وہ تین کپڑے پہن کر نماز ادا کرے' قمیض' ازار (یعنی شلوار' پاجامہ یا تہبند) اور سر پر لینے والی چادر۔ (خلاصہ)

ستر ڈھانپنے والے کپڑے کے پاک ہونے کے احکام

مسئلہ: اگر کسی شخص کو کوئی ایسا کپڑا ملتا ہے' جس کا چوتھائی حصہ پاک تھا اور پھر وہ برہنہ ہو کر نماز ادا کر لیتا ہے' تو یہ جائز نہیں ہو گا' لیکن اگر ایسی صورتِ حال ہو کہ کپڑا چوتھائی حصے سے کم پاک تھا' یا پورے کا پورا نجس تھا تو اب آدمی کو اختیار ہو گا' اگر وہ چاہے' تو بیٹھ کر برہنہ ہو کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کر لے' یا اس کپڑے کو پہن کر رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز ادا کرے اور یہی افضل ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی کو مردار جانور کی کھال ملتی ہے' جس کی دباغت نہیں ہوئی تھی اور اس کھال کے علاوہ ستر ڈھانپنے کے لیے اور کوئی بھی چیز نہیں ہے' تو اس کھال کے ذریعے ستر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہو گا اور اسے پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہو گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر دو مختلف قسم کے کپڑے مل جاتے ہیں' جن میں سے ہر ایک میں درہم کی مقدار سے زیادہ نجاست لگی ہوئی ہے تو بہتر یہ ہے کہ وہ کپڑا پہن کر نماز ادا کرلے' جس میں دونوں میں سے کم نجاست لگی ہوئی ہو۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جب کوئی شخص دو مختلف طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے اور وہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں' تو پھر آدمی کو اختیار ہے کہ ان میں سے کسی بھی ایک کو اختیار کرلے' لیکن اگر ان دونوں میں کچھ اختلاف ہو' تو آسان کو اختیار کرنا چاہیے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اگر کسی شخص کے کپڑے پر غلیظ نجاست درہم کی مقدار سے زیادہ لگی ہوئی تھی اور اسے یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کب لگی تھی؟ تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ سابقہ کسی بھی نماز کا اعادہ نہیں کرے گا' یہی قول صحیح ہے۔ (محیط سرخسی' جوہرہ نیرہ)

قبلہ کی طرف رخ کرنا

مسئلہ: فرض اور نفل نماز' سجدۂ تلاوت اور نمازِ جنازہ قبلہ کی طرف رخ کیے بغیر ادا نہیں کیے جا سکتے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مکہ میں رہنے والے شخص کا عین خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنا لازم ہے۔ (قاضی خان) اس میں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہو گا کہ نماز ادا کرنے والے شخص اور خانہ کعبہ کے درمیان کوئی دیوار حائل ہے یا نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: یہاں تک کہ مکہ میں رہنے والا کوئی شخص اگر اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے' تو وہ اس طرح ادا کرے گا کہ اگر درمیان میں سے دیواروں اور رکاوٹوں کو ہٹا دیا جائے تو خانہ کعبہ کا کوئی نہ کوئی جز اس کے منہ کے عین سامنے ہونا چاہیے۔ (کافی)

مسئلہ: تاہم اگر کوئی شخص صرف حطیم کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرلے تو نماز جائز نہیں ہو گی۔ (محیط)

جہتِ قبلہ کا حکم

مسئلہ: جو شخص مکہ سے باہر رہتا ہو' تو اس کا قبلہ خانہ کعبہ کی جہت ہو گی' اکثر مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (تبیین)

مسئلہ: خانہ کعبہ کی جہت مختلف شہروں میں بنی ہوئی محرابوں کے ذریعے پتہ چل سکتی ہے جو صحابہ کرام اور تابعین نے بنوائی تھیں' اس لیے ہم پر ان کی پیروی کرنا واجب ہے' اگر کسی بستی میں ایسی کوئی عمارت نہ ہو' تو وہاں کے لوگوں سے سمتِ قبلہ معلوم کی جائے گی' جبکہ دریاؤں اور جنگلات (یعنی ویرانوں) میں ستاروں کی مدد سے قبلہ کی سمت معلوم کی جائے گی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: (مکہ کے باہر کے علاقوں کے رہنے والوں کے لیے) خانہ کعبہ کی جہت کی طرف منہ کرنے کا اعتبار ہو گا' عمارت کا اعتبار نہیں ہو گا۔

مسئلہ: (اسی اصول کی بنیاد پر یہ کہا جاتا ہے کہ) گہرے کنویں' پہاڑ' اونچے ٹیلے پر اور خانہ کعبہ کی چھت پر نماز ادا کرنا جائز ہے' کیونکہ خانہ کعبہ کے عین اوپر ساتویں آسمان تک اور عین نیچے ساتویں زمین تک جہتِ قبلہ شمار ہو گی۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر یا اس کی چھت پر نماز ادا کرتا ہے' وہ جس طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھے گا' نماز جائز ہو گی' اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کی دیوار پر کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے' تو اب اس کا رخ قبلہ کی چھت کی طرف ہونا چاہیے' ورنہ نماز جائز

نہیں ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی بیمار صاحب فراش ہے اور قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتا اور اس کے پاس کوئی ایسا شخص بھی موجود نہیں ہے جو اس کا رخ قبلہ کی طرف کروا سکے تو وہ جدھر جی چاہے اُدھر منہ کر کے نماز ادا کر لے (بلکہ جدھر آسانی ہو اُدھر منہ کر کے نماز ادا کر لے)۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اسی طرح منہ پھیرنے والا شخص موجود ہے لیکن منہ پھیرنے کے نتیجے میں بیمار کو نقصان ہوگا تو بھی یہی حکم ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص کو قبلہ کی طرف رخ کرنے میں کسی قسم کے نقصان کا خوف ہو تو جس جہت کی طرف بھی منہ کر کے وہ نماز ادا کر سکتا ہو اسی طرف منہ کر کے نماز ادا کر لے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: خواہ یہ اندیشہ دشمن کا خوف ہو کسی درندے کا ہو یا چور کا ہو اسی طرح اگر کوئی شخص دریا میں لکڑی پر تیر رہا ہو اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر قبلہ کی طرف رخ کیا تو ڈوب جائے گا تو بھی یہی حکم ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی عذر کے ساتھ کوئی فرض نماز یا عذر کے بغیر نفل نماز سواری پر بیٹھ کر ادا کر رہا ہو تو اس کے لیے یہ جائز ہے کہ سواری کا رخ جس بھی سمت میں ہو اُدھر ہی منہ کر کے نماز ادا کر لے۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: کشتی میں نماز ادا کرنے والے شخص کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ فرض یا نفل نماز قبلہ کی طرف رخ کر کے ادا کرے گا کشتی میں یہ حکم نہیں ہے کہ اس کا رخ جس سمت میں بھی ہے اُدھر ہی منہ کر کے نماز ادا کر لی جائے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کشتی گھوم جاتی ہے اور وہ شخص نماز ادا کر رہا ہو تو کشتی کے گھومنے کے ساتھ ہی وہ نماز کے دوران ہی وہ قبلہ کی طرف منہ کر لے گا۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

سمتِ قبلہ مشتبہ ہونا

مسئلہ: اگر قبلہ کے بارے میں شبہ ہو جاتا ہے اور کوئی ایسا شخص سامنے موجود نہیں جس سے اس کے بارے میں پوچھا جا سکے تو خود اندازہ لگا کر قبلہ مقرر کر کے اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر لی جائے گی۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر نماز ادا کر لینے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ اس کا گمان غلط تھا تو اب وہ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کرے گا لیکن اگر نماز کے دوران پتہ چل جاتا ہے تو پھر وہ نماز کے دوران ہی قبلہ کی طرف منہ کر لے گا اور باقی نماز قبلہ کی طرف منہ کر کے ادا کرے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی ایسا شخص ساتھ موجود ہو جس سے قبلہ کے بارے میں پتہ کیا جا سکتا ہو تو اب اپنے اندازے کے ساتھ کسی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اس طرح کی صورتِ حال میں اگر اس شخص سے پوچھے بغیر اپنے اندازے کے ساتھ نماز ادا کر لی تو اگر قبلہ کی طرف رخ کر کے ادا کی تھی تو نماز درست ہوگی اور اگر قبلہ کی طرف رخ کر کے ادا نہیں کی تھی تو نماز درست نہیں ہوگی۔ (منیۃ المصلی، شرح طحاوی)

مسئلہ: کسی شخص کے پاس ہونے کی حد یہ ہے کہ اگر بلند آواز میں اسے پکارا جائے تو وہ شخص یہ بات سن لے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ویرانے میں سفر کر رہا تھا' اسے قبلہ کی سمت کے بارے میں شبہ ہو گیا' دو آدمیوں نے اسے اطلاع دی کہ قبلہ فلاں طرف ہے' تو اگر وہ دونوں بھی مسافر ہوں تو پھر ان کے قول پر توجہ نہیں دی جائے گی' لیکن اگر وہ اس جگہ کے رہنے والے ہوں تو اگر ان کا قول مانے بغیر نماز ادا کر لی تو یہ درست نہیں ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ایک شخص نے اپنے اندازے کے ذریعے ایک سمت کو قبلہ تصور کیا' لیکن بعد میں دوسری سمت کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی تو اب اس پر لازم ہوگا کہ وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے' اگرچہ دوسری طرف ادا کی جانے والی نماز قبلہ کی طرف رخ کر کے ہی ادا کی گئی ہو۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: اسی طرح کی صورتِ حال میں کسی شخص نے کسی ایک سمت میں رخ کر کے نماز ادا کرنا شروع کی' نماز کے دوران اسے شک ہو گیا کہ شاید قبلہ اس طرف نہیں ہے' تو وہ اسی طرح نماز ادا کرتا رہے گا' لیکن جب اسے یقین ہو جائے کہ قبلہ اس طرف نہیں ہے' تو پھر وہ دوبارہ نماز ادا کرے گا' ایک شخص ویرانے میں قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہا تھا' اس کے پیچھے آ کر ایک دوسرے شخص نے اندازہ لگائے بغیر محض امام کی اقتداء میں اسی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی تو اگر امام نے قبلہ کی طرف رخ کر کے ہی نماز ادا کی تھی تو دونوں کی نماز ہو جائے گی ورنہ امام کی نماز ہوگی اور مقتدی کی نہ ہوگی۔ (خلاصہ)

نیت کے احکام

مسئلہ: نیت سے مراد نماز میں داخل ہونے کا ارادہ ہے اور اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ انسان کے ذہن میں یہ بات ہو کہ وہ کون سی نماز ادا کر رہا ہے اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ اگر اس سے پوچھا جائے کہ تم کون سی نماز پڑھنے لگے ہو؟ تو وہ سوچے سمجھے بغیر فوراً جواب دیدے' اگر وہ تامل کیے بغیر جواب نہیں دے سکتا تو نماز جائز نہیں ہوگی' اس بارے میں زبان سے الفاظ ادا کرنے کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا' اگر کوئی شخص زبان کے ساتھ الفاظ استعمال کر لیتا ہے' اور وہ دل کے ارادے کے ساتھ اکٹھے ہو جائیں تو بہتر ہے۔ (کافی)

مسئلہ: لیکن جس شخص کا ذہن منتشر ہو اس کے لیے زبان سے کہنا کافی ہوگا۔ (زاہدی)

مسئلہ: نفل' سنت اور تراویح کے لیے محض نیت کر لینا کافی ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: نمازِ تراویح ادا کرتے وقت تراویح یا اس وقت کی سنت یا رات کے نوافل کی نیت کرے۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: سنت ادا کرتے ہوئے احتیاط یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں نماز ادا کرنے کی نیت کرے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ فرض اور واجب نماز صرف نماز کی نیت کرنے سے جائز نہیں ہوتی ہیں۔ (غیاثیہ)

مسئلہ: اس کے دل میں یہ یقین ہونا چاہیے کہ وہ آج کے دن کی ہی ظہر یا آج کے دن کی ہی عصر یا اس وقت کی فرض نماز ادا کر رہا ہے۔

مسئلہ: نمازِ جنازہ میں یہ نیت کی جائے گی کہ نماز اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور دعا اس میت کے لیے ہے۔

مسئلہ: عید کی نماز میں نماز عید کی اور وتر کی نماز میں وتر کی نماز کی نیت کی جائے گی۔ (زاہدی)

مسئلہ: وتر کی نماز میں یہ نیت نہیں کی جائے گی کہ یہ واجب ہے کیونکہ اس کے وجوب میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اس طرح نذر کی نماز ادا کرتے ہوئے اور طواف کے بعد کی دو رکعات ادا کرتے ہوئے تعیین شرط ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: رکعات کی تعداد کی نیت شرط نہیں ہے۔ (شرح الوقایہ)

مسئلہ: اس لیے اگر کوئی شخص پانچ رکعات کی نیت کرتا ہے اور چار رکعات کے بعد بیٹھ جاتا ہے' تو یہ جائز ہوگا اور پانچویں رکعت کی نیت لغو شمار ہوگی۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: نیت کرتے وقت کعبہ کی طرف رخ کرنا شرط نہیں ہے' یہی قول صحیح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: قضاء نماز ادا کرتے وقت بھی تعیین شرط ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: دل میں ظہر کی نیت کی تھی اور زبان سے عصر نکل گیا تو یہ جائز ہوگا۔ (قنیہ)

مسئلہ: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کو تین چیزوں کی نیت ضرور کرنی چاہیے' ایک یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھ رہا ہے' دوسرا اس بات کا تعین کرلے کہ وہ کون سی نماز پڑھ رہا ہے؟ اور تیسرا قبلہ کی طرف رخ کرنے کی نیت کرلے' تاکہ سب کے نزدیک نماز جائز ہو جائے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: امام کی نیت بھی وہی ہوگی جو تنہا نماز ادا کرنے والے کی ہوتی ہے' اس کے لیے امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص یہ نیت کرے کہ میں فلاں شخص کی امامت نہیں کروں گا اور وہ شخص اس کے پیچھے آ کر نماز ادا کرلے تو نماز جائز ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: البتہ مقتدی امام کی اقتداء کرنے کی بھی نیت کرے گا' کیونکہ نیت کے بغیر اقتداء درست نہیں ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر مقتدی یہی نیت کرتا ہے کہ میں وہی نماز شروع کر رہا ہوں جو امام پڑھ رہا ہے یا میں امام کی نماز کی پیروی کر رہا ہوں تو یہ بھی جائز ہے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ نیت نماز کے آغاز میں نماز کے ساتھ ہی ہونی چاہیے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ریاکاری کا فرض نماز کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے فرض نماز پڑھنا شروع کرتا ہے اور پھر اس کے دل میں ریا داخل ہو جاتی ہے' تو اس کی نماز اسی طرح ادا ہوگی جس طرح شروع کی تھی' ریاکاری سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جب آدمی اکیلا ہو' تو نماز ادا نہ کرے اور جب لوگوں کے سامنے ہو' تو ان کو دکھانے کے لیے نماز ادا کرے' لیکن جو شخص لوگوں کے سامنے اچھی طرح سے نماز ادا کرتا ہے اور اکیلے میں اچھی طرح سے نماز ادا نہیں کرتا ہے' تو اسے نماز پڑھنے کا ثواب مل جائے گا' اچھی طرح سے نماز پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا۔ (مضمرات)

•••——•••——•••

2- باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ التَّكْبِيرِ

باب: تکبیر کہنے سے پہلے رفع یدین کرنا

876- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ - قَالَ - وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَيَقُولُ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ.

★★ سالم' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے' کہ جب آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو آپ نے رفع یدین کیا' یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائے' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی۔ راوی کہتے ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے جب رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہی تو بھی ایسا ہی کیا' جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو بھی ایسا ہی کیا' پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا' لیکن آپ نے سجدے میں (یعنی دونوں سجدوں کے دوران) ایسا نہیں کیا۔

شرح

نماز کا طریقہ

نماز کے فرائض

مسئلہ: نماز کا ایک فرض تکبیر تحریمہ ہے اور یہ ہمارے نزدیک شرط ہے' اگر کوئی شخص فرض نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے' تو اب اسے اختیار ہوگا کہ وہ اس کے ذریعے نفل ادا کرلے۔ (ہدایہ) تاہم ایسا کرنا مکروہ ہوگا' کیونکہ فرض سے باہر جانے کا جو شروع طریقہ تھا' اس شخص نے اسے ترک کر دیا ہے۔

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک فرض کی تکبیر تحریمہ کے ذریعے دوسرا فرض ادا نہیں کیا جاسکتا' اسی طرح نفل کی تکبیر تحریمہ کے ذریعے فرض نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: تکبیر تحریمہ کہنے کے وقت انسان کے جسم پر نجاست لگی ہوئی تھی' تکبیر تحریمہ کے کہنے کے ساتھ ہی اسے صاف کر دیا یا ستر کھلا ہوا تھا' ساتھ ہی اسے ڈھانپ لیا یا زوال کا وقت ہونے والا تھا' تکبیر تحریمہ کہنے کے ساتھ ہی زوال کا وقت ہوگیا یا تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے قبلہ کی طرف رخ نہیں تھا اور کہنے کے فوراً بعد قبلہ کی طرف رخ کرلیا تو یہ نماز جائز ہوگی۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اگر نماز کو سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کے ذریعے شروع کرے تو صحیح ہے' تاہم زیادہ بہتر یہ ہے کہ تکبیر کہہ کر شروع کیا

876- اخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام و الركوع و في الرفع من الركوع و انه لا يفعله اذا رفع من السجود (الحديث 23). والحديث عند: البخاري في الاذان، باب رفع اليدين اذا كبر و اذا ركع واذا رفع (الحديث 736). تحفة الاشراف (6979).

جائے۔ (تبیین)

مسئلہ: تکبیر کہے بغیر نماز شروع کرنے کے بارے میں مشائخ میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ (ذخیرہ، محیط، ظہیریہ)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وہ اسماء جو صرف تعظیم کے لیے ہیں، ان سے نماز کا آغاز کرنا جائز ہے، جیسے اللّٰہ، الٰہ، سبحان اللّٰہ، لا الٰہ الا اللّٰہ۔ (تبیین)

مسئلہ: الحمد للّٰہ اور تبارک اللّٰہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اسی طرح اگر اللّٰہ اجل یا اللّٰہ اعظم یا الرحمٰن اکبر کہا تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک جائز ہوگا، لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا اسم صفت ذکر کیا جاتا ہے اور اسم ذات ذکر نہیں کیا جاتا تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز درست نہیں ہوگی۔ (جوہرہ نیرہ، سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر آغاز میں اللّٰھم کہہ دیا تو نماز شروع ہوگی۔ (خلاصہ، قاضی خان)

مسئلہ: اگر صرف اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا اور صفت کا تذکرہ نہ کیا جیسے اللّٰہ کہہ دیا یا الرحمٰن کہہ دیا یا رب کہہ دیا اور مزید کچھ نہ کہا تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نماز شروع ہو جائے گی۔ (تبیین)

مسئلہ: پھر اس بارے میں فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک صرف ان اسماء کے ذریعے نماز شروع کی جاسکتی ہے جو اسماء اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہیں، جن اسماء میں مشترک ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے، ان کے ذریعے نماز شروع نہیں کی جاسکتی، تاہم صحیح قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر اسم کے ذریعے نماز شروع ہو جاتی ہے، یہ بات کرخی نے بھی ذکر کی ہے اور مرغینانی نے بھی اسی پر فتویٰ دیا ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اللّٰھم اغفرلی (اے اللہ! تو میری مغفرت کردے) تو اس کی نماز شروع تصور نہیں ہوگی، کیونکہ یہاں خالص تعظیم نہیں پائی جاتی بلکہ بندے کی ضرورت بھی ساتھ ملی ہوئی ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اسی طرح استغفر اللّٰہ، اعوذ باللّٰہ، انا للّٰہ، لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ، ماشاء اللّٰہ کہا تو نماز شروع نہیں ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر تعجب کے اظہار کے طور پر اللّٰہ اکبر کہا اور تعظیم کا ارادہ نہیں کیا یا مؤذن کے جواب میں اللّٰہ اکبر کہا تو اس کے ذریعے نماز شروع نہیں ہوگی، اگرچہ نماز کی نیت کر چکا ہو۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لی تو نماز شروع نہیں ہوگی۔ (تبیین)

مسئلہ: نماز اس وقت شروع شمار ہوگی، جب کھڑے ہو کر تکبیر کہی جائے یا ایسی حالت میں کہی جائے کہ جب انسان رکوع کی بہ نسبت قیام کے قریب ہو۔ (زاہدی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص بیٹھ کر تکبیر کہہ دے اور پھر کھڑا ہو جائے تو نماز شروع نہیں ہوگی، البتہ نفل کا حکم مختلف ہے کیونکہ اگر آدمی

کو قیام کی قدرت ہو، پھر بھی وہ بیٹھ کر نفل شروع کرسکتا ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک مقتدی کو امام کی تحریمہ کے ساتھ ہی تکبیر تحریمہ کہہ دینی چاہیے، جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک مقتدی کو امام کے تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنی چاہیے اور فتویٰ ان دونوں کے قول پر ہے۔

مسئلہ: مقتدی نے امام کو رکوع میں پایا اور لفظ اللّٰہ قیام کی حالت میں کہا اور لفظ اکبر رکوع میں جا کر کہا تو نماز شروع نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر مقتدی نے امام کو رکوع میں پایا اور کھڑے ہو کر تکبیر کہی، لیکن ارادہ یہ کیا کہ رکوع کی تکبیر کہہ رہا ہے، تو بھی نماز جائز ہوگی اور نیت لغو ہو جائے گی۔

مسئلہ: ان میں سے ایک فرض، قیام کرنا ہے، فرض اور وتر کی نماز میں قیام فرض ہے۔ (جوہرہ نیرہ، سراج الوہاج)

مسئلہ: اتنی تھوڑی سی دیر کے لیے کھڑے ہونا جسے قیام کہا جاسکتا ہو، اس کے ذریعے یہ فرض ادا ہو جاتا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: کھڑے ہونے کا طریقہ یہ ہوگا کہ اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ لمبے کرے تو وہ گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں اور کسی عذر کے بغیر ایک پاؤں پہ کھڑے ہونا مکروہ ہے، البتہ نماز جائز ہوگی، البتہ عذر ہو تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ، سراج الوہاج)

مسئلہ: ان میں سے ایک فرض، قرأت کرنا ہے، یہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک فرض ہے اور ایک آیت کی تلاوت کے ذریعے ادا ہو جاتا ہے خواہ وہ آیت چھوٹی ہو۔ (محیط، خلاصہ)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: تاہم صرف ایک چھوٹی آیت کی تلاوت پر اکتفاء کرنے والا گناہگار ہوگا۔ (وقایہ)

مسئلہ: پھر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک جب کوئی شخص چھوٹی آیت تلاوت کردے جو چند کلمات پر یا دو کلمات پر مشتمل ہو، جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ ثُمَّ نَظَرَ ۝ (المدثر: ۲۰-۲۱)

تو اس کے جواز میں مشائخ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص کوئی ایسی آیت تلاوت کرتا ہے جو صرف ایک کلمے پر مشتمل ہو، جیسے لفظ مدھامتان، یا کوئی آیت ایک حرف پر مشتمل ہو جیسے ص، ن، ق۔

مسئلہ: تو اس مسئلے کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، صحیح یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

(شرح مجمع از ابن الملک، ظہیریہ، سراج الوہاج، فتح القدیر)

مسئلہ: جب کوئی شخص دو رکعات میں ایک طویل آیت کی تلاوت کرے، جیسے آیۃ الکرسی یا قرض کے لین دین سے متعلق (سورۃ البقرہ کی آیت) اس کا کچھ حصہ ایک رکعت میں پڑھ لے باقی حصہ دوسری رکعت میں پڑھ لے تو تمام فقہاء کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔ (محیط)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (کافی منیۃ المصلی)

مسئلہ: جہاں تک قرأت کی حد کا تعلق ہے تو ہم یہ کہتے ہیں کہ حروف کو صحیح ادا کرنا ایک ایسا حکم ہے جو بہت ضروری ہے اگر کوئی شخص حروف زبان کے ذریعے صحیح ادا کرتا ہے لیکن اسے خود اس کی آواز نہیں آتی تو یہ جائز نہیں ہوگا' عام مشائخ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: یہی قول مختار ہے۔ (سراجیہ) یہی صحیح ہے۔ (نقایہ)

مسئلہ: ذبح کرتے وقت تسمیہ پڑھنے' قسم اُٹھاتے وقت استثناء کرنے' طلاق دینے' غلام آزاد کرنے' ایلاء کرنے اور خرید وفروخت میں بھی اس اصول کے مطابق حکم بیان کیا جائے گا۔

مسئلہ: خواہ وہ دو رکعات والی نماز ہو' تین رکعات والی ہو یا چار رکعات والی ہو' خواہ یہ دونوں رکعات پہلی دو رکعات ہوں' آخر والی دو ہوں یا دو مختلف رکعات ہوں۔ (شرح نقایہ از شیخ ابو المکارم)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک رکعت میں بھی قرأت نہیں کرتا یا ایک رکعت میں قرأت کر لیتا ہے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (مشنی شرح نقایہ)

مسئلہ: وتر اور نوافل کی تمام رکعات میں قرأت کی جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نیند کے دوران قرأت کر لیتا ہے' تو صحیح قول کے مطابق یہ جائز نہیں ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: کسی عذر کے بغیر فارسی میں تلاوت کرنا جائز نہیں ہوگا' یہ حکم امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے اور اسی کے مطابق فتویٰ دیا جاتا ہے۔ (شرح نقایہ از الشیخ ابو المکارم)

مسئلہ: جبکہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فارسی یا کسی بھی زبان میں تلاوت کرنا جائز ہوگا' یہی قول صحیح ہے' تاہم ایک روایت کے مطابق امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا' اسی بات پر اعتماد بھی ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: کتاب التحقیق میں یہ بات تحریر ہے کہ عام محققین کے نزدیک یہی قول مختار ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

(شرح نقایہ از شیخ ابو المکارم)

مسئلہ: اور یہی قول صحیح ہے۔ (مجمع البحرین)

مسئلہ: ان میں سے ایک فرض' رکوع کرنا ہے' رکوع میں اتنی مقدار واجب ہے' جس پر لفظ رکوع کا اطلاق کیا جا سکے اور وہ اس حد تک پہنچ جائے کہ بعد میں جب اپنے دونوں ہاتھ ہلائے تو وہ گھٹنوں تک پہنچ سکیں۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص قیام سے سجدے میں چلا جاتا ہے اور سنت پر عمل نہیں کرتا' یعنی وہ اونٹ کے بیٹھنے کی طرح سیدھا ہی جھک جاتا ہے' تو یہ جھکنا رکوع کی جگہ جائز ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی کبڑے شخص کی پیٹھ پہلے ہی رکوع کی حد تک جھکی ہوئی ہو' تو وہ رکوع کرنے کے لیے صرف سر کی طرف سے اشارہ کرے گا۔ (خلاصہ' تجنیس)

مسئلہ: رکوع کا وقت قرأت سے فارغ ہونے کے بعد ہے' یہی قول صحیح ہے۔ (محیط)

مسئلہ: نماز کا ایک فرض سجدہ کرنا ہے' دوسرا سجدہ بھی پہلے سجدے کی مانند فرض ہے' اس پر اُمت کا اجماع ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: سجدہ کرنے کا مکمل سنت طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنی پیشانی اور ناک دونوں کو زمین پر رکھے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو زمین پر رکھتا ہے' تو اگر کسی عذر کی وجہ سے ہو' تو یہ مکروہ نہیں ہوگا' لیکن اگر کسی عذر کے بغیر ہو' تو اگر اس نے اپنی پیشانی رکھی اور ناک نہ رکھی تو اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ جائز ہے' تاہم مکروہ ہے لیکن اگر اس کے برعکس ہو (یعنی صرف ناک رکھی اور پیشانی نہیں رکھی) تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہی حکم ہے' جبکہ صاحبین کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنا رخسار یا اپنی ٹھوڑی زمین پر رکھ لیتا ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا' نہ ہی عذر کی حالت میں جائز ہوگا' نہ ہی عذر کے بغیر جائز ہوگا' البتہ اگر کوئی شخص معذور ہو تو وہ اشارے کے ذریعے سجدہ کرے گا' اس طرح سے سجدہ نہیں کرے گا۔

(خزانۃ المفتین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص گھاس' بھس' روئی' بچھونے' برف پر سجدہ کرتا ہے' تو اگر اس کی پیشانی اور ناک اس پر ٹھہر جاتے ہیں اور اسے ان کی سختی محسوس ہوتی ہے' تو یہ جائز ہوگا' اگر نہیں ٹھہرتے تو جائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر سجدے کی جگہ' نمازی کے پاؤں کی جگہ سے' کھڑی ہوئی ایک یا دو اینٹوں کے برابر بلند ہو' تو سجدہ جائز ہوگا' اگر اس سے زیادہ بلند ہو' تو سجدہ جائز نہیں ہوگا۔ (زاہدی)

مسئلہ: اینٹ کی حد ایک چوتھائی ذراع (یعنی انگلی سے لے کر کہنی تک کے فاصلے کا چوتھا حصہ) ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدے میں ہاتھوں اور گھٹنوں کو زمین پر نہیں رکھتا تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز جائز ہوگی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدہ کرتے وقت دونوں پاؤں زمین پر نہیں رکھتا تو یہ جائز نہیں ہوگا اور اگر کسی عذر کے بغیر ایک پاؤں رکھتا ہے' تو کراہت کے ساتھ یہ جائز ہوگا۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: پاؤں رکھنے کا مطلب انگلی رکھنا ہے' اگرچہ ایک ہی انگلی ہو' اگر کسی شخص نے پاؤں کا تلوا رکھ دیا اور انگلیاں نہ رکھیں یعنی جگہ کی تنگی کی وجہ سے ایسا کیا تو اگر ایک پاؤں رکھ لیا تو نماز جائز ہوگی' یہ بالکل اسی طرح ہے' جس طرح کھڑا ہونے والا شخص ایک پاؤں پر نماز ادا کرتا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: نماز کا ایک فرض آخری قعدہ ہے' جو تشہد کی مقدار کے برابر ہوتا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: تشہد کے الفاظ التحیات سے لے کر عبدہٗ ورسولہٗ تک ہیں' یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: اگر مقتدی امام سے پہلے یہ کلمات پڑھ کر فارغ ہو جائے اور کلام کرلے تو اس کی نماز پوری شمار ہوگی۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: فرض اور نفل دونوں نمازوں میں آخری قعدہ فرض ہے' اگر کوئی شخص دو رکعات ادا کر رہا تھا اور ان کے آخر میں بیٹھا نہیں' کھڑا ہو گیا اور چل پڑا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اپنے اختیار سے نماز سے باہر نکلنا فرض نہیں ہے' یہی قول صحیح ہے۔ (تبیین' عینی شرح کنز)

نماز کے واجبات کے احکام

مسئلہ: تین یا چار رکعات والی فرض نماز کی ابتدائی دو رکعات میں فرض قرأت کرنا واجب ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص چار رکعات والی نماز کی آخری دو رکعات میں قرأت کر لے' لیکن پہلی دو رکعات میں قرأت نہ کرے' یا پہلی دو میں سے کسی ایک میں قرأت کر لے' اور آخری دو میں سے کسی ایک میں قرأت کر لے' اور وہ بھول کر ایسا کرے' تو اس پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ پڑھنا اور سورۂ فاتحہ کے بعد' اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا' یا کسی سورت کے قائم مقام تین چھوٹی' یا ایک بڑی آیت کی تلاوت کرنا' بھی واجب ہے۔ (نہرالفائق)

مسئلہ: نفل اور وتر کی تمام رکعات میں قرأت کرنا واجب ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: سورۂ فاتحہ کو دوسری سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے۔ (نہرالفائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی یا دوسری سورت میں سورۂ فاتحہ پڑھنی بھول جاتا ہے اور بعد والی سورت پڑھ لیتا ہے پھر اسے یاد آتا ہے' تو وہ پہلے سورۃ الفاتحہ پڑھے گا اور اس کے بعد دوسری سورت پڑھے گا۔ ظاہر الروایہ میں یہی حکم ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص عشاء کی پہلی دو رکعات میں دوسری سورت پڑھ لیتا ہے' لیکن سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا تو اب وہ آخری دو رکعات میں سورۃ الفاتحہ کا اعادہ نہیں کرے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان دو رکعات میں سورۃ الفاتحہ پڑھ لیتا ہے لیکن دوسری سورت نہیں پڑھتا تو وہ آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھے گا اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت بھی پڑھے گا اور انہیں بلند آواز میں پڑھے گا' صحیح قول یہی ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہ بات بھی واجب ہے کہ پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کو ایک ہی مرتبہ پڑھا جائے گا' اس سے زیادہ مرتبہ نہیں پڑھا جائے گا۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی دو رکعات میں' یا پہلی دو میں سے کسی ایک رکعت میں' سورۂ فاتحہ کو دو مرتبہ پڑھ لیتا ہے تو اس پر سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا لیکن اگر کوئی شخص سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد کوئی دوسری سورت پڑھ لے پھر سورۂ فاتحہ پڑھ لے تو اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا۔ (ظہیریہ' تجنیس' زاہدی)

مسئلہ: (اصول یہ ہے) نماز میں ہر رکعت میں دوبارہ کیے جانے والے ہر فعل جیسے سجدے' اور پوری نماز میں دوبارہ کیے جانے والے ہر فعل یعنی رکعات کی تعداد میں' ترتیب کا خیال رکھنا واجب ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص پہلی رکعت میں ایک سجدہ بھول جاتا ہے اور نماز کے آخر میں وہ سجدہ کر لیتا ہے' تو یہ جائز ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ مسبوق شخص امام کے فارغ ہونے کے بعد جو نماز ادا کرتا ہے' ہمارے نزدیک اس کی وہ رکعت پہلی شمار ہوتی ہے' اگر ترتیب کو فرض قرار دیا جاتا' تو اس مسبوق کی وہ رکعت آخری رکعت شمار ہوتی۔

مسئلہ: (اصول یہ ہے) جو افعال ہر رکعت میں مکرر نہیں ہوتے ہیں جیسے قیام کرنا' رکوع کرنا یا جو افعال پوری نماز میں مکرر نہیں ہوتے ہیں' جیسے آخری قعدہ۔ ان میں ترتیب فرض ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قیام کرنے سے پہلے رکوع کر لیتا ہے یا رکوع کرنے سے پہلے سجدہ کر لیتا ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ رکوع کے بعد قومہ کرتے ہوئے اعتدال کرنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اسی طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے وقت اطمینان سے بیٹھنا بھی واجب نہیں ہے۔ (کافی)

مسئلہ: رکوع کے بعد قوموں میں اعتدال کرنا اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا ایک روایت کے مطابق صاحبین کے نزدیک واجب ہے۔ (ظہیریہ) اور یہی قول صحیح ہے۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: ارکان کی تعدیل سے مراد یہ ہے کہ اعضاء کو اتنی پُرسکون حالت میں رکھا جائے کہ جوڑ اپنی جگہ پر آ جائیں اور اس کی کم از کم مقدار ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر ہے۔ (عینی شرح کنز' نہرالفائق)

مسئلہ: تشہد کی مقدار کے برابر پہلا قعدہ کرنا واجب ہے' اس وقت جب آدمی چار رکعات یا تین رکعات والی نماز میں دوسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد بیٹھتا ہے' یہی قول صحیح ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے' اسی طرح پہلے قعدہ میں بھی (واجب ہے) یہی قول صحیح ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: یہی قول زیادہ بہتر ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: تشہد کے کلمات یہ ہیں:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔ (زاہدی)

مسئلہ: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول تشہد کے کلمات ہیں اور انہیں اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے' اس تشہد کے مقابلے میں جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہ بات ضروری ہے کہ آدمی تشہد کے ان کلمات کو اپنی طرف سے ادا کرنے کا ارادہ کرے' یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی گزارش پیش کر رہا ہے' نبی اکرم ﷺ پر' اپنے آپ پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام بھیج رہا ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: (سلام پھیرتے وقت) لفظ سلام بولنا واجب ہے۔ (کنز)

مسئلہ: وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا اور عیدین کی تکبیرات بھی واجب ہیں' یہی قول صحیح ہے' یہاں تک کہ انہیں ترک کرنے پر سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا' جن نمازوں میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہیں' ان میں بلند آواز میں قرأت کرنا اور جن میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے' ان میں پست آواز میں قرأت کرنا واجب ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص امامت کر رہا ہو' تو فجر کی دونوں رکعات میں' جبکہ مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعات میں بلند آواز میں قرأت کرے گا اور آخری رکعات میں پست آواز میں قرأت کرے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: امام ظہر اور عصر کی نماز میں پست آواز میں قرأت کرے گا' خواہ عرفہ میں موجود ہو۔

مسئلہ: جمعہ اور عیدین کی نماز میں امام بلند آواز میں قرأت کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: امام تراویح کی نماز اور ان کے بعد ادا کیے جانے والے وتر کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرے گا۔

مسئلہ: جب کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو' تو اگر وہ کوئی ایسی نماز ہو' جس میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے' تو وہ لازمی طور پر اس میں پست آواز میں قرأت کرے گا' یہی قول صحیح ہے' لیکن اگر وہ کوئی ایسی نماز ہے جس میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہے' تو اب آدمی کو اختیار ہے (اگر وہ چاہے' تو بلند آواز میں کرے اگر چاہے' تو پست آواز میں کر لے) تاہم بلند آواز میں قرأت کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن اتنی بلند آواز نہیں کی جائے گی' جتنی امام کی ہوتی ہے کیونکہ وہ شخص کسی دوسرے کو قرأت نہیں سنانا چاہتا۔ (تبیین)

مسئلہ: امام بلند آواز میں قرأت کرتے وقت اپنے آپ کو مشقت کا شکار نہ کرے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر امام لوگوں کی ضرورت سے زیادہ بلند آواز کر لیتا ہے' تو یہ بُرا ہے کیونکہ امام کے آواز بلند کرنے کا مقصد صرف لوگوں کو قرأت سنانا ہے تاکہ وہ اسکی قرأت میں غور و فکر کریں تاکہ انہیں حضوریٔ قلب نصیب ہو۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر ذکر (یعنی تکبیر کہنا) نماز کے لیے واجب ہو' تو اسے بلند آواز میں کہا جائے گا جیسے نماز کے آغاز میں کہا جانے والی تکبیر اور اگر وہ فرض نہ ہو' بلکہ اسے علامت کے لیے مقرر کیا گیا ہو' تو بھی اسے بلند آواز میں کہا جائے گا' جیسے جھکتے وقت اور اُٹھتے وقت ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہوتے وقت کہی جانے والی تکبیرات ہیں' یہ اس وقت ہے جب آدمی امامت کر رہا ہو جہاں تک تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا تعلق ہے یا امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے شخص کا تعلق ہے' تو وہ بلند آواز میں یہ تکبیرات نہیں کہیں گے۔

مسئلہ: اگر تکبیرات بعض نمازوں کے ساتھ مخصوص ہوں' جیسے عیدین کی تکبیرات ہیں' تو انہیں بلند آواز میں کہا جائے گا' قنوت کا بھی یہی حکم ہے' اہل عراق کا یہی مذہب ہے اور صاحب ہدایہ نے اس بات کو اختیار کیا ہے کہ اسے پست آواز میں کہا جائے گا' اس کے علاوہ جتنا بھی ذکر ہے' اسے بلند آواز میں نہیں کیا جائے گا جیسے تشہد کے کلمات پڑھنا' آمین کہنا (رکوع اور سجدے میں) تسبیح پڑھنا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: دن کے نوافل ادا کرتے وقت لازمی طور پر پست آواز میں قرأت کی جائے گی اور رات کے نوافل میں آدمی کو اختیار ہے (اگر چاہے' تو بلند آواز میں قرأت کرے' اگر چاہے' تو پست آواز میں کرے)۔ (زاہدی)

مسئلہ: آواز کے بلند ہونے اور پست ہونے کی حد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' فقیہ ابوجعفر اور شیخ ابوبکر محمد بن فضل یہ کہتے ہیں: بلند آواز ہونے کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص بھی اسے سن سکے اور پست آواز ہونے کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ آدمی خود اسے سن سکے' اسی قول پر اعتماد کیا گیا ہے۔ (محیط) یہی قول صحیح ہے۔ (وقایہ' نقایہ) اکثر مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (زاہدی)

نماز کی سنتیں' اس کے آداب' اس کا طریقہ

نماز کی سنتیں: تکبیر تحریمہ کے لیے رفع یدین کرنا' انگلیوں کو کھولنا' تکبیر کہتے وقت امام کا آواز بلند کرنا' ثناء پڑھنا' تعوذ پڑھنا' تسمیہ پڑھنا' پست آواز میں آمین کہنا' دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا' رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہنا' رکوع میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنا' دونوں ہاتھوں کے ذریعے گھٹنوں کو تھامنا' انگلیوں کو کشادہ رکھنا' سجدہ میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا اور سجدہ سے اُٹھتے وقت بھی تکبیر کہنا' سجدہ سے فی نفسہٖ اُٹھنا بھی سنت ہے' سجدہ میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنا دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے زمین پر رکھنا' بیٹھتے وقت بائیں پاؤں کر بچھانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لینا' قومہ کرنا' دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اسی طرح ان کے دوران (یعنی قومہ اور جلسہ کے دوران) اطمینان کرنا بھی سنت ہے' جو ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے (یا ایک مرتبہ تسبیح پڑھنے) کے برابر ہو گا۔ (شرح منیہ از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا اور دعا مانگنا (بھی سنت ہیں) نماز کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی قیام کے دوران سجدے کی جگہ پر نظر رکھے' رکوع کے دوران پاؤں کے اوپر والے حصے کی طرف نظر رکھے' سجدہ کرتے ہوئے ناک کے سرے پر نظر رکھے' قعدہ کے دوران اپنی گود میں نظر رکھے اور سلام پھیرتے وقت دائیں کندھے پر اور دوسری مرتبہ سلام پھیرتے وقت بائیں کندھے پر نظر رکھے' نماز کے دوران جمائی آ جائے تو اپنے منہ کو بند رکھے' تکبیر کہتے وقت دونوں ہتھیلیاں آستینوں سے باہر رکھے اور جہاں تک ممکن ہو کھانسی روکنے کی کوشش کرے۔ (بحر الرائق)

•••——•••——•••

3 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ

باب: دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھانا

877 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

877- اخرجه البخاري في الاذان، باب رفع اليدين في التكبيرة الاولى مع الافتتاح سواء (الحديث 735) . واخرجه النسائي في التطبيق، باب رفع اليدين حذو المنكبين عند الرفع من الركوع (الحديث 1056)، وباب ما يقول الامام اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 1058) . تحفة الاشراف (6915) .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ." وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے' تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھایا کرتے تھے' پھر جب آپ رکوع میں جاتے تھے اور رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' تو بھی ان دونوں کو اسی طرح اُٹھایا کرتے تھے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (اللہ تعالیٰ نے اُس کی بات کو سن لیا جس نے اُس کی حمد کی' اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے) پڑھا۔

نبی اکرم ﷺ نے سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کیا۔

شرح

امام ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں: ہمارے علم کے نزدیک اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نماز کے آغاز میں رفع یدین کرنا مستحب ہے۔

- اس کے بعد ابن قدامہ نے اس کی دلیل نقل کی ہے اس کے بعد وہ بیان کرتے ہیں۔

نمازی کو اس بارے میں اختیار کہ وہ دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک بلند کرے یا کندھوں کے مقابل تک بلند کر لے۔

اس اختیار کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں صورتیں نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں۔

کندھوں تک ہاتھ اٹھانے کی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام شافعی اور اسحاق بن راہویہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

جبکہ کانوں کی لو تک ہاتھ بلند کرنے کی حدیث حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس کے بعد ابن قدامہ نے یہ دونوں روایات نقل کی ہیں پھر وہ بیان کرتے ہیں: اکثر اہل علم نے حضرت ابووائل اور حضرت مالک بن حویرث کے حوالے سے منقول حدیث پر عمل کیا ہے' تاہم امام احمد بن حنبل پہلی حدیث کی طرف زیادہ مائل ہیں۔

یہ دونوں طرح کی روایات امام نسائی نے اگلے ابواب میں نقل کر دی ہیں۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: مالکیوں کے علاوہ دیگر تمام جمہور اس بات کے قائل ہیں: تکبیر تحریمہ کہہ دینے کے بعد سنت یہ ہے کہ نمازی اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہتھیلی اور کلائی کی پشت پر رکھے۔

اس کی دلیل حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے۔

4 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ حِيَالَ الْأُذُنَيْنِ

باب: دونوں کانوں کے برابر رفع یدین کرنا

878 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ "آمِينَ ." يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ .

☆☆ عبدالجبار بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب آپ نے نماز کا آغاز کیا' تو تکبیر کہی اور رفع یدین کیا' یہاں تک کہ آپ نے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا لیے' پھر آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کی' جب آپ سورۂ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے بلند آواز میں آمین کہا۔

879 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلّٰى رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں شامل ہیں' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نماز پڑھتے ہوئے جب تکبیر کہتے تھے' تو رفع یدین کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دونوں کانوں تک بلند کیا کرتے تھے' پھر جب آپ رکوع میں جاتے تھے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے (اس وقت بھی اسی طرح رفع یدین کرتے تھے)۔

880 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحِينَ رَكَعَ وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتّٰى حَاذَتَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ .

878-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11763) .

879-اخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام و الركوع وفي الرفع من الركوع و انه لا يفعله اذا رفع من السجود (الحديث 25 و 26) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه اذا قام من الثنتين (الحديث 745) بنحوه . واخرجه النسائي في الافتتاح، رفع اليدين حيال الاذنين (الحديث 880) و رفع اليدين للركوع حذاء فروع الاذنين (الحديث 1023) . وفي التطبيق، باب رفع اليدين حذو فروع الاذنين عند الرفع من الركوع (الحديث 1055)، و باب رفع اليدين للسجود (الحديث 1084) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 809) بنحوه . و الحديث عند: النسائي في التطبيق، باب رفع اليدين عند الرفع من السجدة الاولى (الحديث 1142) . تحفة الاشراف (11184) .

880-تقدم في الافتتاح، رفع اليدين حيال الاذنين (الحديث 879) .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نے نماز کا آغاز کیا تو آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے پھر جب آپ ﷺ رکوع میں گئے اور جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو بھی رفع یدین کیا اور دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک بلند کیے۔

5 - باب مَوْضِعِ الْإِبْهَامَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ

باب: رفع یدین کے وقت انگوٹھا رکھنے کی جگہ

881 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكَادَ إِبْهَامَاهُ تُحَاذِي شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ .

☆☆ عبدالجبار بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نماز کے آغاز میں نبی اکرم ﷺ نے رفع یدین کیا' تو آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے کانوں کی لو کے برابر تھے۔

6 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ مَدًّا

باب: رفع یدین میں ہاتھوں کو بلند کرنا

882 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ جَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقَالَ ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ مَدًّا وَيَسْكُتُ هُنَيْهَةً وَيُكَبِّرُ إِذَا سَجَدَ وَإِذَا رَفَعَ .

☆☆ سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بنوزراع کی مسجد میں تشریف لائے اور بولے: تین چیزیں ایسی ہیں' جن پر نبی اکرم ﷺ عمل کیا کرتے تھے' لیکن اب لوگوں نے انہیں ترک کر دیا ہے: نماز کے دوران ہاتھ کو اچھی طرح بلند کرنا اور (تکبیر کہنے کے بعد) تھوڑی دیر کے لیے خاموشی اختیار کرنا اور سجدے میں جاتے ہوئے اور سجدے سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہنا۔

7 - باب فَرْضِ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى

باب: پہلی تکبیر کا فرض ہونا

883 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ

881-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 737) بنحوه . تحفة الاشراف (11759) .

882-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع (الحديث 753) مختصراً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، ما جاء في نشر الاصابع عند التكبير (الحديث 240) مختصراً . تحفة الاشراف (13081) .

أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ." فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى ثُمَّ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ." فَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَ هَذَا فَعَلِّمْنِي . قَالَ "إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے' پھر ایک شخص آیا اس نے نماز ادا کرنا شروع کی (نماز پڑھ کر) وہ آیا اور نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ وہ شخص واپس گیا' اس نے اسی طرح نماز ادا کی جس طرح پہلے ادا کی تھی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو! تم واپس جا کر نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ اس طرح اس شخص نے تین مرتبہ کیا' پھر اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں اس سے زیادہ اچھے طریقے سے نماز ادا نہیں کر سکتا' آپ ﷺ اس کا طریقہ مجھے تعلیم کریں۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو' تو سب سے پہلے تکبیر کہو' پھر تمہیں قرآن کا جو حصہ یاد ہو' اس کی قرأت کر لو' پھر رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو' پھر اپنے سر کو اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو' پھر اٹھو' اطمینان سے بیٹھ جاؤ' اسی طرح پوری نماز ادا کر لو''۔

شرح

نماز کا طریقہ

مسئلہ: جب کوئی شخص نماز پڑھنا چاہے' تو پہلے وہ تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کرے' یہاں تک کہ اس کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر آ جائیں اور اس کی انگلیوں کے کنارے کانوں کے کناروں کے برابر آ جائیں۔ (تبیین)

مسئلہ: آدمی تکبیر کہتے وقت اپنے سر کو جھکائے گا نہیں۔ (خلاصہ)

مسئلہ: فقیہ ابوجعفر کہتے ہیں: آدمی کی ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہوگا' اس کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں گی اور جب وہ اتنی

883-اخرجه البخاري في الاذان، باب وجوب القراءة للامام في الصلوات كلها في الحضر و السفر و ما يجهر فيها و ما يخافت (الحديث 757)، و باب امر النبي صلى الله عليه وسلم الذي لا يتم ركوعه بالاعادة (الحديث 793) . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة و انه اذا لم يحسن الفاتحة ولا امكنه تعلمها قرا ما تيسر له من غيرها (الحديث 45) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود . (الحديث 856) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وصف الصلاة (الحديث 303) . والحديث عند: البخاري في الاستئذان، باب من رد فقال : عليك السلام (الحديث 6252) . تحفة الاشراف (14304) .

بلند ہو جائیں کہ اس کے انگوٹھے کانوں کی لَو کے برابر ہو جائیں تو وہ تکبیر کہہ دے گا۔ شمس الائمہ فرماتے ہیں: عام مشائخ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: تکبیر کہنے سے پہلے ہاتھ بلند کیے جائیں گے' یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: دعائے قنوت کے وقت کہی جانے والی تکبیر اور عیدین کی نماز کی تکبیرات کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: ان تکبیروں کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ (اختیار شرح مختار)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان کے علاوہ (دیگر مقامات پر) رفع یدین کر لیتا ہے' تو ہمارے نزدیک اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی' یہی قول صحیح ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: خاتون اپنے کندھوں تک ہاتھ بلند کرے گی' یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ' تبیین)

مسئلہ: جب آدمی دونوں ہاتھ بلند کرے گا تو اس کی انگلیاں مکمل طور پر ملی ہوئی بھی نہیں ہوں گی اور مکمل طور پر کھلی ہوئی بھی نہیں ہوں گی بلکہ وہ انہیں عام حالت کے مطابق چھوڑ دے گا جو مکمل بند ہونے اور مکمل کھلی ہونے کے درمیان کی ہوتی ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: یہی قول معتمد ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص تکبیر کہتا ہے اور رفع یدین نہیں کرتا' یہاں تک کہ تکبیر سے فارغ ہو جاتا ہے' تو اب وہ رفع یدین نہیں کرے گا۔

مسئلہ: اگر تکبیر کہنے کے دوران اسے یہ بات یاد آ جاتی ہے' تو رفع یدین کرے گا' اگر مسنون مقام تک ہاتھ بلند کرنا اس کے لیے ممکن نہ ہو' تو جہاں تک ممکن ہو' وہاں تک ہاتھ اُٹھائے گا' اگر دونوں ہاتھوں میں سے صرف ایک ہاتھ کو اُٹھانا اس کے لیے ممکن ہو' تو اسے ہی اُٹھا لے گا' اگر اس شخص کے لیے یہ بات ممکن ہی نہ ہو کہ وہ مسنون مقام تک رفع یدین کرے' لیکن اس کے لیے ممکن ہو کہ وہ اس سے اوپر تک ہاتھ اُٹھا سکتا ہے' تو وہ اسی طرح رفع یدین کرے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: المبسوط میں یہ بات تحریر ہے کہ اگر کوئی شخص لفظ ''اللہ'' کے ''الف'' کو کھینچ لیتا ہے' تو وہ نماز شروع کرنے والا شمار نہیں ہوگا بلکہ اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے' اگر وہ جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے' اسی طرح اگر کوئی شخص ''اکبر'' کے ''الف'' کو کھینچ لیتا یا اس کی ''ب'' کو کھینچ لیتا ہے' تو بھی وہ نماز شروع کرنے والا شمار نہیں ہوگا' اگر کوئی شخص لفظ ''اللہ'' کی آخر میں آنے والی ''ہ'' کو کھینچ لیتا ہے' تو یہ لغوی طور پر غلط ہے' اسی طرح اگر کوئی شخص ''اکبر'' کی ''ر'' کو کھینچ لیتا ہے' تو بھی یہی حکم ہے' البتہ لفظ ''اللہ'' کے ''لام'' کو کھینچنا درست ہے جبکہ لفظ ''اللہ'' کے ''ہ'' پر جزم پڑھنا غلط ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اس کے بعد آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھ لے گا' جب وہ تکبیر سے فارغ ہوگا' محیط میں امام خواہرزادہ کے حوالے سے اسی طرح منقول ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: عورت اپنے ہاتھ اپنے سینے پر رکھے گی۔ (منیۃ)

مسئلہ: ہر وہ قیام جس میں کوئی مسنون ذکر ہوتا ہے' اس میں سنت یہی ہے کہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا جائے گا' جیسے ثناء پڑھتے ہوئے' قنوت پڑھتے ہوئے' نماز جنازہ پڑھتے ہوئے اور ہر وہ ایسا قیام جس میں مسنون ذکر نہیں ہوتا جیسے عیدین کی تکبیرات کے درمیان کا قیام ہے' اس میں سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے۔ (نہایہ)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: شمس الائمہ سرخسی' صدر کبیر برہان الائمہ اور صدر شہید حسام الدین نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ رکوع کے قومہ کے دوران آدمی اپنے ہاتھ کھلے رکھے گا' یہاں ذکر انتقال کی حالت میں سنت کے طور پر ہے' قومہ کے لیے نہیں ہے۔ (شرح نقایہ از الشیخ ابو المکارم)

مسئلہ: اکثر مشائخ نے (ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھتے وقت) محض ہاتھ رکھنے اور مکمل پکڑنے کے درمیانی درجے کو مستحسن قرار دیا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ آدمی اپنی دائیں ہتھیلی کے اندرونی حصے کو بائیں ہتھیلی کے اوپر والے حصے پر رکھے گا اور شہادت کی انگلی اور سب سے چھوٹی انگلی کے ذریعے کلائی کو پکڑے گا' جبکہ باقی انگلیوں کو کلائی پر کھلا رہنے دے گا' قیام کے دوران آدمی کے دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلی کے برابر فاصلہ ہونا چاہیے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس کے بعد آدمی ثناء پڑھے گا:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

''تو پاک ہے' اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا اسم برکت والا ہے' تیری بزرگی عظیم ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔ (الہدایہ)

مسئلہ: خواہ آدمی امامت کر رہا ہو' خواہ اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو' خواہ تنہا نماز ادا کر رہا ہو (وہ ثناء پڑھے گا)۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: کتاب الاصل (یعنی مبسوط امام محمد) اور نوادر میں لفظ جل ثناؤک مذکور نہیں ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اس لیے آدمی فرض نماز میں یہ کلمات ادا نہیں کرے گا' تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد یا ثناء پڑھنے کے بعد ترجیع نہ کرے۔ (شرح نقایہ از الشیخ ابو المکارم)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ تکبیر سے پہلے بھی ترجیع نہ کرے تاکہ وہ نیت کے ساتھ نہ مل جائے' یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: ترجیع سے مراد یہ کلمات پڑھنا ہے:

اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

''میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر دیا' جس نے آسمان اور زمین کو درست طریقے سے پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں''۔

اس کے بعد آدمی تعوذ پڑھے گا' اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی یہ پڑھے گا:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

''میں مردود شیطان (کے شر) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

یہی الفاظ مختار ہیں۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اسی کے مطابق فتویٰ دیا گیا ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ اسے پست آواز میں پڑھا جائے گا' ہمارے علماء کے نزدیک مذہب یہی ہے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: یہ تعوذ قرأت سے متعلق ہے' ثناء سے متعلق نہیں ہے' یہ حکم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے' اس کی وجہ ہے کہ مسبوق شخص جب باقی رہ جانے والی رکعات ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوگا تو وہ اسے پڑھے گا' لیکن مقتدی اسے نہیں پڑھے گا' عیدین کی (پہلی رکعت میں) عید کی تین تکبیرات کہہ دینے کے بعد تعوذ پڑھا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اکثر متون میں بھی یہی تحریر ہے۔

مسئلہ: تعوذ صرف نماز کے آغاز میں پڑھا جائے گا' بعد میں نہیں پڑھا جائے گا' اگر کوئی شخص نماز کا آغاز کرتا ہے اور تعوذ پڑھنا بھول جاتا' یہاں تک کہ سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کر دیتا ہے' تو اب بعد میں وہ تعوذ نہیں پڑھے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: پھر آدمی بسم اللہ پڑھے گا اور اسے پست آواز میں پڑھے گا' یہ قرآن کی ایک آیت ہے جو سورتوں کے درمیان فصل کرنے کے لیے نازل ہوئی ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اس کے (یعنی بسم اللہ کے) ذریعے قرأت کا فرض ادا نہیں ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ہر رکعت کے آغاز میں بسم اللہ پڑھی جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: سورۂ فاتحہ اور بعد والی سورت کے درمیان بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی۔ (وقایہ' نقایہ) یہی قول صحیح ہے۔ (بدائع الصنائع' جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: (پھر بسم اللہ کے بعد) آدمی سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: جب سورۂ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوگا تو آمین کہے گا اور اس میں سنت یہ ہے کہ پست آواز میں آمین کہے۔ (محیط)

مسئلہ: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص اور امام کا حکم برابر ہے' مقتدی کا بھی یہی حکم ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: آمین کہنے میں دو لغت ہیں' ایک مد کے ساتھ ہے اور ایک کسر کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب ہے: تو اس دعا کو قبول کرلے۔

مسئلہ: آمین کہتے ہوئے (میم پر) شد پڑھنا انتہائی فحش غلطی ہے' اگر کوئی شخص آمین کو مد کے ساتھ کہتا ہے اور پھر میم پر شد پڑھتا ہے' تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی' اسی بات پر فتویٰ ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ قرآن میں موجود ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: جن نمازوں میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے' جیسے ظہر یا عصر کی نماز ہے' تو اس میں اگر کوئی مقتدی امام کی زبانی ولا الضالین سن لیتا ہے' تو بعض مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ آمین نہیں کہے گا جبکہ شیخ ابوجعفر ہندوانی نے یہ بات کہی ہے کہ مقتدی آمین کہے گا۔ (محیط)

مسئلہ: جمعہ اور عیدین کی نماز میں اگر مقتدی دوسرے مقتدیوں کی زبانی آمین سن لیتا ہے' تو امام ظہیر الدین کے قول کے مطابق وہ بھی آمین کہہ دے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی ایک سورت یا تین (چھوٹی) آیات ملائی جائیں گی۔ (شرح منیۃ از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: ایک بڑی آیت' تین چھوٹی آیات کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ (تبیین)

رکوع کا طریقہ

مسئلہ: جب آدمی قرأت کر کے فارغ ہو جائے گا' اس وقت رکوع میں چلا جائے گا یعنی قیام سے رکوع میں جائے گا' یہی قول صحیح ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: الجامع الصغیر میں یہ بات تحریر ہے کہ آدمی جھکتے ہوئے تکبیر کہے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی قول صحیح ہے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: تکبیر کا آغاز جھکنے کے ساتھ ہونا چاہیے اور تکبیر کا اختتام بھی جھکنے سے فراغت کے ساتھ ہونا چاہیے' یعنی اس وقت جب انسان مکمل طور پر رکوع میں چلا گیا ہوتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: امام رکوع وغیرہ میں جانے کے لیے جو تکبیر کہے گا' وہ بلند آواز میں کہے گا۔ ظاہر الروایہ سے یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: تکبیر میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ''ر'' پر جزم کرے گا۔ (نہایہ)

مسئلہ: رکوع کے دوران اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھے گا۔ (ہدایہ' بدائع)

مسئلہ: گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر دونوں انگلیاں کھلی رکھی جائیں گی' نماز میں اسی وقت میں انگلیوں کو مکمل طور پر کشادہ رکھنا مستحب ہے' جبکہ سجدے میں انگلیوں کو مکمل طور پر بند رکھنا مستحب ہے' ان کے علاوہ یہ حکم کسی بھی موقع کے لیے نہیں ہے' باقی تمام مقامات پر انگلیوں کو اپنی درمیانی حالت میں رکھا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: رکوع کے دوران پشت اس طرح سیدھی ہونی چاہیے کہ اس پر اگر پانی کا پیالہ رکھا جائے تو وہ ٹھہر جائے' رکوع میں سر کو جھکایا بھی نہیں جائے گا اور اُٹھایا بھی نہیں جائے گا' یعنی سر انسان کی پشت کے برابر مکمل سیدھا ہونا چاہیے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: رکوع کے دوران گھٹنوں کو کمان کی طرح جھکانا مکروہ ہے' تاہم خاتون رکوع کے دوران زیادہ جھک جائے گی اور اپنے ہاتھوں کو پر سہارا نہیں دے گی اور انگلیوں کو کھولے گی نہیں' بلکہ بند رکھے گی' البتہ گھٹنوں پر رکھ لے گی اور گھٹنوں کو جھکائے رکھے گی اور بازو کو جسم سے علیحدہ نہیں کرے گی۔ (زاہدی)

مسئلہ: رکوع میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ پڑھا جائے گا' یہ اس کی کم از کم مقدار ہے' اگر کوئی شخص رکوع میں بالکل بھی تسبیح نہیں پڑھتا یا صرف ایک مرتبہ پڑھ لیتا ہے' تو یہ جائز ہے' تاہم ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔

مسئلہ: جب آدمی اطمینان سے رکوع کرلے گا تو اس کے بعد سر اُٹھائے گا' اگر اطمینان کے ساتھ نہیں کرے گا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اس کی نماز درست ہوگی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر امام ہے' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے گا اور اگر مقتدی ہے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ ربنا لك الحمد پڑھے گا' سمع اللہ لمن حمدہ نہیں پڑھے گا' لیکن اگر وہ شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہے' تو ترجیح قول کے مطابق اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ دونوں کلمات پڑھ لے۔ (محیط)

مسئلہ: اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ جب آدمی اُٹھ رہا ہوگا' اس وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا اور جب بالکل سیدھا کھڑا ہوگا تو ربنا لك الحمد کہہ دے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: جب آدمی سیدھا کھڑا ہو جائے گا تو تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: سجدے میں تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی پڑھا جائے گا' یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔ (محیط)

مسئلہ: رکوع اور سجدے کی تسبیح کو تین سے زیادہ مرتبہ پڑھنا مستحب ہے' لیکن طاق تعداد پر ختم کرنا چاہیے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: کم از کم تین مرتبہ تسبیح پڑھنی چاہیے' درمیانی مقدار پانچ مرتبہ ہے اور زیادہ سے زیادہ سات مرتبہ ہے' لیکن اگر آدمی امامت کر رہا ہو' تو اس وقت اسے زیادہ تسبیح نہیں پڑھنی چاہیے تاکہ مقتدی دل گرفتہ نہ ہو جائیں۔ (ہدایہ)

سجدہ کرنے کا طریقہ

مسئلہ: فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب آدمی سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو پہلے زمین پر وہ اعضاء رکھے جائیں گے جو زمین کے قریب ہوتے ہیں' اس لیے پہلے گھٹنے رکھے جائیں گے' پھر دونوں ہاتھ رکھے جائیں گے' پھر ناک رکھا جائے گا' پھر پیشانی رکھی جائے گی اور جب آدمی سجدے سے اُٹھے گا' اس وقت پہلے پیشانی اُٹھائے گا' پھر ناک اُٹھائے گا' پھر دونوں ہاتھ اُٹھائے گا' پھر گھٹنے اُٹھائے گا۔

مسئلہ: فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب آدمی ننگے پاؤں ہو' لیکن جب اس نے موزے پہنے ہوئے ہوں تو پہلے گھٹنے نہیں رکھے گا' بلکہ دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے گا اور دائیں ہاتھ کو پہلے رکھے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: سجدہ کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں کے مقابل میں رکھا جائے گا اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہوگا' پاؤں کی انگلیوں کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: (سجدے میں) آدمی دونوں ہتھیلیوں پر سہارا رکھے گا اور اپنے دونوں بازو' دونوں پہلوؤں سے جدا رکھے گا اور بازو کو زمین پر بچھائے گا نہیں۔ (خلاصہ)

مسئلہ: سجدے میں آدمی اپنے پیٹ کو زانو سے الگ رکھے گا۔ (ہدایہ)

خاتون کا سجدہ کرنے کا طریقہ

مسئلہ: رکوع اور سجدے کے دوران خاتون اپنے اعضاء کو ملا کر رکھے گی' انہیں الگ الگ نہیں کرے گی اور سجدہ میں دونوں

پاؤں کے سہارے سجدہ کرے گی اور اپنے پیٹ کو زانو کے ساتھ ملا کر رکھے گی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: کنیز کا حکم بھی آزاد عورت کی مانند ہے' البتہ تکبیر تحریمہ کہتے وقت وہ مرد کی طرح کانوں تک ہاتھ اُٹھائے گی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: پھر آدمی (سجدے سے اپنے سر کو) اُٹھاتے ہوئے تکبیر کہے گا' اس میں سنت یہ ہے کہ آدمی اپنا سر اُٹھائے اور سیدھا ہو کر بیٹھ جائے' اس بیٹھنے کے دوران کوئی ذکر مسنون نہیں ہے' یہ حکم ہمارے (احناف) کے نزدیک ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص بالکل سیدھا ہو کر نہیں بیٹھتا اور دوسرے سجدے میں چلا جاتا ہے' تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔ (الہدایہ)

مسئلہ: سجدے سے سر اُٹھانا رکن نہیں ہے بلکہ رکن صرف ایک سجدے سے دوسرے سجدے کی طرف منتقل ہونا ہے' کیونکہ اس کے بغیر دوسرا سجدہ ادا نہیں ہو سکتا اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل اسی وقت ہوا جا سکتا ہے جب سر اُٹھا لیا جائے' اس لیے سجدے سے سر اُٹھانا آدمی پر لازم ہوگا۔

مسئلہ: کم از کم کتنی مقدار میں سر اُٹھانا لازم ہے' اس کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر وہ شخص بیٹھنے کے قریب ہو' تو جائز ہوگا اور اگر زمین کے قریب ہوا تو جائز نہیں ہوگا۔ (تبیین) یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص اتنا سر اُٹھا لے کہ اسے سر اُٹھانے والا قرار دیا جا سکے تو دوسرا سجدہ کرنا جائز ہوگا' محیط میں اسی قول کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: پھر آدمی تکبیر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں چلا جائے گا اور اس میں بھی پہلے سجدہ کی مانند تکبیر پڑھے گا۔ (محیط)

مسئلہ: جب سجدے سے فارغ ہو جائے گا تو اپنے پنجوں کے بل اُٹھ جائے گا اور دونوں ہاتھوں کے ذریعے سہارا نہیں لے گا بلکہ گھٹنوں پر سہارا لے گا۔ (محیط)

مسئلہ: جس شخص کو کوئی عذر لاحق نہ ہو' اس کا سہارا نہ لینا ہمارے نزدیک مستحب ہے جیسا کہ مشہور کتب میں سے اکثر سے یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص بیٹھ جائے یا زمین پر دونوں ہاتھوں کے ذریعے سہارا لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرے گا جس طرح پہلی رکعت کی تھی' البتہ دوسری رکعت میں ثناء اور تعوذ نہیں پڑھے گا۔ (قدوری)

مسئلہ: جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اُٹھائے گا تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھے گا اور دائیں پاؤں کو

کھڑا کرے گا' دائیں پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہونی چاہئیں اور دونوں ہاتھ زانوں پر انگلیاں کھول کر رکھ لے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس حالت میں آدمی اپنے گھٹنوں کو نہیں پکڑے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: خاتون بیٹھتے وقت اپنی سُرین کے بل بیٹھے گی اور دونوں پاؤں دائیں طرف نکال لے گی۔ (ہدایہ)

تشہد کا طریقہ

مسئلہ: تشہد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول تشہد کے کلمات پڑھے جائیں گے۔ (کافی)

مسئلہ: ان میں کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: جب آدمی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ پڑھے گا تو شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے گا' اشارہ کرنے کا حکم مختار ہے۔ (خلاصہ) فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: بعض مشائخ نے اشارہ کرنے کو جائز قرار نہیں دیا ہے اور اسے مکروہ کہا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: (چار یا تین رکعات والی نماز میں) تشہد پڑھنے کے بعد آدمی کھڑا ہو جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: قعدہ سے اُٹھتے ہوئے بھی آدمی پنجوں کے بل کھڑا ہوگا' بقیہ دو رکعات بھی اسی طرح ادا کرے گا جیسے پہلی دو رکعات ادا کی تھیں۔ (محیط)

مسئلہ: البتہ آخری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی جائے گی' اس میں اضافہ کرنا مکروہ ہے' اگر کوئی شخص آخری دو رکعات کے دوران قرأت بھی نہیں کرتا اور تسبیح بھی نہیں پڑھتا تو کوئی حرج نہیں ہے' اگر کوئی شخص بھول کر قرأت نہیں کرتا تو اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا' البتہ قرأت کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اسی قول پر اعتماد ہے۔ (قاضی خان) یہی قول درست ہے۔ (محیط) صحیح اور ظاہر الروایہ کے مطابق بھی یہی حکم ہے۔ (بدائع الصنائع) خاموش رہنا مکروہ ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھا جائے گا' جس طرح پہلے قعدہ میں بیٹھا گیا تھا۔

درود شریف پڑھنے کا حکم

مسئلہ: تشہد پڑھنے کے بعد آدمی درود شریف پڑھے گا۔ (محیط)

مسئلہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے درود کا طریقہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آدمی یہ پڑھے گا:

"اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا' اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل فرما' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل فرمائی' بے شک تو لائقِ حمد اور بزرگی کا مالک ہے"۔

مسئلہ: بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: (درود پڑھتے ہوئے) یہ الفاظ کہنا مکروہ ہے:

"اے اللہ! تو حضرت محمد پر رحم کر"۔

مسئلہ: تاہم صحیح قول کے مطابق ان الفاظ کو استعمال کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (تبیین)

(نماز کے آخر میں) دعا مانگنا

مسئلہ: جب نمازی درود پڑھ کر فارغ ہو جائے گا تو اپنے لیے' اپنے والدین کے لیے' تمام مسلمان مردوں اور خواتین کے لیے مغفرت کی دعا کرے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: دعا کرتے ہوئے اپنے علاوہ دوسرے مسلمانوں کے لیے بھی دعا کرنی چاہیے' صرف اپنی ذات کو مخصوص نہ کیا جائے' سنت یہی ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: آدمی یہ دعا بھی مانگ سکتا ہے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

"اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطاء کر اور اے ہمارے پروردگار! ہمیں جہنم کے عذاب سے بچالے"۔

مسئلہ: آدمی اس طرح سے دعا نہیں مانگے گا' جس طرح لوگوں کے ساتھ بات چیت کی جاتی ہے یا ایسی دعا نہیں مانگے گا' جسے آدمیوں سے مانگا جا سکتا ہے' جیسے یہ کہا جائے کہ فلاں خاتون کے ساتھ میری شادی کروا دے کیونکہ یہ انسانوں کے ساتھ کرنے والی باتیں ہیں' لیکن جو چیزیں انسانوں سے مانگنا محال ہیں' وہ دعا مانگی جا سکتی ہے' جیسے یہ کہے:

"اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے"۔

مسئلہ: (تشہد کے آخر میں) مانگی جانے والی مسنون دعائیں احادیث سے جو دعائیں ثابت ہیں' ان میں سے ایک دعا وہ ہے جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں نماز کے دوران مانگا کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہ پڑھا کرو:

"اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے' لہٰذا تو اپنی بارگاہ سے میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر! کیونکہ تو مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو دعا مانگا کرتے تھے' وہ بھی مسنون دعاؤں میں شامل ہوگی' جس کے کلمات یہ ہیں:

"اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں' خواہ وہ میرے علم میں ہو یا میرے علم میں نہ ہو اور میں ہر طرح کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' خواہ وہ میرے علم میں ہو یا میرے علم میں نہ ہو"۔ (نہایہ)

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا نماز کے آخر میں جو دعا مانگتا ہے' اس کے بعد یہ پڑھے:

"اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میری ذریت کو نماز قائم کرنے والا بنا دے' اے ہمارے پروردگار! تو اس دعا کو قبول کر لے' اے ہمارے پروردگار! تو میری' میرے والدین کی اور تمام اہل ایمان کی قیامت کے دن مغفرت کر دینا"۔ (تاتارخانیہ)

سلام پھیرنے کا طریقہ

مسئلہ: اس کے بعد آدمی دونوں طرف سلام پھیر دے گا' پہلے دائیں طرف پھیرے گا' پھر بائیں طرف پھیرے گا' دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے منہ کو اتنا موڑا جائے گا (کہ پیچھے بیٹھے ہوئے شخص کو) اس کے رخسار کی سفیدی نظر آ جائے۔ (تحفہ شرح نقایہ از شیخ ابوالمکارم)

مسئلہ: سلام پھیرتے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: مختار قول یہ ہے کہ لفظ سلام کو "الف لام" کے ہمراہ کہا جائے گا۔

مسئلہ: ہمارے نزدیک سلام پھیرتے وقت لفظ برکاتہ نہیں کہا جائے گا اور ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ پہلے سلام کے مقابلے میں دوسرے میں آواز کو پست رکھا جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص صرف دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جاتا ہے' تو اگر اس نے کسی کے ساتھ سلام نہیں کیا یا اپنی جگہ سے اُٹھ کر کہیں اور نہیں گیا تو بیٹھ کر دوسرا سلام پھیر دے گا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: صحیح قول یہ ہے کہ جب آدمی ایک مرتبہ سلام پھیرنے کے بعد قبلہ کی طرف سے منہ پھیر لے تو پھر دوسرا سلام نہیں پھیرے گا۔ (قنیہ)

مسئلہ: سلام پھیرتے وقت محافظ فرشتوں اور اس طرف موجود مسلمانوں پر سلام بھیجنے کی نیت کی جائے گی۔ (زاہدی)

مسئلہ: ظہر' مغرب اور عشاء کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد وہاں بیٹھ کر توقف کرنا مکروہ ہے' سلام پھیرنے کے فوراً بعد امام کو سنت ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو جانا چاہیے لیکن جہاں فرض نماز ادا کی ہے' وہاں سنتیں ادا نہ کی جائیں بلکہ دائیں طرف یا بائیں طرف یا پیچھے کو ہٹ کر ادا کی جائیں' اگر آدمی چاہے' تو گھر جا کر بھی سنتیں ادا کر سکتا ہے لیکن اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو یا وہ مقتدی ہو' تو وہ نماز پڑھ لینے کے بعد وہیں بیٹھ کر دعا مانگ سکتا ہے' اسی طرح وہ فرض ادا کرنے کے بعد اگر اسی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے یا پیچھے ہٹ جاتا ہے یا دائیں بائیں ہو جاتا ہے' تو یہ جائز ہے اور ان سب صورتوں کا حکم برابر ہوگا۔

مسئلہ: جن نمازوں کے بعد سنتیں ادا نہیں کی جاتی ہیں' یعنی فجر اور عصر کی نماز ان کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اسی جگہ پر قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھے رہنا مکروہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس طرز عمل کو بدعت قرار دیا ہے' اس وقت آدمی کو اختیار ہے' اگر وہ چاہے' تو وہاں سے اُٹھ کر چلا جائے' اگر چاہے' تو اپنی محراب میں سورج نکلنے تک بیٹھا رہے۔ یہی افضل ہے۔

مسئلہ: اگر لوگ موجود ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے بیٹھا جائے گا' اگر لوگ موجود نہیں ہیں' تو پھر دائیں طرف یا بائیں طرف میں سے کسی ایک طرف رخ کر لیا جائے گا' اس بارے میں سردی اور گرمی کا حکم ایک ہی جیسا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ظہر' عصر اور مغرب کی نماز سے فارغ ہونے کے فوراً بعد امام کو سنتیں ادا کرنی شروع کر دینی چاہئیں (اگر اس وقت دعا مانگنا ہے) تو طویل دعا نہیں مانگنی چاہیے۔ (تاتارخانیہ)

•••——•••——•••

8- باب الْقَوْلِ الَّذِیْ یُفْتَتَحُ بِهِ الصَّلَاةُ

باب: وہ جملہ جس کے ذریعے نماز کا آغاز کیا جائے

884 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحِیْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَیْدٌ - هُوَ ابْنُ اَبِیْ اُنَیْسَةَ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ خَلْفَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلاً ۔ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَاحِبُ الْکَلِمَةِ" فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ۔ فَقَالَ "لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَکًا"۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا تو اس نے یہ پڑھا:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' عظیم ہے' تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں جو انتہائی زیادہ ہوں اور صبح شام اللہ تعالیٰ کی پاکی (ہم بیان کرتے ہیں)''۔

(نبی اکرم ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دریافت کیا: یہ کلمہ کس شخص نے پڑھا تھا؟ تو اس شخص نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں نے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بارہ فرشتے تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے۔

885 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرُّوْذِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلاً ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "مَنِ الْقَائِلُ کَلِمَةَ کَذَا وَکَذَا"۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔ قَالَ "عَجِبْتُ لَهَا"۔ وَذَکَرَ کَلِمَةً مَّعْنَاهَا "فُتِحَتْ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ"۔ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَکْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُهُ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے' تو حاضرین میں سے ایک شخص نے بلند آواز میں یہ پڑھا:

''اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور عظیم ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو زیادہ ہو اور ہم صبح وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں''۔

(نبی اکرم ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دریافت کیا: فلاں کلمہ کس نے پڑھا تھا؟ تو حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: یارسول اللہ! میں نے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بہت اچھا لگا' پھر آپ نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ تھا کہ اس کلمے کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے۔

884-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام و القراءة (الحديث 150) . واخرجه الترمذي في الدعوات، باب دعاء ام سلمة (الحديث 3592) . واخرجه النسائي في الافتتاح، القول الذي يفتتح به الصلاة (الحديث 885) . تحفة الاشراف (7369) .

885-تقدم في الافتتاح، القول الذي يفتتح به الصلاة (الحديث 884) .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب سے نبی اکرم ﷺ کی زبانی میں نے یہ بات سنی ہے' اس کے بعد میں نے ان کلمات کو پڑھنا کبھی ترک نہیں کیا۔

9 - باب وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا

886 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيِّ وَقَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ .

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے' کہ جب آپ نماز میں قیام کرتے تھے' تو آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیتے تھے۔

10 - باب فِي الْاِمَامِ اِذَا رَاَى الرَّجُلَ قَدْ وَضَعَ شِمَالَهٗ عَلٰى يَمِيْنِهٖ

باب: جب امام کسی ایسے شخص کو دیکھے جس نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا ہو

887 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَبِيْ زَيْنَبَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعْتُ شِمَالِيْ عَلٰى يَمِيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ فَاَخَذَ بِيَمِيْنِيْ فَوَضَعَهَا عَلٰى شِمَالِيْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ نماز کے دوران دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا' تو آپ نے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر اُسے میرے بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ دیا۔

11 - باب مَوْضِعِ الْيَمِيْنِ مِنَ الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنے کی جگہ

888 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ

886-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11778) .

887-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة (الحديث 755) بنحوه . و اخرجه الترمذي في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب وضع اليمين على الشمال في الصلاة (الحديث 811) . تحفة الاشراف (9378) .

888-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 727) بمعناه . و الحديث عند: ابي داؤد في الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 726) . والنسائي في التطبيق، باب مكان اليدين من السجود (الحديث 1101)، و في السهو، موضع المرفقين (الحديث 1264)، وباب قبض الثنتين من اصابع اليد اليمنى و عقد الوسطى والابهام منها (الحديث 1267) . وابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع، و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 867) . تحفة الاشراف (11781) .

يُصَلِّيْ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا بِاُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا - قَالَ - وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ اُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهٖ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهٖ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهٗ فَرَاَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا .

☆☆ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے سوچا کہ اب میں ضرور نبی اکرم ﷺ کی نماز کا جائزہ لوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں' میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھنا شروع کیا' آپ کھڑے ہوئے' آپ نے تکبیر کہی' آپ نے رفع یدین کیا' یہاں تک کہ دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا' پھر آپ ﷺ نے اپنا دایاں دستِ مبارک بائیں ہتھیلی پر رکھا یعنی بائیں کلائی پر اور جوڑ پر رکھا' پھر جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگے تو آپ نے اسی طرح رفع یدین کیا پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے' جب آپ نے رکوع سے سر اُٹھایا تو پھر اسی طرح رفع یدین کیا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے اور آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے کانوں کے برابر میں رکھیں' پھر آپ ﷺ بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں زانوں پر اور بائیں گھٹنے پر رکھا' پھر آپ ﷺ نے دائیں ہتھیلی کو دائیں زانوں پر رکھا' پھر آپ نے اپنی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کو بند کیا' اُن کا حلقہ بنایا اور پھر آپ نے ایک انگلی کو بلند کیا' میں نے دیکھا کہ آپ اُس کو حرکت دیتے ہوئے دعا مانگ رہے تھے۔

12 - باب النَّهْيِ عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

889 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ - وَاللَّفْظُ لَهٗ - عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا .

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' کہ کوئی شخص نماز پڑھتے ہوئے کمر پر ہاتھ رکھے۔

شرح

احناف کے نزدیک نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا مکروہِ تحریمی ہے اور نماز کے علاوہ اس طرح سے ہاتھ رکھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

889-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب كراهة الاختصار في الصلاة (الحديث 46) . تحفة الاشراف (14516 و 14532) .

دیگر فقہاء نے بھی اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

890 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَىَّ عَلٰى خَصْرِىْ فَقَالَ لِىْ هٰكَذَا ضَرْبَةً بِيَدِهٖ فَلَمَّا صَلَّيْتُ قُلْتُ لِرَجُلٍ مَنْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ . قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا رَابَكَ مِنِّىْ قَالَ اِنَّ هٰذَا الصَّلْبُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُ .

☆☆ زیاد بن صبیح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کرتے ہوئے اپنی کمر پر ہاتھ رکھا (تو انہوں نے مجھے اشارے کے ذریعے بتایا: اس طرح ہاتھ رکھو) جب میں نے نماز ادا کر لی تو میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں' میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کو میری کون سی بات غلط لگی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ مصلوب کرنے کا طریقہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا ہے۔

13 - باب الصَّفِّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِى الصَّلَاةِ

باب: نماز پڑھتے ہوئے دونوں پاؤں کو برابر رکھنا

891 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ الثَّوْرِىِّ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّىْ قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ اَفْضَلَ .

☆☆ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز ادا کر رہا تھا' اس نے اپنے دونوں پاؤں سیدھے کیے ہوئے تھے' تو حضرت عبداللہ بولے: اس شخص نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے' اگر یہ ان دونوں کو آرام دیتا تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا۔

شرح

احناف کے نزدیک قیام کے دوران دونوں قدموں کے درمیان چار انگلیوں کے برابر کشادگی رکھنا سنت ہے' کیونکہ اس میں زیادہ خشوع وخضوع پایا جاتا ہے' جبکہ شوافع اس بات کے قائل ہیں۔ دونوں قدموں کے درمیان ایک بالشت کا فرق ہونا چاہیے۔

فقہاء کے نزدیک کسی عذر کے بغیر دونوں قدموں کو ملا لینا مکروہ ہے۔

مالکیوں اور حنابلہ کی یہ رائے ہے کہ دونوں قدموں میں کشادگی ہونا مستحب ہے اور اس کی صورت یہ ہوگی' وہ درمیانی حالت میں ہوں نہ بالکل ملے ہوئے ہوں نہ زیادہ کھلے ہوئے ہوں' جسے عام عرف میں برا سمجھا جاتا ہو۔

890-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في التخصر و الاقعاء (الحديث 903) مختصراً . تحفة الاشراف (6724) .

891-انفرد به النسائي، و سياتي في الافتتاح، الصف بين القدمين في الصلاة (الحديث 892) . تحفة الاشراف (9631) .

892 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّىْ قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ اَخْطَاَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ اَعْجَبَ اِلَىَّ .

☆☆ حضرت عبداللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز ادا کر رہا تھا' اس نے اپنے دونوں پاؤں پر بوجھ ڈالا ہوا تھا تو حضرت عبداللہ بولے: اس شخص نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے' اگر یہ ان دونوں کو آرام پہنچاتا تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

14 - باب سُكُوْتِ الْاِمَامِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ الصَّلَاةَ

باب: امام کا نماز شروع کر لینے کے بعد کچھ دیر کے لیے سکوت اختیار کرنا

893 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهٗ سَكْتَةٌ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے' تو کچھ دیر کے لیے خاموش ہوتے تھے۔

15 - باب الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرَةِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان میں دعا کرنا

894 - اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِىْ سُكُوْتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ "اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِىْ وَبَيْنَ خَطَايَاىَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِىْ مِنْ خَطَايَاىَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِىْ مِنْ خَطَايَاىَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے' تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے' میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں یہ پڑھتا ہوں:

892-تقدم في الافتتاح، الصف بين القدمين في الصلاة (الحديث 891) .

893-تقدم في الطهارة، باب الوضوء بالثلج (الحديث 60) .

894-تقدم في الطهارة، باب الوضوء بالثلج (الحديث 60) .

"اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا کردے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھا ہے' اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح پاک کردے' جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کردیا جاتا ہے' اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی' برف اور اولوں کے ذریعے دھودے"۔

شرح

ڈاکٹر وہبہ زُحیلی تحریر کرتے ہیں: فقہائے مالکیہ کے نزدیک نماز کے آغاز میں دعا یعنی (ثناء) پڑھنا مکروہ ہے۔
وہ کہتے ہیں: نمازی تکبیر کہنے کے فوراً بعد قرأت شروع کردے گا۔
اس کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت ہے جو متفق علیہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کا آغاز "الحمد لله رب العلمين" سے کرتے تھے"۔
جمہور اس بات کے قائل ہیں: نماز کے آغاز میں دعا پڑھنا یعنی (ثناء) پڑھنا سنت ہے۔
یہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھی جائے گی۔
اس دعا میں مختلف الفاظ یعنی مختلف دعائیں منقول ہیں تاہم احناف اور حنابلہ کے نزدیک مختار دعا یہ ہے۔
"سبحانك اللهم وبحمدك"
اس دعا کو امام نسائی نے آگے چل کر حدیث (898) میں نقل کیا ہے۔
شوافع کے نزدیک مختار یہ ہے کہ آدمی یہ دعا مانگے۔
"میں نے اپنا رُخ اس ذات کی طرف کرلیا ہے"۔
امام نسائی نے اس دعا کو حدیث (896) کے تحت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔
علامہ بدرالدین محمود عینی یہ کہتے ہیں: متعدد احادیث سے یہ بات ثابت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں
"سبحانك اللهم وبحمدك"
پڑھا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نماز کے آغاز میں پڑھی جانے والی جو دُعا منقول ہے وہ ابتدائی زمانے پر محمول ہوگی یا نفل نماز پر محمول ہوگی اور سنن نسائی میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز کے آغاز میں اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔
سنن نسائی میں یہ حدیث (897) کے تحت محمد بن مسلمہ کے حوالے سے منقول ہے۔ اس کے آغاز میں یہ الفاظ ہیں۔
"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔"
اس دعا کے بارے میں علامہ ابن قدامہ حنبلی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس حدیث کے بارے میں بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے یہ تہجد کی نماز کے بارے میں ہے اور پھر اس عمل کو ترک کردیا گیا۔

ہمارے علم کے مطابق اب کوئی بھی شخص نماز کے آغاز میں اس دعا کو نہیں پڑھتا ہے۔
نماز کو صرف پہلی دعا "سبحانک اللہم" سے ہی شروع کیا جائے گا۔
یہاں امام نسائی نے بعض دیگر دعائیں بھی نقل کی ہیں جن میں کچھ لفظی اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔
امام احمد بن حنبل کے نزدیک نماز کو "سبحانک اللہم" کی بجائے دوسری دعا سے بھی شروع کیا جاسکتا ہے۔
جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں: نفل نماز میں ثنا کے ساتھ
"میں نے اپنا رُخ اس ذات کی طرف کرلیا ہے"
والی دعا بھی پڑھی جاسکتی ہے۔
تاہم نمازِ جنازہ میں صرف "سبحانک اللھم" ہی پڑھی جائے گی۔
احناف اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: جب امام جہری نماز میں یا غیر جہری نماز میں قرأت شروع کردے تو اب مقتدی کو اس بات کی اجازت نہیں ہوگی کہ وہ ثناء پڑھے۔ خواہ وہ مسبوق ہو یا مدرک ہو یا لاحق ہو۔
شوافع اس بات کے قائل ہیں: نماز کے آغاز میں "سبحانک اللھم" کی بجائے "سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر" بھی پڑھا جاسکتا ہے۔
"الله اكبر كبيرا و الحمد لله كثيرا و سبحان الله و بحمده بكرة واصيلا" بھی پڑھا جاسکتا ہے۔
(اس کے علاوہ) "اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے۔"
دعا بھی پڑھی جاسکتی ہے۔
یہ دعا امام نسائی نے یہاں حدیث (894) کے تحت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔
تنہا شخص کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ ان تمام دعاؤں کو نماز کے آغاز میں پڑھ لے یہ حکم شوافع کے نزدیک ہے۔
اور اگر امام ایسا ہو کہ جس کے طویل قرأت کرنے سے مقتدی راضی ہوں' تو پھر وہ بھی دعاؤں میں اضافہ کرسکتا ہے۔
شوافع کے نزدیک فرض نماز اور نفل نماز کے آغاز میں تنہا نماز ادا کرنے والے شخص امام یا مقتدی کے لئے
"میں نے اپنا رُخ اس ذات کی طرف کرلیا۔"
دعا پڑھنا مستحب ہے۔

16 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاْءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان دوسری دعا

895 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيْدَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شُعَيْبُ بْنُ

895-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3048) .

اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ "اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِیْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِیْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ."

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے' تو آپ تکبیر کہتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

"بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں' اے اللہ! مجھے اچھے اعمال کی ہدایت نصیب کر اور اچھے اخلاق کی ہدایت نصیب کر' کیونکہ اچھے اعمال اور اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی نصیب کر سکتا ہے اور مجھے بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے بچا دے' کیونکہ بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے"۔

17 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ذکر اور دعا کی ایک اور قسم

896 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیَ الْمَاجِشُوْنُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ "وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِيْعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّیْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِیْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ."

896-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 202) مطولاً و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء (الحديث 760 و 761) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الدعوات، باب منه (الحديث 3423) مطولاً . والحديث عند مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 201)، و ابي داؤد في الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه اذا قام من الثنتين (الحديث 744)، وباب ما يقول الرجل اذا سلم (الحديث 1509) . و الترمذي في الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 266)، و في الدعوات ، باب منه (الحديث 3421 و3422) . والنسائي في التطبيق، نوع آخر منه (الحديث 1049)، و نوع آخر (الهديث 1125) . وابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه عن الركوع (الحديث 864)، و باب سجود القرآن (الحديث 1054) . تحفة الاشراف (10228) .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

"میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف پھیر لیا ہے' جس نے آسمان و زمین کو صحیح طور پر پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں' بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں' اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' میں تیرا بندہ ہوں' میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے' میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میرے سارے گناہوں کی مغفرت کر دے' بے شک گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے اور اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر' کیونکہ اچھے اخلاق کی طرف صرف تو ہی رہنمائی کر سکتا ہے اور مجھ سے بُرے اخلاق کو دور کر دے' کیونکہ بُرے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے' میں حاضر ہوں' سعادت مندی تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور ہر طرح کی بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے' شر تیری طرف نہیں جا سکتا' میں تیری مدد سے ہوں اور تیری ہی طرف لوٹوں گا' تو برکت والا ہے' بلند و برتر ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں' توبہ کرتا ہوں"۔

897 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَبْلَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ يُصَلِّیْ تَطَوُّعًا قَالَ "اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ." ثُمَّ يَقْرَاُ .

☆☆ محمد بن مسلمہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے' تو یہ پڑھا کرتے تھے:

"اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے بڑی ہے' میں ہر طرح کے باطل دین سے روگرداں ہوتے ہوئے' مسلمان ہوتے ہوئے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف پھیرتا ہوں' جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے' میں مشرک نہیں ہوں' میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں' اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' تو پاک ہے' حمد تیرے لیے مخصوص ہے"۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کا آغاز کیا کرتے تھے۔

897-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11230) .

18 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَيْنَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ

باب: نماز کے آغاز اور قرأت کے درمیان ذکر کی ایک اور قسم

898 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ."

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

"تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"۔

899 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ."

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

"تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"۔

19 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

باب: تکبیر تحریمہ کے بعد ذکر کی ایک اور قسم

900 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَّقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا اِذْ جَآءَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ . فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهٗ قَالَ "اَيُّكُمُ الَّذِيْ تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ" فَاَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ "اِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا ." قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي

898-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من راى الا ستفتاح بسبحانك اللهم و بحمدك (الحديث 775) مطولا . و اخرجه الترمذي في الصلاة باب ما يقول عند افتتاح الصلاة (الحديث 242) مطولا . و اخرجه النسائي في الافتتاح، نوع آخر من الذكر بين افتتاح الصلاة و بين القراءة (الحديث 899) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب افتتاح الصلاة (الحديث 804) . تحفة الاشراف (4252) .

899-تقدم في الافتتاح، نوع آخر من الذكر بين افتتاح الصلاة و بين القراءة (الحديث 898) .

900-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء (الحديث 763) . والحديث عند: مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام و القراءة (الحديث 149) . تحفة الاشراف (313) .

النَّفَسُ فَقُلْتُهَا . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا ."

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا' وہ مسجد میں داخل ہوا' اس کا سانس پھولا ہوا تھا' اُس نے یہ پڑھا:

"اللہ کی ذات سب سے بڑی ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' ایسی حمد جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو' اس میں برکت موجود ہو"۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز مکمل کی تو دریافت کیا: کس شخص نے وہ کلمات کہے تھے؟ تو لوگ خاموش رہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے کوئی غلط بات نہیں کی ہے' اس شخص نے عرض کی: میں نے' یا رسول اللہ! دراصل میں آیا تھا تو میرا سانس پھولا ہوا تھا' اس لیے میں نے یہ کلمات کہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ۱۲ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ تیزی سے ان کلمات کی طرف لپکے تھے کہ اُن میں سے کون انہیں اوپر لے کر جاتا ہے۔

20 - باب الْبَدَاءَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّوْرَةِ

باب: سورت کی تلاوت سے پہلے سورۂ فاتحہ کے ذریعے (قرأت کا) آغاز کرنا

901 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما قرأت کا آغاز الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر کرتے تھے۔

شرح

ہم اس سے پہلے یہ بات بیان کر چکے ہیں' اس حدیث کی بنیاد پر امام مالک اس بات کے قائل ہیں: نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد ثناء یا کوئی اور دعا نہیں پڑھی جائے گی بلکہ نمازی قرأت شروع کر دے گا۔

انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے' تاہم جمہور اس بات کے قائل ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں قرأت کا آغاز "الحمد لله رب العلمين" سے کرتے تھے' وہ بلند آواز میں تعوذ یا تسمیہ نہیں پڑھتے تھے۔

902 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - فَافْتَتَحُوْا بِ

901-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في افتتاح القراءة بـ (الحمد لله رب العالمين) (الحديث 246) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيه، باب افتتاح القراءة (الحديث 813) تحفة الاشراف (1435) .

902-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب افتتاح القراءة (الحديث 813) . تحفة الاشراف (1142) .

(الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے، یہ حضرات الحمد للہ رب العالمین کے ذریعے (قرأت) کا آغاز کرتے تھے۔

21 - باب قِرَاْءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا

903 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ اَظْهُرِنَا - يُرِيْدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِذْ اَغْفٰى اِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا لَهُ مَا اَضْحَكَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "نَزَلَتْ عَلَيَّ اٰنِفًا سُوْرَةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ)". ثُمَّ قَالَ "هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْكَوْثَرُ". قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ "فَاِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيْهِ رَبِّيْ فِي الْجَنَّةِ اٰنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْكَوَاكِبِ تَرِدُهُ عَلَيَّ اُمَّتِيْ فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّهُ مِنْ اُمَّتِيْ. فَيَقُوْلُ لِيْ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ بَعْدَكَ".

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان موجود تھے اسی دوران آپ پر غنودگی کی کیفیت طاری ہوئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اُٹھایا تو آپ مسکرا رہے تھے، ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی میرے اوپر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔

(اس کے الفاظ یہ ہیں:)

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے، جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے، بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطاء کی ہے، تو تم اپنے پروردگار کے لیے نماز ادا کرو اور قربانی کرو، بے شک تمہارا دشمن بے نام ونشان ہو جائے گا"۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ کوثر سے مراد کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جنت میں موجود ایک نہر ہے، جس کا میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں، میری اُمت کے لوگ اس تک آئیں گے تو اُن میں سے ایک شخص کو اس کے پاس نہیں آنے دیا جائے گا، تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! یہ تو میری اُمت کا ایک فرد ہے، تو وہ مجھ سے فرمائے گا: کیا تم نہیں جانتے کہ اس نے تمہارے بعد کون سی نئی چیز کا آغاز کیا تھا؟

903-اخرجه مسلم في الصلاة، باب حجة من قال: البسملة آية من اول كل سورة سوى براءة (الحديث 53) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من لم ير بالجهر ببسم الله الرحمن الرحيم (الحديث 784) مختصراً، و في السنة، باب في الحوض (الحديث 4747) مختصراً . و الحديث عند: مسلم في الفضائل، باب اثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم و صفاته (الحديث 40) . تحفة الاشراف (1575) .

شرح

اگلی چند روایات نماز کے آغاز میں تلاوت سے پہلے تعوذ یا تسمیہ پڑھنے کے بارے میں ہیں۔

فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: سورہ فاتحہ سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھنا مکروہ ہے۔

ان کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہی حدیث ہے جو اس سے پہلے ذکر کی جا چکی ہے۔

تسمیہ یعنی بسم اللہ کے بارے میں احناف اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اسے پست آواز میں پڑھا جائے گا۔

جبکہ شوافع اس بات کے قائل ہیں: بسم اللہ کو بلند آواز میں پڑھا جائے گا۔

جبکہ مالکیوں کے نزدیک تعوذ اور تسمیہ پڑھنا سرے سے مکروہ ہے۔

جبکہ تعوذ کے بارے میں تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اسے پست آواز میں پڑھا جائے گا۔

اکثر فقہاء کے نزدیک تعوذ میں یہ کلمات پڑھے جائیں گے۔

"اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم"

"میں مردود شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں"۔

امام احمد بن حنبل کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ یہ پڑھا کرتے تھے۔

"اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم"

"میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ کی مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں"۔

904 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَرَاَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ) الرَّحِيْمِ ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) فَقَالَ اٰمِيْنَ. فَقَالَ النَّاسُ اٰمِيْنَ. وَيَقُوْلُ كُلَّمَا سَجَدَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْاِثْنَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سعید بن ابوہلال، نعیم مجمر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انہوں نے پہلے بسم اللہ پڑھی، پھر سورۂ فاتحہ پڑھی، جب ولا الضالین پڑھا تو آمین کہا، لوگوں نے بھی آمین کہا، جب بھی وہ سجدے میں گئے، تو انہوں نے اللہ اکبر کہا اور جب وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ کر کے اُٹھے تو اُس وقت بھی انہوں نے اللہ اکبر کہا، پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو بولے: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔

904-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14646) .

22- باب تَرْكِ الْجَهْرِ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)

باب: بلند آواز میں بسم اللہ نہ پڑھنا

905 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ أَنْبَأَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُسْمِعْنَا قِرَاءَةَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) وَصَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُمَا.

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی تو ہمیں آپ کے بسم اللہ پڑھنے کی آواز سنائی نہیں دی۔

اسی طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ہمیں نماز پڑھائی ہے لیکن ان کی زبانی بھی ہم نے بلند آواز میں بسم اللہ نہیں سنی۔

906 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ - فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ).

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

907 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَعَامَةَ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ إِذَا سَمِعَ أَحَدَنَا يَقْرَأُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) يَقُولُ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَخَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

★★ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ جب کسی شخص کو بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے سنتے تھے تو فرمایا کرتے تھے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بسم اللہ (بلند آواز میں) پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

905- انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (1605).

906- أخرجه البخاري في الأذان، باب ما يقول بعد التكبير (الحديث 473) بنحوه. و أخرجه مسلم في الصلاة، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة (الحديث 50 و 51). تحفة الأشراف (1218 و 1257).

907- أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في ترك الجهر بـ (بسم الله الرحمن الرحيم) (الحديث 244) بنحوه. و أخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب افتتاح القراءة (الحديث 815) بنحوه. تحفة الأشراف (9667).

23- باب تَرْكِ قِرَاءَةِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے بسم اللہ کی تلاوت نہ کرنا

908 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ" غَيْرُ تَمَامٍ. فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ. فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي بِنِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ". قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْرَءُوا يَقُولُ الْعَبْدُ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي. يَقُولُ الْعَبْدُ (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي. يَقُولُ الْعَبْدُ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَجَّدَنِي عَبْدِي. يَقُولُ الْعَبْدُ (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) فَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. يَقُولُ الْعَبْدُ (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص نماز ادا کرتے ہوئے اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا تو اس کی وہ نماز نامکمل ہوتی ہے وہ نامکمل ہوتی ہے وہ نامکمل ہوتی ہے پوری نہیں ہوتی"۔

راوی کہتے ہیں: کہ میں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں تو انہوں نے میری کلائی پر ٹہوکا دیتے ہوئے فرمایا: اے فارسی! تم اس وقت اپنے ذہن میں اسے پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے اس کا نصف حصہ میرے لیے ہے اور نصف حصہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے ملے گا"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (یا شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: تم لوگ تلاوت کر کے دیکھو! بندہ کہتا ہے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

908- أخرجه مسلم في الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة وإنه إذا لم يحسن الفاتحة ولا أمكنه تعلمها قرأ ما تيسر له من غيرها (الحديث 39 و 40 و 41). و أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب (الحديث 821). و أخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة فاتحة الكتاب) (الحديث 2953). و أخرجه النسائي في فضائل القرآن، فضل فاتحة الكتاب (الحديث 37)، وفي التفسير: فاتحة الكتاب (الحديث 2). والحديث عند ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب القراءة خلف الإمام (الحديث 838). تحفة الأشراف (14935).

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے''۔

بندہ کہتا ہے:

''وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میرے بندے نے میری تعریف کی ہے''۔

بندہ پڑھتا ہے:

''وہ قیامت کے دن کا مالک ہے''۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''میرے بندے نے میری بزرگی کا تذکرہ کیا ہے''۔

پھر بندہ کہتا ہے:

''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں''۔

تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اُسے ملے گا۔

پھر میرا بندہ کہتا ہے:

''تو ہمیں سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھ' اُن لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے اپنا انعام کیا ہے نہ کہ اُن لوگوں کے راستے پر جن پر غضب کیا گیا یا جو گمراہ ہوئے''۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) ''یہ حصہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اُسے ملے گا''۔

24 - باب اِيجَابِ قِرَأَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلاةِ

باب: نماز کے دوران سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنا واجب ہے

909 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ".

☆☆ حضرت عبادہ بن سہل رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں

909-اخرجه البخاري في الاذان، باب وجوب القراءة للامام و المأموم في الصلوات كلها في الحضر و السفر، و ما يجهر فيها و ما يخافت (الحديث 756) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة و انه اذا لم يحسن الفاتحة ولا امكنه تعلمها قرا ما تيسر له من غيرها (الحديث 34 و 35 و 36 و 37) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب (الحديث 822) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء انه لا صلاة الا بفاتحة الكتاب (الحديث 247) . واخرجه النسائي في الافتتاح ايجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلاة (الحديث 910) . الحديث واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة فيها، باب القراءة خلف الامام (الحديث 837) تحفة الاشراف (5110) .

پڑھتا۔

شرح

اسی روایت کو امام بخاری نے بھی اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے علامہ محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

عبداللہ بن مبارک، مالک، شافعی، اوزاعی، احمد، اسحاق بن راہویہ، ابوثور اور داؤد ظاہری نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ تمام نمازوں میں امام کی اقتدا میں بھی سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

شیخ ابن العربی نے یہ بات تحریر کی ہے: ہمارے علماء (یعنی فقہائے مالکیہ) کے اس بارے میں تین اقوال ہیں۔

(i) جب امام پست آواز میں قرأت کر رہا ہو اس وقت مقتدی امام کی اقتداء میں سورہ فاتحہ پڑھ لے۔

(ii) ابن وہب اور اشہب اس بات کے قائل ہیں: مقتدی سورہ فاتحہ نہیں پڑھے گا۔

(iii) محمد بن عبدالحکم اس بات کے قائل ہیں: مقتدی امام کی اقتدا میں سورہ فاتحہ پڑھے گا لیکن اگر وہ نہیں پڑھتا تو بھی کافی ہے۔

اس قول کے اعتبار سے ان کے نزدیک سورہ فاتحہ پڑھنا مستحب ہے۔

ابن العربی کہتے ہیں: میرے نزدیک زیادہ صحیح یہ ہے کہ امام جن نمازوں میں پست آواز میں قرأت کرتا ہو ان میں امام کی اقتدا میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

سفیان ثوری، ایک روایت کے مطابق امام اوزاعی، ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل، ان کے علاوہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد اس بات کے قائل ہیں: مقتدی امام کی اقتدا میں قرآن کی تلاوت نہیں کرے گا' نہ سورہ فاتحہ کی' نہ کسی اور سورہ کی' خواہ امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو' خواہ وہ پست آواز میں کر رہا ہو۔

سعید بن مسیب اور تابعین کی ایک جماعت اسی بات کی قائل ہے۔

نماز کے واجبات

مسئلہ: نماز کے واجبات درج ذیل ہیں:

سورۂ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت

اُن میں سے ایک واجب سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ کسی ایک سورت کی تلاوت ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کی پہلی دو رکعات میں یا پہلی دو رکعات کی کسی ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ ترک کر دیتا ہے' تو اُس پر سجدۂ سہو لازم ہو گا لیکن اگر وہ سورۂ فاتحہ کے اکثر حصے کی تلاوت کر لیتا ہے اور تھوڑا حصہ بھول جاتا ہے' تو سجدۂ سہو لازم نہیں ہو گا۔ اگر سورۂ فاتحہ کا تھوڑا حصہ پڑھا اور زیادہ حصہ بھول گیا تو سجدۂ سہو لازم ہو گا خواہ امامت کر رہا ہو یا تنہا نماز ادا کر رہا ہو۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا تو اگر وہ فرض نماز ادا کر رہا تھا تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہو گا'

اگر وتر یا نفل نماز ادا کر رہا تھا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا' اس کے برعکس اگر بعد والی سورت کو دو مرتبہ پڑھ لیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی شخص آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ پڑھ لیتا ہے' لیکن اُس کے ساتھ کوئی سورت نہیں پڑھتا تو اُس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص رکوع یا سجدے میں یا تشہد میں قرأت کرتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا' یہ حکم اُس وقت ہوگا جب قرأت پہلے کرلے' اور تشہد کے کلمات بعد میں پڑھے' لیکن اگر تشہد کے کلمات پہلے پڑھ لیتا ہے اور قرأت بعد میں کرتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے نماز میں کوئی ایک سورت پڑھنے کا ارادہ کیا' لیکن بھول کر دوسری سورت پڑھ دی تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: نماز کا ایک واجب یہ ہے کہ پہلی دو رکعات میں قرأت کو متعین کیا جائے۔ (بحرالرائق)

نماز میں مکرر افعال میں ترتیب واجب ہے

مسئلہ: نماز کا ایک واجب یہ ہے جو افعال تکرار کے ساتھ ہوتے ہیں' اُن میں ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی ایک رکعت میں ایک سجدہ چھوڑ دیتا ہے' اُسے نماز کے آخر میں یاد آتا ہے' تو وہ اُس وقت اُس سجدہ کو کرے گا لیکن اُس پر سجدۂ سہو بھی لازم ہو جائے گا کیونکہ یہاں سجدے میں ترتیب فوت ہو گئی تھی' لیکن اس سے پہلے وہ جتنے ارکان ادا کر چکا تھا' اُن کو دوبارہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی نے قرأت کرنے سے پہلے رکوع کر لیا تو سجدۂ سہو لازم ہو جائے گا' رکوع کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ قرأت کرنے کے بعد رکوع کرنا ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: نماز کا ایک واجب ارکان کو اعتدال کے ساتھ ادا کرنا ہے' یعنی رکوع اور سجدہ اطمینان سے کرنا ہے' اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' کیونکہ اس عمل کے واجب یا سنت ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' صحیح مذہب یہ ہے کہ ایسا کرنا واجب ہے اور اگر کوئی شخص بھول کر اسے ترک کر دیتا ہے' تو اُس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا' بدائع میں اسی قول کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (بحرالرائق)

قعدہ اور تشہد کا حکم

مسئلہ: نماز کا ایک واجب پہلا قعدہ ہے' اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: نماز کا ایک واجب تشہد ہے' اگر کوئی شخص پہلے قعدہ میں یا دوسرے قعدہ میں تشہد نہیں پڑھتا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا'

اسی طرح اگر تشہد کا کچھ حصہ پڑھ لیا اور کچھ نہیں پڑھا تو بھی سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: خواہ وہ فرض نماز ادا کر رہا ہو یا نفل نماز ادا کر رہا ہو۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلے قعدہ میں دو مرتبہ تشہد پڑھ لیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا' اسی طرح اگر پہلے قعدہ میں تشہد میں اضافہ کر کے درود بھی پڑھ لیتا ہے' تو بھی سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: فتویٰ اسی پر ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دوسرے قعدہ میں دو مرتبہ تشہد پڑھتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص تشہد پڑھنا بھول جاتا ہے اور سلام پھیر دیتا ہے' پھر اُسے یاد آتا ہے' تو دوبارہ تشہد پڑھے گا۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اُس وقت سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (محیط)

بھول کر کھڑے ہونے یا بیٹھ جانے کا حکم

مسئلہ: اگر کوئی شخص کھڑے ہونے کی جگہ بیٹھ گیا یا بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو گیا تو وہ امام ہو یا تنہا نماز پڑھ رہا ہو' اُس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ: یہاں کھڑے ہونے سے مراد مکمل کھڑے ہو جانا ہے یا کھڑے ہونے کے قریب ہونا ہے' کیونکہ جب آدمی کھڑا ہونے کے قریب ہوگا تو وہ دوبارہ قعدہ کی طرف نہیں جا سکے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر وہ کھڑے ہونے کے قریب ہو اور واپس قعدہ میں چلا جائے تو صحیح قول کے مطابق اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (تبیین)

مسئلہ: لیکن اگر وہ کھڑے ہونے کے قریب نہیں تھا تو بیٹھ جائے گا اور اُس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ' تبیین)

قنوت واجب ہے

مسئلہ: نماز کا ایک واجب قنوت ہے' اگر کوئی شخص قنوت کو چھوڑ دیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا' قنوت کا چھوڑنا اُس وقت ہوگا جب آدمی رکوع سے سر اُٹھالے لیکن اگر آدمی نے قرأت کے بعد اور قنوت سے پہلے والی تکبیر ترک کر دی تو بھی سجدۂ سہو لازم ہو جائے گا کیونکہ وہ بھی عید کی تکبیر کی طرح واجب ہوتی ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: نماز کے واجبات میں سے ایک چیز عیدین کی نماز کی تکبیریں ہیں۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان تکبیروں کو چھوڑ دیتا ہے' ان میں کمی کر دیتا ہے یا ان میں اضافہ کر دیتا ہے یا ان کو ان کے مخصوص موقع پر ادا نہیں کرتا تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: فرض' نفل' جمعہ اور عیدین میں سہو کا حکم ایک ہی ہے' تاہم مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جمعہ اور عیدین کی نماز میں سہو کا سجدہ نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ لوگ آزمائش میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (مضمرات بحوالہ محیط)

باجماعت نماز میں جہری یا سری قرأت واجب ہے

مسئلہ: نماز کا ایک واجب بلند آواز میں قرأت کرنا یا پست آواز میں قرأت کرنا ہے' اگر پست آواز کی جگہ بلند آواز میں قرأت کر لی یا بلند آواز کی جگہ پست آواز میں قرأت کر لی تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا' تاہم اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' کس قدر آواز کو بلند یا پست کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو' تو آواز کو پست یا بلند کرنے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا کیونکہ آواز کا پست یا جہر کرنا باجماعت نماز کی خصوصیت ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص (باجماعت نماز کے دوران) بلند آواز میں تعوذ' تسمیہ یا آمین کہتا ہے' تو بھی سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ (قاضی خان)

•••———•••———•••

910 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا".

★★ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''اُس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا اور اس کے بعد (مزید کسی سورت کی) تلاوت نہیں کرتا۔''

25 - باب فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: سورۂ فاتحہ کی فضیلت

911 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسٰى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذْ سَمِعَ نَقِيضًا فَوْقَهُ فَرَفَعَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ. قَالَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُورَيْنِ اُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ تَقْرَاْ حَرْفًا مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيتَهُ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام موجود تھے' اسی دوران نبی اکرم ﷺ نے اوپر کی طرف سے کوئی آواز سنی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے سر اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور

910-تقدم في الافتتاح، ايجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلاة (الحديث 909) .

911-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب فضل الفاتحة و خواتيم سورة البقرة و الحث على قراءة الآيتين من آخر البقرة (الحديث 254) . تحفة الاشراف (5541) .

بولے: یہ آسمان کا وہ دروازہ ہے' جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا' پھر اُس دروازے میں سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: آپ کو دو طرح کے نور کی خوشخبری ہے (یعنی مبارک ہو) جو آپ کو دیئے گئے ہیں' یہ آپ سے پہلے کسی بھی نبی کو نہیں دیئے گئے' یہ سورۂ فاتحہ (مکمل) اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات ہیں۔
(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) ''تم اُن میں سے جس حرف کو بھی پڑھو گے میں وہ تمہیں عطاء کر دوں گا''۔

26 - باب تَاْوِيلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ
(وَلَقَدْ اٰتَيْنَاكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيمَ)

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر:

''اور ہم نے تمہیں دو مرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات اور قرآنِ عظیم عطاء کیا ہے''

912 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَعَاهُ - قَالَ - فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ "مَا مَنَعَكَ اَنْ تُجِيبَنِي". قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي. قَالَ "اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُورَةٍ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ". قَالَ فَذَهَبَ لِيَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَوْلَكَ. قَالَ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّذِي اُوتِيتُ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيمُ".

★★ حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے' وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا۔ راوی کہتے ہیں' کہ جب میں نے نماز مکمل کر لی تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم پہلے میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے عرض کی: میں اُس وقت نماز ادا کر رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:
''اے ایمان والو! اللہ اور اس کا رسول جب تمہیں بلائیں' تو تم اُن کی بات کا جواب دو''۔
پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میں اپنے مسجد میں نکلنے سے پہلے تمہیں ایک عظیم سورت کے بارے میں بتاؤں گا۔

912-اخرجه البخاري في التفسير، باب ما جاء في فاتحة الكتاب (الحديث 4474)، و باب (يا ايها الذين آمنوا استجيبوا الله و للرسول اذا دعاكم لما يحييكم و اعلموا ان الله يحول بين المرء و قلبه و انه اليه تحشرون) (الحديث 4647)، وباب (ولقد آتيناك سبعًا من المثاني و القرآن العظيم (الحديث 4703)، و في فضائل القرآن، باب فضل فاتحة الكتاب (الحديث 5006) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب فاتحة الكتاب (الحديث 1458) واخرجه النسائي في فضائل القرآن، فضل فاتحة الكتاب (الحديث 35)، و في التفسير : فاتحة الكتاب (الحديث 1)، و بسورة الحجر، قوله تعالىٰ: (ولقد اتينك سبعًا من المثاني) (الحديث 295) واخرجه ابن ماجه في الادب، باب ثواب القرآن (الحديث 3785) مختصراً . تحفة الاشراف (12047) .

راوی کہتے ہیں: کہ پھر نبی اکرم ﷺ جب باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا (میں تمہیں ایک عظیم سورت کے بارے میں بتاؤں گا)' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ الحمد للہ رب العلمین ہے' یہی دومرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات ہیں جو مجھے عطاء کی گئی ہیں اور ان کے ساتھ قرآنِ عظیم بھی عطاء کیا گیا ہے۔

913 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِی التَّوْرَاةِ وَلَا فِی الْاِنْجِيلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَهِیَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِیْ وَبَيْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں سورۂ فاتحہ کی مانند کوئی چیز نازل نہیں کی' یہی دومرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات ہیں اور (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) یہ میرے درمیان اور میرے بندے کے درمیان تقسیم ہوگئی ہیں اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اُسے ملے گا"۔

914 - اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِی السَّبْعَ الطُّوَلَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ کو سبع مثانی یعنی سات طویل سورتیں عطاء کی گئی ہیں۔

915 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ) قَالَ السَّبْعُ الطُّوَلُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"دومرتبہ پڑھی جانے والی سات"۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' کہ اس سے مراد سبع طوال (یعنی سات طویل سورتیں) ہیں۔

27 - باب تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيهِ

باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت نہیں کرتا' اس میں امام کی اقتداء میں قرأت نہ کرنا

913-اخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة الحجر) (الحديث 3125) . تحفة الاشراف (77) .
914-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من قال : هي الطول (الحديث 1459) مطولاً . تحفة الاشراف (5617) .
915-اخرجه النسائي في التفسير: سورة الحجر، قوله تعالى: (ولقد اتينك سبعًا من المثاني) (الحديث 296) . تحفة الاشراف (5590) .

916 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَاَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَنْ قَرَاَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) . قَالَ رَجُلٌ اَنَا . قَالَ "قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا".

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' آپ کی اقتداء میں ایک شخص نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کس شخص نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تھی؟ اس شخص نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میری قرأت میں رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔

917 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَرَجُلٌ يَقْرَاُ خَلْفَهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ "اَيُّكُمْ قَرَاَ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى)" فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا وَلَمْ اُرِدْ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ . فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيهَا".

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی یا شاید عصر کی نماز ادا کی' آپ کی اقتداء میں ایک شخص نے قرأت کی' جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو دریافت کیا: کون شخص سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کر رہا تھا؟ تو حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: میں' میں نے اس کے ذریعے صرف نیکی کا ارادہ کیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میری قرأت میں رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔

28 - باب تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهٖ

باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتا ہے' اس میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا

918 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ "هَلْ قَرَاَ مَعِیَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا". قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ . قَالَ "اِنِّیْ اَقُولُ مَا لِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ". قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَاةِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ .

916-اخرجه مسلم في الصلاة، باب نهي الماموم عن جهره بالقراءة خلف امامه (الحديث 47 و 48 و 49) واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من راى القراءة اذا لم يجهر الامام بقراءته (الحديث 828 و829) . واخرجه النسائي في الافتتاح، ترك القرائة خلف الامام فيما لم يجهر فيه (الحديث 917)، و في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر الاختلاف على شعبة عن قتادة في هذا (الحديث 1743) تحفة الاشراف (10825) .
917-تقديم في الافتتاح، ترك القراءة خلف الامام فيما لم يجهر فيه (الحديث 916) .
918-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب (الحديث 826 و 827) واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في ترك القراءة خلف الامام اذا جهر الامام بالقراءة (الحديث 312) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب اذا قرا الامام فانصتوا (الحديث 848 و849) . تحفة الاشراف (14264) .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا کر فارغ ہوئے جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی تھی' پھر آپ نے دریافت کیا: کیا میرے ساتھ تم میں سے کسی شخص نے قرأت کی تھی؟ ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ میرے ساتھ قرآن کی تلاوت میں کوئی مقابلہ کر رہا ہے؟

راوی کہتے ہیں: جب لوگوں نے یہ بات سنی تو وہ اس کے بعد ان نمازوں میں قرأت کرنے سے باز آ گئے' جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں قرأت کیا کرتے تھے۔

29 - باب قِرَأَةِ الْقُرْآنِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا جَهَرَ بِهِ الْإِمَامُ

باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتا ہے' اس میں امام کی اقتداء میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

919 - اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ صَدَقَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَأَةِ فَقَالَ "لَا يَقْرَاَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَأَةِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْآنِ".

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی' جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جب میں بلند آواز میں قرأت کروں' تو کوئی بھی شخص ہرگز تلاوت نہ کرے البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔

30 - باب تَاْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ

(وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَاَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ)

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر ''اور جب قرآن کی تلاوت کی جائے' تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے''

920 - اَخْبَرَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

919-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب (الحديث 824) مطولاً ۔ تحفة الاشراف (5116) ۔

920-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الامام يصلي من قعود (الحديث 604) ۔ واخرجه النسائي في الافتتاح، تاويل قوله عزوجل: (واذا قرئ القرآن فاستمعوا له و انصتوا لعلكم ترحمون) (الحديث 921) ۔ واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب اذا قرا الامام فانصتوا (الحديث 846) مطولاً ۔ تحفة الاشراف (12317) ۔

''امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو' جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو' جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو۔

921 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوا".

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَ الْمُخَرِّمِيُّ يَقُولُ هُوَ ثِقَةٌ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيَّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو' جب وہ تلاوت کرے تو تم لوگ خاموش رہو''۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مخرمی نے یہ بات بیان کی ہے' کہ یہ راوی ثقہ ہے' ان کی مراد محمد بن سعد انصاری نامی راوی ہے۔

31 - باب اكْتِفَاءِ الْمَأْمُومِ بِقِرَأَةِ الْإِمَامِ

باب: مقتدی کا امام کی قرأت پر اکتفاء کرنا

922 - اَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَهُ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَأَةٌ قَالَ "نَعَمْ". قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهِ. فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ.

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَاٌ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يُقْرَاْ هٰذَا مَعَ الْكِتَابِ.

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: کیا ہر نماز میں قرأت کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو ایک انصاری نے عرض کی: یہ تو واجب ہو گئی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے' میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب بیٹھا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب امام لوگوں کی امامت کر رہا ہو' تو وہی لوگوں کے لیے کافی ہوتا ہے''۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس بات کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہونا غلط ہے' یہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے'

921-تقدم في الافتتاح، تاويل قوله عزوجل: (واذا قرئ القرآن فاستمعوا له و انصتوا لعلكم ترحمون) (الحديث 920) ۔

922-انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (10959) ۔

اور اسے کتاب کے ساتھ نہیں پڑھا جائے گا۔

32 - بابُ مَا يُجْزِءُ مِنَ الْقِرَاْةِ لِمَنْ لَا يُحْسِنُ الْقُرْآنَ

باب: جو شخص اچھی طرح سے قرآن کی تلاوت نہ کرسکتا ہو اس کے لیے کس حد تک تلاوت کرنا کافی ہے؟

923 - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ السَّكْسَكِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَعَلِّمْنِيْ شَيْئًا يُّجْزِئُنِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ . فَقَالَ "قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں قرآن کا کچھ بھی حصہ یاد رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا' تو آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دے دیں جو قرآن کی جگہ میرے لیے کافی ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھ لیا کرو:

سبحان اللّٰه والحمد للّٰه ولا اله الا اللّٰه واللّٰه اكبر ولا حول ولا قوة الا باللّٰه.

(اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔)

شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز کے دوران قیام کی حالت میں یا قیام کی جگہ پر قرأت کرنا فرض ہے۔

وتر اور نفل کی تمام رکعات میں یہ فرض ہے جبکہ فرض نماز کی ابتدائی دو رکعات میں فرض ہے اور یہ حکم امام اور تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کے لئے ہے جبکہ امام کی اقتدا میں نماز ادا کرنے والے شخص کے لئے امام کا تلاوت کرلینا کافی ہوگا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

"قرآن میں سے جو بھی میسر ہو اس کی تلاوت کرلو۔"

امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کے لازم ہونے کی کم از کم مقدار ایک آیت ہے جو چھ حروف کے برابر ہو۔

جبکہ صاحبین کے نزدیک تین چھوٹی آیات کو تلاوت کرنا یا ایک لمبی آیت کو تلاوت کرنا' جو تین چھوٹی آیات کے برابر ہو' یہ فرض ہے۔

قرأت کی غلطیاں

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کلمے کے ایک حرف کو دوسرے کلمے کے ساتھ ملا دے' اس میں بعض صورتیں ایسی

923-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يجزي الامي و الاعجمي من القراءة (الحديث 832) مطولاً . تحفة الاشراف (5150) .

ہیں کہ جن کے نتیجے میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ لے' جیسے ان المسلمین کی جگہ ان المسلمون پڑھ لے تو بھی نماز فاسد نہیں ہوتی' لیکن اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں' تو اگر تو وہ دو ایسے حروف تھے جنہیں آسانی سے جدا کیا جاسکتا تھا (یعنی جو قریب المخرج تھے) جیسے "ط" اور "ص" یعنی کسی نے صالحات کو طالحات پڑھ دیا تو تمام فقہاء کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: لیکن اگر وہ دونوں حروف ایسے ہوں کہ انتہائی مشقت کے ساتھ ہی ان دونوں کے درمیان فرق کیا جاسکتا ہے جیسے ض' س' ظ' ث اس کے بارے میں مشائخ کا اختلاف پایا جاتا ہے' اکثر کا یہی قول ہے کہ ایسی غلطی کے نتیجے میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے' تو نماز فاسد ہو جائے گی لیکن اگر زبان سے اس طرح کا تلفظ نکل جاتا ہے یا کوئی شخص ان کے درمیان تمیز نہیں کرسکتا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (الوجیز از کردری)

مسئلہ: ان میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کسی حرف کو حذف کر دے' اگر کوئی شخص ایجاز اور ترخیم کے طور پر ایسا کرتا ہے اور معنی تبدیل نہیں ہوتے ہیں' تو نماز فاسد نہیں ہوگی' اگر معنی تبدیل ہوتے ہیں' تو عام مشائخ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: ان میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ کسی حرف کا اضافہ کر دیا جائے' اگر کوئی شخص کسی حرف کو بڑھا دیتا ہے اور معنی تبدیل نہیں ہوتے تو عام مشائخ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: لیکن اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی ایک کلمے کو چھوڑ کر اس کی جگہ پر دوسرے کلمے کا اضافہ کر دے۔ اگر کوئی شخص ایک کلمے کو چھوڑ کر دوسرا کلمہ ایسا ادا کرتا ہے کہ جس سے مفہوم تبدیل نہیں ہوتا اور قرآن میں دوسری جگہ اس قسم کا کوئی لفظ ہے جیسے کوئی شخص علیم کی جگہ حکیم پڑھ دیتا ہے' تو نماز فاسد نہیں ہوگی' اگر کوئی لفظ قرآن میں نہ ہو لیکن اس کے مفہوم کے قریب ہو جیسے کوئی شخص لفظ تو ابین کی تیابین پڑھ لیتا ہے' تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوگی جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر وہ لفظ قرآن میں نہ ہو اور دونوں کلمات کا مفہوم بھی قریب نہ ہو اور وہ کوئی ایسا کلمہ جو تسبیح یا تحمید یا ذکر کے لیے استعمال نہیں ہوتا تو اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ایسے شخص کی نماز فاسد ہو جائے گی' لیکن اگر وہ لفظ قرآن میں موجود ہو اور دونوں کلمات کے معنی قریب نہ ہوں یا کوئی ایسا کلمہ ہو یا کہ جس کے ذریعے لفظ کا مفہوم بدل گیا ہو' جس تبدیلی کے اعتقاد کے نتیجے میں کفر لازم آتا ہو' تو عام مشائخ کے نزدیک فاسد ہو جائے گی' اگر قرأت کرتے وقت کسی چیز کی غلط نسبت کر دی' جس کی طرف وہ منسوب نہیں ہے' تو اگر جس چیز کی طرف نسبت کی گئی ہے' وہ قرآن میں نہیں ہے' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز

فاسد ہو جائے گی اور اگر کسی ایسی چیز کی طرف نسبت کی گئی جو قرآن میں ہے تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی اور عام مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (الوجیز از کردری)

مسئلہ: ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کسی ایسے کلمے کا اضافہ کر دے جو کسی دوسرے کلمے کے عوض میں نہ ہو تو اگر اس اضافی کلمے کے ذریعے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں اور وہ کلمہ قرآن میں کسی دوسری جگہ موجود ہے یا موجود نہیں ہے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: لیکن اگر معنی تبدیل نہیں ہوتے تو اگر وہ کلمہ قرآن میں دوسری جگہ موجود ہے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر وہ کلمہ قرآن میں کسی جگہ موجود نہیں ہے تو عام مشائخ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: ان میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کسی ایک حرف یا کلمے کو مکرر پڑھ لے اگر حرف کو مکرر پڑھتا ہے اور کسی خفیف حرف کا اظہار ہو گیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر کسی حرف کا اضافہ ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اسی طرح اگر کسی کلمے کو مکرر پڑھ لیا اور معنی تبدیل نہ ہوئے تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر تبدیل ہو گئے تو صحیح قول کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی قرأت کرتے وقت کسی ایک لفظ کو دوسرے سے آگے کر دے یا پیچھے کر دے اگر معنی تبدیل نہیں ہوتے تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی اکثر مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ کسی ایک آیت کو دوسری آیت کی جگہ تلاوت کر دیا جائے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک آیت پوری تلاوت کرنے کے بعد وقف کرتا ہے پھر دوسری آیت مکمل پڑھ لیتا ہے یا دوسری آیت کا کچھ حصہ پڑھتا ہے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص پہلی آیت پڑھنے کے بعد وقف نہیں کرتا اور اس کے ساتھ ہی دوسری آیت کو ملا دیتا ہے تو اگر معنی تبدیل نہیں ہوتے تو نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں تو تمام علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ وقف وصل اور ابتداء کسی ایسے مقام پر کر لی جائے جہاں اس کا موقع محل نہ ہو ایسا کرنے کے نتیجے میں اگر معنی میں زیادہ تغیر وارد نہیں ہوتا تو نماز درست ہوگی لیکن اگر تغیر ہو جاتا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی اعراب پڑھتے ہوئے غلطی کر جائے اگر یہ کوئی ایسی غلطی ہے جس کے نتیجے میں معنی تبدیل نہیں ہوتے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر معنی بہت زیادہ تبدیل ہو جاتے ہیں اور ایسے مفہوم سامنے آتے ہیں کہ اگر اس کو درست مان لیا جائے تو کفر لازم آئے اور اگر غلطی سے ایسا پڑھ لیا تو متقدمین کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی جبکہ متاخرین کے نزدیک اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے شمس الائمہ حلوانی سمیت بہت سے متاخرین کے نزدیک ایسی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی تاہم متقدمین کے قول میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے لیکن متاخرین کے قول میں

زیادہ سہولت پائی جاتی ہے کیونکہ ایک عام شخص اعراب میں تمیز نہیں کر سکتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی شد یا مد کو اس کے مقام سے چھوڑ دے تو مختار قول کے مطابق ایسی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی تاہم کئی مشائخ نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اگر اس کو چھوڑنے کے نتیجے میں معنی تبدیل نہیں ہوتے ہیں تو نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی ان میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کسی جگہ پر ادغام کو ترک کر دے یا کسی ایسی جگہ ادغام کر دے جہاں ادغام نہیں ہونا چاہیے تھا تو اگر اس ادغام کے نتیجے میں عبارت بگڑ جاتی ہے اور کلمہ کا مفہوم سمجھ میں نہیں آتا تو نماز فاسد ہو جائے گی لیکن اگر ادغام کے نتیجے میں کلمہ کا مفہوم تبدیل نہیں ہوتا اور وہی مفہوم سمجھ آتا ہے جو ادغام کے بغیر سمجھ آ رہا تھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی ہے کسی ایک ایسے مقام پر امالہ کرنا ہے جو اس کا موقع نہیں ہوتا ایسا کرنے کے نتیجے میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (محیط)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ قرآن کی اس طرح سے تلاوت کی جائے جو قرآن کی اس تلاوت کے مطابق نہیں جسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمع کیا تھا۔ اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی تلاوت کر لیتا ہے جو قرآن کی مشہور قرأت کے مطابق نہیں ہے اور اس کے ذریعے مفہوم بھی ادا نہیں ہوتا تو اگر اسے دعا یا ثناء کے طور پر نہیں پڑھا گیا (بلکہ تلاوت کے طور پر پڑھا گیا) تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ کوئی شخص پورا کلمہ نہ پڑھے اگر کوئی شخص کسی کلمے کا تھوڑا سا حصہ پڑھ لیتا ہے اسے پورا نہیں کرتا ہے یا سانس پھولنے کی وجہ سے یا باقی کلمہ بھول جانے کی وجہ سے کسی کلمے کو ترک کر دیتا ہے پھر یاد آ جائے تو اسے پڑھ لیتا ہے تو اس بارے میں مشائخ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

مسئلہ: قرآن کی قرأت کرتے ہوئے ایک بڑی غلطی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء یا اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب افعال میں مذکر کے صیغے کی بجائے مؤنث کا صیغہ پڑھ لیا جائے تو اس بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ (محیط)

•••———•••———•••

33 - باب جَهْرِ الْاِمَامِ بِآمِيْنَ

باب: امام کا بلند آواز میں آمین کہنا

924 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

924- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15266) .

جس شخص کا آمین کہنا' فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہو' اللہ تعالیٰ اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیتا ہے"۔

925 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب امام آمین کہے' تو تم لوگ بھی آمین کہو' کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں' جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہو' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے"۔

926 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا "قَالَ الْاِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ اٰمِيْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھے تو تم لوگ آمین کہو' کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے' اور جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہو' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے"۔

927 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِىْ سَلَمَةَ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب امام آمین کہے' تو تم لوگ بھی آمین کہو' کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوتا ہے' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے"۔

925-اخرجه البخاري في الدعوات، باب التامين (الحديث 6402) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها و باب الجهر بآمين (الحديث 851) . تحفة الاشراف (13136) .

926-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الجهر بآمين (الحديث 852) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (13287) .

927-اخرجه البخاري في الاذان، باب جهر الامام بالتامين (الحديث 780) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب التسميع و التحميد و التامين (الحديث 72) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب التامين وراء الامام (الحديث 936) . واخرجه الترمذي في الصلاة، ما جاء في فضل التامين (الحديث 250). وتحفة الاشراف (13230) .

34 - باب الْاَمْرِ بِالتَّاْمِيْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ

باب: امام کے پیچھے موجود شخص کو آمین کہنے کا حکم

928 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ - رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا قَالَ الْاِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھے تو تم لوگ آمین کہو' کیونکہ جس شخص کا یہ قول فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہوگا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا"۔

35 - باب فَضْلِ التَّاْمِيْنِ

باب: آمین کہنے کی فضیلت

929 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِى السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص آمین کہتا ہے' تو آسمان میں موجود فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور جب اِن دونوں کا آمین کہنا ایک دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے"۔

شرح

نماز کے دوران سورہ فاتحہ کے اختتام پر "آمین" کہنا سنت ہے۔ خواہ نمازی امام ہو' مقتدی ہو' یا تنہا نماز ادا کر رہا ہو۔

"آمین" کا مطلب ہے' "تو دعا کو قبول کرلے"۔

احناف اور مالکیوں کے نزدیک آمین پست آواز میں کہی جائے گی جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سری نماز میں پست آواز میں کہی جائے گی اور جہری نماز میں بلند آواز میں کہی جائے گی۔

امام کے آمین کہنے کے ساتھ مقتدی بھی آمین کہے گا۔

928-اخرجه البخاري في الاذان، باب اجهر المأموم بالتامين (الحديث 782)، و في التفسير، باب (غير المغضوب عليهم ولا الضالين) (الحديث 4475) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب التامين وراء الامام (الحديث 935) . تحفة الاشراف (12576) .

929-اخرجه البخاري في الاذان، باب فضل التامين (الحديث 781) تحفة الاشراف (13826) .

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر امام آمین کہنا بھول جاتا ہے' تو مقتدی بلند آواز میں آمین کہے گا' تاکہ امام کو یاد کروا سکے اور پھر امام بھی آمین کہہ دے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے: یہ قولی سنت ہے جب امام اسے چھوڑ دے گا تو مقتدی اسے بجالائے گا اور اس کی مثال استعاذہ کی طرح ہو جائے گی لیکن اگر امام نے اسے پست آواز میں کہا تو مقتدی اسے بلند آواز میں کہے گا۔

(یہ حکم حنابلہ کے نزدیک ہے)

اگر کوئی نمازی بھول کر یا جان بوجھ کر آمین نہیں کہتا اور اگلی سورت کی قرأت شروع کر دیتا ہے' تو اب وہ آمین نہیں کہے گا کیونکہ اس سنت کا مخصوص مقام فوت ہو گیا ہے۔

پست آواز میں آمین کہنے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے۔

''امام چار چیزیں پست آواز میں کہے گا تعوذ، تسمیہ، تامین (یعنی آمین کہنا) اور تحمید (یعنی ''ربنالک الحمد'' کہنا)''۔

اس روایت کو ابن ابی شیبہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

شوافع اور حنابلہ کی اپنے موقف کی تائید میں دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ روایت ہے:

''جب نبی اکرم ﷺ نے ''ولا الضالین'' تلاوت کیا تو آپ ﷺ نے آمین کہا یہاں تک کہ پہلی صف میں موجود لوگوں تک اس کی آواز آئی''۔

36 - باب قَوْلِ الْمَأْمُومِ إِذَا عَطَسَ خَلْفَ الْإِمَامِ

باب: جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں چھینکے تو وہ کیا پڑھے؟

930 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى ‏.‏ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ ‏"‏ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلاَةِ ‏"‏ ‏.‏ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ ‏"‏ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلاَةِ ‏"‏ ‏.‏ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ‏.‏ قَالَ ‏"‏ كَيْفَ قُلْتَ ‏"‏ ‏.‏ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى ‏.‏ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ‏"‏ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلاَثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا ‏"‏ ‏.‏

☆☆ حضرت معاذ بن رفاعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی مجھے چھینک آئی تو میں نے یہ پڑھا:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' ایسی حمد جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو' اس میں برکت موجود ہو' اس پر برکت

930-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء (الحديث 773) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلاة، (الحديث 404) . تحفة الاشراف (3606) .

نازل کی گئی ہو' اسی طرح جس طرح سے ہمارے پروردگار کو پسند ہو' جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو''۔

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: نماز کے دوران کس شخص نے کلام کیا تھا؟ تو کسی شخص نے بھی آپ کو جواب نہیں دیا' نبی اکرم ﷺ نے دوسری مرتبہ دریافت کیا: نماز کے دوران کلام کرنے والا شخص کون ہے؟ تو حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں ہوں' یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا پڑھا تھا؟ وہ کہتے ہیں: میں نے یہ پڑھا تھا:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' ایسی حمد جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو' اس میں برکت موجود ہو' اس پر برکت نازل ہو' اسی طرح جس طرح ہمارے پروردگار کو پسند ہو اور وہ اس سے راضی ہو''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' تیس سے زیادہ فرشتے تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے تاکہ ان میں سے کون اس دعا کو ساتھ لے کر اوپر جاتا ہے۔

شرح

کون سی چیز نماز کو فاسد کر دیتی ہے اور کون سی چیز نماز میں مکروہ ہے

وہ چیزیں جو نماز کو فاسد کر دیتی ہیں

مسئلہ: نماز کو فاسد کرنے والی چیزیں دو قسم کی ہیں: قول اور فعل۔

پہلی قسم: اقوال کے احکام

مسئلہ: جب کوئی شخص نماز کے دوران جان بوجھ کر یا بھول کر غلطی سے یا قصد کے ساتھ' تھوڑا یا زیادہ کلام کرے اور وہ یہ کلام اپنی نماز کو درست کرنے کے لیے کرے جیسے امام نے قعدہ میں بیٹھنا تھا' لیکن اس جگہ وہ کھڑا ہو گیا تو مقتدیوں نے اسے کہا: بیٹھ جائیں' یا امام نے کھڑے ہونا تھا اور وہ بیٹھ گیا تو مقتدی نے کہا: کھڑے ہو جائیں' خواہ آدمی کا کلام لوگوں کی عام بات چیت کے حوالے سے ہو' ان سب صورتوں میں ہمارے نزدیک وہ شخص از سر نو نماز ادا کرے گا۔ (محیط)

مسئلہ: یہ سب احکام اس صورت میں ہوں گے' جب وہ قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے کلام کر لیتا ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: یہ حکم اس صورت میں ہوگا جب وہ کوئی ایسا کلام کرے جسے سنا جا سکتا ہے' اگر وہ خود بھی اسے سن لیتا ہے' تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: لیکن اگر وہ خود بھی سن نہیں پاتا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (زاہدی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران سو جاتا ہے اور سوئے ہوئے کلام کر لیتا ہے' تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران جان بوجھ کر سلام پھیر دیتا ہے' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر وہ نماز کے دوران کسی کو سلام کرتا ہے (یا سلام کا جواب دیتا ہے) تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص چھینکا اور نماز پڑھنے والے نے چھینک کا جواب دیتے ہوئے یرحمک اللہ کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی'

اگر نماز پڑھنے کے دوران کسی شخص کو حکم دینے کے لیے یا کسی کو کسی کام سے منع کرنے کے لیے قرآن کے کچھ الفاظ پڑھے یا اللہ کا ذکر کیا تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی' لیکن اگر کوئی شخص اس کی نماز میں خلل ڈالنے کا ارادہ کر رہا ہو اور اسے تنبیہ کرنے کا ارادہ کیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (تہذیب)

مسئلہ: اگر امام سے غلطی ہو جاتی ہے اور مقتدی نے اسے تنبیہ کرنے کے لیے سبحان اللہ کہہ دیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے دیتا ہے' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: صرف ایک مرتبہ لقمہ دینے سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے' یہی قول صحیح ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: کسی دوسرے شخص نے نمازی کو لقمہ دیا اور نمازی نے اس لقمے کو قبول کر لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: اگر نماز کے دوران کوئی خوشی کی خبر سنی اور اس پر الحمد للہ کہہ دیا اور اس کے جواب کا ارادہ کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر جواب کا ارادہ نہیں کیا یا یہ ظاہر کرنا چاہا کہ میں ابھی نماز پڑھ رہا ہوں تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اس نوعیت کے دیگر تمام کلمات کا بھی یہی حکم ہے' یعنی اگر جواب کا ارادہ کیا جائے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی' ورنہ نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران کوئی ایسا شعر پڑھ لے جس کے الفاظ ہو بہو قرآن میں موجود ہوں تو اگر شعر کا ارادہ کیا ہے' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران شعر موزوں کر دیتا ہے یا کوئی جملہ موزوں کر لیتا ہے لیکن زبان سے ادا نہیں کرتا تو نماز فاسد نہیں ہوگی' لیکن ایسا کرنا انتہائی غلط ہے۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: اسی طرح نماز کے دوران کسی شرعی مسئلے کو سوچنا' کسی حدیث' شعر' خطبے یا مسئلے کو یاد کرنا مکروہ ہے' تاہم نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے نماز کے دوران لفظ "نعم" استعمال کیا اور یہ لفظ اس کا تکیہ کلام نہیں ہے' تو نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ اس صورت میں وہ لفظ (قرآن کا حصہ شمار کیا جائے گا) لیکن اگر یہ اس کا تکیہ کلام ہو' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران کوئی ایسی دعا مانگ لے جس کا سوال بندوں سے کرنا' ناممکن ہے' تو نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر کوئی ایسی دعا مانگی جو بندوں سے بھی مانگی جا سکتی ہے' تو صحیح قول کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس صورت میں یہ الفاظ عام گفتگو کی مانند شمار ہوں گے۔

مسئلہ: حج کرنے والا شخص نماز کے دوران لبیک کہہ دیتا ہے' تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر ایام تشریق کے دوران اللہ اکبر نماز کے دوران کہہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: نماز کے دوران اذان کا جواب دیا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر نماز کے دوران درد یا مصیبت یا تکلیف کی وجہ سے آہ' اوئی' ہائے کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر اپنے گناہوں کے خیال سے یا جہنم کا ذکر سنتے ہوئے آہ نکلی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر نماز کے دوران جانور کو تنبیہ کرنے کے لیے آواز نکالی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر نماز کے دوران قرآن کو دیکھ کر تلاوت کی تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی جبکہ صاحبین کے نزدیک فاسد نہیں ہوگی۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دلیل یہ ہے کہ قرآن کو اُٹھانا' اس کے ورق کو اُلٹنا اور اس کو دیکھ کر پڑھنا عمل کثیر ہے' اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر کسی شخص کے سامنے قرآن رحل پر پڑا ہوا ہو اور وہ اسے اُٹھاتا نہیں ہے اور اس کا ورق اُلٹتا نہیں ہے یا سامنے محراب پر قرآن کی آیت لکھی ہوئی تھی اور وہ انہیں دیکھ کر پڑھ لیتا ہے' تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

دوسری قسم ان افعال کا تذکرہ جن کے ذریعے نماز فاسد ہو جاتی ہے

مسئلہ: کثیر عمل کے ذریعے نماز فاسد ہو جاتی ہے' قلیل عمل کے ذریعے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: قلیل اور کثیر عمل کے درمیان کیا فرق ہے' اس کے بارے میں تین اقوال پائے جاتے ہیں۔

مسئلہ: پہلا قول یہ ہے کہ عام عادت میں جو کام دونوں ہاتھوں سے کیا جاتا ہے وہ کثیر عمل ہے' خواہ آدمی اس کام کو ایک ہی ہاتھ کے ذریعے کر لے' جیسے عمامہ باندھنا' کرتہ پہننا' پاجامہ پہننا' کمان سے تیر چھوڑنا' لیکن عام عادت میں جو کام ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہے وہ قلیل عمل ہوگا' خواہ آدمی دونوں ہاتھوں کے ذریعے وہ کام کرے۔ (تبیین)

مسئلہ: قلیل عمل جو ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہے' وہ اس وقت تک قلیل شمار ہوگا جب اسے ایک ہی مرتبہ کیا جائے' اگر اسے بار بار کیا جائے گا تو وہ بھی کثیر عمل بن جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اس بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا جس عمل کو قلیل سمجھتا ہے' وہ قلیل ہوگا اور جسے وہ کثیر سمجھتا ہے وہ کثیر ہوگا' یہ قول امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مؤقف کے قریب ترین ہے۔

مسئلہ: تیسرا قول یہ ہے کہ دور سے دیکھنے والا اگر اسے دیکھ کر یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز ادا نہیں کر رہا تو وہ کثیر عمل ہوگا اور اس کے ذریعے نماز فاسد ہو جائے گی' لیکن اگر دور سے دیکھنے والے کو شک محسوس ہوتا ہو' تو پھر نماز فاسد نہیں ہوگی' یہی قول صحیح ہے اور اسی کو فقہاء نے اختیار کیا ہے۔ (تبیین' محیط سرخسی' قاضی خان' خلاصہ)

مسئلہ: نماز کے دوران بھول کر کچھ کھا پی لینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: لیکن اگر کسی شخص کے دانتوں میں کچھ پھنسا ہوا تھا اور اس نے اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے سے کم تھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی مکروہ ہو جائے گی' اگر چنے کے برابر تھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (سراج الوہاج' تبیین' بدائع' شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر کسی کے دانتوں میں سے خون نکلا اور اس نے اسے نگل لیا تو اگر تھوک خون پر غالب تھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: نماز کے دوران منہ بھر کر قے کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' نماز فاسد نہیں ہوتی' یعنی اس صورت میں بنا کی جا سکتی ہے' لیکن اگر منہ بھرنے سے کم قے کی تھی تو وضو بھی نہیں ٹوٹے گا اور نماز بھی نہیں فاسد ہوگی۔

مسئلہ: اگر منہ بھر کے قے آئی اور اس نے اسے نگل لیا کہ وہ اسے اُگلنے پر قادر تھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص جان بوجھ کر قے کرے' اور وہ منہ بھر کر نہ ہو' تو نماز فاسد نہیں ہوگی' لیکن اگر منہ بھر کر ہو' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر نماز کے دوران قبلہ کی سمت میں کوئی شخص چل پڑا اور وہ لاحق نہیں ہے اور مسجد سے باہر بھی نہیں نکلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: میدان میں یہ حکم ہے کہ جب تک وہ صفوں سے آگے نہیں نکلا' اس وقت تک فاسد نہیں ہوگی۔ (منیہ)

مسئلہ: لیکن اگر اس نے چلتے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کر لی تو نماز فاسد ہو جائے گی' لیکن اگر کوئی شخص ایک نماز کے دوران ایک صف کی مقدار کے برابر چلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر دو صفوں کی مقدار کے برابر چلا تو نماز فاسد ہو جائے گی' لیکن یہ شرط ہے کہ کوئی مسلسل ایسا چلے لیکن اگر کوئی شخص ایک صف کی مقدار چلنے کے بعد ذرا ٹھہر کر پھر اگلی صف کی مقدار چل لے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر (سواری پر نوافل ادا کرتے ہوئے) دونوں پاؤں کے ذریعے گدھے کو ہانکا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر ایک پاؤں کے ذریعے ہانکا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (خلاصہ)

•••———•••———•••

931 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ اَسْفَلَ مِنْ اُذُنَيْهِ فَلَمَّا قَرَاَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) قَالَ "آمِينَ". فَسَمِعْتُهُ وَاَنَا خَلْفَهُ. قَالَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ "مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلَاةِ". فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا اَرَدْتُ بِهَا بَاْسًا. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُونَ الْعَرْشِ".

☆☆ عبدالجبار بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب آپ نے تکبیر کہی تو رفع یدین کیا اور اپنے ہاتھوں کو کانوں سے ذرا نیچے تک بلند کیا' پھر آپ نے جب غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھا تو آمین کہا' میں نے بھی اس آواز کو سنا' میں آپ کے پیچھے موجود تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو یہ پڑھ رہا تھا:

931-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11764) .

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' ایسی حمد جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو' اس میں برکت موجود ہو"۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کا سلام پھیرا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: ابھی نماز کے دوران وہ کلمات پڑھنے والا شخص کون ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ میں ہوں' میں نے اس کے ذریعے کسی غلطی کا ارادہ نہیں کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بارہ فرشتے تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے اور ان کلمات کے لیے عرش سے پہلے کوئی رکاوٹ نہیں ہے (یعنی یہ سیدھے عرش تک پہنچ گئے)۔

37 - باب جَامِعِ مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ

باب: قرآن کے بارے میں منقول روایات کا مجموعہ

932 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيكَ الْوَحْيُ قَالَ "فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا يَاْتِينِي فِي مِثْلِ صُورَةِ الْفَتَى فَيَنْبِذُهُ اِلَيَّ".

(۹۳۲) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: آپ پر وحی کس طرح آتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے' جب یہ کیفیت مجھ سے ختم ہوتی ہے' تو میں فرشتے کی زبانی سنی ہوئی بات کو یاد کر لیتا ہوں اور یہ کیفیت میرے لیے سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے' بعض اوقات فرشتہ میرے پاس کسی نوجوان کی شکل میں آتا ہے اور وہ وحی کو مجھ تک پہنچا دیتا ہے۔

933 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَحْيَانًا يَاْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَاَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَاَعِي مَا يَقُولُ". قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعض اوقات وہ میرے پاس گھنٹی کی آواز کی شکل میں آتی ہے اور یہ کیفیت میرے لیے سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے' جب یہ کیفیت ختم ہوتی ہے' تو فرشتے نے جو کہا ہوتا ہے میں وہ یاد کر لیتا ہوں' بعض

932-اخرجه مسلم في الفضائل باب عرق النبي صلى الله عليه وسلم في البرد و جين ياتيه الوحي (الحديث 87) . واخرجه النسائي في فضائل القرآن، كيف نزول القرآن (الحديث 4) . تحفة الإشراف (16924) .

933-اخرجه البخاري في بدء الوحي، باب . 2 . (الحديث 2) . واخرجه الترمذي في المناقب، باب ما جاء كيف كان ينزل الوحي على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3634) . واخرجه النسائي في التفسير: سورة النساء قوله جل ثناؤه (انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح)(الحديث 148) . تحفة الاشراف (17152) .

اوقات فرشتہ میرے سامنے آدمی کی شکل میں آتا ہے' وہ میرے ساتھ کلام کرتا ہے' تو میں اس کی کہی ہوئی بات کو محفوظ کر لیتا ہوں۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ ایک شدید سردی کے دن آپ پر وحی نازل ہوئی جب آپ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ کی مبارک پیشانی پر پسینہ پھوٹ رہا تھا۔

934 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَآئِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَّكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ) قَالَ جَمْعَهٗ فِيْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَاَهٗ (فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ) قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ قَرَاَهٗ كَمَا اَقْرَاَهٗ ۔

☆☆ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول نقل کرتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''تم اس کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو تا کہ تم جلدی سے اسے حاصل کر لو' اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا ہمارے ذمے ہے''۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کو قرآن کے نزول کے وقت شدت کا سامنا کرنا پڑتا تھا تو آپ اپنے ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے' اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''تم اس کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو تا کہ اسے جلدی سے حاصل کر لو' اس کا جمع کرنا اور اس کا تلاوت کرنا ہمارے ذمے ہے''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں' کہ اس کے جمع کرنے سے مراد یہ ہے' کہ اس کو آپ کے سینے میں جمع کرنا اور پھر آپ ﷺ کا اس کو تلاوت کرنا۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ''اور جب ہم اس کی تلاوت کریں' تو تم اس پڑھے ہوئے کی پیروی کرو''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' کہ اس سے مراد یہ ہے' کہ تم خاموشی سے اسے غور سے سنو۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) اس کے بعد جب حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ غور سے ان کی تلاوت کو سن لیا کرتے تھے' جب وہ چلے جاتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ اس تلاوت کو

934-اخرجه البخاري في بدء الوحي . باب . 4 (الحديث 5)، و في التفسير ، باب (لاتحرك به لسانك لتعجل به) (الحديث 4927) مختصراً و باب (ان علينا جمعه و قرآنه) (الحديث 4928) مختصراً، و باب (فاذا قرآناه فاتبع قرآنه) (الحديث 4929) بنحوه، و في فضائل القرآن باب الترتل في القراء ة (الحديث 5044) بنحوه، و في التوحيد ، باب قول الله تعالى: (لاتحرك به لسانك) (الحديث 7524) واخرجه مسلم في الصلاة، باب الاستماع للقراء ة (الحديث 147 و 148) . واخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة القيامة) (الحديث 3329) مختصراً . تحفة الاشراف (5637) .

اسی طرح پڑھ لیا کرتے تھے جس طرح حضرت جبریل علیہ السلام نے اسے آپ کے سامنے پڑھا تھا۔

935 - اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَرَاَ فِيْهَا حُرُوْفًا لَّمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْرَاَنِيْهَا قُلْتُ مَنْ اَقْرَاَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ قُلْتُ كَذَبْتَ مَا هٰكَذَا اَقْرَاَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ اَقُوْدُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَقْرَاْتَنِيْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَاُ فِيْهَا حُرُوْفًا لَّمْ تَكُنْ اَقْرَاْتَنِيْهَا ۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْرَاْ يَا هِشَامُ" ۔ فَقَرَاَ كَمَا كَانَ يَقْرَاُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هٰكَذَا اُنْزِلَتْ" ۔ ثُمَّ قَالَ "اقْرَاْ يَا عُمَرُ" ۔ فَقَرَاْتُ فَقَالَ "هٰكَذَا اُنْزِلَتْ" ۔ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ" ۔

☆☆ عروہ' ابن مخرمہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا' انہوں نے بعض مقامات پر تلاوت اس سے مختلف طریقے سے کی جس طریقے سے نبی اکرم ﷺ نے مجھے وہ سورت سکھائی تھی۔ میں نے دریافت کیا: تمہیں یہ سورت کس نے سکھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ کے رسول نے' میں نے کہا: تم نے غلط کہا ہے' نبی اکرم ﷺ نے تو تمہیں اس طرح تلاوت نہیں سکھائی ہوگی' پھر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کھینچتا ہوا نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گیا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے سورۂ فرقان سکھائی ہے اور میں نے اسے بعض مقامات پر اس سے مختلف طریقے سے تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے' جس طرح آپ نے مجھے تلاوت نہیں سکھائی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ہشام! تم تلاوت کرو' انہوں نے اسی طرح تلاوت کی جس طرح وہ پہلے کر رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اب تم تلاوت کرو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' کہ میں نے تلاوت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

936 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهٗ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - يَقُوْلُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيْمٍ يَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا اَقْرَؤُهَا

935-اخرجه البخاري في الخصومات، باب كلام الخصوم بعضهم في بعض (الحديث 2419) بنحوه، وفي فضائل القرآن، باب انزل القرآن على سبعة احرف (الحديث 4992)، و باب من لم ير باسًا ان يقول سورة البقرة، و سورة كذا و كذا (الحديث 5041) و في استتابة المرتدين و المعاندين و قتالهم، باب ما جاء في المتاولين (الحديث 6936)، و في التوحيد، باب قول الله تعالى: (فاقرءوا ما تيسر منه) (الحديث 7550) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب بيان ان القرآن على سبعة احرف و بيان معناه (الحديث 270 و 271) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب انزل القرآن على سبعة احرف (الحديث 1475) . واخرجه الترمذي في القراء ات، باب ما جاء انزل القرآن على سبعة احرف (الحديث 2943) . و اخرجه النسائي في الافتتاح، جامع ما جاء في القرآن (الحديث 936 و 937) . تحفة الاشراف (10591 و 10642) .

936-تقدم في الافتتاح، جامع ما جاء في القرآن (الحديث 935) .

علیہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرانیہا فکدت ان اعجل علیہ ثم امہلتہ حتی انصرف ثم لببتہ بردائہ فجئت بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت ہذا یقرا سورۃ الفرقان علی غیر ما اقرانیہا. فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "اقرا". فقرا القراءۃ التی سمعتہ یقرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ہکذا انزلت". ثم قال لی "اقرا". فقرات فقال "ہکذا انزلت ان ہذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف (فاقرءوا ما تیسر منہ)".

★★ عبدالرحمن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ میں نے ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا جو اس طریقے سے مختلف تھی جس طریقے سے میں اس کی تلاوت کرتا تھا' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے اس طریقے کی تعلیم دی تھی' پہلے تو میں تیزی سے ان پر حملہ کرنے لگا لیکن پھر میں نے انہیں مہلت دی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں ان کی چادر پکڑ کر انہیں کھینچتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے انہیں سورۂ فرقان کی تلاوت اس طریقے سے مختلف طور پر کرتے ہوئے سنا ہے' جس طریقے سے آپ نے مجھے سورۂ فرقان پڑھنی سکھائی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم تلاوت کرو! انہوں نے اسی طریقے سے تلاوت کی جس طرح میں نے انہیں قرأت کرتے ہوئے سنا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اب تم تلاوت کرو' میں نے تلاوت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے' تمہیں ان میں سے جو طریقہ آسان لگے اس کے مطابق تلاوت کرلیا کرو۔

937- اخبرنا یونس بن عبد الاعلی قال حدثنا ابن وہب قال اخبرنی یونس عن ابن شہاب قال اخبرنی عروۃ بن الزبیر ان المسور بن مخرمۃ وعبد الرحمن بن عبد القاری اخبراہ انہما سمعا عمر بن الخطاب یقول سمعت ہشام بن حکیم یقرا سورۃ الفرقان فی حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستمعت لقراءتہ فاذا ہو یقرؤہا علی حروف کثیرۃ لم یقرئنیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکدت اساورہ فی الصلاۃ فتصبرت حتی سلم فلما سلم لببتہ بردائہ فقلت من اقراک ہذہ السورۃ التی سمعتک تقرؤہا فقال اقرانیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم. فقلت کذبت. واللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو اقرانی ہذہ السورۃ التی سمعتک تقرؤہا فانطلقت بہ اقودہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی سمعت ہذا یقرا سورۃ الفرقان علی حروف لم تقرئنیہا وانت اقراتنی سورۃ الفرقان. فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ارسلہ یا عمر اقرا یا ہشام". فقرا علیہ القراءۃ التی سمعتہ یقرؤہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ہکذا انزلت". ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

937- تقدم فی الافتتاح، جامع ما جاء فی القرآن (الحدیث 935).

وسلم "اقرا یا عمر". فقرات القراءۃ التی اقرانی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ہکذا انزلت". ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "ان ہذا القرآن انزل علی سبعۃ احرف (فاقرءوا ما تیسر منہ)".

★★ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبدالقاری نے انہیں یہ بات بیان کی ہے' کہ ان دونوں حضرات نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۂ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی کی بات ہے' جب میں نے غور سے ان کی تلاوت کو سنا تو وہ کئی مقامات پر اس طرح تلاوت کر رہے تھے کہ جس طریقے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت نہیں پڑھائی تھی۔ پہلے تو میں ان کی نماز کے دوران ہی ان پر حملہ کرنے لگا' لیکن پھر میں نے صبر سے کام لیا' جب انہوں نے سلام پھیر دیا تو میں نے ان کی چادر سے انہیں پکڑا اور دریافت کیا: تمہیں یہ سورت کس نے پڑھنی سکھائی ہے' جسے میں نے ابھی تمہیں تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے' تو وہ بولے: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑھنی سکھائی ہے' میں نے کہا کہ تم غلط کہہ رہے ہو' اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے یہ سورت پڑھنی سکھائی ہے' جس کی تم تلاوت کر رہے تھے اور وہ اس سے مختلف ہے' جو تم تلاوت کر رہے تھے۔ پھر میں انہیں لے کر کھینچتا ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں نے اسے سورۂ فرقان کی تلاوت ایسے طریقے سے کرتے ہوئے سنا ہے' جس طریقے سے آپ نے مجھے نہیں پڑھایا' حالانکہ آپ نے خود مجھے سورۂ فرقان پڑھنی سکھائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! تم اسے چھوڑ دو! اے ہشام! تم اس کی تلاوت شروع کرو' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی طرح تلاوت شروع کی' جس طرح میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! تم تلاوت کرو' میں نے اسی طریقے کے مطابق قرأت شروع کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے' اس میں سے جو تمہیں آسان لگے اس کے مطابق تلاوت کرلو۔

938- اخبرنا محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن جعفر غندر قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن مجاہد عن ابن ابی لیلی عن ابی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عند اضاۃ بنی غفار فاتاہ جبریل علیہ السلام فقال ان اللہ عز وجل یامرک ان تقرء امتک القرآن علی حرف. قال "اسال اللہ معافاتہ ومغفرتہ وان امتی لا تطیق ذلک". ثم اتاہ الثانیۃ فقال ان اللہ عز وجل یامرک ان تقرء امتک القرآن علی حرفین قال "اسال اللہ معافاتہ ومغفرتہ وان امتی لا تطیق ذلک". ثم جاءہ الثالثۃ فقال ان اللہ عز وجل یامرک ان تقرء امتک القرآن علی ثلاثۃ احرف. قال "اسال اللہ معافاتہ ومغفرتہ وان امتی لا تطیق ذلک". ثم جاءہ الرابعۃ فقال ان اللہ عز وجل یامرک ان تقرء امتک القرآن علی سبعۃ احرف فایما حرف قرءوا علیہ فقد اصابوا.

938- اخرجہ مسلم فی صلاۃ المسافرین و قصرہا، باب بیان ان القرآن علی سبعۃ احرف و بیان معناہ (الحدیث 273) بمعناہ و (الحدیث 274). و اخرجہ ابوداؤد فی الصلاۃ، باب انزل القرآن علی سبعۃ احرف (الحدیث 1478) مختصراً. تحفۃ الاشراف (60).

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ خُوْلِفَ فِيْهِ الْحَكَمُ خَالَفَهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ رَوَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا ۔

☆☆ حضرت ابی بن کعب ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بنوغفار کے تالاب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران حضرت جبریل ؑ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ پیغام دیا' کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے' کہ آپ اپنی اُمت کو ایک لغت میں قرآن کی تعلیم دیں' تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں' کیونکہ میری اُمت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ حضرت جبریل ؑ دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام دیا' کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے' کہ آپ اپنی اُمت کو دو لغت میں قرآن پاک کی تلاوت کر سکھائیں' تو نبی اکرم ﷺ نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں' میری اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھ سکے گی۔ پھر حضرت جبریل ؑ تیسری مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام دیا' کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے' کہ آپ اپنی اُمت کو تین لغات میں قرآن کی تلاوت کرنا سکھائیں' تو نبی اکرم ﷺ نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں' میری اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھے گی۔ پھر حضرت جبریل ؑ چوتھی مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام دیا' کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے' کہ آپ اپنی اُمت کو سات لغات میں قرآن کی تلاوت سکھائیں' وہ ان میں سے جس لغت کے مطابق بھی تلاوت کریں گے' وہ صحیح پڑھنے والے شمار ہوں گے۔

امام نسائی ؒ بیان کرتے ہیں: حکم نامی راوی سے اس روایت کو نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے' منصور نامی راوی نے ان کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

مجاہد نامی راوی نے اسے عبید بن عمیر کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

939 - اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرِ بْنُ نُفَيْلٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَقْرَاَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةً فَبَيْنَا اَنَا فِي الْمَسْجِدِ جَالِسٌ اِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَؤُهَا يُخَالِفُ قِرَاءَتِيْ فَقُلْتُ لَهُ مَنْ عَلَّمَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقُلْتُ لَا تُفَارِقْنِيْ حَتّٰى نَاْتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا خَالَفَ قِرَاءَتِيْ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ عَلَّمْتَنِيْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِقْرَاْ يَا اُبَيُّ" . فَقَرَاْتُهَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَحْسَنْتَ" . ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ "اِقْرَاْ" . فَقَرَاَ فَخَالَفَ قِرَاءَتِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَحْسَنْتَ" . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا اُبَيُّ اِنَّهُ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ كُلُّهُنَّ شَافٍ كَافٍ" .

939-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (46) .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَوِيِّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ' حضرت ابی بن کعب ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک سورت پڑھنا سکھائی' میں مسجد میں بیٹھا تھا' اسی دوران میں نے ایک شخص کو وہی سورت تلاوت کرتے ہوئے سنا جو اس طریقے سے مختلف تھی جو میرا پڑھنے کا طریقہ تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا' کہ تمہیں یہ سورت کس نے سکھائی ہے؟ تو اس نے جواب دیا: اللہ کے رسول نے' میں نے کہا: تم اُس وقت تک مجھ سے جدا نہیں ہو گے جب تک ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو جاتے' پھر میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ شخص اس سورت کی تلاوت میں مجھ سے مختلف قرأت کر رہا ہے' جو سورت آپ نے مجھے تعلیم دی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابی! تم تلاوت کرو! میں نے اس سورت کو تلاوت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم نے ٹھیک قرأت کی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے کہا: اب تم تلاوت کرو! اس شخص نے بھی قرأت کی اور اس نے بعض مقامات پر میری قرأت سے مختلف قرأت کی تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم نے بھی ٹھیک تلاوت کی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابی! قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے' یہ سارے کے سارے شافی وکافی ہیں۔

امام نسائی ؒ بیان کرتے ہیں: اس روایت کا راوی معقل بن عبداللہ زیادہ مستند نہیں ہے۔

940 - اَخْبَرَنِيْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُبَيٍّ قَالَ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِيْ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا اَنِّيْ قَرَاْتُ اٰيَةً وَقَرَاَهَا اٰخَرُ غَيْرَ قِرَاءَتِيْ فَقُلْتُ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

وَقَالَ الْاٰخَرُ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَقْرَاْتَنِيْ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ "نَعَمْ" . وَقَالَ الْاٰخَرُ اَلَمْ تُقْرِئْنِيْ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ "نَعَمْ اِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَتَيَانِيْ فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ فَقَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ . قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ" .

☆☆ حضرت انس ؓ' حضرت ابی بن کعب ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے' مجھے کسی اُلجھن کا سامنا نہیں کرنا پڑا' صرف ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے ایک آیت تلاوت کی اور ایک دوسرے شخص نے اسی آیت کو مختلف طریقے سے تلاوت کیا' تو میں نے یہ کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے خود اس کی تلاوت سکھائی ہے' اس شخص نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھی اس کی تلاوت سکھائی ہے۔ (حضرت ابی ؓ بیان کرتے ہیں:) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے مجھے فلاں فلاں آیت خود پڑھنا سکھائی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس دوسرے شخص نے کہا: کیا آپ ﷺ نے مجھے یہ آیت اسی طرح سے پڑھنا نہیں سکھائی ہے' نبی اکرم ﷺ نے

940-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8) .

جواب دیا: جی ہاں! جبریل اور میکائیل یہ دونوں میرے پاس آئے تھے' جبریل میرے دائیں طرف بیٹھ گئے اور میکائیل میرے بائیں طرف بیٹھ گئے' پھر جبریل نے کہا کہ آپ ﷺ حرف پر قرآن کی تلاوت کیجئے' تو میکائیل نے کہا: اس میں اضافہ کریں' اس میں اضافہ کریں' یہاں تک کہ سات مختلف طرح کی قرأت ہوگئیں' ان میں سے قرأت کا ہر ایک طریقہ کافی وشافی ہے۔

941 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْاِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ اِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا اَمْسَكَهَا وَاِنْ اَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''قرآن کو حفظ کرنے والے کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے' کہ جب تک وہ اس کی نگرانی کرے گا' اس وقت تک اسے روکے رکھے گا اور جب اسے چھوڑ دے گا' تو وہ چلا جائے گا''۔

942 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ اَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهٖ".

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی شخص کا یہ کہنا بہت بُرا ہے' کہ میں فلاں آیت بھول گیا' بلکہ وہ اسے بھلا دی گئی ہے' تم قرآن کو یاد کرتے رہا کرو (یعنی اس کا دور کرتے رہا کرو)' کیونکہ یہ انسان کے سینے سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے' جتنی تیزی سے کوئی جانور اپنی رسّی سے نکلتا ہے''۔

38 - باب الْقِرَاْءَةِ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی دو رکعات میں تلاوت

943 - اَخْبَرَنِيْ عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْاُوْلٰى مِنْهُمَا الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ (قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا) اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ وَفِي الْاُخْرٰى (اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

941-اخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب استذكار القرآن و تعاهده (الحديث 5031) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الامر بتعهد القرآن، و كراهة قول نسيت آية كذا و جواز قول انسيتها (الحديث 226) . تحفة الاشراف (8368) .

942-اخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب استذكار القرآن و تعاهده (الحديث 5032)، و باب نسيان القرآن و هل يقول نسيت آية كذا و كذا (الحديث 5039) مختصراً . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الامر بتعهد القرآن و كراهة قول نسيت آية كذا و جواز قول انسيتها (الحديث 228) . و اخرجه الترمذي في القراءات، باب 10 . (الحديث 2942) . تحفة الاشراف (9295) .

943-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب ركعتي سنة الفجر و الحث عليهما و تخفيفهما و المحافظة عليهما و بيان ما يستحب ان يقرا فيهما (الحديث 99 و 100) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في تخفيفهما (الحديث 1259) . و اخرجه النسائي في التفسير: سورة المائدة، قوله تعالى: (امنا و اشهد بانا مسلمون) (الحديث 178) . تحفة الاشراف (5669) .

وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ).

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات میں تلاوت کیا کرتے تھے' آپ ﷺ ان میں سے پہلی رکعت میں وہ آیت پڑھتے تھے جو سورۃ البقرہ میں ہے: ''قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا'' (آپ ﷺ اسے آخر تک تلاوت کیا کرتے تھے) جبکہ دوسری رکعت میں ''اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ'' کی تلاوت کرتے تھے۔

39 - باب الْقِرَاْءَةِ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

باب: فجر کی دو (سنت) رکعات میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرنا

944 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فجر کی دو رکعات میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کی تھی۔

40 - باب تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی دو (سنت) رکعات کو مختصر ادا کرنا

945 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى اَقُوْلَ اَقَرَاَ فِيْهِمَا بِاُمِّ الْكِتَابِ

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے' کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی دو (سنت) رکعات ادا کرتے ہوئے انہیں بہت مختصر پڑھتے تھے' یہاں تک کہ میں یہ سوچا کرتی تھی کہ آپ ﷺ نے ان میں سورۃ فاتحہ بھی پڑھی ہے (یا نہیں پڑھی)۔

944-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب ركعتي سنة الفجر و الحث عليهما و تخفيفهما و المحافظة عليهما و بيان ما يستحب ان يقرا فيهما (الحديث 98) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في تخفيفهما (الحديث 1256) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيما يقرا في الركعتين قبل الفجر (الحديث 1148) . تحفة الاشراف (13438) .

945-اخرجه البخاري في التهجد، باب ما يقرا في ركعتي الفجر (الحديث 1171) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب ركعتي سنة الفجر و الحث عليهما و تخفيفهما و المحافظ عليهما و بيان ما يستحب ان يقرا فيهما (الحديث 92 و 93) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في تخفيفهما (الحديث 1255) بنحوه . تحفة الاشراف (17913) .

41 - باب اَلْقِرَاْءَةِ فِی الصُّبْحِ بِالرُّوْمِ

باب: صبح کی نماز میں سورۃ الروم کی تلاوت کرنا

946 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ شَبِيْبٍ اَبِیْ رَوْحٍ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰی صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ "مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ فَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ اُولٰٓئِكَ".

★★ شبیب بن ابی روح ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی تو آپ نے سورۃ الروم کی تلاوت کی' ایک مقام پر آپ ﷺ کو شبہ لاحق ہوا' جب آپ ﷺ نے نماز ادا کر لی تو ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے' کہ جو لوگ ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں' وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتے ہیں' انہیں لوگوں کی وجہ سے ہمیں مشابہہ لگ گیا۔

42 - باب اَلْقِرَاْءَةِ فِی الصُّبْحِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَی الْمِائَةِ

باب: صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات کی تلاوت کرنا

947 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِیُّ عَنْ سَيَّارٍ - يَعْنِیْ ابْنَ سَلَامَةَ - عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِیْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَی الْمِائَةِ.

★★ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ سے لے کر سو آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

<u>شرح</u>

قرأت کرنے کے احکام

قرأت کرنے کا سنت طریقہ

مسئلہ: اگر کوئی شخص سفر کر رہا ہو اور اضطرار کی حالت میں ہو' یعنی دشمن کا خوف ہو یا تیزی سے سفر کرنا مقصود ہو' تو سنت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی سی بھی سورت پڑھی جا سکتی ہے' اگر کسی شخص کو حضر (یعنی مقیم ہونے کی حالت میں) اضطرار لاحق ہو

946-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15594) .

947-اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 172) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيهما، باب القراءة في صلاة الفجر (الحديث 818) . تحفة الاشراف (11607) .

جاتا ہے' یعنی نماز کا وقت ختم ہونے والا ہے اور اسے اپنی جان یا مال کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے' تو سنت یہی ہے کہ اس قدر تلاوت کی جائے کہ جس کے نتیجے میں نماز کا وقت بھی ختم نہ ہو جائے یا جو خوف ہے اس میں کسی نقصان کے ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ (زاہدی)

مسئلہ: جب سفر کے دوران اختیار کی حالت ہو جائے' نماز کا وقت بھی باقی ہو اور کسی قسم کا خوف بھی نہ ہو اور سفر کی جلدی بھی نہ ہو' تو سنت یہ ہے کہ فجر کی نماز میں سورۂ البروج یا اس کی مانند کسی سورت کی تلاوت کی جائے تاکہ نماز کے دوران قرأت کرنے کے سنت طریقے کا بھی خیال رکھا جا سکے اور سفر کی تخفیف پر بھی عمل ہو سکے۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: حضر کے بارے میں سنت یہ ہے کہ فجر کی دونوں رکعات میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ چالیس سے لے کر پچاس آیات تک تلاوت کی جائے۔

مسئلہ: الجامع الصغیر میں یہ بات تحریر ہے کہ ظہر کی نماز میں بھی اتنی ہی قرأت کرنی چاہیے' تاہم مبسوط میں یہ بات تحریر ہے کہ اس سے کم کرنی چاہیے۔

مسئلہ: عصر اور عشاء کی نماز میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ بیس آیات تک کی تلاوت کرنی چاہیے۔

مسئلہ: جبکہ مغرب کی نماز میں ہر رکعت میں چھوٹی سورت کی تلاوت کرنی چاہیے۔ (محیط)

مسئلہ: فقہاء نے اس بات کو مستحسن قرار دیا ہے کہ حضر کے دوران فجر اور ظہر کی نماز میں طوالِ مفصل کی تلاوت کی جائے جبکہ عصر اور عشاء کی نماز میں اوساطِ مفصل کی تلاوت کی جائے جبکہ مغرب کی نماز میں چھوٹی سورتوں کی تلاوت کی جائے۔ (وقایہ)

مسئلہ: طوالِ مفصل سورۃ الحجرات سے سورۃ البروج تک ہیں' اوساطِ مفصل سورۃ البروج سے سورۃ البینہ تک ہیں' جبکہ سورۃ البینہ سے لے کر قرآن کے آخر تک سورتیں قرآن کی چھوٹی سورتیں شمار ہوتی ہیں۔ (محیط' وقایہ' منیۃ المصلی)

مسئلہ: وتر کی نماز میں سورۃ الفاتحہ کے علاوہ اور کوئی سورت متعین نہیں ہے' آدمی کے لیے جو آسان ہو' اس سورت کی تلاوت کر لے۔

مسئلہ: تاہم نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ آپ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ' (دوسری رکعت میں) سورۃ الکافرون (اور تیسری رکعت میں) سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے' اس لیے آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ تبرک کے حصول کے لیے بعض اوقات اس طریقے سے تلاوت کر لیا کرے' تاہم دوسری سورتوں کی بھی تلاوت کر لیا کرے' تاکہ قرآن کے دوسرے حصے کو ترک کر دینا لازم نہ آئے۔ (تہذیب)

مسئلہ: مستحب قرأت سے زیادہ قرأت کرنا نہیں چاہیے تاکہ باجماعت نماز ادا کرنے والے لوگ پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ (مضمرات)

مسئلہ: فجر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کے مقابلے میں لمبی قرأت کرنا مسنون ہے' اس بات پر اتفاق ہے۔

(زاہدی' معراج الدرایہ)

مسئلہ: بعض فقہاء نے اس کی یہ وضاحت کی ہے کہ دونوں رکعات میں جتنی قرأت کرنی ہے اس کا دوتہائی حصہ پہلی رکعت میں ادا کیا جائے اور ایک تہائی حصہ دوسری رکعت میں تلاوت کیا جائے جبکہ شرح طحاوی میں یہ بات مذکور ہے کہ پہلی رکعت میں تیس آیات تک تلاوت کرنی چاہیے اور دوسری رکعت میں دس سے لے کر بیس آیات کی تلاوت کرنی چاہیے۔ (محیط)

مسئلہ: نماز کے لیے کسی ایک سورت کو متعین کر لینا مکروہ ہے۔ (طحاوی)

مسئلہ: اسیجابی فرماتے ہیں: یہ حکم اس وقت ہوگا جب کوئی شخص لازم سمجھتے ہوئے کسی ایک متعین سورت کی تلاوت کرے اور کسی دوسری سورت کی تلاوت کرنے کو مکروہ سمجھتا ہو لیکن اگر کوئی شخص آسانی کے لیے کسی سورت کو مقرر کر لیتا ہے یا نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول سنت کے مطابق کسی سورت کی تلاوت کرتا ہے تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے لیکن اس کے لیے بھی یہ بات شرط ہے کہ بعض اوقات دوسری آیات کی بھی تلاوت کر لینی چاہیے۔ (تبیین)

مسئلہ: افضل یہ ہے کہ فرض نماز میں ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد کسی مکمل سورت کی تلاوت کی جائے البتہ اگر کوئی شخص دو رکعات میں ایک مکمل سورت کی تلاوت کر لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک رکعت میں کسی سورت کا آخری حصہ پڑھ لیتا ہے اور دوسری رکعت میں کوئی چھوٹی سورت مکمل پڑھ لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک رکعت میں دو سورتیں تلاوت کرتا ہے تو اگر ان دونوں کے درمیان ایک یا چند ایک سورتوں کا فصل ہو تو ایسا کرنا مکروہ ہوگا' لیکن اگر زیادہ سورتوں کا فصل ہو تو مکروہ نہیں ہوگا اور اگر درمیان میں کسی ایسی ایک سورت کا فصل ہو جو زیادہ بڑی ہے' تو بھی مکروہ نہیں ہوگا۔

•••———•••———•••

43 - باب الْقِرَاْءَةِ فِى الصُّبْحِ بِ (ق)

باب: صبح کی نماز میں سورۃ ''ق'' کی تلاوت کرنا

948 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى الرِّجَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ) اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّى بِهَا فِى الصُّبْحِ .

☆☆ سیدہ اُم ہشام بنت حارثہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں نے سورۂ قٓ' نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوئے (آپ کی تلاوت سن کر) سیکھی ہے' نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں اسے تلاوت کیا کرتے تھے۔

949 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ

948-انفرد به النسائي . (و الحديث عند: مسلم في الجمعة، باب تخفيف الصلاة و الخطبة (الحديث 50 و 51 و 52) . و ابي داؤد في الصلاة، باب الرجل يخطب على قوس (الحديث 1100 و 1102 و 1103) . و النسائي في الجمعة، باب القراءة في الخطبة (الحديث 1410) . تحفة الاشراف (18363) .

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّى يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِى اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ) قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيْتُهُ فِى السُّوْقِ فِى الزِّحَامِ فَقَالَ (ق) .

☆☆ زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے چچا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' (وہ کہتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے ایک رکعت میں ''والنخل باسقات لها طلع نضيد'' کی تلاوت کی۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں' بعد میں میری ملاقات بازار میں ہجوم کے دوران ان سے ہوئی تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے سورۂ ''قٓ'' کی تلاوت کی تھی۔

44 - باب الْقِرَاْءَةِ فِى الصُّبْحِ بِ (اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)

باب: صبح فجر کی نماز میں سورۂ تکویر کی تلاوت کرنا

950 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْبَلْخِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مِسْعَرٍ وَّالْمَسْعُوْدِىِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سَرِيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الْفَجْرِ (اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) .

☆☆ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو فجر کی نماز میں سورۂ تکویر کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

45 - باب الْقِرَاْءَةِ فِى الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب: فجر کی نماز میں معوذتین کی تلاوت کرنا

951 - اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِىُّ وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِى سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَاَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى صَلَاةِ الْفَجْرِ .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عقبہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھاتے ہوئے اس میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی۔

949-اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 166 و 167) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في صلاة الصبح (الحديث 306) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراءة في صلاة الفجر (الحديث 816) بنحوه . و الحديث عند: مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 165) . تحفة الاشراف (11087) .

950-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10722) .

951-انفرد به النسائي، و سياتي في الاستعاذة، (الحديث 5449) . تحفة الاشراف (9915) .

''نبی اکرم نے سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت کیا تھا''۔

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک سورہ ص میں سجدۂ تلاوت نہیں ہے۔

سجدۂ تلاوت کے مقامات

مسئلہ: قرآن میں چودہ سجدہ ہائے تلاوت ہیں:

(۱) سورۂ اعراف کے آخر میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

اِنَّ الَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ يَسْجُدُوْنَ۝ (الاعراف:۲۰۶)

(۲) سورۂ رعد میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ۝ (الرعد:۱۵)

(۳) سورۂ نحل میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ۝ (النحل:۵۰)

(۴) سورۂ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

وَ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا۝ (الاسراء:۱۰۹)

(۵) سورۂ مریم میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ اٰدَمَ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّ مِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْرَآءِيْلَ وَ مِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ط اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا۝ (سورۂ مریم:۵۸)

(۶) سورۂ حج کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ط وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ط وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ط اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ۝ (الحج:۱۸)

(۷) سورۂ فرقان میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا۝ (الفرقان:۶۰)

(۸) سورۂ نمل میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ يَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ۝ (النمل:۲۵)

(۹) سورۂ الٓمٓ تنزیل میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ۝ (السجدہ:۱۵)

(۱۰) سورۂ ص میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰى نِعَاجِهٖ ط وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَيَبْغِيْ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ط وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ۝ (ص:۲۴)

(۱۱) حٰم السجدہ میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ۝ (فصلت:۳۸)

(۱۲) سورۂ نجم میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا۝ (النجم:۶۲)

(۱۳) سورۂ انشقاق میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ۝ (الانشقاق:۲۱)

(۱۴) سورۂ علق میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

كَلَّا ط لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ۝ (العلق:۱۹) (عینی)

سجدۂ تلاوت کا وجوب

مسئلہ: ان مقامات پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے' تلاوت کرنے والے پر بھی واجب ہے اور سننے والے پر بھی واجب ہے' خواہ وہ قصد کے ساتھ قرآن کی تلاوت سن رہا ہو یا قصد نہ ہو۔ (ہدایہ)

مسئلہ: کوئی شخص آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے' تو محض ہونٹوں کو حرکت دینے کی وجہ سے سجدہ لازم نہیں ہوگا' سجدہ اُس وقت لازم ہوگا جب حروف کی ادائیگی صحیح ہو اور آواز بھی باہر آئے' جسے وہ شخص خود سن سکے یا کوئی شخص اُس کے منہ کے قریب کان کر کے اُس سے سن سکے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدے سے متعلق آیت پڑھتا ہے لیکن مکمل نہیں پڑھتا تو وہ سجدۂ تلاوت نہیں کرے گا اور اگر وہ سجدے سے متعلق لفظ پڑھتا ہے' تو بھی سجدہ نہیں کرے گا' البتہ اگر وہ سجدے سے متعلق لفظ سمیت سجدے والی نصف آیت تلاوت کر لیتا ہے' تو اُس پر سجدہ واجب ہوگا۔

مسئلہ: سجدے کے واجب ہونے کے بارے میں بنیادی اصول یہ ہے کہ جس شخص پر نماز واجب ہوتی ہے' اُس پر سجدۂ تلاوت بھی واجب ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس اصول کے تحت کافر شخص' پاگل شخص' نابالغ بچہ' حیض یا نفاس والی عورت آیت سجدہ پڑھ لیتے ہیں' تو اُن پر سجدہ تلاوت لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ: یا اگر یہ لوگ آیتِ سجدہ سن لیں تو بھی ان پر سجدہ لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ: بے وضو یا جنبی شخص اگر آیتِ سجدہ تلاوت کرے یا سنے تو اُس پر سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ: بیمار شخص کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: اگر امام آیتِ سجدہ تلاوت کرے گا تو وہ سجدہ کرے گا اور اُس کے ساتھ مقتدی بھی سجدہ کریں گے خواہ انہیں تلاوت کی آواز آئی ہو یا نہ آئی ہو خواہ امام نے جہری نماز میں یہ آیت تلاوت کی ہو یا سرّی نماز میں یہ آیت تلاوت کی ہو تاہم مستحب یہ ہے کہ پست آواز میں ادا کی جانے والی نماز میں آیتِ سجدہ تلاوت نہیں کرنی چاہیے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی ایسا شخص امام کی زبانی آیت سجدہ سن لیتا ہے جو نماز میں اُس کا مقتدی نہیں تھا تو اُس پر بھی سجدۂ تلاوت لازم ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز میں آیتِ سجدہ کی تلاوت کرتا ہے' تو اگر وہ آیت سورت کے درمیان میں ہے' تو افضل یہ ہے کہ اُسی وقت سجدے میں چلا جائے' پھر کھڑا ہو' پھر سورت کو مکمل کرے' پھر رکوع میں جائے لیکن اگر وہ اُس وقت سجدہ نہیں کرتا اور رکوع میں چلا جاتا ہے اور رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت کر لیتا ہے' تو قیاس کے اعتبار سے ایسا کرنا جائز ہے اور ہم نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر آیتِ سجدہ تلاوت کرنے کے بعد وہ شخص رکوع میں بھی نہیں گیا اور سجدے میں بھی نہیں گیا اور سورت کو مکمل تلاوت کر لیا' پھر رکوع میں گیا تو اب سجدۂ تلاوت کی نیت کافی نہیں ہوگی اور اُس رکوع کی وجہ سے سجدۂ تلاوت کا حکم ساقط نہیں ہوگا۔

مسئلہ: نماز ادا کرنے والا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی زبانی (جو اُس کا امام نہیں ہے) آیتِ سجدہ سنتا ہے اور پھر تلاوت کرنے والے کے ہمراہ سجدۂ تلاوت کر لیتا ہے' تو اگر نمازی نے اُس شخص کی متابعت کا ارادہ کیا تھا تو اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی لیکن جب کوئی شخص نماز نہ پڑھ رہا ہو' وہ کسی دوسرے کی زبانی سجدۂ تلاوت سنے تو اُس کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ تلاوت کرنے والے کے ہمراہ ہی سجدۂ تلاوت کرے اور اُس سے پہلے سر نہ اُٹھائے۔ (خلاصہ)

آیتِ سجدہ کی تلاوت میں تکرار کا حکم

مسئلہ: اگر ایک ہی محفل میں ایک ہی آیت کو بار بار تلاوت کیا جائے تو ایک ہی مرتبہ سجدۂ تلاوت کرنا کافی ہوگا' اگر آیت ایک ہو اور محفل مختلف ہو یا محفل ایک ہو اور آیت سجدہ مختلف ہوں تو پھر ایک سجدہ کافی نہیں بلکہ ہر مرتبہ الگ سجدہ ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر سجدۂ تلاوت والی آیت سننے والے شخص کی محفل تبدیل ہوگئی اور پڑھنے والے کی تبدیل نہ ہوئی تو سننے والے پر دوبارہ سجدہ کرنا لازم ہوگا اور اگر پڑھنے والے کی تبدیل ہوگئی' سننے والے کی نہیں تو پڑھنے والے پر دوبارہ سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ: اکثر مشائخ کے قول کے مطابق سننے والے پر دوبارہ سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا' اسی کو ہم نے اختیار کیا ہے۔ (عنایہ)

مسئلہ: ایک ہی حالت میں بہت دیر تک رہنے' ایک لقمہ کھا لینے' ایک مرتبہ پانی پی لینے' کھڑا ہو جانے' دو ایک قدم چل لینے' گھر یا مسجد کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک جانے سے محفل تبدیل شمار ہوگی' لیکن اگر کوئی شخص جامع مسجد کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں چلا جاتا ہے' تو دوبارہ سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا' اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جہاں تک امام کی اقتداء میں نماز ادا کی جا سکتی ہے' وہ ایک ہی مقام سمجھا جائے گا۔

مسئلہ: ایک ہی محفل کے دوران کوئی آدمی تسبیح پڑھنا شروع کر دیتا ہے "لا الٰہ الا اللہ" پڑھنا شروع کر دیتا ہے' تلاوت کرنا

شروع کر دیتا ہے' تو محفل تبدیل شمار نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک رکعت میں آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کر لیتا ہے' پھر اُسی رکعت میں اُسے دوبارہ پڑھ لیتا ہے' تو دوبارہ سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: کوئی شخص پہلی رکعت میں ایک آیت سجدۂ تلاوت کرتا ہے' اُس پر سجدہ بھی کر لیتا ہے' پھر دوسری تیسری رکعت میں اُسی آیت کو دوبارہ پڑھتا ہے' تو اُس پر سجدہ واجب نہیں ہوگا' یہی قول صحیح ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: کوئی شخص نماز کے دوران اگر آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے اور سجدہ بھی کر لیتا ہے' پھر سلام پھیرنے کے بعد اُسی جگہ پر بیٹھ کر وہی آیت دوبارہ پڑھتا ہے' تو ظاہر الروایت کے مطابق وہ شخص دوبارہ سجدہ کرے گا۔

سجدۂ سہو کا طریقہ

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ جب آدمی سجدۂ تلاوت کرنے لگے تو پہلے کھڑا ہو' پھر سجدۂ تلاوت کرے اور سجدہ کرنے کے بعد دوبارہ کھڑا ہو جائے' پھر اُس کے بعد بیٹھے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: جب سجدہ تلاوت کا ارادہ کرے گا تو پہلے دل میں اُس کی نیت کرے گا اور زبان سے یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے سجدۂ تلاوت کر رہا ہوں' پھر "اللہ اکبر" کہہ کر (سجدے میں چلا جائے)۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: سجدۂ تلاوت کو فوراً کرنا لازم نہیں ہے بلکہ اگر بعد میں کسی وقت ادا کیا جائے تو بھی ادا ہی شمار ہوگا' قضاء شمار نہیں ہوگا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: تاہم یہ حکم اُس سجدے کا ہے جو نماز کے علاوہ تلاوت کرنے کے نتیجے میں لازم ہوتا ہے' جو سجدہ نماز کے دوران لازم ہوتا ہے' اُس میں اگر تاخیر کی جائے یہاں تک کہ اگر اُس کے بعد کچھ اور قرأت بھی کر لی جائے تو وہ قضاء شمار ہوگا اور آدمی گناہ گار ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: کوئی شخص قرآن کی تلاوت سن رہا تھا' اُس کے پاس ایسے لوگ بیٹھے ہوئے تھے جن کے بارے میں یہ گمان ہے کہ وہ باوضو ہوں گے اور اس آیت کو سن کر سجدۂ تلاوت کر لیں گے' یہ بات اُن کے لیے پریشانی کا باعث نہیں ہوگی تو اُسے چاہیے کہ آیت سجدہ بلند آواز میں تلاوت کرے' لیکن اگر اُسے یہ گمان ہو کہ وہ لوگ بے وضو ہوں گے اور یہ گمان ہو کہ وہ لوگ اُس آیتِ سجدہ کی تلاوت سننے کے باوجود سجدہ تلاوت نہیں کریں گے یا سجدہ کر لیں گے' لیکن یہ اُن کے لیے مشقت کا باعث ہوگا تو پھر قاری کو چاہیے کہ پست آواز میں آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: یہ بات مکروہ ہے کہ کسی سورت کی تلاوت کرتے ہوئے آیت سجدہ کو چھوڑ دیا جائے۔

سجدۂ شکر کے احکام

مسئلہ: اسی سے متعلق ایک مسئلہ سجدۂ شکر کا ہے۔

امام ابوحنیفہ سجدۂ شکر کے قائل نہیں ہیں' اُن کے نزدیک سجدۂ شکر کرنا مکروہ ہے اور اس پر ثواب نہیں ملتا' اسے ترک کرنا

زیادہ بہتر ہے جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ عبادت ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے۔

سجدۂ شکر کا طریقہ

مسئلہ: ان دونوں حضرات کے نزدیک سجدۂ شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی نعمت میسر ہو یا اللہ تعالیٰ اُسے کوئی فرزند عطاء کرے یا کوئی گمشدہ چیز مل جائے یا کوئی مصیبت دور ہو جائے یا بیمار شخص کو شفاء نصیب ہو جائے یا کوئی غائب شدہ شخص واپس آ جائے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قبلہ کی طرف رُخ کر کے شکر کے طور پر سجدے میں چلا جائے اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان کرے پھر دوسری تکبیر کہہ کر سر اُٹھائے جس طرح سجدۂ تلاوت کیا جاتا ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: لوگوں کو سجدۂ شکر کرنے سے منع نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس میں عاجزی اور عبادت کا مفہوم پایا جاتا ہے اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: جن اوقات میں نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے اُن اوقات میں سجدۂ شکر کرنا بھی مکروہ ہے۔ (قنیہ)

•••———•••———•••

49 - بَابُ السُّجُوْدِ فِي (وَالنَّجْمِ)

باب: سورۃ النجم میں سجدۂ تلاوت

957 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِي وَدَاعَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَنْ عِنْدَهُ فَرَفَعْتُ رَاْسِي وَاَبَيْتُ اَنْ اَسْجُدَ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ اَسْلَمَ الْمُطَّلِبُ.

☆☆ جعفر بن مطلب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں سورۃ النجم کو تلاوت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں چلے گئے اور آپ کے پاس موجود لوگ بھی سجدے میں چلے گئے (میں بھی اس وقت وہاں موجود تھا) لیکن میں نے اپنا سر اُٹھائے رکھا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) اس وقت حضرت مطلب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

شرح

سجدۂ تلاوت کے احکام

اس سے متعلق احکام چند اصولوں پر مبنی ہیں

مسئلہ: اس بارے میں ایک اصول یہ ہے کہ جب سجدے کو اس کے مخصوص مقام پر ادا کر لیا جائے تو وہ نیت کے بغیر ادا ہو

957- اخرجه النسائي. تحفة الاشراف (11287).

جاتا ہے اور اُسے اس کے مخصوص موقع پر ادا نہ کیا جائے تو پھر بعد میں وہ نیت کے بغیر درست نہیں ہوتا' سجدہ اپنے موقع ومحل سے اس وقت الگ شمار ہوتا ہے' جب اس سجدے اور اس کے موقع ومحل کے درمیان ایک مکمل رکعت کا فاصلہ آ جائے۔

مسئلہ: اس بارے میں ایک اصول یہ ہے کہ جب کسی چیز کے بارے میں یہ شک ہو کہ وہ واجب ہے یا بدعت ہے' تو احتیاط کے پیش نظر اسے ادا کر لیا جائے گا' لیکن اگر اس بارے میں شک ہو کہ وہ سنت ہے یا بدعت ہے' تو پھر اُسے چھوڑ دیا جائے گا۔

ان میں ایک اصول یہ ہے کہ آدمی اس بارے میں غور کرے گا' تو جتنے سجدے رہ گئے تھے اور جتنے ادا ہوئے تھے' ان میں سے کم کون سے ہیں اور پھر اُسی سے حساب لگایا جائے گا' کیونکہ تھوڑے کے ذریعے حساب کرنا آسان ہوتا ہے۔

(محیط سرخسی' ظہیریہ)

•••———•••———•••

958 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ النجم کی تلاوت کرتے ہوئے اس میں سجدۂ تلاوت کیا تھا۔

50 - بَابُ تَرْكِ السُّجُوْدِ فِي النَّجْمِ

باب: سورۃ النجم میں سجدۂ تلاوت نہ کرنا

959 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ اَنَّهُ قَرَاَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى) فَلَمْ يَسْجُدْ.

☆☆ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں تلاوت کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کی اقتداء کے دوران کوئی بھی چیز تلاوت نہیں کی جائے گی۔

958- اخرجه البخاري في سجود القرآن، باب ما جاء في سجود القرآن و سنتها (الحديث 1067) مطولاً، و باب سجدة النجم (الحديث 1070) مطولاً. و في مناقب الانصار، باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه من المشركين بمكة (الحديث 3853) مطولاً، و في المغازي، باب قتل ابي جهل (الحديث 3972) مطولاً، و في التفسير، باب(فاسجدوا لله و اعبدوا) (الحديث 4863) مطولاً. و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب سجود التلاوة (الحديث 105) مطولاً. و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من راي فيها السجود (الحديث 1406) مطولاً. تحفة الاشراف (9180).

959- اخرجه البخاري في سجود القرآن، باب من قرا السجدة و لم يسجد (الحديث 1072 و 1073) مختصراً. و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب سجود التلاوة (الحديث 106). واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من لم ير السجود في المفصل (الحديث 1404) مختصراً. و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب من لم يسجد فيه (الحديث 576) مختصراً. تحفة الاشراف (3733).

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی بیان کی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورۃ النجم کی تلاوت کی تھی لیکن انہوں نے (یا نبی اکرم ﷺ نے) سجدۂ تلاوت نہیں کیا تھا۔

شرح

سورۂ نجم کا سجدۂ تلاوت امام مالک کے نزدیک ثابت نہیں ہے جبکہ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک سورۂ نجم میں سجدہ کیا جائے گا۔ امام احمد بن حنبل بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

51 - باب السُّجُودِ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)

باب: سورۃ الانشقاق میں سجدۂ تلاوت

960 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ بِهِمْ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا.

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے سورۃ الانشقاق کی تلاوت کی تو اس میں سجدۂ تلاوت کیا' جب وہ اس سے فارغ ہوئے' تو ان لوگوں کو بتایا: نبی اکرم ﷺ نے بھی اس (سورت) میں سجدہ کیا ہے۔

شرح

سورۂ انشقاق کا سجدۂ تلاوت امام مالک کے نزدیک ثابت نہیں ہے جبکہ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک سورۂ انشقاق میں سجدہ کیا جائے گا۔ امام احمد بن حنبل بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

961 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ قَيْسٍ - وَهُوَ مُحَمَّدٌ - عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ).

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سورۃ الانشقاق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے۔

962 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ).

960-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب سجود التلاوة (الحديث 107) . تحفة الاشراف (14969) .
961-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14989) .
962-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في السجدة في (اقرا باسم ربك الذي خلق) و (اذا السماء انشقت) (الحديث 574) . واخرجه النسائي في الافتتاح، باب السجود في اذا السماء انشقت (الحديث 963) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب عدد سجود القرآن (الحديث 1059) مختصراً . تحفة الاشراف (14865) .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے۔

963 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ.

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

964 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - فِي (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوبکر' حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے سورۃ الانشقاق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے اور جو ہستی ان دونوں سے بہتر ہے (یعنی نبی اکرم ﷺ نے بھی سورۃ الانشقاق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے)۔

52 - باب السُّجُودِ فِي (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ)

باب: سورۃ العلق میں سجدۂ تلاوت

965 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ).

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور ان دونوں سے بہتر ہستی (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے۔

شرح

سورۂ العلق کا سجدۂ تلاوت امام مالک کے نزدیک ثابت نہیں ہے جبکہ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک سورۂ العلق میں سجدہ کیا جائے گا۔ امام احمد بن حنبل بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

966 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ

963-تقدم في الافتتاح، باب السجود في اذا السماء انشقت (الحديث 962) .
964-انفرد به النسائي، و سياتي في الافتتاح، السجود في اقرا باسم ربك (الحديث 965) . تحفة الاشراف (14501) .
965-تقدم في الافتتاح، باب السجود في اذا السماء انشقت (الحديث 964) .
966-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب سجود التلاوة (الحديث 108) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب السجود في (اذا السماء انشقت) و (اقرا) (الحديث 1407) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في السجدة في (اقرا باسم ربك الذي خلق) و (اذا السماء انشقت) (الحديث 573) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب عدد سجود القرآن (الحديث 1058) . تحفة الاشراف (14206) .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ (اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ) وَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے۔

53 - باب السُّجُوْدِ فِى الْفَرِيْضَةِ

باب: فرض نمازوں میں سجدۂ تلاوت

967 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُلَيْمٍ - وَهُوَ ابْنُ اَخْضَرَ - عَنِ التَّيْمِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِىُّ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ - يَعْنِى الْعَتَمَةَ - فَقَرَاَ سُوْرَةَ (اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ) فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذِهٖ - يَعْنِىْ سَجْدَةً - مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا . قَالَ سَجَدَ بِهَا اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا خَلْفَهٗ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ ابورافع بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی' انہوں نے سورۃ الانشقاق کی تلاوت کی اور اس میں سجدۂ تلاوت بھی کیا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! یہ کیا ہے؟

(راوی کہتے ہیں: یعنی ہم لوگ اس سورت میں سجدۂ تلاوت نہیں کرتے تھے) تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوالقاسم ﷺ نے (اس سورت کی تلاوت میں) سجدۂ تلاوت کیا ہے' جبکہ میں آپ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا' اس لیے میں اس میں سجدۂ تلاوت کرتا رہوں گا' یہاں تک کہ میں حضرت ابوالقاسم ﷺ سے جا ملوں۔

54 - باب قِرَاءَةِ النَّهَارِ

باب: دن (کی نمازوں) میں قرأت (کا طریقہ)

968 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ صَلَاةٍ يُقْرَاُ فِيْهَا فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهَا اَخْفَيْنَا مِنْكُمْ .

☆☆ عطاء بیان کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر نماز میں تلاوت کی جاتی ہے' تو جن نمازوں میں نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں تلاوت کی ہے' ہم ان نمازوں میں بلند آواز میں تلاوت کرتے ہیں اور جن نمازوں میں نبی اکرم ﷺ نے پست آواز میں تلاوت کی ہے' ہم ان نمازوں میں پست آواز میں تلاوت کرتے ہیں۔

967-اخرجه البخاري في الاذان، باب الجهر في العشاء (الحديث 766) بنحوه، و باب القراءة في العشاء بالسجدة (الحديث 768) بنحوه، و في سجود القرآن، باب من قرا السجدة في الصلاة فسجد بها (الحديث 1078) بنحوه . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب سجود التلاوة (الحديث 110) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من راى فيها السجود (الحديث 1408) بنحوه . تحفة الاشراف (14649) .

968-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14177) .

969 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ فِىْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهَا اَخْفَيْنَا مِنْكُمْ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے' جن نمازوں میں نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی ہے' ہم ان نمازوں میں بلند آواز میں قرأت کرتے ہیں اور جن نمازوں میں نبی اکرم ﷺ نے پست آواز میں قرأت کی ہے' ہم ان نمازوں میں پست آواز میں قرأت کرتے ہیں۔

55 - باب الْقِرَاءَةِ فِى الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز میں تلاوت کرنا

970 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صُدْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيْدِ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّىْ خَلْفَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْاٰيَةَ بَعْدَ الْاٰيَاتِ مِنْ سُوْرَةِ لُقْمَانَ وَالذّٰرِيٰتِ .

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کیا کرتے تھے' تو بعض اوقات ہمیں سورۃ الرحمٰن یا سورۃ الذاریات کی بعض آیات کی تلاوت کے بعد کسی ایک آیت کی آواز آ جاتی تھی (اس کا مطلب یہ ہے' کہ نبی اکرم ﷺ سورۃ الذاریات یا سورۃ الرحمٰن تلاوت کر رہے ہوتے تھے اور پست آواز میں قرأت کرتے تھے' لیکن بعض اوقات کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیتے تھے)۔

971 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرُّوْذِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ النَّضْرِ قَالَ كُنَّا بِالطَّفِّ عِنْدَ اَنَسٍ فَصَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اِنِّىْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَقَرَاَ لَنَا بِهَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ فِى الرَّكْعَتَيْنِ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) .

☆☆ ابوبکر بن نضر بیان کرتے ہیں' ہم لوگ "طف" کے مقام پر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے' انہوں نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو وہ بولے: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے ان دو رکعات میں یہی دو سورتیں تلاوت فرمائی تھیں: سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ۔

969-اخرجه البخاري في الاذان، باب القراءة في الفجر (الحديث 772) مطولاً . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة و انه اذا لم يحسن الفاتحة و لا امكنه تعلمها قرا ما تيسر له من غيرها (الحديث 43) مطولاً . تحفة الاشراف (14190) .

970-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الجهر بالآية احياناً في صلاة الظهر و العصر (الحديث 830) . تحفة الاشراف (1891) .

971-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1714) .

56- باب تَطْوِيلِ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز میں پہلی رکعت میں طویل قیام کرنا

972- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَقَدْ كَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْبَقِيعِ فَيَقْضِي حَاجَتَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيءُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى يُطَوِّلُهَا .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ظہر کی نماز شروع ہو جاتی' پھر کوئی شخص بقیع تک جاتا' وہاں قضائے حاجت کرتا' پھر وضو کر کے آ جاتا' اور نبی اکرم ﷺ ابھی پہلی رکعت ہی پڑھ رہے ہوتے تھے' یعنی آپ ﷺ طویل رکعت ادا کرتے تھے۔

973- أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ - وَهُوَ الْقَنَّادُ - قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي بِنَا الظُّهْرَ فَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ كَذَلِكَ وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالرَّكْعَةَ الْأُولَى يَعْنِي فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ .

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: (حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ ہمیں ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے' آپ ﷺ نے پہلی دو رکعات میں تلاوت کرتے ہوئے کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی پڑھ دی' نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں طویل رکعت ادا کرتے تھے اور آپ ﷺ پہلی رکعت کو طویل ادا کرتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی صبح کی نماز میں آپ ﷺ طویل رکعت ادا کرتے تھے۔

57- باب إِسْمَاعِ الْإِمَامِ الْآيَةَ فِي الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز میں امام کا کوئی ایک آیت بلند آواز میں پڑھنا

974- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسْلِمٍ - يُعْرَفُ بِابْنِ أَبِي جَمِيلٍ الدِّمَشْقِيِّ - قَالَ حَدَّثَنَا

972- اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 161) و (الحديث 162) بنحوه مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 825) بنحوه . تحفة الاشراف (4282) .

973- اخرجه البخاري في الاذان، باب القراءة في الظهر (الحديث 759) مطولاً، وباب القراءة في العصر (الحديث 762) مختصراً، و باب يقرأ في الاخريين بفاتحة الكتاب (الحديث 776) مطولاً، و باب اذا اسمع الامام الآية (الحديث 778) بنحوه، و باب يطول في الركعة الاولى (الحديث 779) بنحوه . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 154) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في الظهر (798 - 799 و 800) . و اخرجه النسائي في الافتتاح، باب اسماع الامام الآية في الظهر (الحديث 974) و تقصير القيام في الركعة الثانية من الظهر (الحديث 975)، و القراءة في الركعتين الاوليين من صلاة الظهر (الحديث 976)، و القراءة في الركعتين الاوليين من صلاة العصر (الحديث 977) . و الحديث عند: مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 155) و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الجهر بالآية احياناً في صلاة الظهر و العصر (829) . تحفة الاشراف (12108) .

974- تقدم في الافتتاح، تطويل القيام في الركعة الاولى من صلاة الظهر (الحديث 973).

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمَاعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى .

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں پہلی دو رکعات میں سورۃ الفاتحہ اور ان کے ساتھ کسی ایک سورت کی تلاوت کیا کرتے تھے اور بعض اوقات آپ ﷺ کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیا کرتے تھے' نبی اکرم ﷺ (ان نمازوں میں) پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے۔

58- باب تَقْصِيرِ الْقِيَامِ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنَ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز کی دوسری رکعت میں مختصر قیام کرنا

975- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَانَ يَقْرَأُ بِنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ يُطَوِّلُ الْأُولَى وَيُقَصِّرُ الثَّانِيَةَ .

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں ظہر کی ابتدائی دو رکعات پڑھاتے ہوئے بعض اوقات کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیتے تھے' آپ پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت مختصر ادا کرتے تھے' صبح کی نماز میں بھی آپ ایسا ہی کیا کرتے تھے' پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت (پہلی رکعت کے مقابلے میں) مختصر ادا کرتے تھے۔

عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں آپ ﷺ تلاوت کیا کرتے تھے' اس میں پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت (پہلی کے مقابلے میں) مختصر ادا کرتے تھے۔

975- اخرجه البخاري في الاذان، باب القراءة في الظهر (الحديث 759)، و باب يطول في الركعة الاولى (الحديث 779) مختصراً، و اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 154) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في الظهر (الحديث 798 و 789 و 800) . و اخرجه النسائي في الافتتاح، القراءة في الركعتين الاوليين من صلاة العصر (الحديث 977) . و الحديث عند: البخاري في الاذان، باب القراءة في العصر (الحديث 762)، و باب يقرأ في الاخريين بفاتحة الكتاب (الحديث 776)، و باب اذا اسمع الامام الآية (الحديث 778) . و مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 155) . و النسائي في الافتتاح، تطويل القيام في الركعة الاولى من صلاة الظهر (الحديث 973)، و باب اسماع الامام الآية في الظهر (الحديث 974)، و القراءة في الركعتين الاوليين من صلاة الظهر (الحديث 976) . و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الجهر بالآية احياناً في صلاة الظهر و العصر (الحديث 829) . تحفة الاشراف (12108) .

59 - باب الْقِرَاْةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت

976 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَسُوْرَتَيْنِ وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيْلُ اَوَّلَ رَكْعَةٍ مِّنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ .

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں پہلی دو رکعات میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ دو سورتیں (یعنی ہر رکعت میں ایک سورت) پڑھا کرتے تھے جبکہ آخری دو رکعات میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ بعض اوقات کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیتے تھے' ظہر کی نماز کی پہلی رکعت کو (باقی رکعات کے مقابلے میں) آپ ﷺ طویل ادا کرتے تھے۔

60 - باب الْقِرَاْةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت

977 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى فِي الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ .

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ دو سورتیں (یعنی ہر رکعت میں ایک سورت) تلاوت کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ ﷺ کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیتے تھے' آپ ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی رکعت کو طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت کچھ مختصر ادا کرتے تھے' صبح کی نماز میں بھی آپ ﷺ کا یہی طریقہ تھا۔

976-اخرجه البخاري في الاذان، باب القراءة في الظهر (الحديث 759)، و باب القراءة في العصر (الحديث 762) مختصراً، و باب يقرأ في الأخريين بفاتحة الكتاب (الحديث 776)، و باب اذا اسمع الامام الآية (الحديث 778) . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 154 و 155) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في الظهر (الحديث 798 و 799 و 800) . واخرجه النسائي في الافتتاح، باب اسماع الامام الآية في الظهر (الحديث 974) . و القراءة في الركعتين الاوليين من صلاة العصر (الحديث 977) . والحديث عند: البخاري في الاذان، باب يطول في الركعة الاولى (الحديث 779) . والنسائي في الافتتاح، تطويل القيام في الركعة الاولى من صلاة الظهر (الحديث 973)، و تقصير القيام في الركعة الثانية من الظهر (الحديث 975) . و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الجهر بالآية احياناً في صلاة الظهر و العصر (الحديث 829) . تحفة الاشراف (12108) .

977-تقدم في الافتتاح، القراءة في الركعتين الاوليين من صلاة الظهر (الحديث 976) .

978 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهِمَا .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں سورۃ البروج اور سورۃ الطارق اور ان کے جیسی دوسری سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

979 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ بِاَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ .

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں سورۃ اللیل کی تلاوت کرتے تھے اور عصر کی نماز میں اس کی مانند سورت کی تلاوت کیا کرتے تھے جبکہ فجر کی نماز میں آپ ﷺ اس سے طویل سورت پڑھا کرتے تھے۔

61 - باب تَخْفِيْفِ الْقِيَامِ وَالْقِرَاْةِ

باب: مختصر قیام کرنا اور مختصر قرأت کرنا

980 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَلَّيْتُمْ قُلْنَا نَعَمْ . قَالَ يَا جَارِيَةُ هَلُمِّيْ لِيْ وَضُوْءًا مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِمَامِكُمْ هٰذَا . قَالَ زَيْدٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَيُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ .

☆☆ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں' ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: تم لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: اے لڑکی! وضو کا پانی لے آؤ! (پھر انہوں نے فرمایا:) میں نے تمہارے اس امام (یعنی عمر بن عبدالعزیز) سے زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتے ہوئے اور کسی کو نہیں دیکھا (یعنی اس زمانے میں ایسے کسی شخص کو نہیں دیکھا)۔

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں' عمر بن عبدالعزیز رکوع و سجود مکمل ادا کیا کرتے تھے جبکہ قیام اور قعدہ مختصر ادا کیا کرتے تھے۔

981 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ

978-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب قدر القراءة في صلاة الظهر و العصر (الحديث 805) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في الظهر و العصر (الحديث 307) . تحفة الاشراف (2147) .

979-اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 170) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب قدر القراءة في صلاة الظهر و العصر (الحديث 806) بنحوه . والحديث عند: مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 171)، و في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب تقديم الظهر في اول الوقت في غير شدة الحر (الحديث 188) . و ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة الظهر (الحديث 673) . تحفة الاشراف (2179 و 2185) .

980-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (840) .

اللّٰہِ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَہَ صَلَاۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ . قَالَ سُلَیْمَانُ کَانَ یُطِیْلُ الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ وَیُخَفِّفُ الْاُخْرَیَیْنِ وَیُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَیَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَیَقْرَاُ فِی الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَیَقْرَاُ فِی الصُّبْحِ بِطُوَلِ الْمُفَصَّلِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے جن لوگوں کے پیچھے بھی نماز ادا کی ہے' ان میں فلاں شخص سب سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہے۔

سلیمان نامی راوی بیان کرتے ہیں' وہ امام صاحب ظہر کی ابتدائی رکعات طویل ادا کیا کرتے تھے اور آخری دو رکعات نسبتاً مختصر ادا کرتے تھے' عصر کی نماز کو مختصر ادا کرتے تھے اور مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کیا کرتے تھے جبکہ عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی تلاوت کرتے تھے اور فجر کی نماز میں طوال مفصل کی تلاوت کرتے تھے۔

62 - باب الْقِرَاْۃِ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

باب: مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کرنا

982 - اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَہَ صَلَاۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ . فَصَلَّیْنَا وَرَاءَ ذٰلِکَ الْاِنْسَانِ وَکَانَ یُطِیْلُ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ وَیُخَفِّفُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ وَیُخَفِّفُ فِی الْعَصْرِ وَیَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَیَقْرَاُ فِی الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاھَا وَاَشْبَاھِھَا وَیَقْرَاُ فِی الصُّبْحِ بِسُوْرَتَیْنِ طَوِیْلَتَیْنِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے جن لوگوں کی بھی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' ان میں فلاں شخص سب سے زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے ان صاحب کے پیچھے نماز ادا کی تو وہ ظہر کی ابتدائی دو رکعات طویل ادا کرتے تھے اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتے تھے' وہ عصر کی نماز مختصر ادا کرتے تھے اور مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کرتے تھے جبکہ عشاء کی نماز میں سورۃ الشمس اور اس جیسی دوسری سورتوں کی تلاوت کرتے تھے جبکہ صبح کی نماز میں دو طویل سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

981-اخرجه النسائي في الافتتاح، باب القراء ة في المغرب بقصار المفصل (الحديث 982) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب القراء ة في الظهر و العصر (الحديث 827) مختصراً . تحفة الاشراف (13484) .

982-تقدم في الافتتاح، تخفيف القيام و القراء ة (الحديث 981) . والحديث عند: ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراء ة في الظهر و العصر (الحديث 827) . تحفة الاشراف (13484) .

63 - باب الْقِرَاْۃِ فِی الْمَغْرِبِ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی)

باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا

983 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِنَاضِحَیْنِ عَلٰی مُعَاذٍ وَّھُوَ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فَصَلَّی الرَّجُلُ ثُمَّ ذَھَبَ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اَفَتَّانٌ یَّا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ یَّا مُعَاذُ اَلَا قَرَاْتَ بِ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی) وَالشَّمْسِ وَضُحَاھَا وَنَحْوِھِمَا ".

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک انصاری دو اونٹنیوں کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا' وہ اس وقت مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے' انہوں نے سورۃ البقرہ پڑھنی شروع کر دی' اس شخص نے (اکیلے) نماز ادا کی اور چلا گیا' اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو' تم نے سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الشمس اور اس جیسی دوسری سورتوں کی تلاوت کیوں نہیں کی؟

64 - باب الْقِرَاْۃِ فِی الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ

باب: مغرب کی نماز میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کرنا

984 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِہِ الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلّٰی بَعْدَھَا صَلَاۃً حَتّٰی قُبِضَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ اُم فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کی' اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز ادا نہیں کی' یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا (علامہ سندھی کہتے ہیں: یعنی اس کے بعد آپ نے لوگوں کو کوئی نماز نہیں پڑھائی)

985 - اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّہٖ اَنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ .

983-اخرجه البخاري في الاذان ، باب من شكا امامه اذا طول (الحديث 705) . والنسائي في الامامة، خروج الرجل من صلاة الامام و فراغة من صلاته في ناحية المسجد (الحديث 830)؛ و في الافتتاح، القراء ة في العشاء الآخرة بسبح اسم ربك الا على (الحديث 996) . تحفة الاشراف (2582) .

984-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18050) .

985-اخرجه البخاري في الاذان، باب القراء ة في المغرب (الحديث 763) مطولاً، و في المغازي، باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته (الحديث 4429) . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراء ة في الصبح (الحديث 173) مطولاً واخرجه ابو داوٗد في الصلاة، باب قدر القراء ة في المغرب (الحديث 810) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القراء ة في المغرب (الحديث 308) بنحوه مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراء ة في صلاة المغرب (الحديث 831) . تحفة الاشراف (18052) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ (سیّدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

65 - باب الْقِرَاَّةِ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الطّور کی تلاوت کرنا

986 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ .

☆☆ محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۃ الطّور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

66 - باب الْقِرَاَّةِ فِی الْمَغْرِبِ بِـ (حم) الدُّخَانِ

باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الدخان کی تلاوت کرنا

987 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ حَدَّثَهٗ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِیْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِـ (حم) الدُّخَانِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورۃ الدخان کی تلاوت کی تھی۔

67 - باب الْقِرَاَّةِ فِی الْمَغْرِبِ بِـ (المص)

باب: مغرب کی نماز میں سورہ المص کی تلاوت کرنا

988 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ لِمَرْوَانَ يَا اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ اَتَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِـ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَ (اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ) قَالَ نَعَمْ . قَالَ فَمَحْلُوْفَةٌ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْهَا

986-اخرجه البخاري في الاذان، باب الجهر في المغرب (الحديث 765) ، و في الجهاد ، باب فداء المشركين (الحديث 3050)، و في المغازي، باب: 12 . (الحديث 4023)، وفي التفسير، باب : 1 . (الحديث 4854) مطولاً . و اخرجه مسلم في الصلاة ، باب القراءة في الصبح (الحديث 174) . واخرجه ابوداوُد في الصلاة، باب قدر القراءة في المغرب (الحديث 811) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراءة في صلاة المغرب (الحديث 832) . تحفة الاشراف (3189) .

987-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6579) .

988-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3732) .

بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ (المص) .

☆☆ عروہ بن زبیر' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے مروان سے کہا ہے' اے ابوعبدالملک! کیا تم مغرب کی نماز میں سورۃ الاخلاص اور سورۃ الکوثر کی تلاوت کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بات پر قسم اُٹھائی جاسکتی ہے' مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے' کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں ایک طویل سورت المص پڑھا کرتے تھے۔

989 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ مَا لِیْ اَرَاكَ تَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ السُّوَرِ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا اَطْوَلُ الطُّوْلَيَيْنِ قَالَ الْاَعْرَافُ .

☆☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں' مروان بن حکم نے انہیں بتایا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے' کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم مغرب کی نماز میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مجھے یہ بات یاد ہے' کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس نماز میں طویل سورتیں پڑھا کرتے تھے' تو میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! طویل سورت کون سی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: سورۃ الاعراف۔

990 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَاَبُوْ حَيْوَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِیْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِیْ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورۃ الاعراف کی تلاوت کرتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات میں اس سورت کو تلاوت کرلیتے تھے۔

68 - باب الْقِرَاَّةِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرنا

991 - اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْجَوَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقْرَاُ

989-اخرجه البخاري في الاذان، باب القراءة في المغرب (الحديث 764) مختصراً . و اخرجه ابوداوُد في الصلاة، باب قدر القراءة في المغرب (الحديث 812) بنحوه . تحفة الاشراف (3738) .

990-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16959) ..

991-انفرد به النسائي . و الحديث عند الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في تخفيف ركعتي الفجر و ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرا فيهما (الحديث 417) . وابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيما يقرا في الركعتين قبل الفجر (الحديث 1149) . تحفة الاشراف (7388) .

فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ (قُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ).

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے بیس سے زیادہ مرتبہ یہ بات نوٹ کی ہے' کہ نبی اکرم ﷺ مغرب کے بعد والی دو رکعات (سنت) میں اور فجر سے پہلے والی دو رکعات (سنت) میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

69 - باب الْفَضْلِ فِي قِرَاَةِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

باب: سورۃ الاخلاص تلاوت کرنے کی فضیلت

992 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ اَنَّ اَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ اُمِّهِ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهِ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِـ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ فَعَلَ ذٰلِكَ". فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّهُ".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ایک مہم کا امیر بنا کر بھیجا' وہ شخص اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھایا کرتا تھا اور آخر میں سورۃ الاخلاص ضرور پڑھتا تھا' جب یہ لوگ واپس آئے' تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے' کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے' کہ میں اس کی تلاوت کیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

993 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلٰى اٰلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَجَبَتْ". فَسَاَلْتُهُ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "الْجَنَّةُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آ رہا تھا' آپ نے ایک شخص کو سورۃ الاخلاص تلاوت کرتے ہوئے سنا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہو گئی ہے' میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: یارسول اللہ کیا چیز واجب ہو گئی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس تلاوت کرنے والے شخص کے لیے) جنت (واجب ہو گئی ہے)۔

992-اخرجه البخاري في التوحيد، باب ما جاء في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم امته الى توحيد الله تبارك و تعالى (الحديث 7375). و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب فضل قراءة قل هو الله احد (الحديث 263). تحفة الاشراف (17914).

993-اخرجه الترمذي في فضائل القرآن، ما جاء في سورة الاخلاص (الحديث 2897). تحفة الاشراف (14127).

994 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے دوسرے شخص کو بار بار سورۃ الاخلاص تلاوت کرتے ہوئے سنا' اگلے دن وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' یہ (سورۃ الاخلاص) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

995 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ امْرَاَةٍ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "(قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اَعْرِفُ اِسْنَادًا اَطْوَلَ مِنْ هٰذَا.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ ایک خاتون کے حوالے سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سورۃ الاخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے"۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ سب سے طویل سند ہے۔

70 - باب الْقِرَاَةِ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى)

باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا

996 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ مُعَاذٌ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَطَوَّلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَيْنَ كُنْتَ عَنْ

994-اخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب فضل (قل هو الله احد) (الحديث 5013)، و في الايمان و النذور، باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 6643)، و في التوحيد، باب ما جاء في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم امته الى توحيد الله تبارك و تعالى (الحديث 7374). واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في سورة الصمد (الحديث 1461). واخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، ما يستحب للانسان ان يقرا كل ليلة (الحديث 698). تحفة الاشراف (4104).

995-اخرجه الترمذي في فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة الاخلاص (الحديث 2896) بمعناه. واخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، ما يستحب للانسان ان يقرا كل ليلة (الحديث 681). تحفة الاشراف (3502).

996-اخرجه البخاري في الاذان، باب من شكا امامه اذا طول (الحديث 705) بنحوه مطولاً. و الحديث عند: النسائي في الامامة، خروج الرجل من صلاة الامام و فراغه من صلاته في ناحية المسجد (الحديث 830)، وفي الافتتاح، القراءة في المغرب بـ (سبح اسم ربك الاعلى) (الحديث 983). تحفة الاشراف (2582).

(سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَالضُّحَى وَ (إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ) ."

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عشاء کی نماز پڑھانا شروع کی تو اس میں طویل قرأت کی (بعد میں اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تم لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ اے معاذ! کیا تم لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو! تم سورۃ الاعلیٰ' سورۃ الضحیٰ اور سورۃ الانفطار کی تلاوت کیوں نہیں کرتے؟

71 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الشمس کی تلاوت کرنا

997 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِأَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِنَّا فَأُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ . فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ مُعَاذٌ . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَتُرِيدُ أَنْ تَكُونَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ إِذَا أَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَأْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) وَ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ) ."

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز پڑھا رہے تھے انہوں نے اس میں طویل قرأت کی تو پیچھے نماز ادا کرنے والوں میں سے ایک شخص نماز چھوڑ کر چلا گیا' جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس شخص کے بارے میں بتایا گیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص منافق ہے' جب اس بات کی خبر اس شخص کو ملی تو وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا تھا' اس کے بارے میں آپ ﷺ کو بتایا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو! جب تم لوگوں کو نماز پڑھایا کرو تو سورۃ الشمس' سورۃ الاعلیٰ' سورۃ اللیل اور سورۃ العلق کی تلاوت کیا کرو۔

998 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَأَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز میں سورۃ الشمس اور اس جیسی دیگر سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

997-اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في العشاء (الحديث 179) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من ام قوما فليخفف (الحديث 986) . تحفة الاشراف (2912) .

998-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في صلاة العشاء (الحديث 309) . تحفة الاشراف (1962) .

72 - باب الْقِرَاءَةِ فِيهَا بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ

باب: سورۃ التین کی تلاوت کرنا

999 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ فِيهَا بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے سورۃ التین کی تلاوت کی۔

73 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

باب: عشاء کی نماز کی پہلی رکعت میں (کون سی سورت) تلاوت کرنا سنت ہے؟

1000 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران عشاء کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ التین کی تلاوت کی تھی۔

74 - باب الرُّكُودِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ

باب: (نماز کی) پہلی دو رکعات میں طویل قیام کرنا

1001 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي الصَّلَاةِ . فَقَالَ سَعْدٌ

999-اخرجه البخاري في الاذان، باب الجهر في العشاء (الحديث 767) بنحوه، و باب القراءة في العشاء (الحديث 769) بنحوه، و في التفسير، سورة (والتين) باب . 1 . (الحديث 4952) بنحوه، و في التوحيد، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة، و زينوا القرآن باصواتكم (الحديث 7546) بنحوه . واخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في العشاء (الحديث 176) و (الحديث 175 و 177) بنحوه . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب قصر قراءة الصلاة في السفر (الحديث 1221) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في صلاة العشاء (الحديث 1000) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها ، باب القراءة في صلاة العشاء (الحديث 834 و 835) بنحوه . تحفة الاشراف (1791) .

1000-تقدم في الافتتاح، القراءة فيها بالتين و الزيتون (الحديث 999) .

1001-اخرجه البخاري في الاذان، باب وجوب القراءة للامام و المأموم في الصلوات كلها في الحضر و السفر و ما يجهر فيها و ما يخافت (الحديث 755) بنحوه مطولاً و (الحديث 758) بنحوه، مختصراً . و باب يطول في الاولين و يحذف في الآخرين (الحديث 770) بنحوه . واخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 158 و 159 و 160) . واخرجه النسائي في الافتتاح، الركود في الركعتين الاولين (الحديث 1002) بنحوه . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب تخفيف الآخرين (الحديث 803) بنحوه . تحفة الاشراف (3847) .

اَتَّئِدُ فِى الْاُولَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِى الْاُخْرَيَيْنِ وَمَا اٰلُو مَا اقْتَدَيْتُ بِهٖ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ.

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ (بن ابی وقاص) سے کہا: (جبکہ وہ ایک شہر کے گورنر تھے) لوگوں نے ہر معاملے میں تمہاری شکایت کی' یہاں تک کہ نماز کے بارے میں بھی کی ہے' تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں (نماز کی) ابتدائی دو رکعات میں طویل قیام کرتا ہوں اور آخری دو رکعات میں مختصر قیام کرتا ہوں اور اس حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے طریقے کی پیروی کرنے میں کسی کوتاہی کا مرتکب نہیں ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بارے میں یہی گمان تھا۔

1002 - اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عُلَيَّةَ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ دَاوُدَ الطَّائِىْ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ وَقَعَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فِىْ سَعْدٍ عِنْدَ عُمَرَ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا يُحْسِنُ الصَّلَاةَ. فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّىْ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَخْرِمُ عَنْهَا اَرْكُدُ فِى الْاُولَيَيْنِ وَاَحْذِفُ فِى الْاُخْرَيَيْنِ. قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ.

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کوفہ کے کچھ لوگوں نے (کوفہ کے گورنر) حضرت سعد رضی اللہ عنہ (بن ابی وقاص) کے بارے میں کچھ شکایت کی' انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! وہ ہمیں نماز ٹھیک نہیں پڑھاتے ہیں۔ (اس کا جواب دیتے ہوئے) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز پڑھاتا ہوں' اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتا' میں ابتدائی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتا ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے بارے میں یہی گمان ہے۔

75 - باب قِرَاَةِ سُوْرَتَيْنِ فِىْ رَكْعَةٍ

باب: ایک ہی رکعت میں دو سورتیں ادا کرنا (بھی سنت ہے)

1003 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنِّىْ لَاَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِىْ كَانَ يَقْرَاُ بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً فِىْ عَشْرِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا عَلْقَمَةُ فَسَاَلْنَاهُ فَاَخْبَرَنَا بِهِنَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) فرماتے ہیں' کہ مجھے ایک جیسی وہ سورتیں یاد ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس رکعات میں ان بیس سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے (یعنی ہر رکعت میں دو سورتیں پڑھا کرتے تھے)۔

1002-تقدم في الافتتاح، الركود في الركعتين الاولين (1001) .

1003-اخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب تاليف القرآن (الحديث 4996) بنحوه مطولاً . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب ترتيل القراءة و اجتناب الهذ، و هو الافراط السرعة و اباحة سورتين فاكثر في ركعة (الحديث 275و276 و 277)بنحوه مطولاً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما ذكر في قراءة سورتين في ركعة (الحديث 602) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (9248) .

پھر اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور اندر تشریف لے گئے' بعد میں علقمہ باہر آئے' تو ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں ان سورتوں کے بارے میں بتایا۔

1004 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ فِىْ رَكْعَةٍ. قَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِىْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ. فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَيْنِ سُوْرَتَيْنِ فِىْ رَكْعَةٍ.

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا: میں نے ایک رکعت میں مفصل سورت کی تلاوت کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو تیزی سے شعر پڑھنے کی طرح ہو گیا' انہیں (حجم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب) وہ سورتیں' یاد ہیں' جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی بیس سورتوں کا تذکرہ کیا' ان میں دو' دو سورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں ادا کیا کرتے تھے۔

1005 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ اَبِىْ حَصِيْنٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّىْ قَرَاْتُ اللَّيْلَةَ الْمُفَصَّلَ فِىْ رَكْعَةٍ. فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ النَّظَائِرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ مِنْ اٰلِ حم.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے' کہ ایک مرتبہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں نے گزشتہ رات ایک رکعت میں مفصل سورتیں تلاوت کی ہیں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو تیزی سے شعر پڑھنے کی مانند ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک دوسرے کے قریب (یعنی حجم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب) بیس سورتیں (دس رکعات میں) ادا کیا کرتے تھے' یہ وہ سورتیں ہیں جو حٰم سے شروع ہوتی ہیں۔

76 - باب قِرَاَةِ بَعْضِ السُّوْرَةِ

باب: سورت کے کچھ حصے کی تلاوت کرنا

1006 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ

1004-اخرجه البخاري في الاذان، باب الجمع بين السورتين في الركعة (الحديث 775) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب ترتيل القراءة، و اجتناب الهذ و هو الافراط في السرعة و اباحة سورتين فاكثر في ركعة (الحديث 279) . تحفة الاشراف (9288) .

1005-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9586) .

1006-اخرجه البخاري في الاذان، باب الجمع بين السورتين في الركعة و القراءة بالخواتيم و بسورة قبل سورة و باول سورة (الحديث 774) معلقاً . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 163) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الصلاة في النعل (الحديث 649) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب القراءة في صلاة الفجر (الحديث 820) بنحوه مختصراً تحفة الاشراف (5313) .

عَبَّادٍ حَدِيثًا رَفَعَهُ إِلَى ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلَّى فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى أَوْ عِيسَى - عَلَيْهِمَا السَّلَامُ - أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' فتح مکہ کے دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے خانۂ کعبہ کے سامنے نماز ادا کی' آپ ﷺ نے اپنے جوتے اتار کر انہیں بائیں طرف رکھ دیا' آپ ﷺ نے سورۃ المؤمنون کی تلاوت شروع کی' جب حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا ذکر آیا' تو اس وقت آپ کو کھانسی آ گئی اور آپ رکوع میں چلے گئے۔

77 - باب تَعَوُّذِ الْقَارِءِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ

باب: جب تلاوت کرنے والا شخص عذاب سے متعلق کسی آیت کو پڑھے تو (عذاب سے) پناہ مانگے

1007 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَرَأَ فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ وَقَفَ وَتَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ وَقَفَ فَدَعَا وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ." وَفِي سُجُودِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ."

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک رات انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں (نفل) نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ تلاوت کرتے ہوئے جب عذاب سے متعلق کوئی آیت تلاوت کرتے تو وہاں ٹھہر کر عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے اور جب رحمت سے متعلق کوئی آیت تلاوت کرتے تو وہاں ٹھہر کر اس رحمت کی دعا کیا کرتے تھے' نبی اکرم ﷺ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھتے تھے اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھتے تھے۔

78 - باب مَسْأَلَةِ الْقَارِءِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ

باب: جب تلاوت کرنے والا شخص رحمت سے متعلق کسی آیت کو پڑھے تو اس رحمت کو مانگے (یعنی اس کے حصول کی دعا کرے)

1007-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل (الحديث 203) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يقول الرجل في ركوعه و سجوده (الحديث 871) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التسبيح في الركوع و السجود (الحديث 262 و 263) . واخرجه النسائي في الافتتاح، مسالة القارىء اذا مر بآية رحمة (الحديث 1008)، و في التطبيق، نوع آخر (الحديث 1132) مطولاً، و في قيام الليل و تطوع النهار، باب تسوية القيام و الركوع و القيام بعد الركوع و السجود و الجلوس بين السجدتين في صلاة الليل (الحديث 1663) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل (الحديث 1351) . و الحديث عند: النسائي في التطبيق، باب الذكر في الركوع (الحديث 1045) . وابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقول بين السجدتين (الحديث 897) . تحفة الاشراف (3351) .

1008 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ وَالْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ فِي رَكْعَةٍ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا سَأَلَ وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا اسْتَجَارَ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے سورۃ البقرہ' سورۃ آل عمران' سورۃ النساء ایک ہی رکعت میں تلاوت کر لیں' جب آپ رحمت کے مضمون سے متعلق کوئی آیت تلاوت کرتے تو اس رحمت کے حصول کی دعا کرتے تھے اور جب عذاب کے مضمون سے متعلق کوئی آیت تلاوت کرتے تھے' تو اس عذاب سے بچنے کی دعا کرتے تھے۔

79 - باب تَرْدِيدِ الْآيَةِ

باب: ایک ہی آیت کو بار بار تلاوت کرنا

1009 - أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ (إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) .

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ (نوافل ادا کرتے ہوئے) نبی اکرم ﷺ ایک ہی آیت کو بار بار صبح تک تلاوت کرتے رہے' وہ آیت یہ تھی:

''اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں' اگر تو ان کی مغفرت کر دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے''۔ (المائدہ:١١٨)

80 - باب قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا)

باب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور تم اپنی نماز میں آواز زیادہ بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو''

1010 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ

1008-تقدم في الافتتاح، تعوذ القارىء اذا مر بآية عذاب (الحديث 1007) . والحديث عند: النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب تسوية القيام و الركوع و القيام بعد الركوع و السجود و الجلوس بين السجدتين في صلاة الليل (الحديث 1664) . تحفة الاشراف (3351 و3358) .

1009-اخرجه النسائي في التفسير: سورة المائدة، قوله تعالى: (ان تعذبهم فانهم عبادك) (الحديث 181) واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل (الحديث 1350) . تحفة الاشراف (12012) .

1010-اخرجه البخاري في التفسير، باب (ولا تجهر بصلاتك و لا تخافت بها) (الحديث 4722)، و في التوحيد، باب قول الله تعالى: (انزله بعلمه و الملائكة يشهدون) (الحديث 7490)؛ وباب قول الله تعالى: (واسروا قولكم او اجهروا به انه عليم بذات الصدور . الا يعلم من خلق و هو اللطيف الخبير) (الحديث 7525)، وباب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة و زينوا القرآن باصواتكم (الحديث 7547) مختصراً . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب التوسط في القراءة في الصلاة الجهرية بين الجهر و الاسرار اذا خاف من الجهر مفسدة (الحديث 145) . واخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة بني اسرائيل) (الحديث 3145 و 3146) . واخرجه النسائي في الافتتاح، قول عزوجل: (ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها) (الحديث 1011) و في التفسير: سورة الاسراء، قوله تعالى: (ولا تجهر بصلاتك) (الحديث 320) . تحفة الاشراف (5451) .

جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ وَحْشِیَّةَ - وَهُوَ ابْنُ اِیَاسٍ - عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰی بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ - وَقَالَ ابْنُ مَنِیْعٍ یَجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ - وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِیِّهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) اَیْ بِقِرَاءَتِكَ فَیَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَیَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا یَسْمَعُوْا (وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا). (حدیث فعلی)

☆☆ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں قول نقل کرتے ہیں:

''اور تم اپنی نماز میں آواز زیادہ بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب یہ آیت نازل ہوئی' اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں روپوشی کی زندگی گزار رہے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تھے' تو بلند آواز میں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ یہاں روایت کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔ جب مشرکین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتے تھے' تو وہ قرآن کو بُرا کہتے تھے اور اسے نازل کرنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو بُرا کہتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا' کہ تم اپنی آواز کو زیادہ بلند نہ کرو یعنی قرأت کرتے ہوئے اس کو اتنا بلند نہ کرو کہ مشرکین اسے سن لیں' اور اس کے جواب میں قرآن کو بُرا کہیں اور نہ ہی اپنی آواز کو اتنا پست رکھو کہ وہ تمہارے اصحاب تک بھی نہ پہنچ سکے اور وہ اسے سن ہی نہ سکیں' بلکہ تم درمیان کا راستہ اختیار کرو۔

1011 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِیَاسٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْفِضُ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ مَا كَانَ یَسْمَعُهٗ اَصْحَابُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا). (حدیث فعلی)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آواز بلند کرلیا کرتے تھے' مشرکین جب آپ کی آواز کو سنتے تھے' تو وہ قرآن کو بُرا کہتے تھے اور اُسے لانے والے کو بُرا کہتے تھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھنا شروع کر دیا تو آپ کے اصحاب کو بھی یہ تلاوت سنائی نہیں دیتی تھی' اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اور تم اپنی آواز کو بلند بھی نہ کرو اور اس کو بالکل پست بھی نہ رکھو بلکہ درمیان کا راستہ اختیار کرو''۔

81 - باب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ

باب: بلند آواز میں تلاوت کرنا

1012 - اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ عَنْ وَكِیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ یَحْیَی بْنِ

1011-تقدم في الافتتاح، قوله عزوجل: (ولا تجهر بصلاتك و لا تخافت بها) (الحديث 1010).

جَعْدَةَ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰی عَرِیْشِیْ.

☆☆ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت کی آواز سن لیا کرتی تھی' حالانکہ میں اپنے گھر میں ہوتی تھی۔

82 - باب مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ

باب: تلاوت کرتے ہوئے آواز کو کھینچنا (یعنی لفظ لمبے کر کے ادا کرنا)

1013 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا كَیْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ یَمُدُّ صَوْتَهٗ مَدًّا.

☆☆ قتادہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرأت کا طریقہ کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آواز کو کھینچا کرتے تھے (یعنی لفظ لمبے کر کے ادا کیا کرتے تھے)۔

83 - باب تَزْیِیْنِ الْقُرْاٰنِ بِالصَّوْتِ

باب: قرآن کو آواز کے ذریعے آراستہ کرنا

1014 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ".

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو''۔

1015 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ طَلْحَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ". قَالَ ابْنُ عَوْسَجَةَ كُنْتُ نَسِیْتُ هٰذِهٖ "زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ". حَتّٰی ذَكَّرَنِیْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

1012-اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 301). واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل (الحديث 1349). تحفة الاشراف (18016).

1013-اخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب مد القراءة (الحديث 5045). واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب استحباب الترتيل في القراءة (الحديث 1465). واخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 298). واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل (الحديث 1353). تحفة الاشراف (1145).

1014-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب استحباب الترتيل في القراءة (الحديث 1468). واخرجه النسائي في الافتتاح، تزيين القرآن بالصوت (الحديث 1015) بنحوه. واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب في حسن الصوت بالقرآن (الحديث 1342). تحفة الاشراف (1775).

1015-تقدم في الافتتاح. تزيين القرآن بالصوت (الحديث 1014).

"قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو"۔

اس روایت کے ایک راوی عبدالرحمٰن بن عوسجہ بیان کرتے ہیں' میں یہ حدیث بھول گیا تھا کہ تم قرآن کو آراستہ کرو' یہاں تک کہ ضحاک بن مزاحم نے مجھے یہ یاد کروائی۔

1016 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ کسی بھی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اچھی آواز میں نبی کی تلاوت کو سنتا ہے' جو قرآن کو خوبصورت آواز میں بلند آواز میں تلاوت کرتا ہے"۔

1017 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا اَذِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِشَيْءٍ يَعْنِيْ اَذَنَهٗ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اس نبی کو سنتا ہے' جو اچھے انداز میں قرآن کی تلاوت کر رہا ہو"۔

1018 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ "لَقَدْ اُوْتِيَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی تو فرمایا: اسے حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کی سی خوش الحانی عطاء کی گئی ہے۔

1019 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ "لَقَدْ اُوْتِيَ هٰذَا مِنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ."

1016-اخرجه البخاري في التوحيد، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة و زينوا القرآن باصواتكم (الحديث 7544) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن (الحديث 233) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب استحباب الترتيل في القراءة (الحديث 1473) . تحفة الاشراف (14997) .

1017-اخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب من لم يتغن بالقرآن (الحديث 5024) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن (الحديث 232) . تحفة الاشراف (15144) .

1018-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15231) .

1019-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16456) .

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی تو ارشاد فرمایا: اسے حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کی سی خوش الحانی عطاء کی گئی ہے۔

1020 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ "لَقَدْ اُوْتِيَ هٰذَا مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ."

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی تو ارشاد فرمایا: اسے حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کی سی خوش الحانی عطاء کی گئی ہے۔

1021 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهٖ قَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهٗ ثُمَّ نَعَتَتْ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَتَهٗ مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. (حدیث فعلی)

☆☆ یعلیٰ بن مملک بیان کرتے ہیں' انہوں نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے قرأت کرنے اور نماز ادا کرنے کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا' تو سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہاری نبی اکرم ﷺ کی نماز سے کیا نسبت؟ پھر سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کی قرأت واضح ہوتی تھی' ہر حرف الگ' الگ ہوتا تھا۔

84 - باب التَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ

باب: رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہنا

1022 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حِيْنَ اسْتَخْلَفَهٗ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهٗ فَاِذَا قَضٰى صَلَاتَهٗ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (حدیث موقوف' مرفوع حکمی)

1020-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16672) .

1021-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب استحباب الترتيل في القراءة (الحديث 1466) مطولاً . و اخرجه الترمذي في فضائل القرآن، باب ما جاء كيف كان قراءة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 2923) مطولاً و اخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار باب ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل (الحديث 1628) . تحفة الاشراف (18226) .

1022-اخرجه مسلم في الصلاة، باب اثبات التكبير في كل خفض و رفع في الصلاة الا رفعه من الركوع فيقول فيه : سمع الله لمن حمده (الحديث 30) . تحفة الاشراف (15326) .

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں' جب مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب (گورنر) مقرر کیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرض نماز پڑھاتے ہوئے آغاز میں تکبیر کہتے تھے' پھر جب وہ رکوع میں جانے لگتے تھے' اس وقت تکبیر کہتے تھے' پھر جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (اللہ تعالیٰ نے اس کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی' اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے) پھر وہ سجدے میں جانے کے لیے جب جھکتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے' پھر جب دو رکعات کے بعد تشہد کے بعد کھڑے ہوتے تھے' اس وقت بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اپنی نماز مکمل کر لیتے تھے' انہوں نے اپنی نماز مکمل کرنے کے بعد جب سلام پھیرا تو اہل مسجد کی طرف منہ کر کے بولے: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔

85 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ حِذَاءَ فُرُوعِ الْاُذُنَيْنِ

باب: رکوع میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک بلند کرنا

1023 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتّٰى بَلَغَتَا فُرُوعَ اُذُنَيْهِ .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے رکوع میں جاتے ہوئے' رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے دیکھا ہے' آپ ان دونوں کو کانوں کی لو تک اُٹھایا کرتے تھے۔

86 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوعِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ

باب: رکوع میں جاتے ہوئے کندھوں تک رفع یدین کرنا (سنت ہے)

1024 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے' کہ جب آپ نماز کا آغاز کرتے تھے' تو رفع یدین کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ ان دونوں کو کندھوں تک اُٹھایا کرتے

1023-تقدم في الافتتاح، رفع اليدين حيال الاذنين (الحديث 879) .

1024-اخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام و الركوع و في الرفع من الركوع و انه لا يفعله اذا رفع من السجود (الحديث 21) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 721) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في رفع اليدين عند الركوع (الحديث 255) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 858) . و الحديث عند : النسائي في التطبيق، ترك ذلك بين السجدتين (الحديث 1143) . تحفة الاشراف (6816) .

تھے' پھر جب آپ رکوع میں جاتے تھے اور رکوع سے سر اُٹھاتے تھے (تو بھی اسی طرح رفع یدین کرتے تھے)۔

87 - باب تَرْكِ ذٰلِكَ

باب: اس کو (یعنی رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کو) ترک کرنا

1025 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کیا میں تم لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کے نماز کے طریقے کے بارے میں بتاؤں! راوی کہتے ہیں' کہ پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کیا' دوبارہ نہیں کیا۔

88 - باب اِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع کے دوران پشت کو سیدھا رکھنا

1026 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ فِيهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ ."

☆☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''ایسی نماز درست نہیں ہوتی جس میں آدمی رکوع اور سجدے کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا ہے''۔

89 - باب الْاِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوعِ

باب: رکوع کے دوران اعتدال کرنا

1027 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اعْتَدِلُوا فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَلَا

1025-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع (الحديث 748 و751) بمعناه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يرفع الا في اول مرة (الحديث 257) . واخرجه النسائي في التطبيق، الرخصة في ترك ذلك (الحديث 1057) . تحفة الاشراف (9468) .

1026-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود (الحديث 855) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء فيمن لا يقيم صلبه في الركوع و السجود (الحديث 265) . واخرجه النسائي في التطبيق، باب اقامة الصلب في السجود (الحديث 1110) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الركوع في الصلاة (الحديث 870) . تحفة الاشراف (9995) .

1027-انفرد به النسائي . والحديث عند : النسائي في التطبيق، باب الاعتدال في السجود (الحديث 1109)، وباب الامر باتمام السجود (الحديث 1116) . وابن ماجه في اقامة الصلاة، والسنة فيها، باب الاعتدال في السجود (الحديث 892) . تحفة الاشراف (1161 و 1197) .

يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ ۔"

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"رکوع اور سجدوں میں اعتدال کیا کرو اور کوئی شخص کتے کی طرح اپنے بازو نہ بچھائے"۔

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: یہاں رکوع میں اعتدال سے مراد اُٹھنے اور جھکنے میں میانہ روی اختیار کرنا ہے۔ اسی طرح سجدے میں میانہ روی یہ ہے کہ انسان اعضاء کو بچھانے یا انہیں سمیٹنے کا درمیانی طریقہ اختیار کرے یعنی اس کی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ہوں دونوں کہنیاں زمین پر نہ لگی ہوں۔ اور اس کا پیٹ زانوں سے الگ ہو۔

کتے کی طرح بازو بچھانے سے مراد یہ ہے: انسان دونوں ہتھیلیوں کے ساتھ دونوں کہنیاں بھی زمین پر بچھالے۔

نماز (کے بارے میں روایات)

شرح سنن نسائی جلد اوّل جزء دوم

(نمازوں کے) اوقات کے بارے میں روایات

مساجد (کے بارے میں روایات)

قبلہ (کے بارے میں روایات)

امامت (سے متعلق روایات)

(نماز کے) آغاز (کے بارے میں روایات)

نماز کی سنتیں' اس کے آداب' اس کا طریقہ

1- كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب ''طہارت کے بارے میں روایات'' میں 204 تراجم ابواب اور 323 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 189 ہو گی۔

لفظ کتاب کا لغوی مطلب ''جمع کرنا'' ہے۔ اسی سے لفظ کتیبہ ماخوذ ہے جو فوجی دستے کو کہتے ہیں' علم فقہ اور حدیث کے ماہرین جب ایک موضوع سے متعلق روایات یا مسائل کسی ایک باب میں جمع کرتے ہیں' تو اس کے آغاز میں لفظ کتاب (بمعنی مجموعہ) کی اس موضوع کی طرف اضافت کے ساتھ باب کی سرخی تحریر کر دیتے ہیں' جیسے کتاب الایمان سے مراد وہ باب جس میں ایمان کے بارے میں روایات منقول ہیں' کتاب الطہارۃ سے مراد وہ باب جس میں طہارت سے متعلق روایات یا احکام موجود ہوں۔
محدثین اور فقہاء کی ''کتاب'' ہمارے اُردو کے عام محاورے کے اعتبار سے ''باب'' کا ہم معنی ہوتا ہے۔ پھر اسے ذیلی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے' عام طور پر اس کے لیے لفظ ''فصل'' استعمال کیا جاتا ہے۔
محدثین کا یہ اسلوب ہے کہ وہ عام طور پر کوئی روایت نقل کرنے سے پہلے چند الفاظ میں اس کی ذیلی سرخی قائم کرتے ہیں' اسے ''ترجمۃ الباب'' کہا جاتا ہے۔
یہ بات پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ علم حدیث کے متداول زیادہ تر مجموعے تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں مرتب کیے گئے ہیں' اس زمانے میں اسلامی معاشرے میں خواندگی کی شرح' اور درس و تدریس کا رسمی طریقہ ہمارے آج کے ترقی یافتہ زمانے سے بالکل مختلف تھا۔ کتابوں کے قلمی نسخے نقل کیے جاتے تھے اور عام طور پر' عام قاری کو ''مطالعہ'' کے لیے مواد دستیاب نہیں ہوتا تھا' کسی بھی فن کے روایتی طلباء ہی اس فن کی کسی ایک کتاب کا نسخہ نقل کرتے تھے اور اسی کتاب کا استاد سے درس لے لیتے تھے۔ یہی وجہ ہے مختلف اسلامی علوم و فنون کے بنیادی مآخذ زیادہ تر قاعدوں کی شکل میں ہیں جنہیں اہلِ علم کے محاورے میں ''متون'' کہا جاتا ہے۔
حدیث کی درس و تدریس کا معاملہ کچھ مختلف ہوتا تھا' عام طور پر کوئی محدث اپنے شاگردوں کے سامنے اپنی سند کے ساتھ کوئی حدیث بیان کر دیتا تھا' اس میں زیادہ تر اپنی یادداشت پر اعتماد کیا جاتا تھا اور طلباء اس